سایہ عرش

دلانے والے 50 اعمال

مکتبہ ارسلان
MAKTABA-E-ARSALAN

مؤلف/
مولانا ارسلان بن اختر حفظہ اللہ

قیامت کے خوفناک دن عرش کے سائے میں نورانی کرسیوں پر
بیٹھنے والے خوش نصیب لوگ قرآن وحدیث کی روشنی میں

Marfat.com

نیک اعمال سیریز 1

سایۂ عرش دلانے والے 50 اعمال

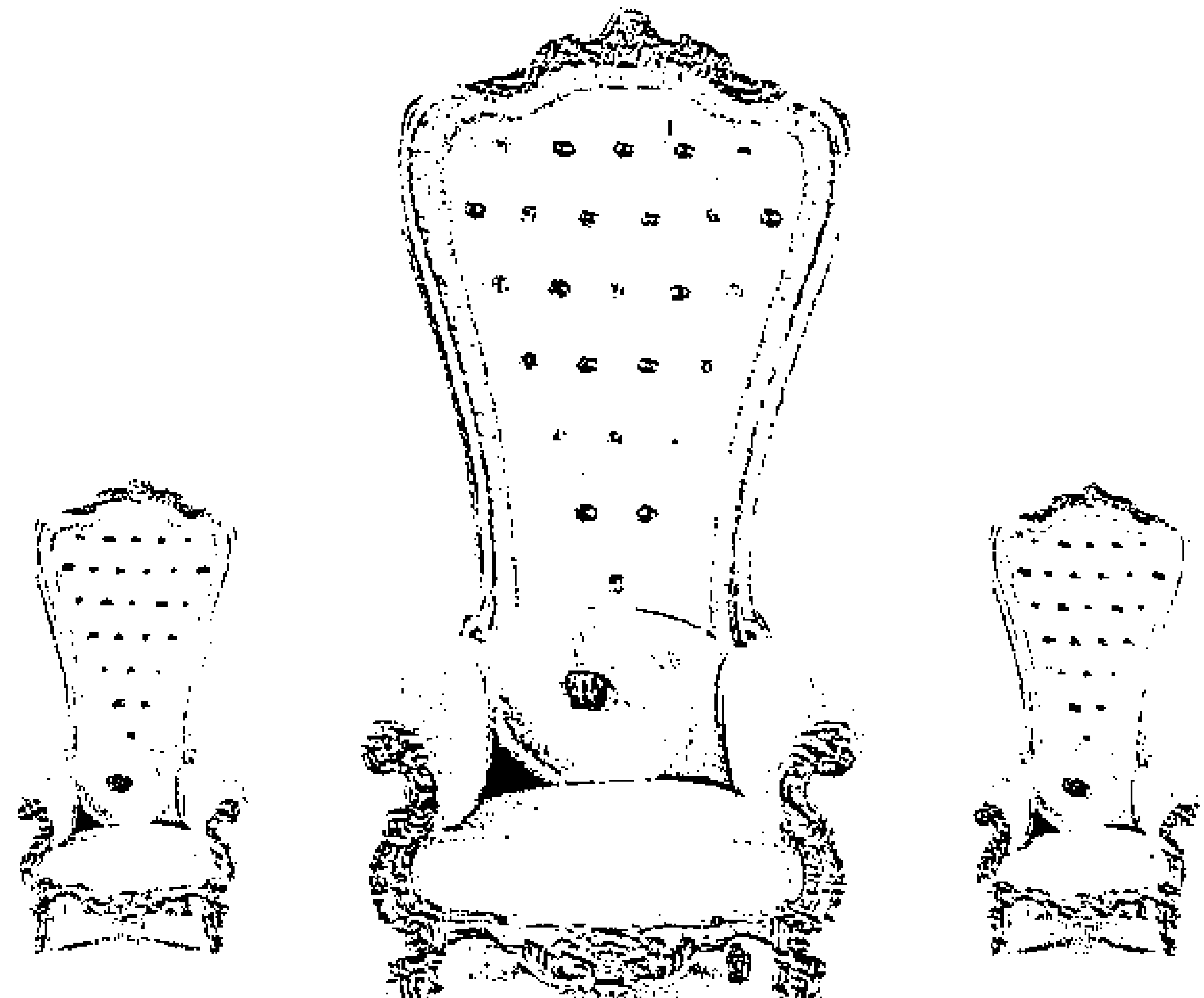

قیامت کے خوفناک دن عرش کے سائے میں نورانی کرسیوں پر
بیٹھنے والے خوش نصیب لوگ قرآن وحدیث کی روشنی میں

مؤلف / مولانا ارسلان بن اختر حفظہ اللہ

مکتبہ ارسلان
MAKTABA-E-ARSALAN

Marfat.com

جملہ حقوق ملکیت برائے مکتبہ ارسلان محفوظ ہیں

سایہ عرش دلانے والے 50 اعمال کاپی کرنا جرم ہے لہٰذا اگر کسی نے ایسا کیا تو اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ (ادارہ)

نام کتاب : سایہ عرش دلانے والے 50 اعمال   مؤلف : مولانا ارسلان بن اختر حفظہ اللہ

منتظم اعلیٰ : مولانا ابو دانیال نقاش   مطبع : میرسنز ، احباب پریس

سن طباعت : دسمبر 2014ء   آرٹ ڈائریکٹر : نوشاد اختر

گرافک ڈیزائنر : محمد نعیم احمد ، رضوان شیخ ، محمود بلال   کمپوزنگ : محمد نسیم خان، نصیب احمد، محمد اسامہ

انچارج پروف ریڈر : حافظ مولانا عامر

ملنے کے پتے

کراچی: مکتبہ ارسلان قرآن محل مارکیٹ، دکان نمبر 6 اردو بازار: 0333-2103655 ، مکتبہ عمر فاروق 34594144 بیت الکتب گلشن اقبال نمبر 2، 34975024
مکتبہ القرآن 34856701 علمی کتاب گھر اردو بازار، 32624097 نور القرآن، اردو بازار۔ 0321-9256753:

حیدرآباد: بیت القرآن، چھوٹی گٹی۔ فون: 022-3640875 مکتبہ اصلاح و تبلیغ، مارکیٹ ٹاور۔ فون: 0332-2618612

میرپور خاص: مکتبہ یوسفیہ 0300-3319565, 0321-3310080 **کوئٹہ:** مکتبہ رشیدیہ 081-2662263 مزمل کتب خانہ 0321-8045069

نواب شاہ: حافظ اینڈ کو، لیاقت مارکیٹ 0300-3218211 **آزاد کشمیر:** النور بک کارنر مکتبہ ختم النبوت میرپور آزاد کشمیر: 0331-8857173

لاہور: مکتبہ رحمانیہ، غزنی اسٹریٹ اردو بازار، 042-37224228 مکتبہ سید احمد شہید 042-37228196, 03013668272

راولپنڈی: اکلیل پبلشنگ 0300-5034629 مکتبہ رشیدیہ 0333-5133712 رضوان بک ایجنسی 0321-5050529 بک سینٹر 051-5565234

اسلام آباد: سعید بک کمپنی 051-2228075 مسٹر بک 051-2278845 **حسن ابدال:** مکتبہ فاروقیہ 0321-9825540

ملتان: ادارہ اشاعت الخیر 0300-7301239, 061-4514929 کلاسک بک ڈپو 0333-6100780 علم و ادب 0333-6189453

فیصل آباد: اسلامی کتاب گھر شادمان پلازہ: 0321-7693142۔ مکتبہ عارفی 0300-6621421 **مردان:** مکتبہ نعیمہ 0302-5717378

رحیم یار خان: مکتبہ الاظہر 0300-9675060 فوجی گلیکسی کتاب 0302-2532390 **منگورہ** تاج بک ایجنسی 0344-8178216

گجرانوالہ: والی کتاب گھر 055-444613 **ایبٹ آباد:** مکتبہ اسلامیہ 0992-340112 **چارسدہ** کتب خانہ رشیدیہ 0333-9409467

سرگودھا: اسلامی کتب خانہ 0322-7137045 **سکھر:** عزیز کتاب گھر 0300-9312148 مکتبہ امدادیہ 0300-562833

پشاور: ممتاز کتب خانہ 091-2580331 دار الاخلاص 091-2567539 یونیورسٹی بک ڈپو 091-2212534

بہاولنگر: مکتبہ حکیم الامت 0321-7560630 **کوہاٹ:** مکتبہ فاروقیہ 0333-9183785 مکتبہ رحمانیہ 0344-9251287

جہلم: بک کارنر، 0321-5440882 **مانسہرہ:** عثمان دینی کتب خانہ 0997-307583 اسلامی کتب خانہ 0334-5588663

ڈیرہ اسماعیل خان: مکتبہ الاحمد: 0966-716552 مکتبہ الحمید 096-6717806 **اکوڑہ خٹک** مکتبہ علمیہ 0333-9049359

بیرون ملک ملنے کے پتے:

AMERICA
Darul-Uloom Al-Madania
182 Sohieski Street, Buffalo, NY 14212, U.S.A
Madrasah Islamiah Book Store
6665 Bintliff, Houston, TX-77074, U.S.A.

ENGLAND
Azhar Academy Ltd. Tel: 020 8911 9797
ISLAMIC BOOK CENTRE 119-121 Halliwell Road, Bolton B/1 3NE U.K. Tel/fax: 01204-389080

SOUTH AFRICA
Darul Uloom Zakaria P.O. Box 10786, Lenasia 1820 Gauteng, South Africa

INDIA
Newview Publication Private Limited
166, First Floor, Chhatta Lal Miya, Service Lane, Asaf Ali Road, New Delhi 2
Phones: 011 42831034, 23278095

بیرون ملک ایکسپورٹ کیلئے رابطہ:

ملک سراج الدین امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ کمپلیکس لوور مال لاہور۔
Ph: +92-42-37225809-12

بک مارٹ نزد پاسپورٹ آفس صدر کراچی۔
Ph: +92-21-35688828, 35681520
E-mail: nnagency1@yahoo.com

ناشر: مکتبہ ارسلان قرآن محل مارکیٹ، دکان نمبر 6 اردو بازار کراچی
Mob: 0333-2103655 Email: maktaba.arsalan.com

Marfat.com

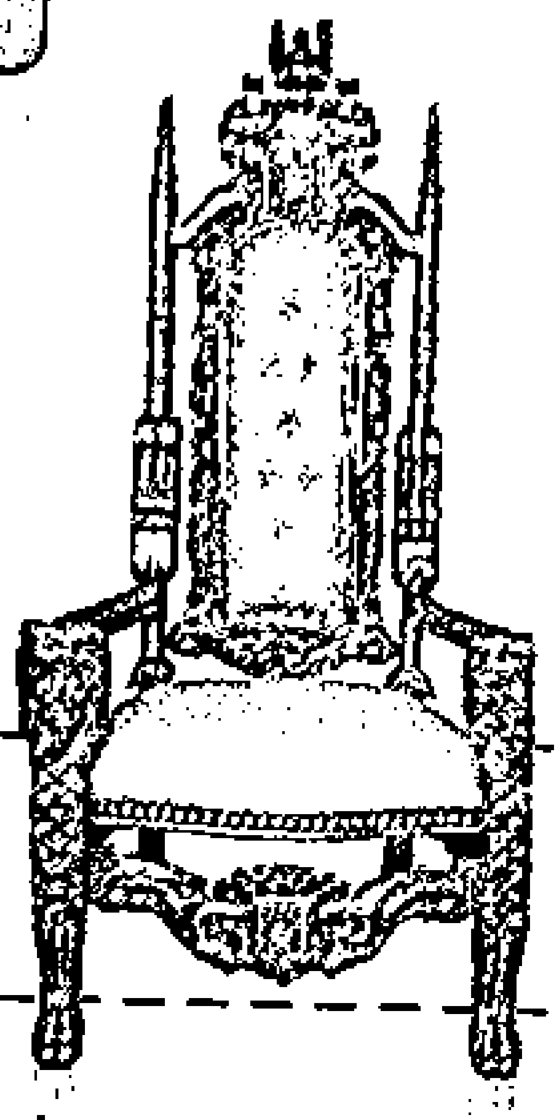

فہرست

باب نمبر1 عرش الٰہی کیا ہے؟

① عرش الٰہی قرآن کی روشنی میں	21
② عرش ساتوں زمینوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے	22
③ کیا عرش اور کرسی ایک ہی چیز ہیں؟	22
④ عرش کو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ سے پیدا کیا	23
⑤ عرش کے دونوں کناروں کا فاصلہ	23
⑥ عرش، یاقوت، موتی سے بنا ہوا ہے	24
⑦ عرش اور اس کی نہریں اور زبانیں	24
⑧ عرش کتنا اونچا ہے؟	25
⑨ پہلے اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا	26
⑩ مخلوقات کو کس ترتیب سے پیدا کیا گیا؟	27
⑪ عرش کتنا بڑا ہے؟	28
⑫ عرش جنت الفردوس کے اوپر ہے	30
⑬ ایک دیہاتی کا عرش سے متعلق سوال	32
⑭ عرش الٰہی نور کا سمندر ہے	32
⑮ اللہ کی کرسی کے مقابلہ میں ساتوں زمین و آسمان کی حیثیت	33
⑯ اللہ کی عظمت کا اندازہ	35

Marfat.com

(17) سعد بن معاذ کی موت پر عرش الٰہی میں حرکت 35

(18) عرش اور اس کو اٹھانے والے فرشتوں کی کیفیت 36

(19) حاملین عرش فرشتوں نے عرش کو کیسے اٹھایا؟ 38

(20) حاملین عرش فرشتوں کی لمبائی چوڑائی 38

(21) حاملین عرش فرشتوں کی ہیئت اور ان کی تسبیح

باب نمبر 2 عرش الٰہی اور خوف قیامت

حدیث نمبر 1 تین طرح کے لوگ میدان حشر میں آئیں گے

حدیث نمبر 2 اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بلا کسی واسطے کے ہم کلام ہوگا 44

حدیث نمبر 3 زمین اللہ کی مٹھی میں اور آسمان دائیں ہاتھ میں ہوں گے 46

حدیث نمبر 4 قیامت کے دن تین مواقع پر کوئی کسی کو یاد نہیں رکھے گا 48

حدیث نمبر 5 میدان حشر میں مرد اور عورت سب لوگ ننگے ہوں گے 49

حدیث نمبر 6 سورج کی تپش سے کافروں کے پیٹ ابلنے لگیں گے 50

حدیث نمبر 7 میدان حشر میں سورج ایک میل اوپر ہوگا 51

* دو اشکال اور ان کا جواب 53

حدیث نمبر 8 میدان حشر میں غیر معمولی اعمال بھی معمولی نظر آئیں گے 54

حدیث نمبر 9 میدان حشر میں بیٹا اپنی ماں سے منہ موڑ لے گا 55

حدیث نمبر 10 روز قیامت پسینے کی کثرت 55

حدیث نمبر 11 اللہ تعالیٰ 50 ہزار سال تک نظر رحمت نہیں فرمائے گا 56

حدیث نمبر 12 انبیاء کرام علیہم السلام بھی نفسا نفسی کے عالم میں ہوں گے 57

Marfat.com

باب نمبر 3 سایۂ عرش پانے والے پچاس خوش نصیب

خوش نصیب نمبر 1 عبادت گزار نوجوان کے لئے سایۂ عرش 55

* جوانی میں عبادت کے فضائل 61

* پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت جانیں 63

خوش نصیب نمبر 2 عادل حکمران کے لئے سایۂ عرش 64

* عادل حکمران اللہ کو سب سے زیادہ محبوب اور قریب ہے 65

* عادل حکمران جنتی ہے 65

* حساب و کتاب کی سختی پر قاضی کی تمنا 66

* سونے کا مٹکا اور بے مثال عدل 67

* چینی بادشاہ کا عدل و انصاف 68

* بارگاہ الٰہی میں جواب دہی کا احساس 69

* قیامت کے دن قاضی کو زنجیروں سے جکڑ کر لایا جائے گا 71

* قیامت کے دن قاضی سے سخت ترین محاسبہ کیا جائے گا 72

* قیامت کے دن سب سے پہلے ججوں سے حساب لیا جائے گا 72

* قیامت کے دن مرد سے اسکے گھر والوں کے متعلق پوچھا جائے گا 73

* اولاد کے درمیان بھی عدل و انصاف کرنا ضروری ہے 73

* کیا عورتیں بھی عدل کر کے عرش کا سایہ لے سکتی ہیں 74

* امام عادل بننے کا نسخہ اختری 75

خوش نصیب نمبر 3 گناہوں سے بچنے پر سایۂ عرش

Marfat.com

* حرام سے بچنے والے عرش کے نیچے خوش گپیاں کریں
* خوف خدا رکھنے والا شخص آخرت میں بے خوف ہوگا 78
* گناہوں سے بچنے والا، شیطان کے پندرہ دشمنوں میں سے ایک ہے 79

عرش نصیب نمبر 4 حفاظت نظر پر سایہ عرش 80

* خوف خدا جہنم سے نکلنے کا سبب ہے 81
* قیامت کے دن تین آنکھیں میدان حشر میں نہیں روئیں گی 81
* نظر کی حفاظت کرنے والا عرش کے سایہ میں ہوگا 82
* نظر کی حفاظت پر حلاوت ایمانی نصیب ہوگی 82
* پاکیزہ قلب آدمی سے اللہ کلام فرمائیں گے 83
* بادشاہ مصر کی بیوی کا حضرت یوسف علیہ السلام کو گناہ کی دعوت دینا 84
* امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی پاکدامنی اور تقویٰ کا ایک قصہ 86

عرش نصیب نمبر 5 کثرت سے مسجد جانے پر عرش کا سایہ 87

* اندھیرے میں مسجد جانے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے 89
* جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہو وہ عرش کے نور کے آغوش میں ہوگا 90
* مسجدوں کو آباد رکھنے والے عرش کے سایہ میں ہوں گے 90
* کافر آقا اور مسلمان غلام کا قصہ 91

عرش نصیب نمبر 6 صدقہ کر کے عرش کا سایہ حاصل کریں 93

* قیامت کے دن مؤمن اپنے صدقے کے سایہ میں ہوگا 94
* چھپا کر صدقہ دینے والا قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ ہوگا 94
* صدقہ دینے والا قیامت کے دن بے خوف ہوگا 95

Marfat.com

صدقہ جہنم کی آگ سے ڈھال بن جائے گا 95

❋ صدقہ قبر میں راحت کا سبب اور قیامت میں سایہ فگن ہوگا 95

❋ سب سے افضل صدقہ اپنی عزیز ترین چیز دینا ہے 96

❋ صدقہ کرنے والے کے لئے بادلوں کو حکم سیرابی 97

خوش نصیب نمبر 7 اللہ کے لئے محبت کرنے والے پر سایہ عرش 98

❋ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ایک دوسرے سے محبت کرنے والے 98

❋ اللہ کے واسطے محبت کرنے والوں پر اللہ کی محبت واجب ہوگئی 99

❋ یاقوت کی کرسیوں پر بیٹھنے والے حضرات کون؟ 99

❋ اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کی شرائط 100

❋ محبت فی اللہ کی پانچ نشانیاں 101

❋ اللہ کیلئے محبت کرنے والے سرخ یاقوت کے محلات میں ہوں گے 102

❋ نور کے منبروں پر جلوہ افروز خوش نصیب لوگ 103

❋ اللہ کے لئے ملاقات کرنے والے کو اللہ کی محبت کی بشارت 105

❋ جسے جس سے محبت ہوگی قیامت میں بھی ان کے ساتھ ہوگا 106

خوش نصیب نمبر 8 صلہ رحمی کر کے عرش کا سایہ لیں 107

❋ رحم رحمٰن کی شاخ ہے 108

❋ دو مبارک قدم 108

❋ صلہ رحمی کرنے سے اللہ سے تعلق جڑتا ہے 109

❋ روزی میں خیر و برکت پیدا کرنے والی پانچ باتیں 109

خوش نصیب نمبر 9 حسن اخلاق کے ذریعہ عرش کا سایہ حاصل کریں 110

Marfat.com

* اللہ تعالیٰ کا پڑوسی کون؟ 110

* قیامت کے دن خندہ پیشانی کے ساتھ ملنے والے کو اللہ خوش کر دیں گے 111

* قیامت کے دن عمدہ اخلاق والا شخص اللہ کے سب سے زیادہ قریب ہوگا 111

10 تنگدست مقروض کو مہلت دینے پر سایہ عرش 112

* قرض لینے کے بعد ٹال مٹول کرنا ظلم ہے 115

* حضور ﷺ کا قرض داری سے پناہ مانگنے کی وجہ 115

* شہید کا ہر گناہ معاف ہے لیکن قرض معاف نہیں ہوگا 116

* تنگدست کو مہلت دینے والا جہنم سے محفوظ رہے گا 118

* تنگدستوں کو مہلت دینے والے کی بخشش ہوگی 119

* حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے قرضدار کا قرض معاف کر دیا 120

11 آل نبی ﷺ کے لئے سایہ عرش 122

12 حق کو قبول کرنے والے عرش کے سایہ میں 123

13 اللہ سے محبت کرنے والے کے لئے سایہ عرش 124

14 بچپن میں مرنے والے عرش کے سایہ میں کھیلیں گے 126

* مسلمان بچے، سایہ عرش میں ہوں گے 127

15 تبلیغ کی محنت کرنے پر سایہ عرش 128

* جنت فردوس کس کے لئے؟ 128

* قابلِ رشک مبلغین اسلام 129

16 کثرت سے درود پڑھنے والوں کیلئے سایہ عرش کی خوشخبری 130

* سونے کے دینار

Marfat.com

*	درود پڑھیے قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ رہیے	132
*	زیادہ درود پڑھنے والا رسول اللہ کے زیادہ قریب ہوگا	132
*	قیامت کی دہشتوں سے نجات پانے کا نسخہ	132
17	قرآن پڑھنے پڑھانے والوں کیلئے سایہ عرش	133
*	بچوں کو حافظ بنائیں تاکہ عرش کے سایہ میں جگہ ملے	134
*	سایہ سے کیا مراد ہے؟	135
*	حافظ قرآن میدان حشر میں گھبراہٹ کا شکار نہیں ہوگا	136
18	مریض کی عیادت کر کے نور کے منبروں کا مستحق بنیں	138
*	بیمار کی عیادت کریں اور عرش کا سایہ حاصل کریں	139
*	مریض کی عیادت کرنے والا عرش کے سایہ میں ہوگا	139
*	مصیبت زدہ کو تسلی دینے پر سایہ عرش	140
19	سچے تاجر کے لئے سایہ عرش	141
*	سچا تاجر بروز قیامت انبیاء وصدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا	142
*	تجارت میں سچ بولئے سایہ عرش کا مستحق بنئے	143
20	مجاہد کی مدد کرنے پر سایہ عرش	144
21	یتیم اور بیوہ کی کفالت پر سایہ عرش	145
*	یتیم اور بیوہ کی کفالت کرنے کا اجر وثواب	145
*	ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ	146
*	یتیم کے ساتھ باپ کی سی شفقت پر عرش کا سایہ ملے گا	147
*	یتیم پر رحم کرنے والے کو قیامت میں عذاب نہیں ہوگا	

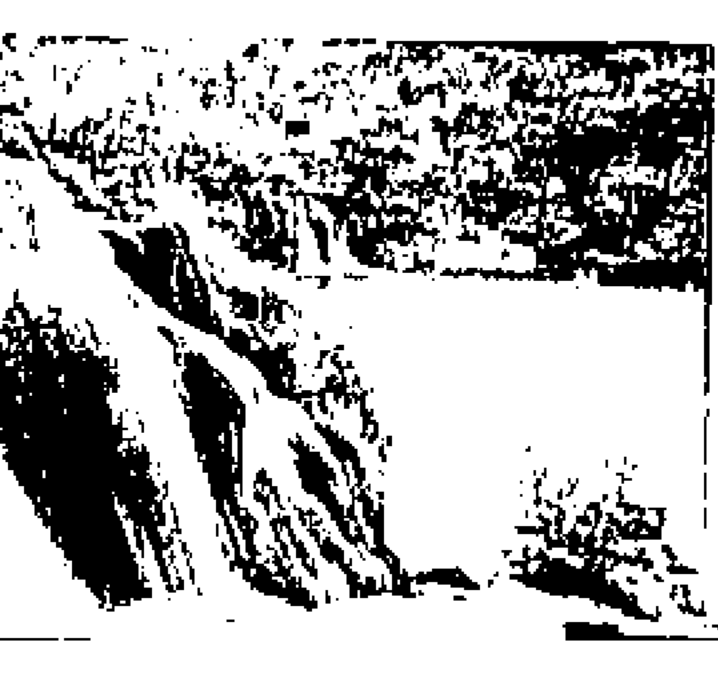

Marfat.com

* یتیم کو بلا وجہ سے مارنا برا ہے
* یتیم کے رونے سے عرش الٰہی لرز جاتا ہے 150
* نبی کریم ﷺ کی یتیموں پر شفقت 151
* یتیم کے لئے مہربان باپ بن جاؤ 151
* یتیم کی دیکھ بھال کرنے والا رسول اللہ ﷺ کے قریب تر ہوگا 151

خوش نصیب نمبر 22 روزہ رکھ کر سایہ عرش حاصل کریں 152

* روزہ قیامت میں نور کا بادل بن کر آئے گا 152
* دوزخ سے 50 سال مسافت کی دوری 153
* محشر میں روزہ داروں کے مزے 153
* روزہ رکھنا صحت کے لئے مفید ہے 154
* شیطان کی پریشانی 154

خوش نصیب نمبر 23 اذان دینے والوں کے لئے سایہ عرش 155

* قیامت کے دن مؤذنین زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے 156
* مؤذنین کے لئے سونے کی کرسیاں نور کے گنبد 157

خوش نصیب نمبر 24 شہید ہو کر عرش کا سایہ حاصل کریں 159

* شہداء بروز قیامت گنبدوں اور باغات میں ہوں گے 161
* شہید پر اللہ تبارک وتعالیٰ فخر کرتے ہیں 161
* تلوار کا سایہ شہید کو عذاب قبر سے بچا لے گا 162
* عرش کا سایہ پانے والے گیارہ خوش نصیب افراد 162
* قیامت کے دن شہید کے زخم سے مشک کی خوشبو آئے گی 163

Marfat.com

عرش نصیب نمبر 25 — جہاد کر کے عرش کا سایہ حاصل کریں — 164

* جہاد نہ کرنے پر شدید وعید — 165

* قابل فخر شہید — 165

عرش نصیب نمبر 26 — امام مسجد کے لئے سایہ عرش میں رہنے کا نسخہ — 166

* رضا الٰہی کے لیے امامت کرانے والا کستوری کے ٹیلے پر — 167

* نور کے منبروں پر موتیوں کے قبوں تلے بیٹھنے والے حضرات — 167

* لوگوں کی رضامندی کے بغیر نماز پڑھانا درست نہیں — 168

عرش نصیب نمبر 27 — ملازموں سے اچھا سلوک کرنے والے کیلئے سایہ عرش — 169

عرش نصیب نمبر 28 — دنیا سے بے رغبتی رکھنے والوں کے لئے سایہ عرش — 171

عرش نصیب نمبر 29 — اللہ کی نافرمانیاں دیکھ کر غم زدہ ہونے والا سایہ عرش میں — 173

عرش نصیب نمبر 30 — اللہ کا ذکر کرنے والے قیامت کے دن سایہ عرش میں — 174

* ذاکرین پر انبیاء علیہم السلام اور شہداء بھی رشک کریں گے — 175

* ذکر الٰہی رکنے پر جنت کے محل کی تعمیر روکی جاتی ہے — 176

* فرشتے ذاکرین کو اپنے پروں میں چھپا لیتے ہیں — 176

عرش نصیب نمبر 31 — مسلمان کے دکھ درد کو دور کر کے سایہ عرش حاصل کیجئے — 177

* قیامت کے دن رنج و غم سے نجات پانے کا نسخہ — 178

* محتاجوں کی ضرورت پوری کرنے والے لوگوں کی شان — 178

* بھوکے کو کھانا کھلانے پر عرش کا سایہ — 179

عرش نصیب نمبر 32 — نرم دل شخص عرش کے سایہ میں ہوگا — 180

* کمزور پر نرمی سے عرش کا سایہ ملے گا

Marfat.com

33 برد باری کے ساتھ خاموشی اختیار کرنے والا

34 خوف خدا کی برکت سے سایہ عرش 182

* اللہ سے ڈرنے والے کے لیے دو جنت ہیں 183

* اللہ کے خوف سے آنسو بہانے والے کو عذاب نہیں ہوگا 183

* تنہائی میں اللہ کو یاد کر کے رونے پر عرش کا سایہ نصیب ہوگا 184

* خوف خدا میں اپنی راکھ بہانے والے کی بخشش 184

35 فرض نماز پڑھنے والوں کے لئے سایہ عرش 185

* اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین لوگ 186

* تم نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ نہیں پڑھی 186

* میں مؤذن کی آواز پہ لبیک کیوں نہ کہوں 187

36 داڑھی رکھنے پر سایہ عرش کی بشارت 188

* قیامت کے دن تین قسم کے لوگ عرش کے سائے میں ہوں گے 189

37 زنا، رشوت اور سود سے بچنے پر سایہ عرش 190

* زنا کا خیال دل میں نہ لانے والے کا اعزاز 191

* مشک وعنبر کے ٹیلوں پر بیٹھنے والے لوگ 191

38 کینہ، بغض چغلی سے پاک دل والے کیلئے سایہ عرش 192

* جنت میں کینہ وبغض نہیں ہوگا 194

* بغض وکینہ سے متعلق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تعلیم کیا ہے؟ 195

* تین دن سے زیادہ قطع کلامی جائز نہیں ہے 195

* کینہ سے پاک دل والا عرش کے سایہ میں ہوگا 196

Marfat.com

* اللہ تعالیٰ کے محبوب لوگ 198

* مسلمان کو کپڑے پہنانے پر سایہ عرش 199

* بھوکے پیاسے کو کھانے اور پلانے کا ثواب 200

خوش نصیب نمبر 39 مسلمان کو کھانا کھلانے پر سایہ عرش 201

* ضرورت مند کو ایک لقمہ کھلانے کا فائدہ 201

* مسلمان کو کھانا کھلانے والا جنتی ہے 202

* پانی پلانے والے جہنمی کے لئے شفاعت 203

* کھانا کھلانے والا جنتی ہے 204

* قرآن میں کھانا کھلانے کی اہمیت وتاکید 205

* غریبوں کو کھانا نہ کھلانا اہل جہنم کے اوصاف میں سے ہیں 205

* مسافر کو گھر میں ٹھہرانے پر سایہ عرش 206

خوش نصیب نمبر 40 جنت والدین کے قدموں کے نیچے ہے 207

* گھر بیٹھے حج مقبول کا ثواب 207

* ماں باپ کی نافرمانی پر نقد سزا 207

* عرش کے نیچے بیٹھا ہوا شخص کون ہے؟ 208

* والدین سے حسن سلوک جہاد سے افضل عمل 209

* عرش کے نور میں ڈوبا ہوا شخص 212

خوش نصیب نمبر 41 تنہائی میں اللہ کو یاد کر کے رونے والے کیلئے سایہ عرش 213

* اللہ کو یاد کرنے والا جہنم میں نہیں جائے گا 213

* اللہ کے خوف سے رونے والے پر جہنم کی آگ حرام

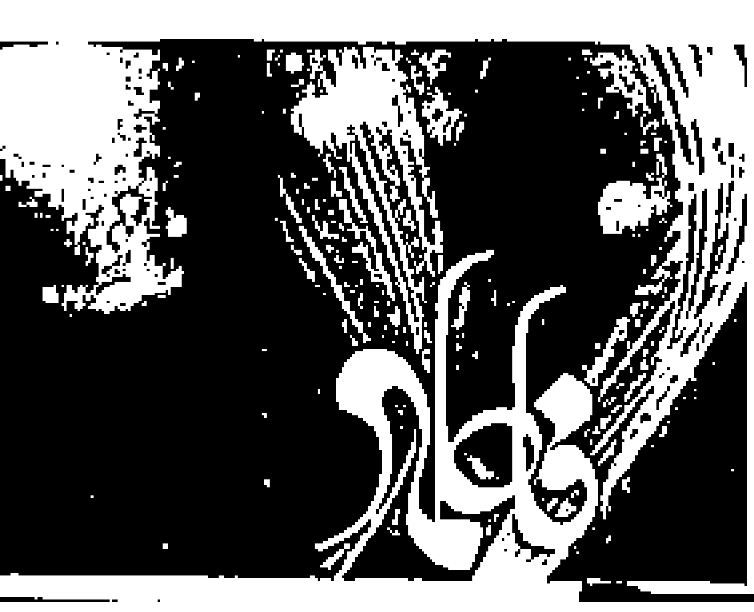

Marfat.com

* اللہ کے خوف سے رونے والی آنکھ کو آگ نہیں چھو سکتی
* رسول اللہ ﷺ کا نماز میں رونا 215
* حضور ﷺ کا خوف الٰہی کی انتہاء 216
* حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ کا خوف خدا سے بے ہوش ہو جانا 217
42 سخت سردی میں وضو کرنے والا 218
43 بچہ کی موت پر صبر کرنے پر سایہ عرش 219
44 غم زدہ دل کے لئے سایہ عرش 220
* ایک صحابی کی وصیت 220
45 روز قیامت بادل کے سائے میں موتیوں کی کرسیوں پر 221
* قیامت کے دن مومن بچے کہاں ہوں گے؟ 221
46 فقر و فاقہ کو چھپانے پر سایہ عرش 222
* اللہ عزوجل کے محبوب ترین بندے 223
* بھوکے رہنے کا اجر و ثواب 223
* اللہ کے نزدیک مبغوض شخص 224
* امت کے برے لوگ 224
* شکم سیر ہو کر کھانے کا نقصان 224
* کھانا ہضم ہونے کا نسخہ 225
* شکم سیری ترک عبادت کا باعث ہے 225
* زہریلا کھانے کے اثر سے بچنے کی دعا 225
* مقام ولایت بھوکا رہنے سے حاصل ہوتا ہے 226

Marfat.com

* کھانا کھانے کے بعد کی دعا 226

عرش نصیب نمبر 47 علماء دین کے لئے سایہ عرش 227

* قیامت کے دن علماء و مدرسین کا اکرام ہوگا 228

* دینی طالب علم دین کا شرف قبولیت 229

عرش نصیب نمبر 48 بچوں کی پرورش کرنے والی بیوہ عورت کیلئے سایہ عرش 230

* بچپن میں فوت شدہ بچے 231

* یتیموں کی پرورش کرنے والی بیوہ جنت میں رسول ﷺ کے قریب ہوگی 232

* کسی بچے کو پیار کرنے کا صلہ 232

* ماں اور بچے میں جدائی ڈالنے کا عذاب اور وبال 232

عرش نصیب نمبر 49 اہتمام سنت پر سایہ عرش 233

* سنت سے محبت کرنے والا میرے ساتھ ہوگا 233

عرش نصیب نمبر 50 مرض پر صبر کرنے والے کے لیے سایہ عرش 234

* نابینا ہو جانے پر جنت کی بشارت 234

* بیماری گناہوں کو ختم کر دیتی ہے 235

عرش نصیب نمبر 51 لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ... کہنے والوں کے لئے سایہ عرش 236

* کلمہ طیبہ جنت کی کنجی ہے: 236

* کلمہ طیبہ پر اسلام کی بنیاد قائم ہے 237

عرش نصیب نمبر 52 روضہ رسول ﷺ کی زیارت کرنے والا سایہ عرش میں 238

* حرمین شریفین میں وفات پانے والے کے لئے شہید کا درجہ 239

عرش نصیب نمبر 53 تواضع اختیار کرنے پر سایہ عرش

Marfat.com

* صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بے مثال تواضع 241
* لوگوں کے درمیان صلح کرانے والے کے لئے سایہ عرش 242
* لوگوں میں صلح کرانے کا اجر وثواب 243

خوش نصیب نمبر 54 ہر وقت اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھنے پر سایہ عرش

* اللہ تو دیکھ رہا ہے

سایہ عرش سے محروم کرنے والے 13 گناہ

بدنصیب نمبر 1 عادل حکمران سے دھوکہ کرنے والا سایہ عرش سے محروم رہے گا 248

بدنصیب نمبر 2 مسلمانوں کو ڈرانے والا سایہ عرش سے محروم 249

بدنصیب نمبر 3 والدین اور اولاد میں جدائی ڈالنے پر سایہ عرش سے محرومی 249

بدنصیب نمبر 4 سود خور عرش کے سایہ سے محروم ہوگا 250

قیامت کے دن سود خور کھڑا نہیں ہو سکے گا 251

بدنصیب نمبر 5 یتیم کا مال کھانے والا 252

بدنصیب نمبر 6 قرآن بھولنے والا 253

بدنصیب نمبر 7 بلاوجہ بیعت توڑنے والا 253

بدنصیب نمبر 8 تکبر کرنے والا بھی سایہ عرش سے محروم ہوگا 254

بدنصیب نمبر 9 بلاضرورت مانگنے والا سایہ عرش سے محروم ہوگا 257

بدنصیب نمبر 10 قرآن کو کمائی کا ذریعہ بنانے والا 259

بدنصیب نمبر 11 قبلہ رخ تھوکنے والا 259

بدنصیب نمبر 12 زمین غصب کرنے والا 260

بدنصیب نمبر 13 راستہ کو اپنے مکان میں شامل کرنے کی سزا 260

Marfat.com

عرضِ مولف

قیامت ایک ایسا خوفناک دن ہوگا جو پانچ ہزار سال طویل ہوگا۔ اس روز سورج چند ہاتھ

اوپر آگ برسا رہا ہوگا جس مقام پر روز قیامت قائم ہوگی وہ زمین کھولتے تانبے کی ہوگی جس کی تپش سے بچنے کے لئے عورتیں اپنی دودھ پیتے بچوں کو زمین پر لٹا کر اس کے اوپر کھڑی ہو جائیں گی اس روز مائیں اپنی معصوم اولاد کو بھول جائیں گی اس روز ہر شخص مادرزاد ننگا ہوگا۔ ہر شخص پیاس کے مارے موت کی تمنا کر رہا ہوگا، وہ دن اتنا خوفناک ہوگا کہ بچے بھی اس روز خوف کی وجہ سے بوڑھے ہو جائیں گے۔

چنانچہ قرآن مجید میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ﴿17﴾ (مزمل)

ترجمہ: ''قیامت کے دن کے خوف سے بچے بھی بوڑھے ہو جائیں گے''۔

مذکورہ آیت سن کر ایک طالب علم نے اسلامیات کے پروفیسر سے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ تو استاد نے کہا اس کا تو میں خود چشم دید گواہ ہوں۔

یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں بھی تمہاری طرح طالب علم تھا۔ ان ہی دنوں مشہور سمندری جہاز ٹائی ٹینک کا حادثہ ہوا تھا اور یہ عظیم جہاز اپنے پہلے ہی سفر میں ایک برف کے پہاڑ سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا۔ ایک بہت بڑا دھماکہ ہوا اور بہت سے لوگ لقمۂ اجل بن گئے۔ کچھ خوش نصیب بچ گئے اگر چہ وہ کچھ زخمی تھے اور مختلف ہسپتالوں میں زیر علاج تھے۔

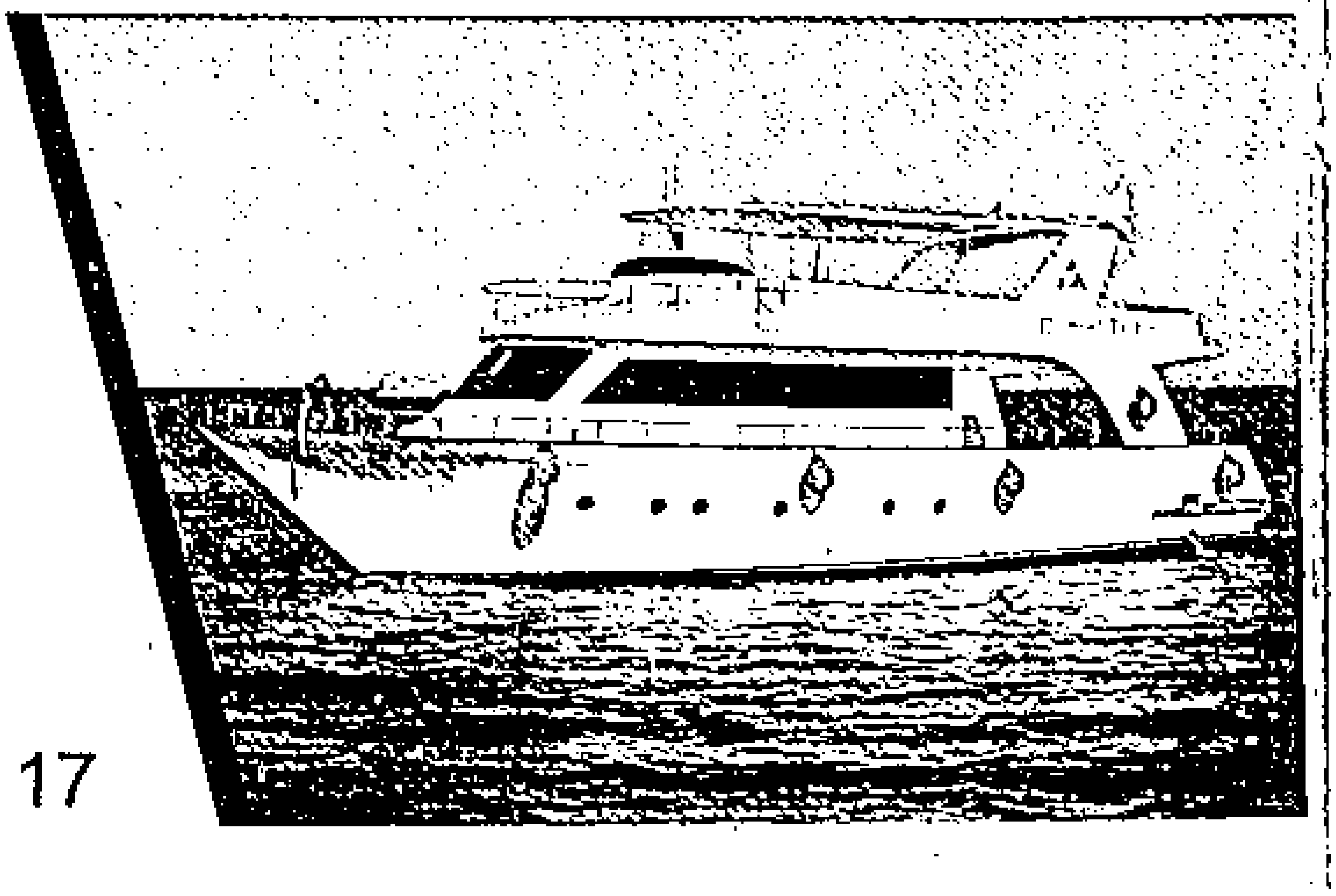

Marfat.com

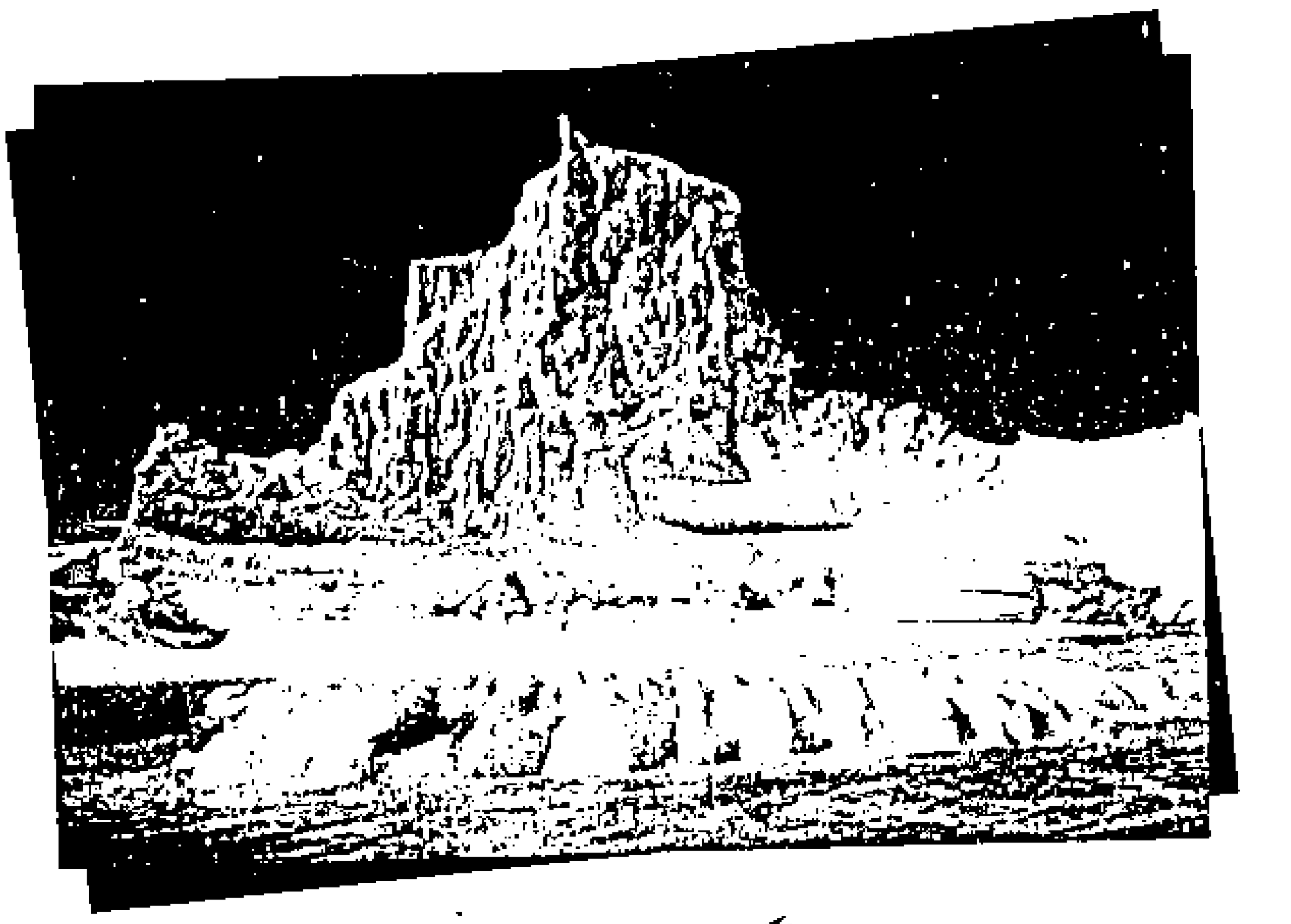

ایک ایسے ہی ہسپتال میں میرا جانا ہوا تو وہاں میں نے عجیب منظر دیکھا۔ ایک غسل خانے سے چیخ کی آواز آئی اور پھر کسی کے گرنے کی آواز آئی اور خاموشی چھا گئی۔ گرنے والا یقیناً بے ہوش ہو گیا تھا۔ جب دروازہ توڑا گیا تو وہاں ایک بوڑھی عورت بے ہوش پڑی تھی۔ جب اسے ہوش میں لایا گیا تو یہ انکشاف ہوا کہ وہ ٹائی ٹینک میں سفر کر رہی تھی اور زخمی ہونے کی وجہ سے اس ہسپتال میں داخل تھی۔

اس سے چیخنے کی وجہ پوچھی گئی تو اس نے سب کو حیران کر دیا۔ دراصل وہ تو بیس سالہ نوجوان لڑکی تھی چنانچہ غسل خانے کے آئینے میں جوان چہرے کے بجائے جھریوں بھرا بوڑھا چہرہ دیکھ کر اچانک وہ چیخ پڑی اور صدمے سے بے ہوش ہو گئی۔

ڈاکٹروں نے اس کے یوں اچانک بوڑھا ہونے کی وجہ اس دھماکے اور خوف کو قرار دیا۔ وہ خوفناک دھماکہ جو برف کے تیرتے ہوئے پہاڑ اور جہاز کے درمیان ٹکراؤ سے ہوا تھا اور یوں وہ جوان لڑکی خوفزدہ اور دہشت زدہ ہو کر ایک ثانیے میں بوڑھی عورت بن گئی۔

کلاس میں سکوت تھا۔ پروفیسر پھر بولا:

''قیامت کا دن تو اس جہاز کے حادثے کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہیبت ناک ہوگا۔ اس دن بچوں کا بوڑھا ہو جانا قطعاً بعید از قیاس نہیں''۔

اور سوال کرنے والا طالب علم مطمئن ہو گیا۔ (از آصف جاوید سکندر)

قیامت کے خوف سے بوڑھے ہو جانے والوں کے واقعات کے موضوع پر احقر نے ایک واقعہ اپنے پیر و مرشد حضرت مولانا حکیم اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ ہندوستان میں آزادی سے قبل ایک مظلوم کمزور دل شخص کو پھانسی کی سزا ہوگئی جب پھانسی کے دن اس کو نکالا گیا تو جیلر نے حیران کن منظر دیکھا کہ پھانسی والے قیدی کی جگہ ایک سفید بالوں والا شخص بیماری کی حالت میں لیٹا ہوا ہے جب تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ موت کے خوف نے اس کو بوڑھا بنا دیا ہے۔

Marfat.com

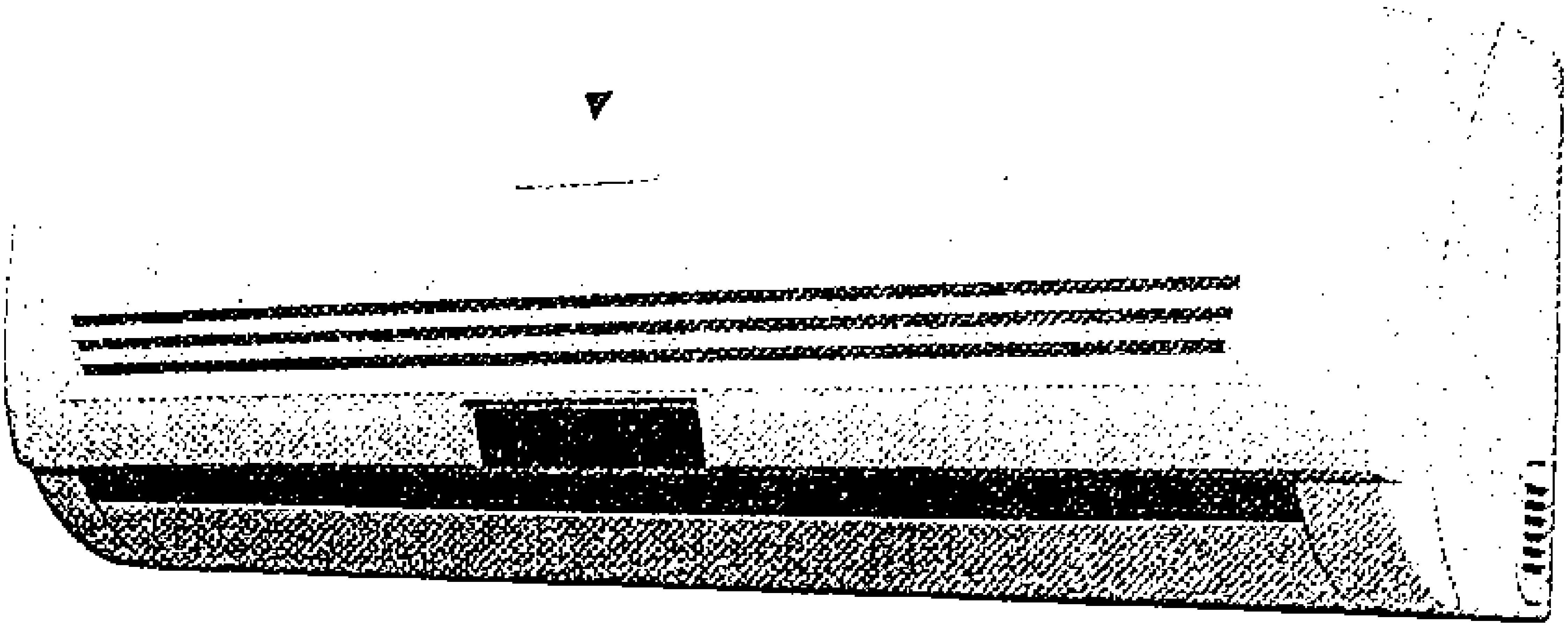

اس خوفناک دن جو کہ حساب و کتاب، کامیابی اور ناکامی، جنت اور جہنم میں داخلہ کا دن ہوگا اس روز 90 کے قریب نیک اعمال کرنے والے خوش نصیب لوگ اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے۔ اس تپش والے دن عرش کی اے سی والی ٹھنڈک کے نیچے ہوں گے یہ وہ لوگ ہوں گے، جن پر رب مہربان ہوگا جنت ان کی مشتاق ہوگی۔

اس کے برخلاف نافرمان لوگ گناہوں کی بقدر گھٹنوں، ناف، کندھے یہاں تک کہ کان کی لو تک پسینہ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے جہنم کی خوفناک آواز ان کے دل کو دہلا رہی ہوگی اس روز ہر شخص سورج کی تپش سے بچنے کے لئے سایہ تلاش کر رہا ہوگا۔

اگر آپ اس خوفناک دن سے بچنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے حضور اکرم ﷺ نے اپنی امت کو عرش کے سایہ میں رکھنے کے لئے 90 کے قریب اعمال بتلائے ہیں جو ان اعمال کو اختیار کرے گا ان پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزارے گا اس روز وہ عرش کے سائے کی ٹھنڈک میں ہوگا۔

احقر نے احادیث کے بہت بڑے ذخیرہ سے ان اعمال کو ایک جگہ جمع کر کے اس کتاب میں لکھ دیے ہیں۔ مجھے قوی امید ہے کہ احقر کی دیگر کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی آپ کو پسند آئے گی۔

العارض

مولانا ارسلان بن اختر حفظہ اللہ

خادم القرآن والسنۃ النبویہ

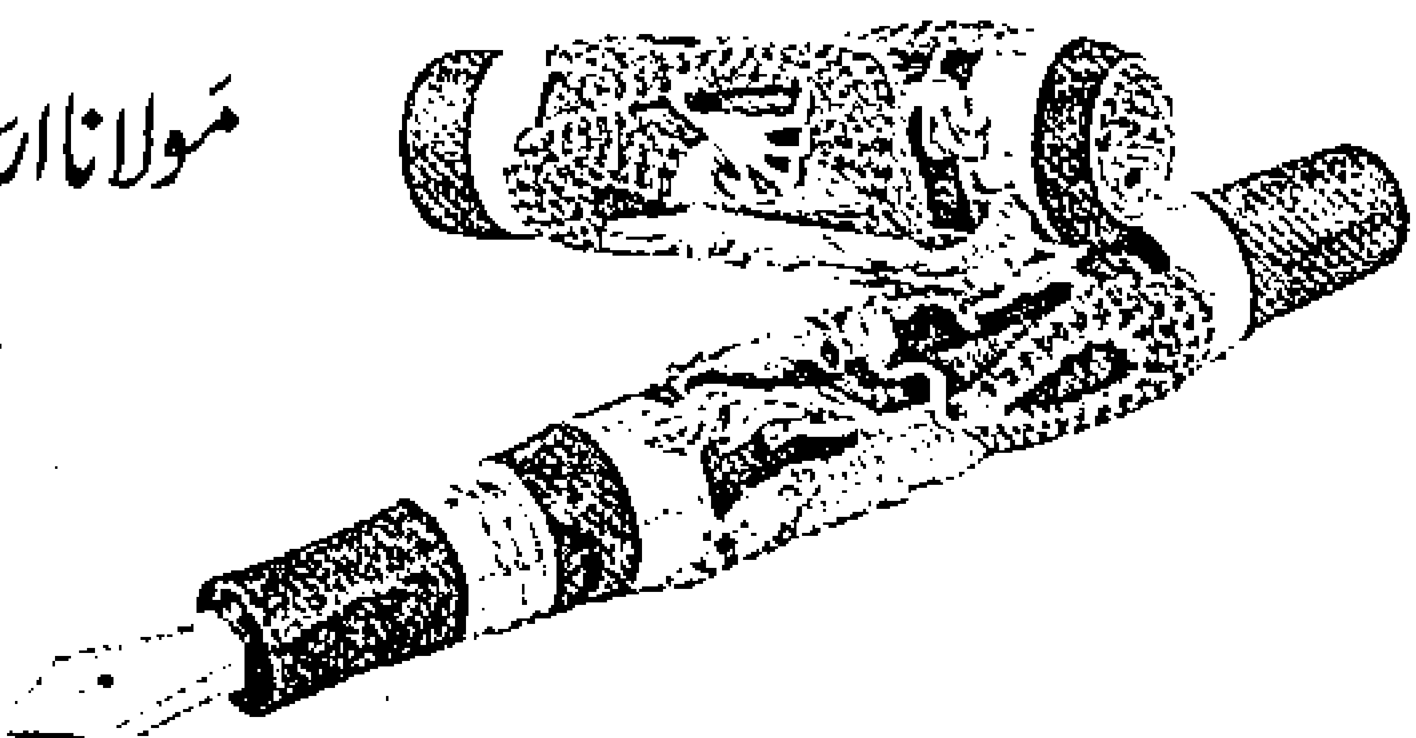

Marfat.com

باب نمبر 1

عرش الٰہی کیا ہے؟

بادشاہوں کے بیٹھنے کے لئے ایک خاص تخت بنایا جاتا ہے اس تخت کا دوسرا نام عرش ہے البتہ عرش الٰہی سے مراد وہ عظیم الشان تخت ہے جس پر اللہ جل جلالہٗ بیٹھتے ہیں اس بیٹھنے کی کیا کیفیت ہوگی وہ انسانی عقل سے بالاتر ہے۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عرش الٰہی اللہ کی تمام مخلوقات حتیٰ کہ تمام کائنات سے بھی کئی سو گنا بڑا ہے۔

Marfat.com

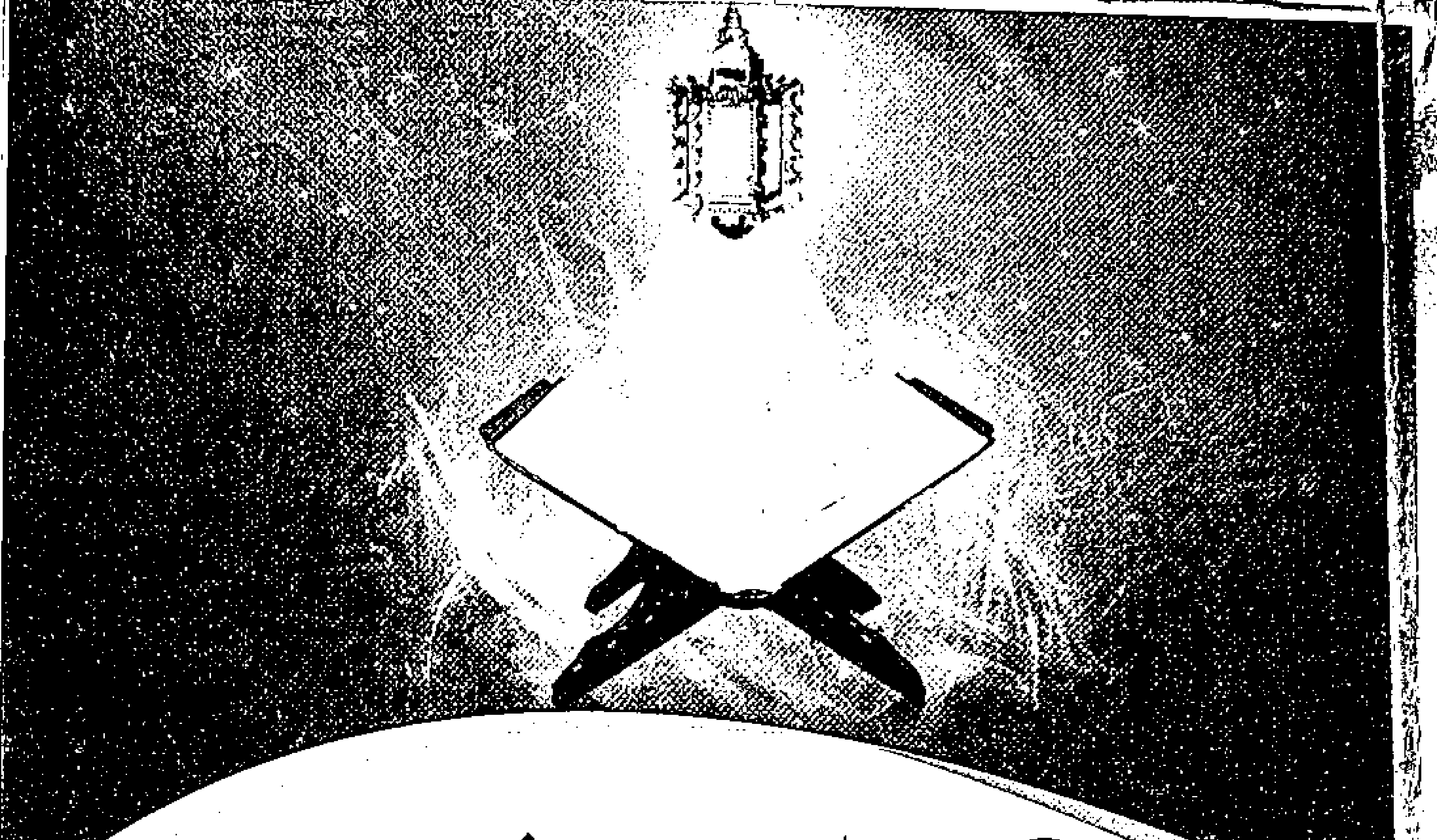

① عرش الٰہی قرآن کی روشنی میں

عرش کی عظمت کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

ترجمہ: ''پس اگر وہ منہ پھیر لیں، تو کہو مجھے اللہ کافی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے''۔ 1

عرش کو عظیم اس لئے قرار دیا کہ یہ ساری مخلوق سے عظیم ترین ہے۔

روایت میں ہے کہ جو شخص صبح وشام سات سات بار یہ کہے:

حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

ترجمہ: ''مجھے اللہ کافی ہے، اس کے بغیر کوئی معبود نہیں۔ میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے''۔ 2

تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام افکار وہموم کے لئے کافی ومددگار ہوگا، چاہے وہ ان میں درست ہو یا غلط۔ ایک روایت میں ہے کہ دنیا وآخرت کی ہر فکر کے لئے یہ کافی ہوگا۔

---

1 (سورۃ التوبۃ، آیت: 129)

2 (سورۃ التوبۃ، آیت 129)

Marfat.com

2 عرش ساتوں زمینوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

ترجمہ: ''ان سے پوچھو کہ سات آسمانوں کا کون مالک ہے اور عرش عظیم کا کون مالک ہے''۔

علامہ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ البدایۃ والنہایہ میں فرماتے ہیں:

عرش بادشاہ حقیقی کا وہ تخت ہے جسے فرشتوں نے اٹھا رکھا ہے، وہ پوری کائنات پر بنے گنبد کی مانند ہے، اور تمام مخلوقات کے لیے چھت کی حیثیت رکھتا ہے۔ [1]

3 کیا عرش اور کرسی ایک ہی چیز ہیں؟

قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ

ترجمہ: ''اس کی کرسی آسمان و زمین کو محیط ہے''۔ [2]

اس کرسی سے مراد آیا عرش ہے یا کرسی اور عرش دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ کرسی سے مراد عرش ہی ہے، لیکن صحیح بات یہ ہے کہ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: الكرسی موضع القدمين

ترجمہ: ''کرسی اللہ تعالیٰ کے دو قدموں کی جگہ ہے''۔

والعرش لا يقدر أحد قدره ترجمہ: ''اور عرش کا تو کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا''۔

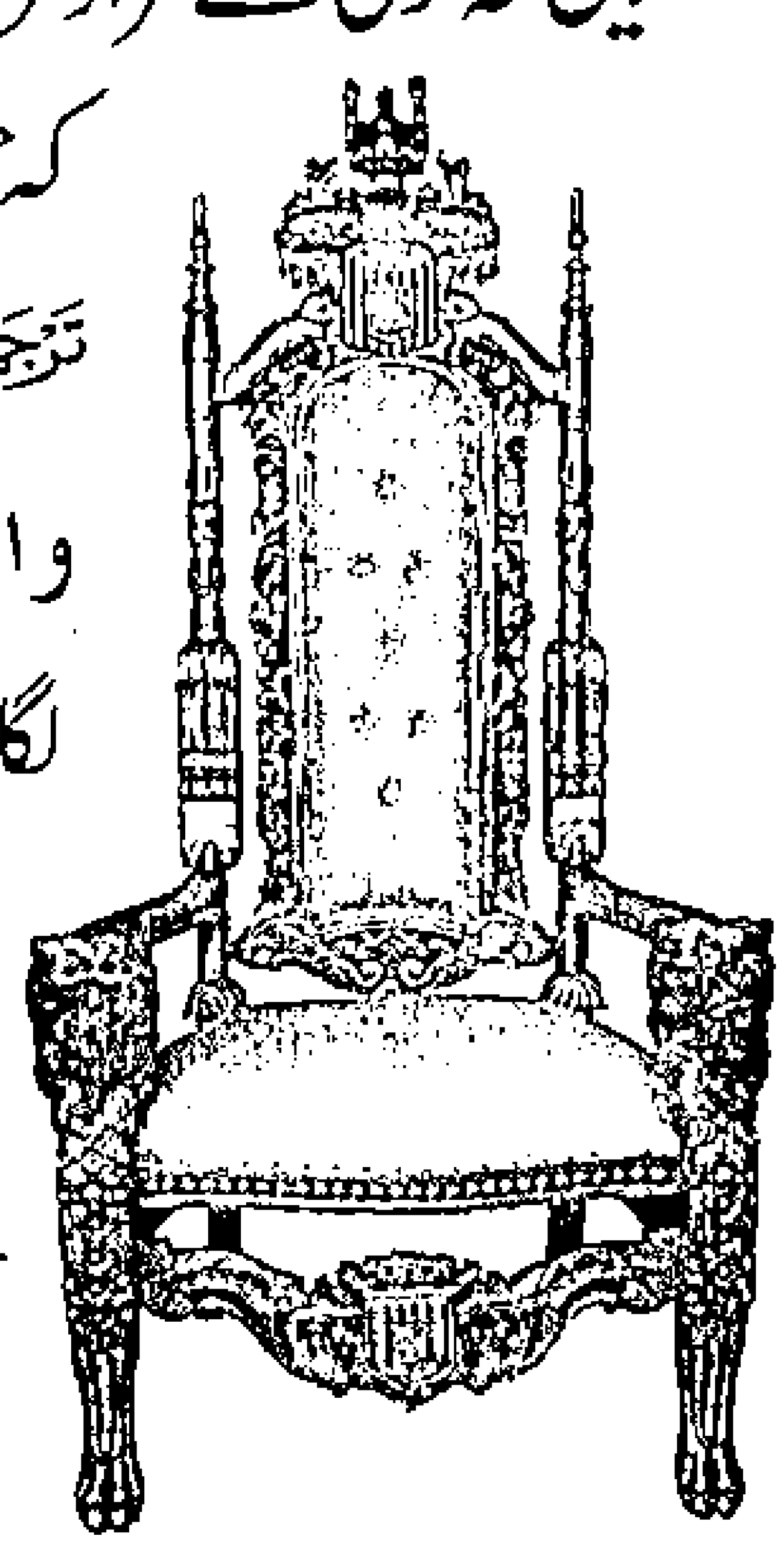

معلوم ہوا کہ کرسی عرش کے علاوہ ہے کیونکہ عرش پر تو اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق مستوی ہے جب کہ کرسی اللہ تعالیٰ کے قدموں کی جگہ ہے۔ [3]

---

1 (البداية والنِاية: 9/1) 2 (سورة البقرة، آيت 255) 3 (رواه الحاكم)

127194

Marfat.com

④ عرش کو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ سے پیدا کیا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے چار چیزیں اپنے ہاتھ سے پیدا فرمائی ہیں۔

1. حضرت آدم علیہ السلام
2. عرش۔
3. قلم۔
4. جنت عدن۔

اور باقی تمام مخلوق کے لئے فرمایا "کن" ہوجا، تو وہ ہوگئی یعنی اللہ کے حکم سے وجود میں آ گئی۔[1]

⑤ عرش کے دونوں کناروں کا فاصلہ

ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ "کتاب العرش" میں بعض سلف کا قول نقل کرتے ہیں: بے شک عرش کی تخلیق سرخ یاقوت سے کی گئی ہے۔

اور اس کے دونوں کناروں کا درمیانی فاصلہ پچاس ہزار سال کی مسافت کے بقدر ہے۔(یہ روایت "البداية والنهايه" 9/1 اور کتاب العظمۃ ص (85) میں سعد الطائی سے منقول ہے)۔[2]

---

1 (العظمة 215 الهيئة السنيه 4 مستدرك 319/2)

2 (العظمة ابو الشيخ (217) الهيئة السنيه (2) فتح الباري (416/13) تفسير عبد الرزاق (.....) در منثور (297/3)

Marfat.com

(6) عرش، یاقوت، موتی سے بنا ہوا ہے

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا اس میں اختلاف ہے۔ ایک قول کے مطابق عرش سرخ یاقوت سے بنا ہے۔ ایک قول کے مطابق سفید موتی کا ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ سبز جوہر کا ہے اور ایک قول کے مطابق نور کا ہے۔، اور بہتر رائے یہ ہے کہ ایک بات قطعی طور پر کہنے سے گریز کیا جائے۔ (یعنی خاموشی بہتر ہے اور حقیقت حال اللہ جل شانہ ہی کو معلوم ہے)۔

(7) عرش اور اس کی نہریں اور زبانیں

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے عرش کو نور سے پیدا فرمایا اور کرسی عرش سے پیوست ہے، پانی تمام کا تمام کرسی کے درمیان ہے، پھر پانی ہوا پر ہے، وہ فرشتے جنہوں نے عرش کو اٹھا رکھا ہے ان کے کندھے عرش سے لگے ہوئے ہیں عرش کے گرد چار نہریں ہیں، ایک نہر نور کی ہے جو چمک رہی ہے اور ایک نہر آگ کی ہے جو شعلے مار رہی ہے اور ایک نہر سفید برف کی ہے جس سے آنکھیں چندھیا رہی ہیں اور ایک نہر پانی کی ہے فرشتے ان نہروں میں کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کر رہے ہیں اور عرش کی زبانیں تمام مخلوقات کی زبانوں سے کئی گنا زیادہ تعداد میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور ذکر کرتی ہیں۔

(العظمة 192، الهيئة السنيه 1، فتح البارى 13/416، در منثور 3/297)

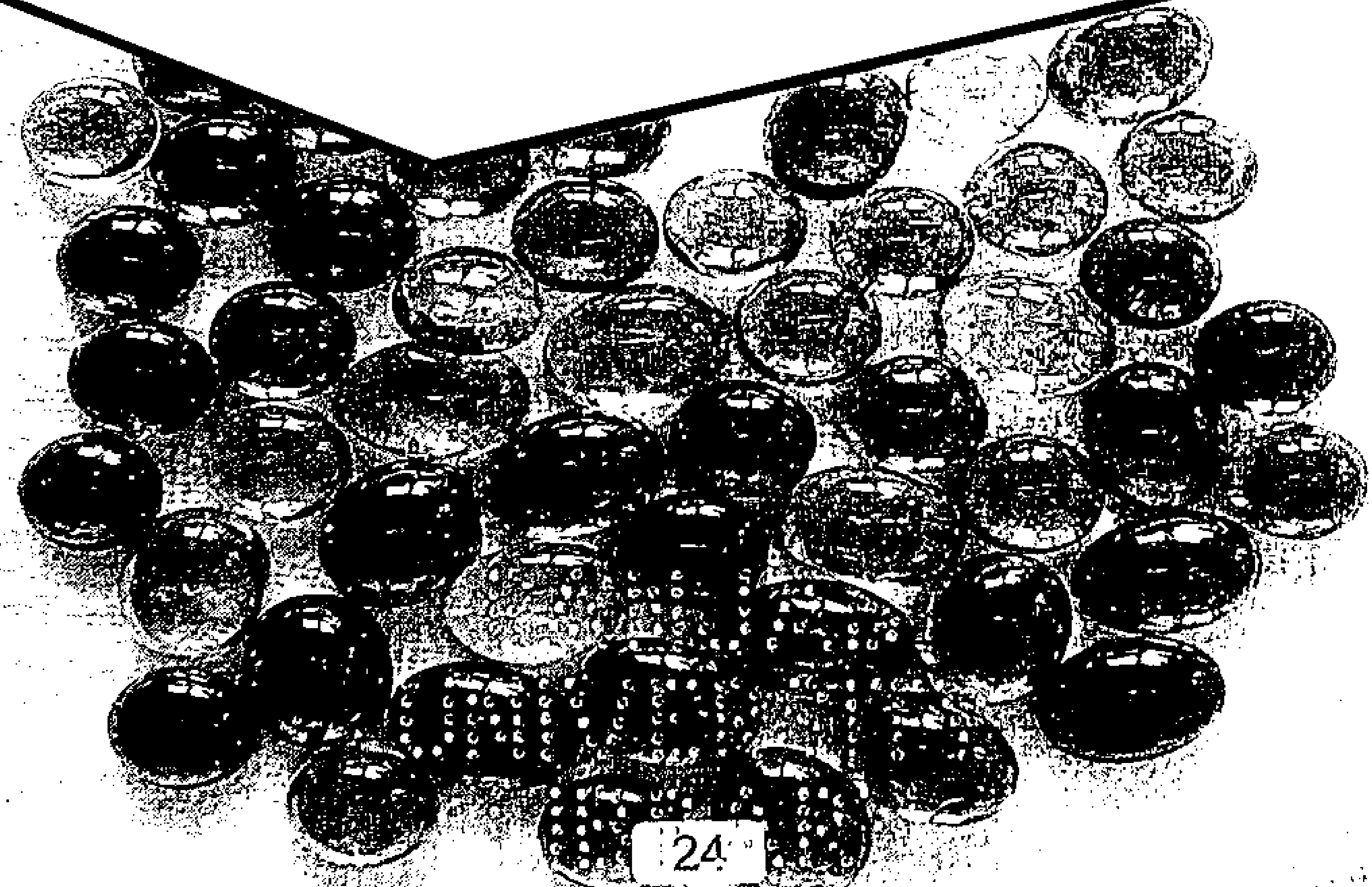

Marfat.com

8 عرش کتنا اونچا ہے؟

حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرش سرخ یاقوت کا ہے۔ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ نے عرش کی طرف نظر اٹھائی اور اس کی عظمت کی طرف دیکھنے لگا اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی فرمائی کہ:

إِنِّیْ قَدْ جَعَلْتُ فِیْکَ قُوَّةَ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَکٍ، لِکُلِّ مَلَکٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ جَنَاحٍ فَطِرْ (إِلَی الْعَرْشِ)

ترجمہ: ''میں نے تجھے ایسے ستر ہزار فرشتوں کی قوت عطا فرمایا، جن میں سے ہر فرشتے کے ستّر ہزار پر ہیں اب تو (عرش کی طرف) اڑ''۔

فَطَارَ الْمَلَکُ بِمَا فِیْهِ مِنَ الْقُوَّةِ وَالْاَجْنِحَةِ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَّطِیْرَ فَوَقَفَ فَنَظَرَ فَکَاَنَّهٗ لَمْ یَطِرْ

ترجمہ: ''تو وہ فرشتہ اپنی اس قوت اور پروں کے ساتھ اڑتا رہا جب تک اللہ کو منظور ہوا پھر وہ رک گیا اور دیکھا تو گویا کہ (ابھی) اڑا ہی نہیں۔ اور اللہ کا عرش اس سے اتنا ہی دور رہا جتنا اڑنے سے قبل تھا'۔

(الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، العظمة لابن حیان اصبهانی 249، الحبائك فی اخبار الملائك للسیوطی 511، الهیئة السنیة.7 الجامع الصغیر للسیوطی)

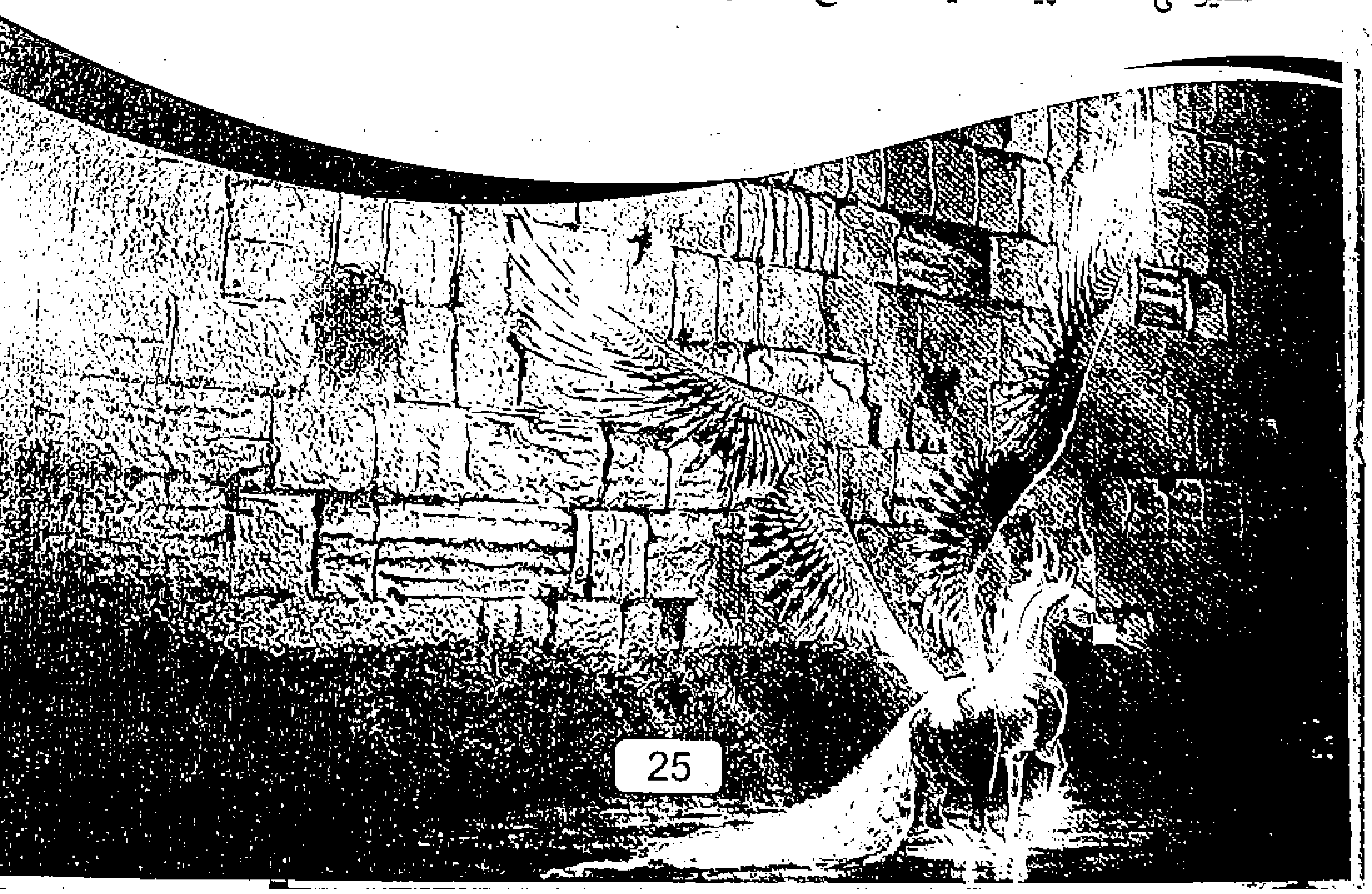

Marfat.com

9 پہلے اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کی مجلس میں موجود تھا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے:

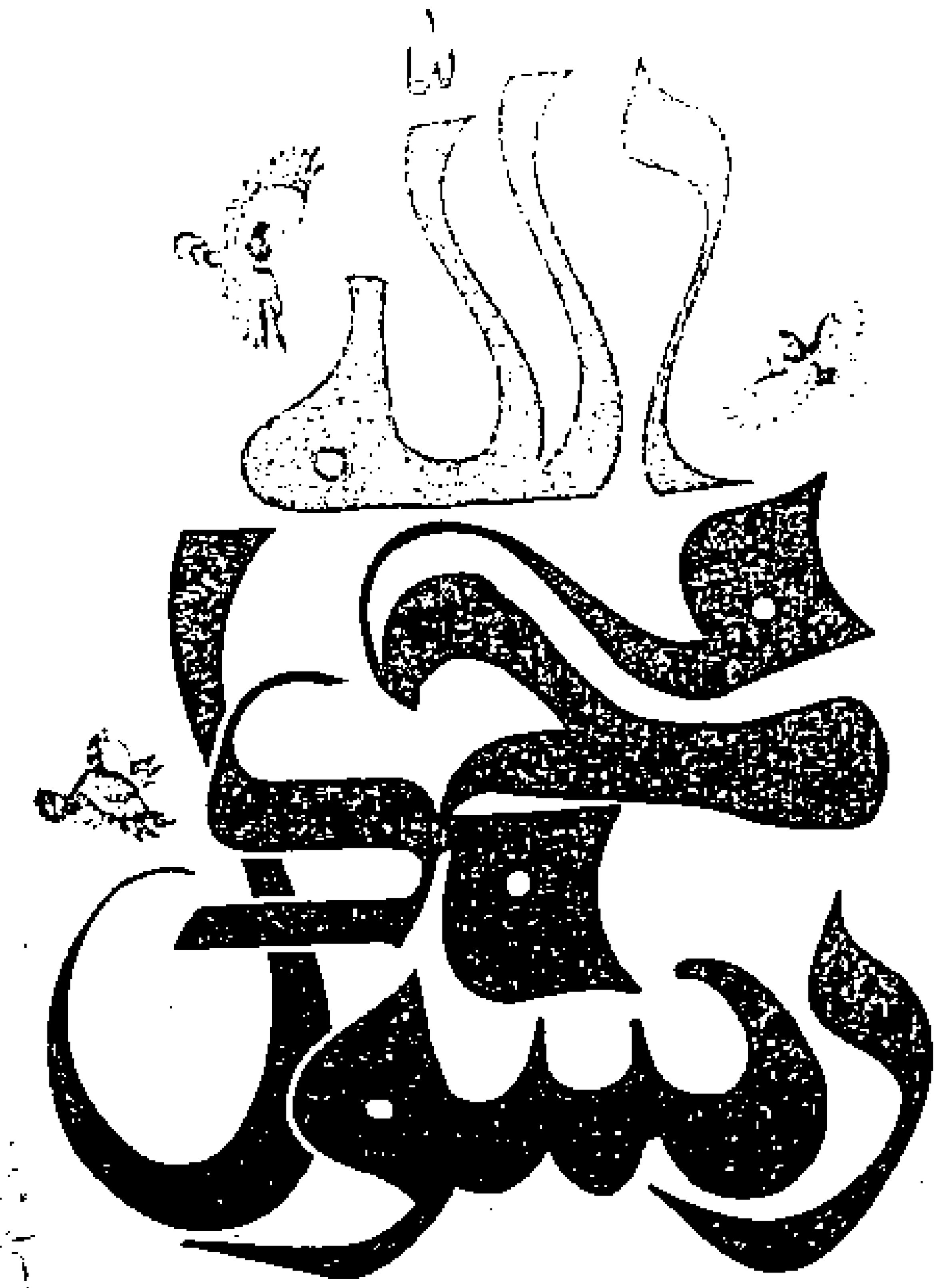

كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهُ

ترجمہ: ''اول اللہ کی ذات تھی اس کے سوا کوئی چیز نہ تھی''۔

وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ

ترجمہ: ''اور اس کا عرش پانی پر تھا''۔

وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ

ترجمہ: ''اور لوح محفوظ میں اس نے ہر بات لکھ دی''۔

وَخَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

ترجمہ: ''اور اس نے زمین و آسمان پیدا کئے''۔

یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک شخص نے آواز دی اے ابن حصین! تمہاری اونٹنی بھاگ گئی ہے، لہٰذا میں چلا گیا تو دیکھا کہ وہ اونٹنی سراب سے آگے جا چکی تھی۔ اللہ کی قسم! میری خواہش تھی کہ کاش! اس اونٹنی کو چھوڑ دیتا (اور وہاں سے نہ اٹھتا تو بہتر تھا اور نبی کریم ﷺ کی یہ حکمت بھری باتیں مزید سن لیتا)۔

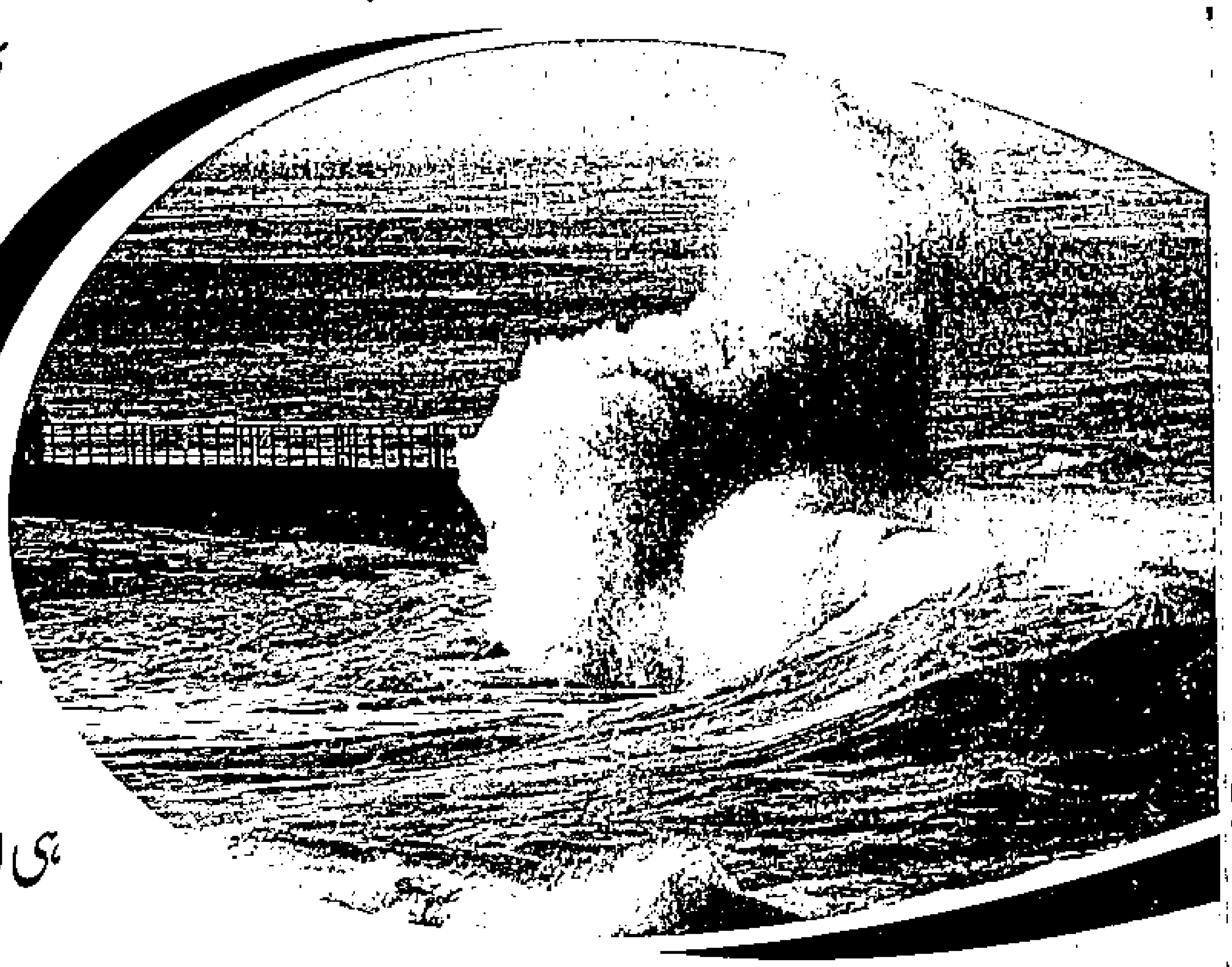

(مختصر صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق)

معلوم ہوا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے پانی کو پیدا فرمایا ایسے ہی عرش کو بھی پیدا فرمایا، پانی اور عرش دونوں ہی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔

Marfat.com

(10) مخلوقات کو کس ترتیب سے پیدا کیا گیا؟

حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ کا عرش اس سے پہلے پانی پر موجود تھا جبکہ اللہ تعالیٰ نے ابھی آسمانوں اوزمین کو پیدا نہیں کیا تھا پھر جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو مٹھی میں تھوڑا سا پانی اٹھایا پھر مٹھی کو کھولا تو اس سے دھواں اٹھنے لگا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو دو دن میں سات آسمانوں میں بدل دیا پھر پانی سے مٹی اٹھائی اور اس کو بیت اللہ شریف کی جگہ پر رکھا پھر اسی سے زمین کو پھیلایا اللہ تعالیٰ نے مختلف قوتوں کو بھی دنوں میں پیدا کیا آسمانوں کو بھی دو دنوں میں پیدا کیا اور زمینوں کو بھی دو دنوں میں پیدا کیا پھر ساتویں دن تخلیق سے فارغ ہوا۔ (ابو الشیخ ابن حبان 232)

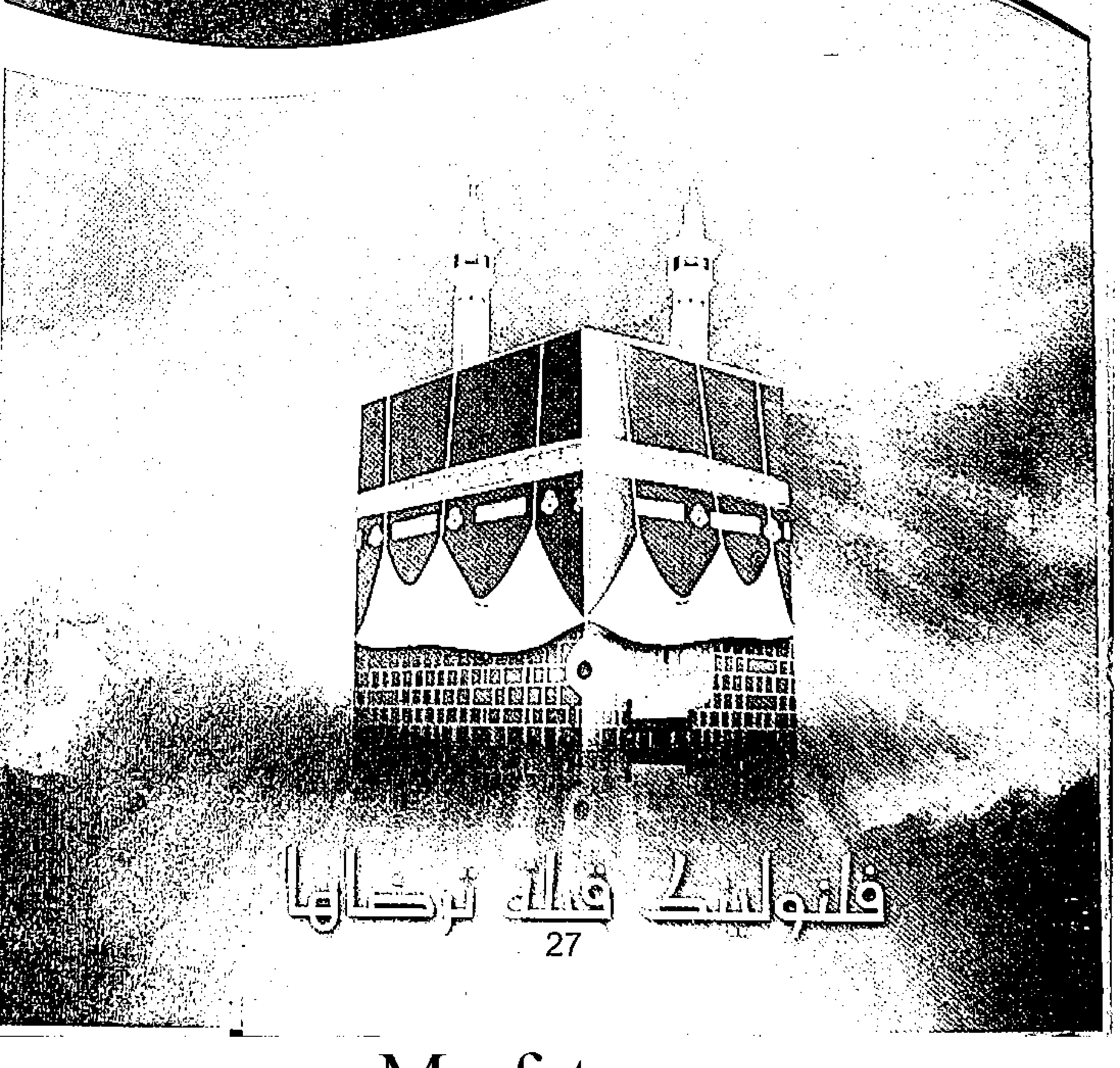

Marfat.com

11 عرش کتنا بڑا ہے؟

جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ پانی کو پیدا کریں تو نور سے یاقوت اخضر کو پیدا کیا اس کا جسم ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں اور ان کے درمیان ان کے اندر جو کچھ ہے ان کے برابر موٹا چوڑا تھا جب اللہ نے اس کو پکارا تو یہ اللہ عزوجل کا کلام سنتے ہی ٹکڑے ہو کر پگھل گیا حتیٰ کہ پانی پانی ہو گیا اور وہ اللہ عزوجل کے خوف سے قیامت تک کے لئے کانپ رہا ہے اور اس طرح سے جب وہ رکے ہوئے یا چلتے ہوئے اللہ کی طرف دیکھتا ہے تو کانپ جاتا ہے اسی طرح سے وہ کنواں میں بھی اللہ کے خوف سے قیامت تک کے لئے کانپ رہا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے ہوا کو پیدا کیا اور پانی کو اس پر رکھ دیا پھر عرش کو پیدا کیا تو عرش کو پانی پر رکھ دیا یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا

ترجمہ: ”اور وہ اللہ ایسا ہے کہ سب آسمان اور زمین کو چھ دن کی مقدار میں پیدا کیا اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا کہ یہ دونوں چیزیں پہلے سے پیدا ہو چکی تھیں اور یہ پیدا کرنا اس لئے ہے تاکہ تم کو آزمائے کہ دیکھیں تم میں اچھا عمل کرنے والا کون ہے یہ کسی کو معلوم نہیں کہ پروردگار عزوجل کا عرش کتنا عرصہ پانی پر رہا پھر عرش کو کرسی سے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا، اس کو جب پیدا کیا تو اس کی ایک ہزار زبانیں بھی پیدا کیں جو ہر ایک زبان سے ہزار اقسام کی تسبیح و تحمید ادا کرتا ہے پھر عرش کی پیشانی پر یہ لکھا:“

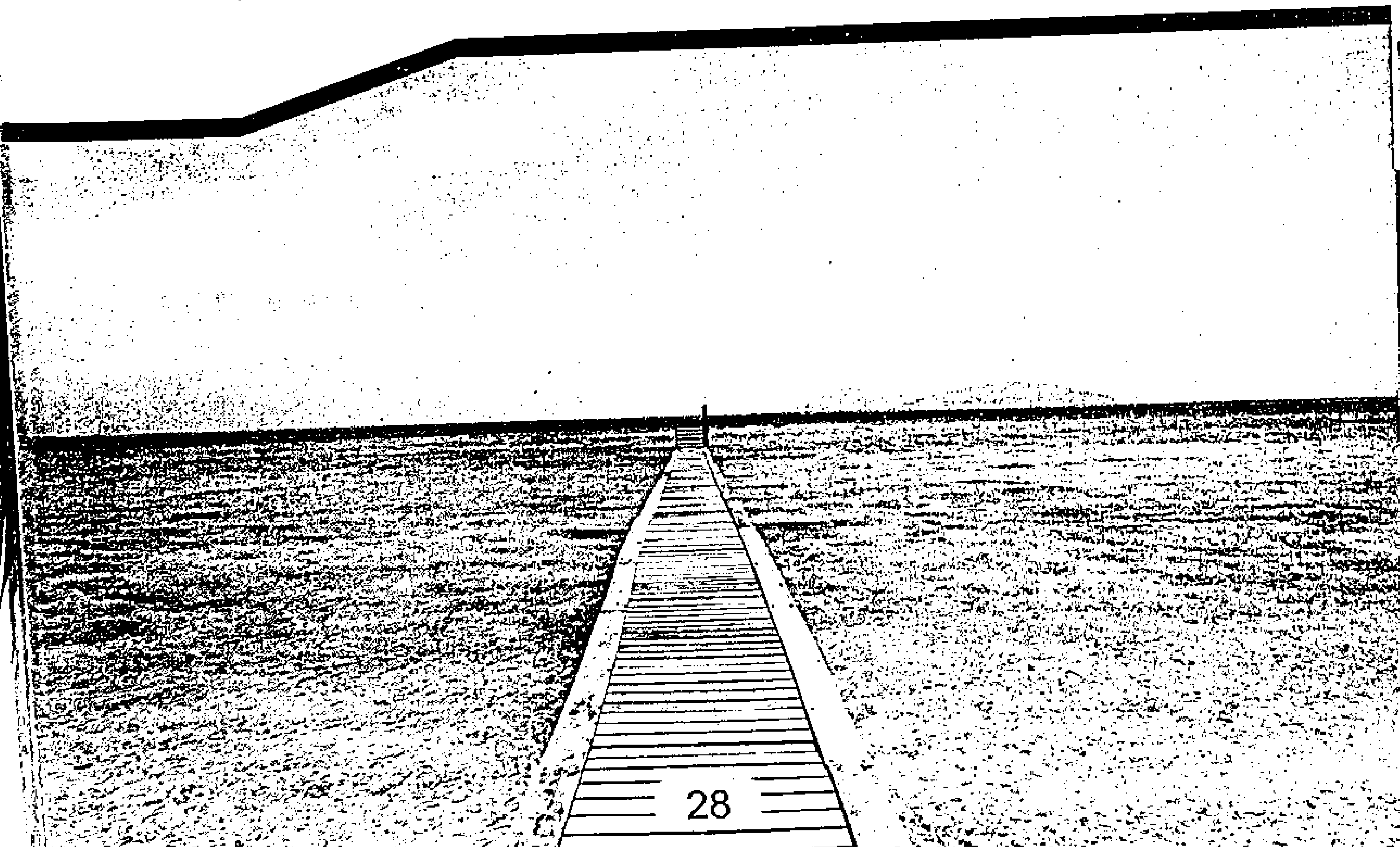

Marfat.com

اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ لَاشَرِیْکَ لِیْ، وَمُحَمَّدٌ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ مَنْ اٰمَنَ بِرُسُلِیْ وَصَدَّقَ بِوَعْدِیْ اَدْخَلْتُہُ الْجَنَّۃَ

ترجمہ: ''میں ہی اللہ ہوں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، کوئی الٰہ نہیں مگر میں تنہا ہوں میرا کوئی شریک نہیں اور محمد میرے بندے اور میرے رسول ہیں پس جو میرے رسولوں پر ایمان لایا اور میرے وعدہ کی تصدیق کی میں اس کو جنت میں داخل کروں گا''۔

پھر اللہ تعالیٰ نے کرسی کو پیدا کیا یہ کرسی ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں سے بہت بڑی ہے، اور عرش کرسی سے اتنا بڑا ہے جتنا کرسی ہر شے سے بڑی ہے اور کرسی عرش کے نیچے ایسے ہے جتنا بکریوں کا باڑہ ہوتا ہے تمام ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں عرش کے نیچے ایسے ہیں جیسے ذرّے کے درمیان میں ہلکا سا حلقہ ہوتا ہے وسیع وعریض میدان کے مقابلے میں۔

(ابوالشیخ 194، الھیئۃ السنیہ 214، تنزیہ الشریعہ 211/1)

Marfat.com

12 عرش جنت الفردوس کے اوپر ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ

ترجمہ: ''جنت کے سو درجات ہیں''۔

اَعَدَّهَا اللّٰهُ تَعَالٰی لِلْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ

ترجمہ: ''جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کیے ہیں۔

مَابَیْنَ كُلِّ دَرَجَتَیْنِ كَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

ترجمہ: ''(ان میں) ہر دو درجوں کے درمیان کا فاصلہ آسمان اور زمین کے درمیانی فاصلہ کے برابر ہے''۔

إِذَا سَأَلْتُمُوا اللّٰهَ الْجَنَّةَ فَاسْئَلُوا الْفِرْدُوْسَ

ترجمہ: ''جب تم اللہ تعالیٰ سے (جنت کا) سوال کرو تو اس سے جنت الفردوس کا سوال کیا کرو''۔

فَاِنَّهٗ وَسْطُ الْجَنَّةِ وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ

ترجمہ: ''کیونکہ وہ جنت کا وسط ہے اسی کے اوپر رحمٰن تبارک وتعالیٰ کا عرش ہے''۔

Marfat.com

وَمِنهُ تَفجُرُ اَنھَارُ الْجَنَّةِ

ترجمہ: ''اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں''۔ 1

ایک صحیح حدیث میں آتا ہے:

إِذَا سَأَلتُمُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ فَاسئَلُوا الفِرْدَوْسَ

ترجمہ: ''جب تم اللہ سے جنت کا سوال کرو، تو فردوس مانگو''۔

فَإِنَّهٗ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُ الْجَنَّةِ

ترجمہ: ''کیونکہ وہ جنت کا سب سے اعلیٰ اور بہترین مقام ہے''۔

وَفَوقَهٗ عَرشُ الرَّحْمٰنِ

ترجمہ: ''اور اس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے''۔ 2

---

1 (صحیح البخاری فی الجہاد 14/6، الحدیث 2790، وفی کتاب التوحید 315/13، الحدیث 7423، مسند احمد 335/2)

2 (بخاری)

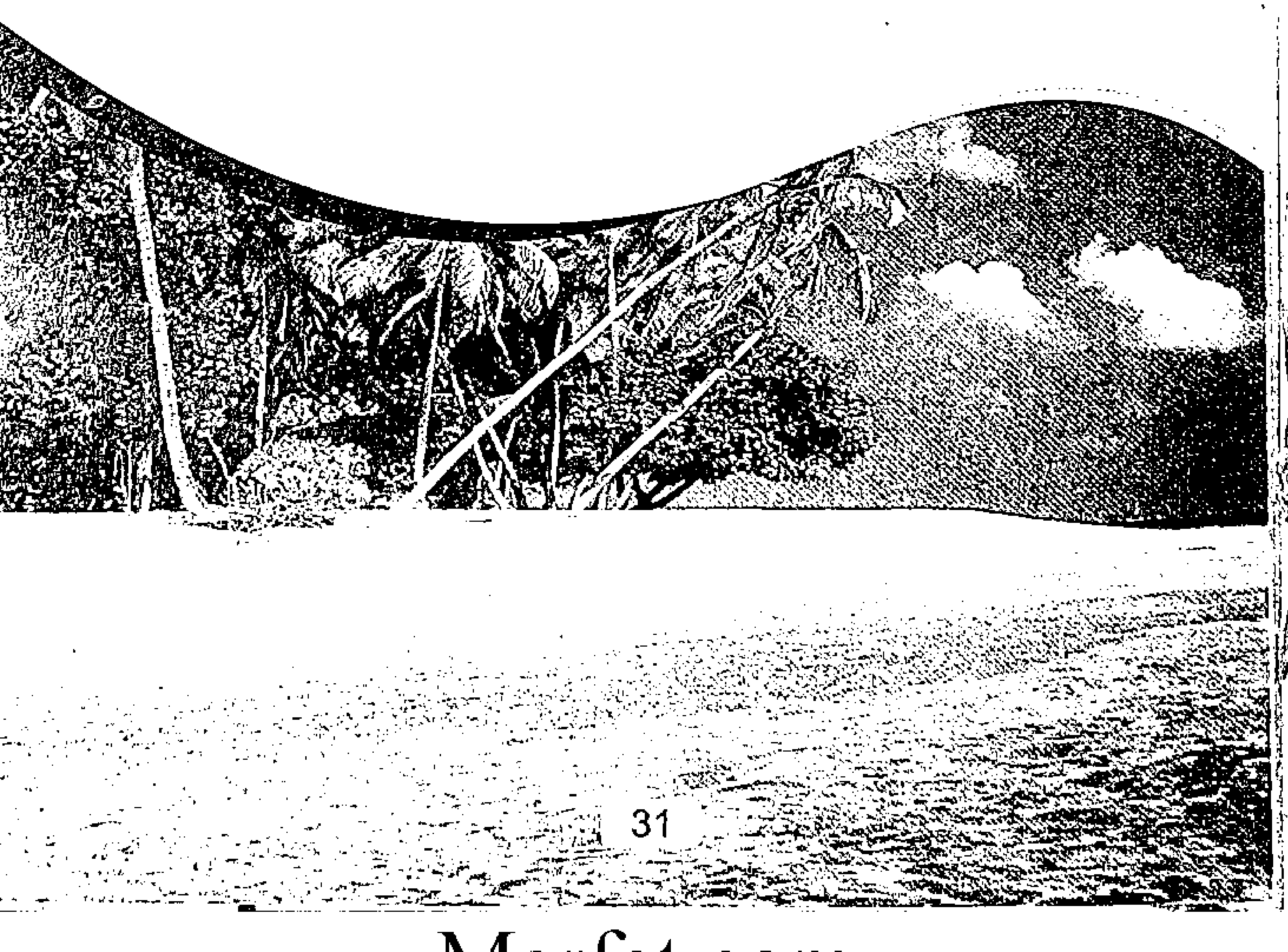

Marfat.com

(13) ایک دیہاتی کا عرش سے متعلق سوال

سیدنا سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا کہ قرآن میں ہے:

وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ

ترجمہ: ''اللہ کا عرش پانی پر ہے''۔

اس دیہاتی نے پوچھا: اس وقت پانی کسی چیز پر تھا؟

تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: اس وقت پانی ہوا کی پشت پر تھا۔

(14) عرش الٰہی نور کا سمندر ہے

والشمس والقمر والنجوم کے بارے میں طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے الاوسط میں اور ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج چاند اور ستارے عرش کے نور سے پیدا کئے گئے۔

حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سورج کرسی کے نور کا سترواں حصہ ہے اور کرسی نور عرش کا سترواں حصہ ہے اور عرش نور ستر کا سترواں حصہ ہے۔

حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ سورج دراصل کرسی کے نور سے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور عرش دراصل ستر ہزار نور کے پردوں یعنی نورانی حجابات میں سے ایک حصہ ہے۔

منقول ہے کہ حاملین عرش اور حاملین کرسی کے درمیان ظلمت کے ستر حجاب ہیں اور ستر حجاب نور کے ہیں اور ہر حجاب کے درمیان پانچ سو برس کا فاصلہ ہے۔ اگر یہ نہ ہوتو ان کے نور سے حاملین کرسی جل جائیں اور کرسی کے اوپر عرش ایک نورانی جسم ہے، چنانچہ وہ اس کے علاوہ ہے۔

(العظمة 252، تفسير ابن كثير لسورة المعارج 4/447، درمنثور 6/264)

(السنة لا بن أبى عاصم 584، العظمة للأصبانى)   (مکاشفة القلوب 236)

Marfat.com

15 اللہ کی کرسی کے مقابلہ میں ساتوں زمین و آسمان کی حیثیت

ایک صحیح حدیث میں سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے اللہ کے رسول! سب سے عظیم آیت کونسی ہے جو اللہ نے آپ پر نازل فرمائی؟

فرمایا: آیت الکرسی .... پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا اَبَاذَرٍّ مَاالسَّمٰوٰاتُ السَّبْعُ فِي الْكُرْسِيِّ اِلَّا كَحَلْقَةٍ مُلْقَاةٍ فِي أَرْضٍ فَلَاةٍ

ترجمہ: ''اے ابوذر! کرسی کے مقابلے میں ساتوں آسمانوں کی حیثیت اس چھلے سے زیادہ نہیں ہے جو وسیع بیابان میں پھینک دیا گیا ہو''۔

وَفَضْلُ الْعَرْشِ عَلَى الْكُرْسِيِّ كَفَضْلِ الْفَلَاةِ عَلٰى تِلْكَ الْحَلْقَةِ

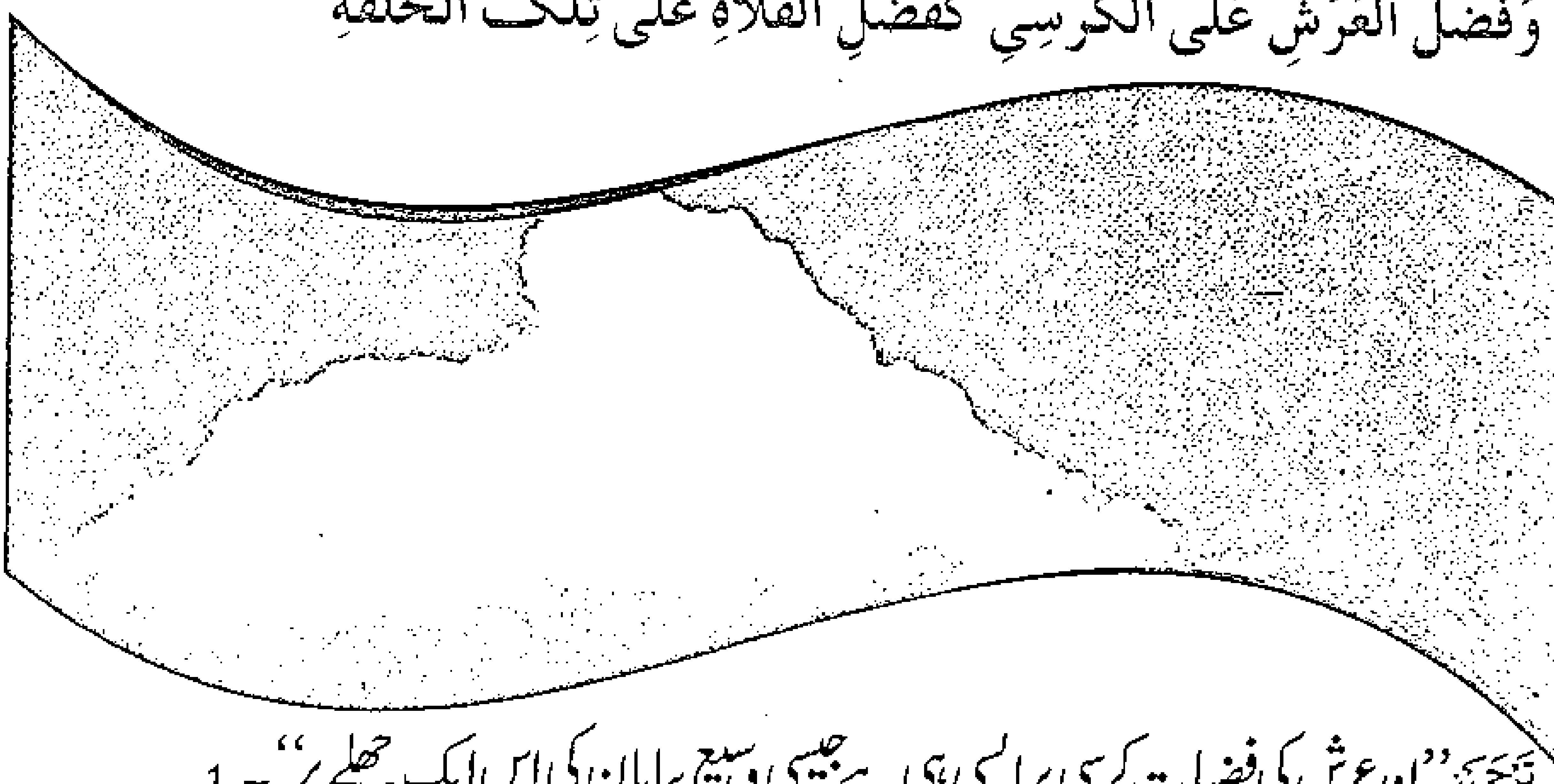

ترجمہ: ''اور عرش کی فضیلت کرسی پر ایسی ہی ہے جیسی وسیع بیابان کی اس ایک چھلے پر''۔ 1

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بے شک وہ کرسی جو آسمانوں اور زمین پر وسیع ہو چکی ہے، وہ تو صرف اللہ تعالیٰ کے قدم رکھنے کی جگہ ہے، جب کہ عرش کا اندازہ تو وہی ذات لگا سکتی ہے جس نے اس سے پیدا فرمایا اور رحمٰن تبارک وتعالیٰ کی تمام مخلوقات کے مقابلے میں آسمانوں کی حیثیت تو لق و دق صحرا میں موجود ایک خیمے کی سی ہے۔ 2

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک بادل گزرا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟

---

1 (ابوالشیخ نے اسے ''العظمة ص:83'' میں روایت کیا۔ دیکھئے: الصحیحة 109)

2 (مستدرك حاكم 282/2، طبری، ابوالشیخ 80)

Marfat.com

لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بادل ہے، یہ زمین کو سیراب کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی طرف بھی انہیں لے جاتا ہے جو اس کی عبادت بجا نہیں لاتے، اور نہ اس کا شکر ادا کرتے ہیں، کیا تم جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟

لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے اوپر روکی ہوئی موج اور محفوظ چھت ہے، کیا تم جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟

لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے اوپر ایک اور آسمان ہے، اور ان دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے، یہاں تک کہ آپ نے سات آسمان گنوائے اور ہر دو آسمانوں کی باہمی مسافت پانچ سو سال بتلائی۔

پھر پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے اوپر عرش ہے، کیا تم جانتے ہو کہ ساتویں آسمان اور عرش کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟

لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک ان کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں سے دو آسمانوں کے درمیان کا فاصلہ ہوتا ہے۔ (ترمذی، احمد، بیہقی، ابن ابی عاصم 254)

Marfat.com

16 اللہ کی عظمت کا اندازہ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! لوگوں نے بڑی مشقت اٹھائی، عیال ضائع ہوگیا، مال ہلاک ہوگئے آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا کریں (تاکہ ہم سے یہ قحط دور ہو) ہم آپ کو اللہ کے سامنے سفارشی بناتے ہیں اور اللہ کو آپ کے سامنے سفارشی بناتے ہیں۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت دیر تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے رہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو بھی دیکھا۔ (کہ وہ بھی تسبیح میں مصروف ہوگئے ہیں) پھر آپ نے (اس دیہاتی سے) فرمایا تو تباہ ہوجائے تو جانتا ہے اللہ کی عظمت کیا ہے؟ اس کا عرش آسمانوں اور زمینوں پر اس طرح قبہ کی مثل ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ چرچرا رہا ہے جس طرح سے کجاوہ اپنے سوار سمیت چرچراتا ہے۔ [1]

17 سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر عرش الٰہی میں حرکت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

اِهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ

ترجمہ: "جب سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہوئے تو عرش الٰہی نے حرکت کی"۔ [2]

---

1 (قیامت کی ہولناک مناظر، 61)

2 (مختصر صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

18 عرش اوراس کو اٹھانے والے فرشتوں کی کیفیت

پیچھے صحیح حدیث کی رو سے ہم بتا چکے ہیں کہ قیامت کے دن عرش الٰہی میدان محشر میں ہوگا اور اسے فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہوگا۔

عرش الٰہی کے اٹھانے والے ملائکہ فرشتوں کے سب سے اعلیٰ طبقات سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں سے ہر فرشتے کے بازوؤں پر چار پیر ہیں اور دوان کے چہروں کے اوپر ہیں جن سے یہ اپنی آنکھوں کو چھپائے رکھتے ہیں اور یہ فرشتے ساتویں آسمان کے فرشتوں سے زیادہ خدا کا خوف رکھتے ہیں اور ساتویں

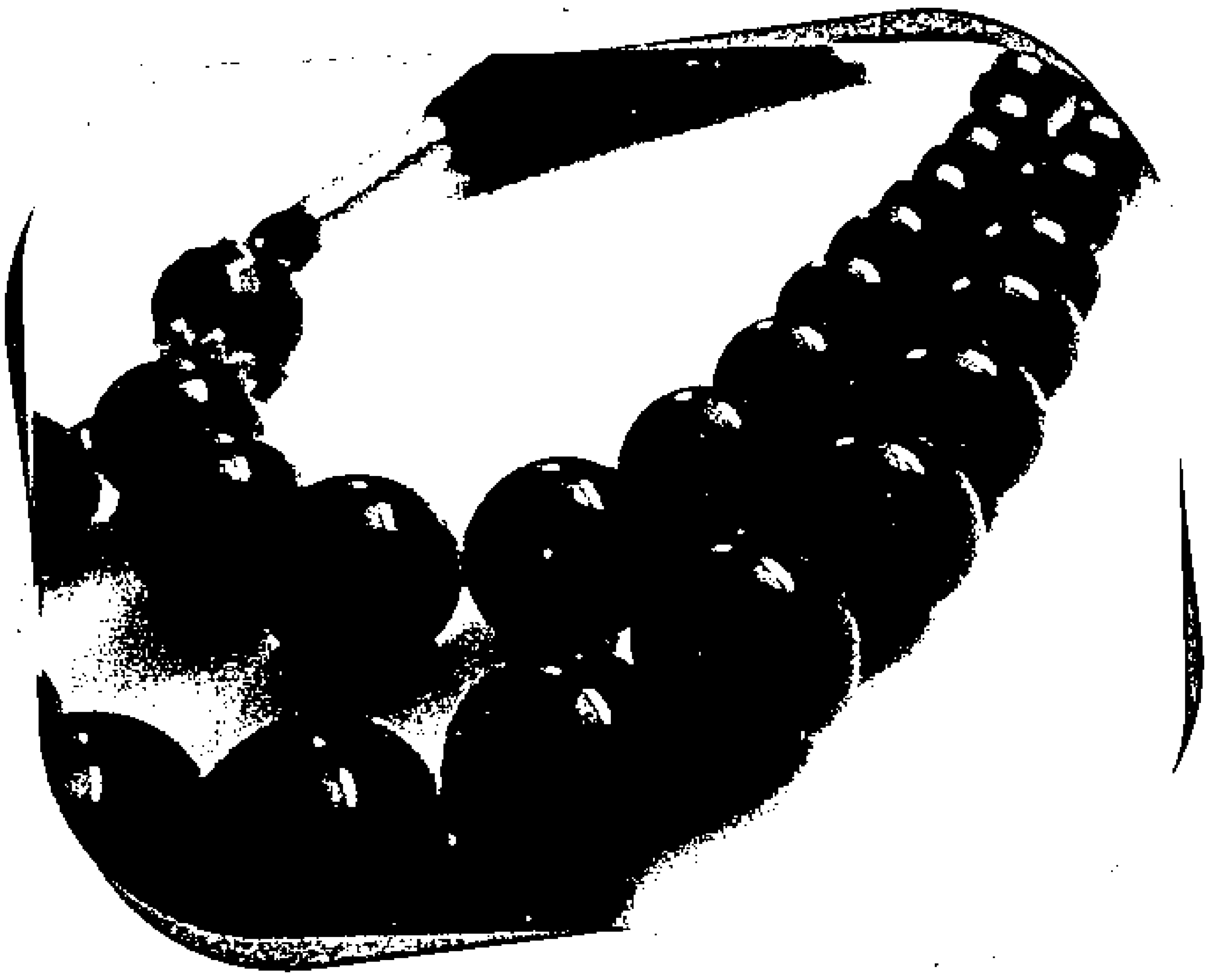

آسمان والے فرشتے چھٹے آسمان والے فرشتوں سے خوف الٰہی میں بڑھے ہوئے ہیں۔

اسی طرح چھٹے آسمان والے پانچویں آسمان والوں سے اور پانچویں آسمان والے چوتھے آسمان والوں سے اور چوتھے آسمان والے تیسرے آسمان والوں سے اور تیسرے آسمان والے دوسرے آسمان والوں سے اور دوسرے آسمان والے پہلے آسمان والوں سے خوف وخشیت ربانی میں اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں۔ پھر عرش الٰہی کے گرد رہنے والے فرشتے جن کو ''کروبین'' کہتے ہیں یہ باقی فرشتوں کے سردار ہیں اور بہت ہی وجاہت والے ہیں۔

منقول ہے کہ عرش کے گرد ملائکہ کی ستر ہزار صفیں ہیں۔ اس طرح کہ ایک صف ایک صف کے پیچھے ہے۔ یہ سب عرش کا طواف کرتے رہتے ہیں۔ پھر ان سب کے بعد ستّر ہزار ملائکہ کی صف ہے اور وہ اپنے ہاتھ اپنے کاندھوں پر رکھتے ہوئے خدا کی تسبیح وتکبیر پڑھتے رہتے ہیں پھر ان کے بعد اور ایک سو صفیں فرشتوں کی ہیں جو اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے ہوئے تسبیح وتکبیر اور دعا میں مشغول ہیں۔

(صادی ج 4 ص 4)

Marfat.com

اورسب فرشتوں کی دعا کیا ہے۔اس کو قرآن مجید کے الفاظ میں ملاحظہ کیجئے۔ارشاد ربانی ہے کہ:

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

ترجمہ:''جوفرشتے اٹھائے ہوئے ہیں عرش کواور وہ جو عرش کے اردگرد (حلقہ زن) ہیں وہ تسبیح کرتے ہیں حمد کے ساتھ اپنے رب کی اور ایمان رکھتے ہیں اس پر اور استغفار کیا کرتے ہیں ایمان والوں کے لئے''۔

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ

ترجمہ:''(کہتے ہیں) اے ہمارے رب! تو گھیرے ہوئے ہے ہر شے کو (اپنی) رحمت اور علم سے، پس بخش دے انہیں جنہوں نے (کفر سے) توبہ کی ہے اور پیروی کی ہے تیرے راستہ کی اور بچالے انہیں عذاب جہنم سے''۔

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ نِ الَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآءِ هِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ

ترجمہ:''اے ہمارے رب! داخل فرما انہیں سدابہار باغوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور جو قابل بخشش ہیں ان کے والدین، ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے۔ بے شک تو ہی سب سے زبردست (اور) حکمت والا ہے۔ اور بچالے انہیں سزاؤں سے اور جس کو تو بچالے سزاؤں سے اس دن گویا تو نے بڑی رحمت فرمائی اس پر۔ اور یہی ہے سب سے بڑی کامیابی''۔

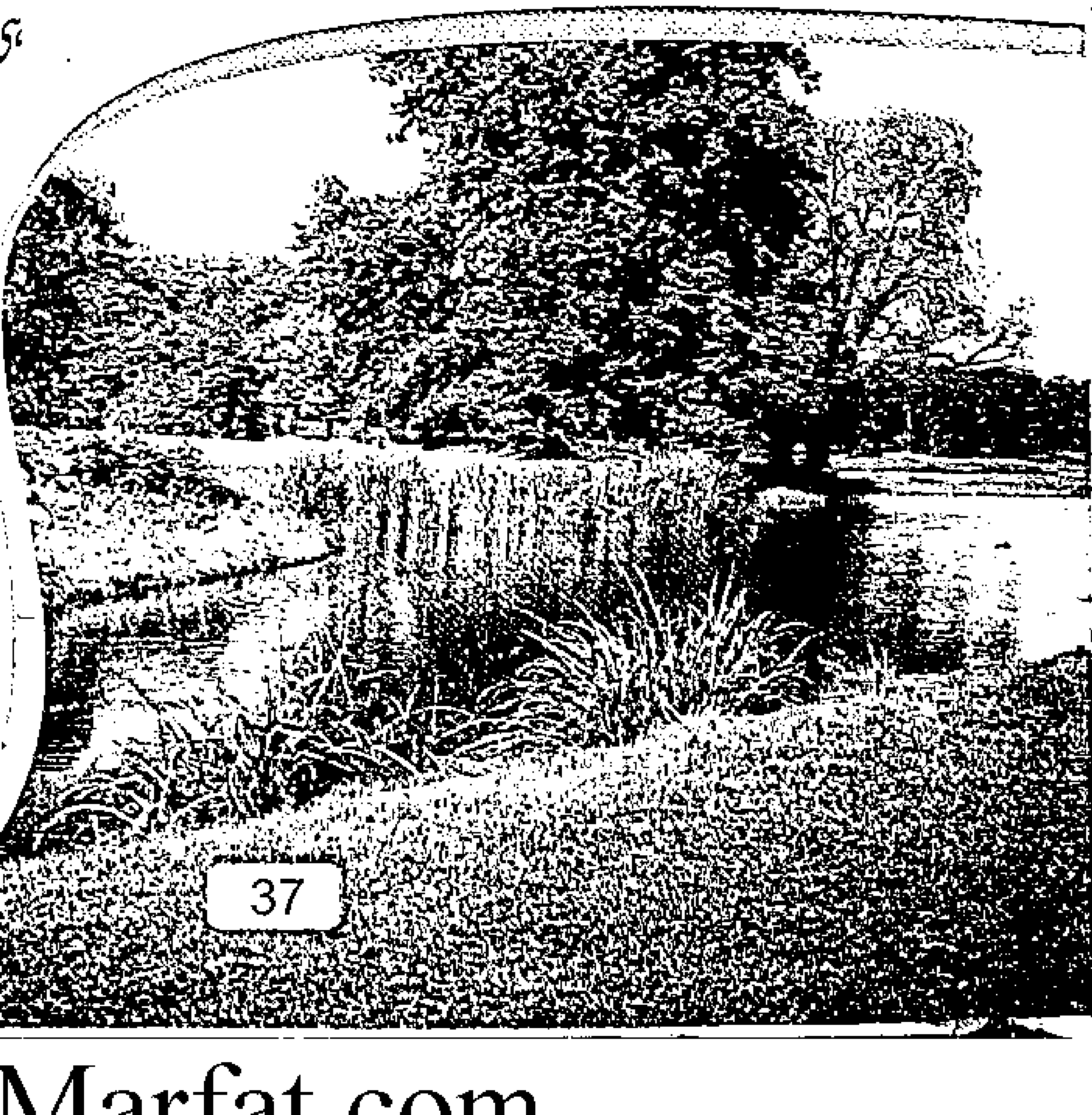

Marfat.com

19 حاملین عرش فرشتوں نے عرش کو کیسے اٹھایا؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حاملین عرش فرشتوں کو پیدا کیا، تو انہیں فرمایا:

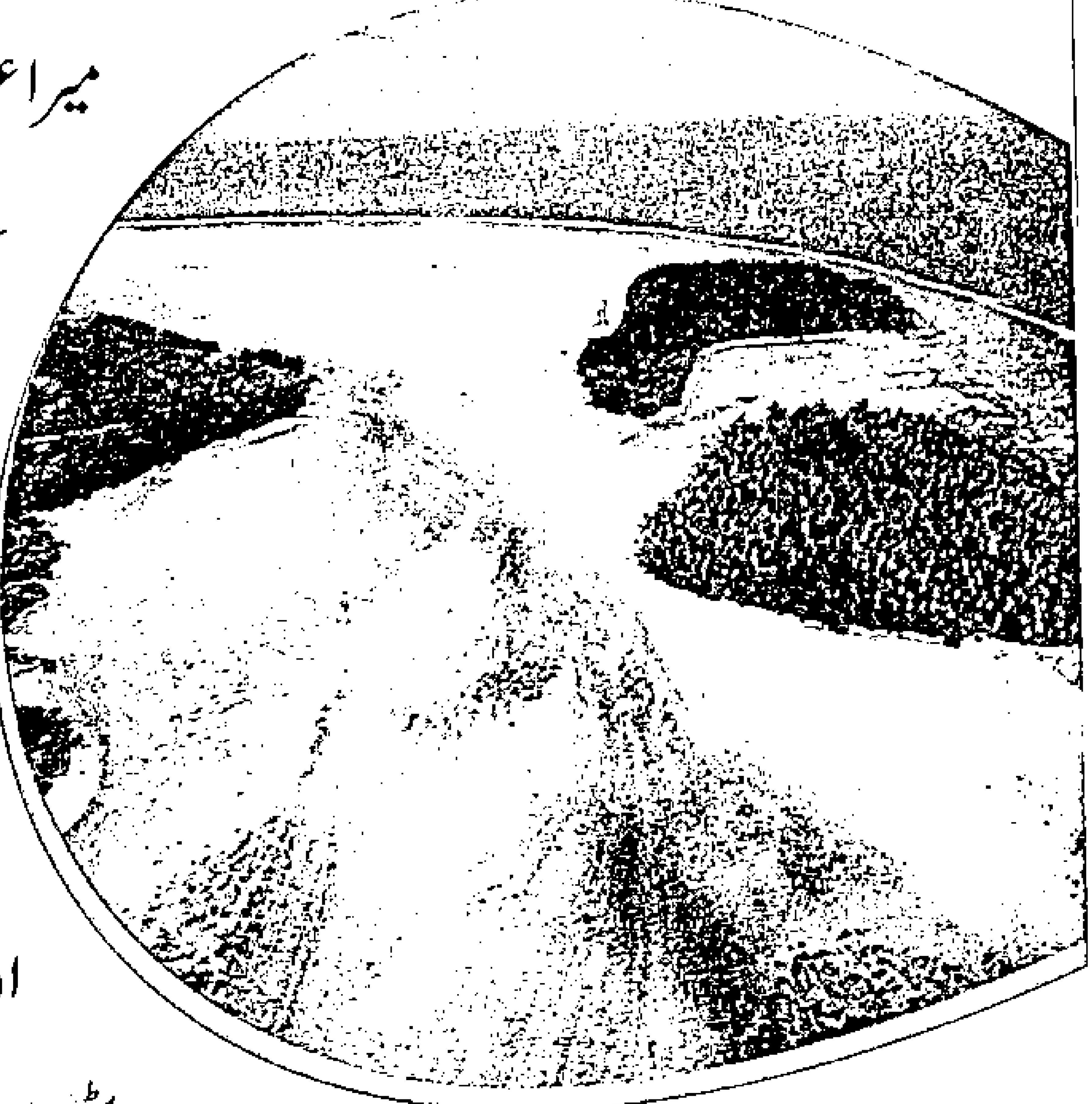

میرا عرش اٹھاؤ، مگر وہ عرش اٹھا نہیں سکے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ کہو: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے بغیر قوت ہے نہ توفیق''۔

جب یہ کہا تو اٹھا لیا، چنانچہ ساتویں زمین میں ہوا کے دوش پر ان کے پاؤں اٹک گئے، پاؤں جمنے کے بعد انہوں نے عرش کو تھام لیا اور اس وقت سے مسلسل لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ رہے ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ الٹ کر گریں اور پتہ نہ چلے کہ کہاں چلے گئے۔ یہ حاملین عرش کا معاملہ ہے اور وہی (اللہ تعالیٰ) انہیں اٹھانے کی توفیق دے رہا ہے اور یہ سب قدرت خداوندی کے سبب اٹھایا جا سکا۔

20 حاملین عرش فرشتوں کی لمبائی چوڑائی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اجازت دی گئی ہے کہ میں حاملین عرش میں سے ایک فرشتے کے بارے میں بات کروں۔ اس کے کانوں کی لوؤں اور اس کے کندھوں کے درمیان سات سو سال کا فاصلہ ہے۔ امام ابن منذر اور ابوالشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حبان بن عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حاملین فرشتے عرش آٹھ ہیں۔ ان کے قدم ساتویں زمین میں گڑے ہوئے ہیں۔ ان کے سر ساتویں آسمان سے تجاوز کر گئے ہیں۔ ان کے سینگ ان کی لمبائی کے برابر ہیں۔ عرش الٰہی انکے کندھوں پر ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں تو جہاں ہے تو جہاں ہوگا تو پاک ہے۔

(مسند ابو یعلی، جلد5، صفحہ 503)

Marfat.com

21 حاملین عرش فرشتوں کی ہیئت اور ان کی تسبیح

امام ابوالشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ذاذان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حاملین عرش کے پاؤں زمین کی پست ترین جگہ میں گڑے ہوئے ہیں۔ وہ نور کی شعاع کی وجہ سے اپنی نظریں اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے۔

بیہقی نے شعب الایمان میں ہارون بن رباب سے روایت نقل کی ہے کہ حاملین عرش کی تعداد آٹھ ہے۔ وہ بڑی دھیمی آواز سے ایک دوسرے کو جواب دیتے ہیں۔ ان میں سے چار کہتے ہیں:

سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ عَلٰی عَفْوِکَ بَعْدَ قُدْرَتِکَ

اور ان میں سے چار کہتے ہیں:

سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَلٰی حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ

(شعب الا یمان، باب فی صفة یوم القیامة، جلد 1 صفحه 327 (364)، دارالکتب العلمیه بیروت)

امام ابوالشیخ اور ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہما نے حضرت ابوقبیل رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے راویت نقل کی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حاملین عرش کی تعداد آٹھ ہے۔ ان میں سے ایک کی آنکھ کے سرے سے دوسری آنکھ کے دوسرے حصے تک پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ اس فرشتہ کا قدم مشرق سے مغرب تک ہے۔

Marfat.com

امام ابوالشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے: حاملین عرش جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں ان میں سے ہر ایک فرشتے کے چار منہ اور چار پر ہیں۔ دو پر چہرے پر ہیں۔ وہ عرش کی طرف دیکھتا ہے تو اس پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے اور دو پروں کے ساتھ وہ اڑتا ہے۔ ان فرشتوں کے قدم زمین کی پست ترین جگہ میں ہیں اور عرش ان کے کندھوں پر ہے۔ ان میں سے ہر ایک کا ایک چہرہ بیل کا ہے، ایک چہرہ شیر کا، ایک چہرہ انسان کا اور ایک چہرہ گدھ کا ہے۔ وہ اس کے سوا کوئی گفتگو نہیں کرتے کہ:.... قُدُّوْسِ اللّٰہِ الْقَوِیُّ مَلَاَتْ عَظْمَتُہٗ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ.....

امام ابوالشیخ نے حضرت وہب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حاملین عرش کی تعداد چار ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو چار اور فرشتوں سے ان کی مدد کی جائے گی۔ ان میں سے ایک فرشتہ انسانی شکل کا ہے جو انسانوں کی ان کے رزق کے متعلق سفارش کرتا ہے، ایک فرشتہ گدھ کی شکل کا ہے جو پرندوں کے حق میں ان کے رزق کی سفارش کرتا ہے، ان میں سے ایک فرشتہ بیل کی شکل کا ہے جو چوپایوں کے حق میں ان کے رزق کے بارے میں سفارش کرتا ہے، ایک فرشتہ شیر کی شکل کا ہے جو درندوں کے حق میں ان کے رزق کی سفارش کرتا ہے۔ جب وہ عرش کو اٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی عظمت کی وجہ سے اپنے گھٹنے کے بل گر پڑتے ہیں تو انہیں.... لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ... کی تلقین کی جاتی ہے، تو وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔

امام ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ام سعد رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ عرش ایک ایسے فرشتہ پر ہے جو موتی کا بنا ہوا ہے۔ اس کی شکل مرغ جیسی ہے۔ اس کے قدم زمین کی پست ترین جگہ پر ہیں۔ اس کے دونوں پر مشرق میں اور اس کی گردن عرش کے نیچے ہے۔

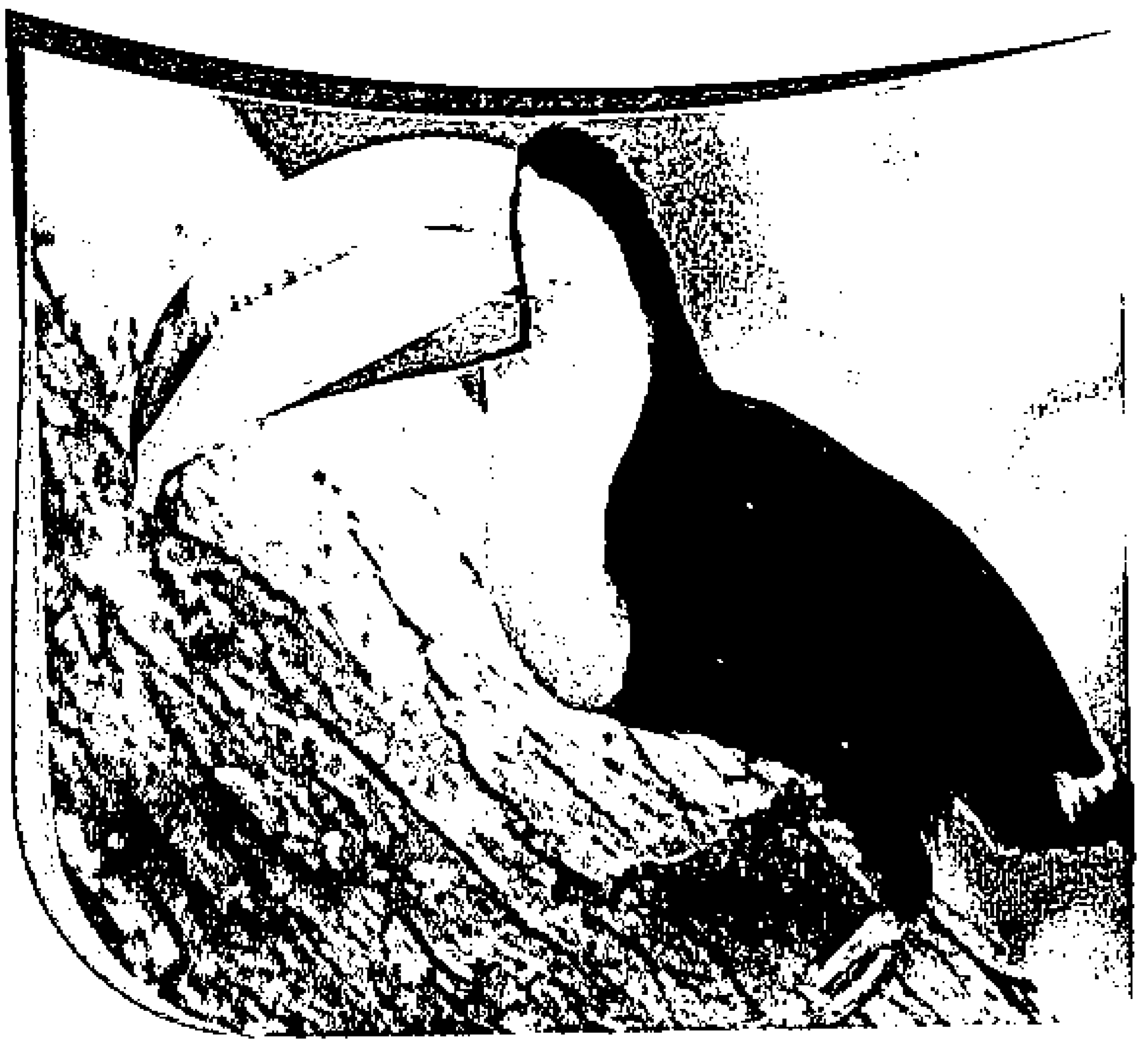

(تفسیر درمنثور 960/5)

Marfat.com

باب نمبر 2

عرش الٰہی اور خوف قیامت

روز قیامت کچھ لوگ عرش کے سایہ میں ہوں گے اور جو لوگ عرش کے سایہ سے محروم ہوں گے ان کی کیا حالت ہوگی ان کی کیا کیفیت ہوگی۔ اسے ہم حضور اکرم ﷺ کے فرمان کی روشنی میں لکھتے ہیں: خداوند قدوس حضرت اسرافیل علیہ السلام کو پہلی مرتبہ حکم فرمائیں گے وہ صور میں پھونک ماریں گے تو آسمان و زمین کی تمام مخلوقات گھبرا جائے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ میں اس نفخہ کا تذکرہ ہے اور جس روز صور میں پھونک ماری جائے گی تو جس قدر جان دار مخلوق زمین و آسمان میں ہیں سب کے سب گھبرا اٹھیں گے علاوہ اس کے جس کو خدا چاہے...... زمین کانپنے لگے گی اور ہر ایک دودھ پلانے والی عورت اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور تمام حاملہ عورتیں اپنا حمل ڈال دیں گی مارے وحشت کے۔

کچھ لوگ نشہ جیسی حالت میں دکھلائی دیں گے حالانکہ وہ نشہ میں نہیں ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب بڑی سخت چیز ہے اور اس روز بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور شیاطین بھی ڈر کے مارے ادھر ادھر بھاگتے پھریں گے۔ سورۂ حج کی پہلی آیت میں ہے.... وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ.... تک اس مضمون کا تذکرہ ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا وہی عالم رہے گا۔

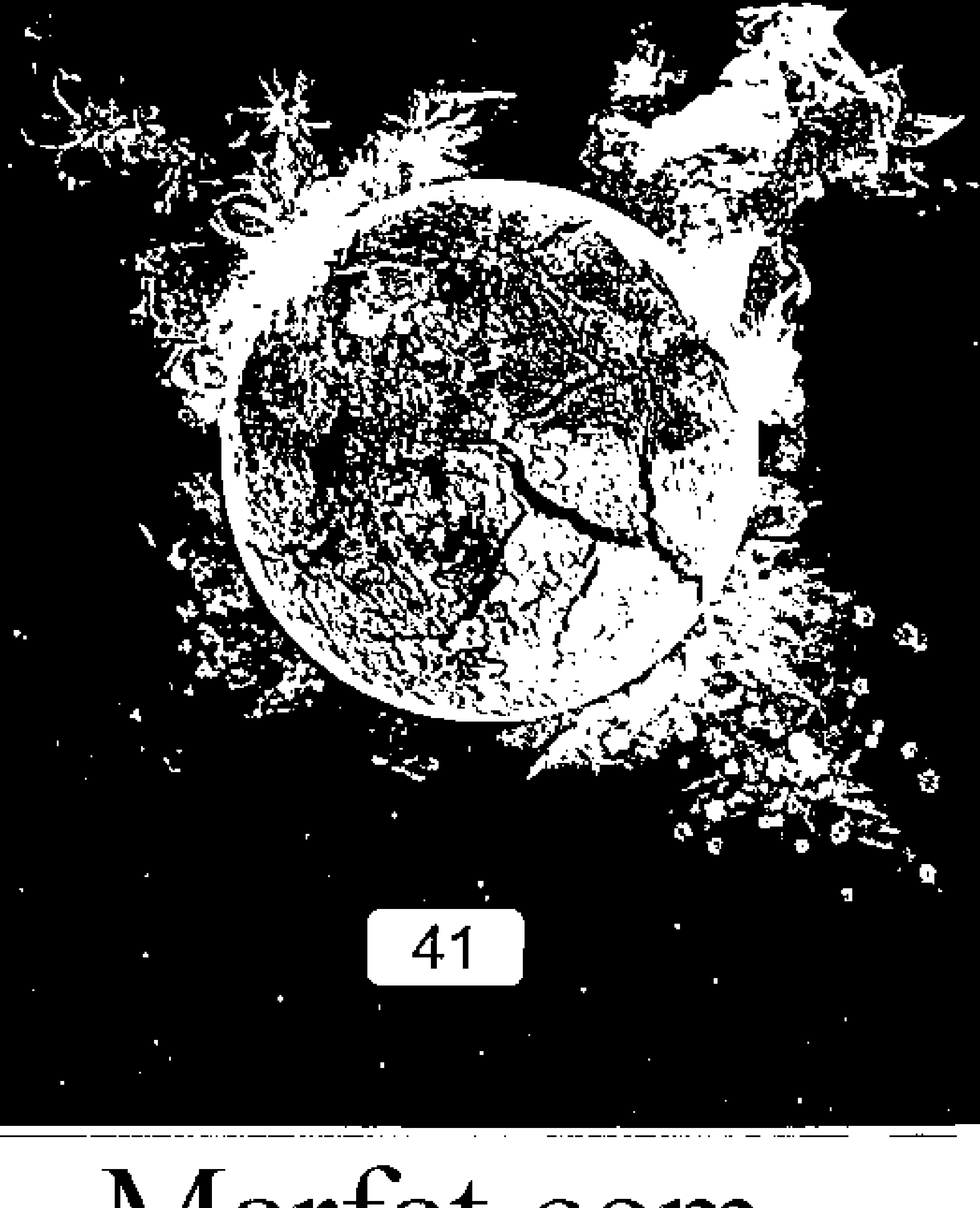

Marfat.com

حدیث نمبر 1

تین طرح کے لوگ میدان حشر میں آئیں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یُحشَرُ النَّاسُ یَومَ القِیامَۃِ ثَلٰثَۃَ اَصنافٍ صِنفًا مُشاۃً

ترجمہ: ''قیامت کے دن میدان حشر میں لوگوں کو تین طرح سے لایا جائے گا۔ ایک قسم کے لوگ تو وہ ہوں گے جو پیدل چل کر آئیں گے''۔

وَّصِنفًا رُکبَانًا

ترجمہ: ''ایک قسم کے لوگ وہ ہوں گے جو سواریوں پر آئیں گے''۔

وَصِنفًا عَلٰی وُجُوہِھِم

ترجمہ: ''اور ایک قسم کے لوگ وہ ہوں گے جو منہ کے بل چلتے ہوئے آئیں گے''۔

عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ! (پاؤں کے بل چلنے کی عادت کے بالکل خلاف) لوگ منہ کے بل چل کر کس طرح آئیں گے؟

فرمایا: ''حقیقت یہ ہے کہ جس ذات نے ان کو پاؤں کے بل چلایا ہے وہ ان کو منہ کے بل چلانے پر بھی قادر ہے اور جان لو کہ وہ لوگ منہ کے بل چلنے میں اپنے منہ کو بلندی اور کانٹوں سے بچائیں گے''۔

(ترمذی رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

تشریح ...... پہلی قسم کے لوگ وہ اہل ایمان ہوں گے جن کے ذخیرہ اعمال میں نیک اور برے دونوں طرح کے عمل ہیں اور وہ خوف ورجاء کے درمیان تردد کی حالت میں رہتے ہوئے حق تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار ہیں دوسری قسم کے لوگ وہ کامل الایمان ہوں گے جو نیک اعمال میں سبقت وپیش قدمی اختیار کرتے ہیں، اور تیسری قسم اہل کفر وشرک پر مشتمل ہوگی۔

حدیث کے آخری الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح دنیا میں انسان اپنے پاؤں کے بل چلتا ہے تو وہ راستہ کی رکاوٹوں اور تکلیف دہ چیزوں سے ہاتھ اور پاؤں کے ذریعہ بچتا ہے اسی طرح وہ تیسری قسم کے لوگ قیامت کے دن جب منہ کے بل چل کر آئیں گے تو ان کے منہ وہی فعل انجام دیں گے جو ہاتھ پاؤں انجام دیتے ہیں اور بغیر کسی فرق کے اپنے منہ کے ذریعہ راستہ نشیب وفراز، کانٹوں اور دوسری ایذا پہنچانے والی چیزوں سے اپنا بچاؤ کریں گے اور اس دن ان کو منہ کے بل چلانا اس امر کا اعلان ہوگا کہ ان لوگوں نے چونکہ دنیا میں سجدۂ اطاعت نہیں کیا اور خدا کی فرمانبرداری میں اپنی گردن کو نہیں جھکایا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو منہ کے بل چلا کر ذلیل وخوار کیا ہے۔

Marfat.com

حدیث نمبر 2

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بلاکسی واسطے کے ہم کلام ہوگا

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَامِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَیُکَلِّمُہٗ رَبُّہٗ

ترجمہ: ''(قیامت کے دن) تم میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جس سے اس کا پروردگار (کسی واسطے کے بغیر) ہم کلام نہ ہوگا''۔

لَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ تَرْجُمَانٌ وَّلَا حِجَابٌ یَّحْجُبُہٗ

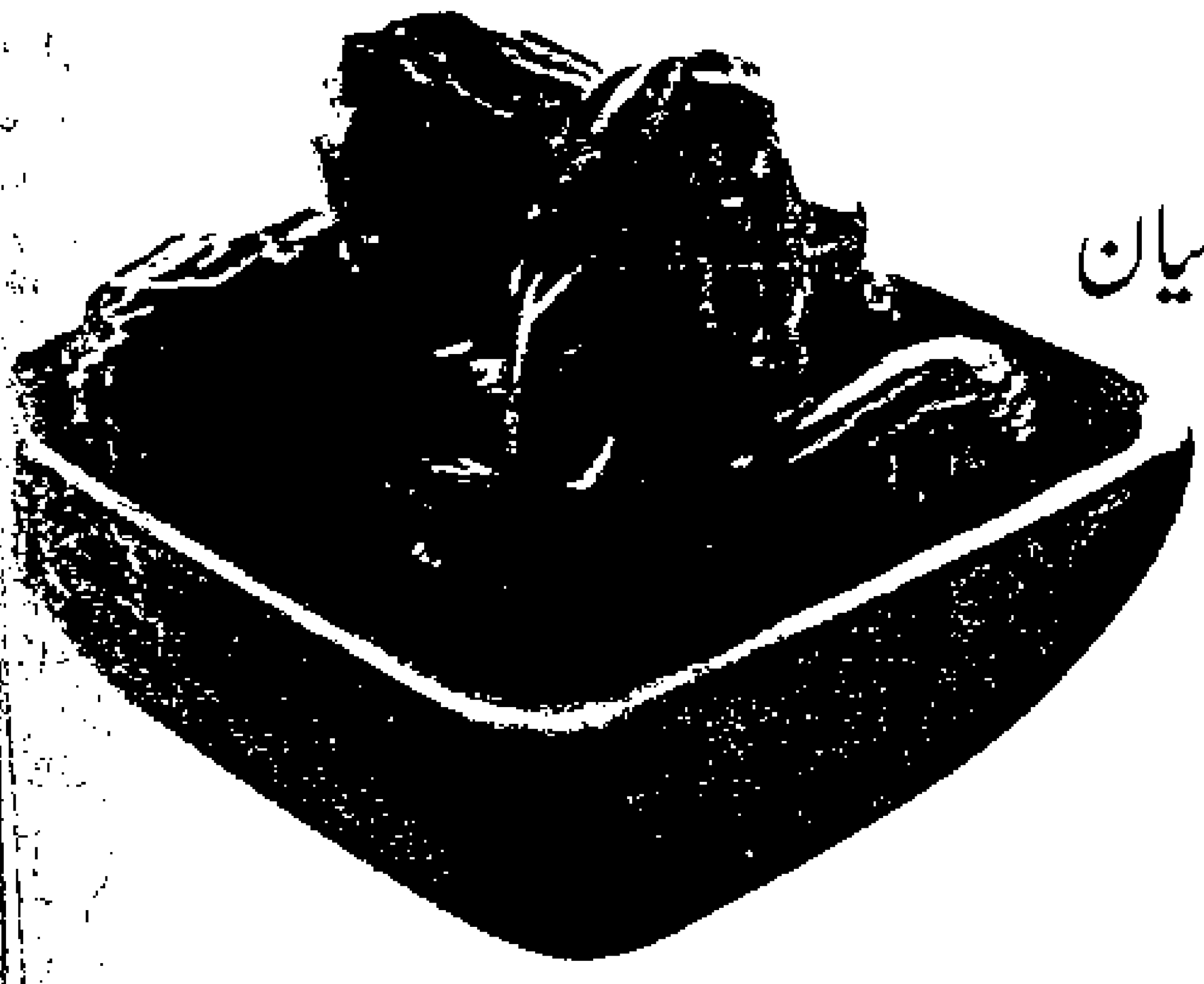

ترجمہ: ''اس وقت اس کے اور اس کے پروردگار کے درمیان نہ کوئی ترجمان ہوگا (کہ جو ہر ایک کو دوسرے کا مفہوم سمجھائے) اور نہ کوئی حجاب ہوگا (کہ جو بندے کو اس کے پروردگار سے چھپائے)''۔

فَیَنْظُرُ اَیْمَنَ مِنْہُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِہٖ

ترجمہ: ''جب بندہ اپنی داہنی طرف نظر ڈالے گا تو اس کو وہ چیز نظر آئے گی جو اس نے آگے بھیجی ہوگی (یعنی نیک اعمال جو ظاہری صورتوں میں نمایاں ہوں گے یا ان اعمال کی جزا وانعامات)''۔

وَیَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْہُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ

ترجمہ: ''اور جب بائیں جانب دیکھے گا تو اس کو وہ چیز نظر آئے گی جو اس نے آگے بھیجی ہوگی یعنی برے اعمال''۔

وَیَنْظُرُ بَیْنَ یَدَیْہِ فَلَا یَرٰی اِلَّا النَّارَ تِلْقَآءَ وَجْھِہٖ

ترجمہ: ''اور جب وہ اپنے آگے دیکھے گا تو اس کو اپنے منہ کے سامنے آگ نظر آئے گی''۔

فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ

ترجمہ: ''پس (اے لوگو) تم آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی سے کیوں نہ ہو''۔

(بخاری ومسلم)

Marfat.com

تشریح ...... ''جب بندہ اپنی دائیں طرف نظر ڈالے گا الخ''یعنی وہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی سخت صورت حال سے دو چار ہوتا ہے اور کسی مشکل میں پڑ جاتا ہے تو دائیں بائیں دیکھنے لگتا ہے، پس اس وقت چونکہ ہر بندے کے لئے ایک سخت ترین مرحلہ درپیش ہوگا اس لئے وہ دائیں بائیں دیکھے گا اور دائیں طرف اس کو وہ نیک اعمال نظر آئیں گے جو اس نے دنیا میں کئے ہوں گے اور بائیں طرف اس کے برے اعمال دکھائی دیں گے، اور سامنے کی طرف آگ نظر آئے گی، لہٰذا اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ وہ اس وقت اپنے نیک اعمال کی طرف دیکھ کر اطمینان وسکون حاصل کرے اور سامنے کی طرف نظر آنے والی آگ سے نجات پائے تو اس کو چاہئے کہ اس دنیا میں زیادہ سے زیادہ نیک کام کرے اور برے اعمال سے اجتناب کر کے اپنے آپ کو اس آگ سے بچانے کی راہ نکالے۔

''اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی سے کیوں نہ ہو'' اس جملہ کے دو معنی ہو سکتے ہیں، ایک تو یہ کہ اپنے آپ کو دوزخ کی آگ میں جانے سے بچاؤ اور کسی پر ظلم وزیادتی نہ کرو اگرچہ وہ ظلم وزیادتی کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کی صورت میں یا اس کے برابر کیوں نہ ہو اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ اگر دوزخ کی آگ سے بچنا چاہتے ہو تو ضرورت مندوں اور محتاج لوگوں کی مدد واعانت اور خدا کی راہ میں اپنا مال خرچ کرو اگرچہ تم صرف کھجور کا ایک ٹکڑا ہی خرچ کرنے کی استطاعت کیوں نہ رکھتے ہو، اس لئے خدا کی راہ میں خرچ کرنا یعنی صدقہ وخیرات تمہارے اور آگ کے درمیان پردہ بنے گا۔

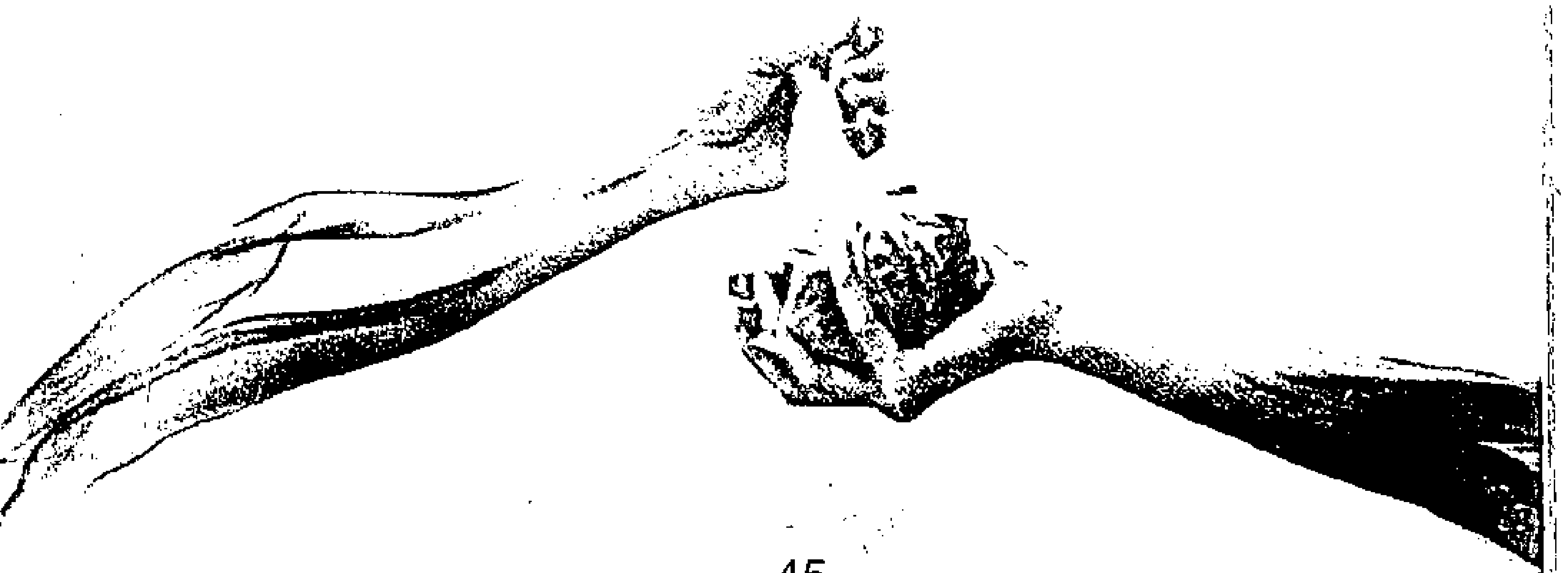

Marfat.com

حدیث نمبر 3

زمین اللہ کی مٹھی میں اور آسمان دائیں ہاتھ میں ہوں گے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ یَقْبِضُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الْاَرْضَ

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں بند کر لے گا''۔

وَتَکُوْنُ السَّمٰوٰتُ بِیَمِیْنِہٖ

ترجمہ: ''آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں ہوں گے''۔

ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ

ترجمہ: ''پھر فرمائے گا: میں حقیقی بادشاہ ہوں''۔

(بخاری، کتاب التوحید: باب قول اللہ تعالیٰ لما خلقت بیدی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ یہودیوں کا ایک عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: یا محمد! بے شک ہم پاتے ہیں (تورات میں لکھا ہوا ہے کہ):

أَنَّ اللّٰہَ یَجْعَلُ السَّمٰوٰتِ عَلٰی إِصْبَعٍ

ترجمہ: ''بے شک اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھے گا''۔

وَالْاَرَضِیْنَ عَلٰی إِصْبَعٍ

ترجمہ: ''اور زمینوں کو ایک انگلی پر''۔

وَالشَّجَرَ عَلٰی إِصْبَعٍ

ترجمہ: ''اور درختوں کو ایک انگلی پر''۔

وَالْمَاءَ وَالثَّرٰی عَلٰی إِصْبَعٍ

ترجمہ: ''اور پانی اور گیلی مٹی (تحت الثریٰ) کو ایک انگلی پر''۔

Marfat.com

وَسَائِرَ الْخَلائِقِ عَلٰی إِصْبَعٍ

ترجمہ: ''اور دیگر ساری مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھے گا''۔

فَیَقُوْلُ أَنَا الْمَلِکُ

ترجمہ: ''اور فرمائے گا: میں ہی حقیقی بادشاہ ہوں''۔

پس نبی اکرم رضی اللہ عنہما ہنس دیئے، حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ یہ عالم کی بات کی تصدیق کے طور پر تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا:

وَمَا قَدَرُوا اللّٰـهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

ترجمہ: ''اور انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسے اس کی قدر کا حق تھا اور زمین ساری کی ساری قیامت کے روز اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ پاک اور بلند ہے اس سے جو یہ شرک کرتے ہیں''۔

(بخاری، کتاب التفسیر، باب قول اللہ تعالی یعبادی الذین أسرفوا علی أنفسهم 4811)

Marfat.com

قیامت کے دن تین مواقع پر کوئی کسی کو یاد نہیں رکھے گا

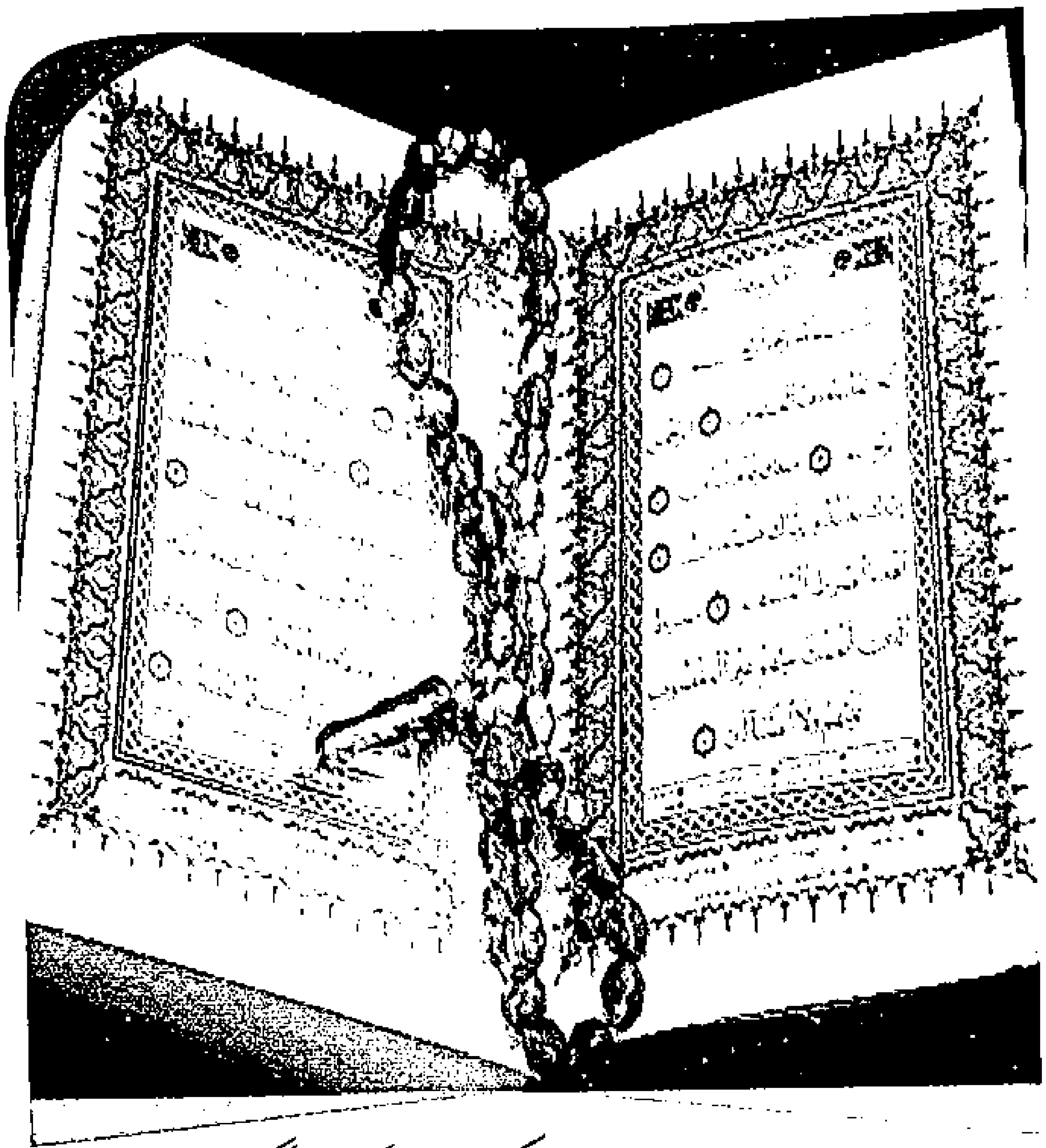

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے ایک دن خدمت نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا قیامت کے روز کوئی محبوب اپنے محبوب کو یاد رکھے گا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین مواقع ایسے ہوں گے کہ کوئی کسی کا حال پوچھنے والا نہیں ہوگا۔

① ایک تو میزان عمل کے وقت جب کہ یہ اندیشہ ہوگا کہ اعمال کا بوجھ بھی ہے یا پلڑا ہلکا نکلتا ہے۔

② دوسرے اعمال ناموں کے اڑنے کے وقت جب کہ یہ فکر دامن گیر ہوگی کہ اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں آتا ہے یا بائیں ہاتھ میں۔

③ تیسرے جب کہ ایک گردن آگ (جہنم) میں سے برآمد ہوگی اور سب کو گھیر لے گی (اور کہے گی) کہ مجھے تین قسم کے لوگوں پر مقرر کیا گیا ہے ان لوگوں پر جو حق تعالیٰ کے علاوہ دوسرے معبود کی عبادت کرتے رہے اور ہر ایک تکبر کرنے والے اور سرکش شخص پر اور ہر ایک اس شخص پر جو کہ حساب کے دن پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ پھر وہ گردن ان سب کو دوزخ کی گہری وادیوں میں ڈال دے گی اور دوزخ پر ایک پل ہوگا جو باریک سے باریک تلوار سے زیادہ تیز ہوگا اس پر لوہے کے کانٹے اور کنڈیاں لگی ہوئی ہوں گی کچھ لوگ اس پر سے کوندتی ہوئی بجلی کی طرح گزر جائیں گے اور کچھ لوگ تیز ہوا کے جھونکے کی طرح گزر جائیں گے اور کچھ لوگ بچتے بچاتے پار ہو جائیں گے اور کچھ لوگ خراشیں اور زخم کھا کر دوزخ میں الٹے منہ گر پڑیں گے۔

(مکاشفۃ القلوب، 82)

Marfat.com

حدیث نمبر 5

میدان حشر میں مرد اور عورت سب لوگ ننگے ہوں گے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

یُحشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا

ترجمہ: "قیامت کے دن (میدان حشر میں) لوگوں کو ننگے پاؤں اور ننگے بدن جمع کیا جائے گا"۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (میں نے یہ سن کر) عرض کیا کہ:

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِیْعًا یَنْظُرُ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ

ترجمہ: "یارسول اللہ! کیا مرد و عورت سب کا یہی حال ہوگا اور وہ آپس میں ایک دوسرے کو عریاں دیکھیں گے؟ (یعنی اس طرح تو عورتیں مردوں کو اور مرد عورتوں کو ننگا دیکھیں گے تو پھر سب کو عریاں حالت میں جمع کرنے میں کیا مصلحت وحکمت ہے؟)"۔

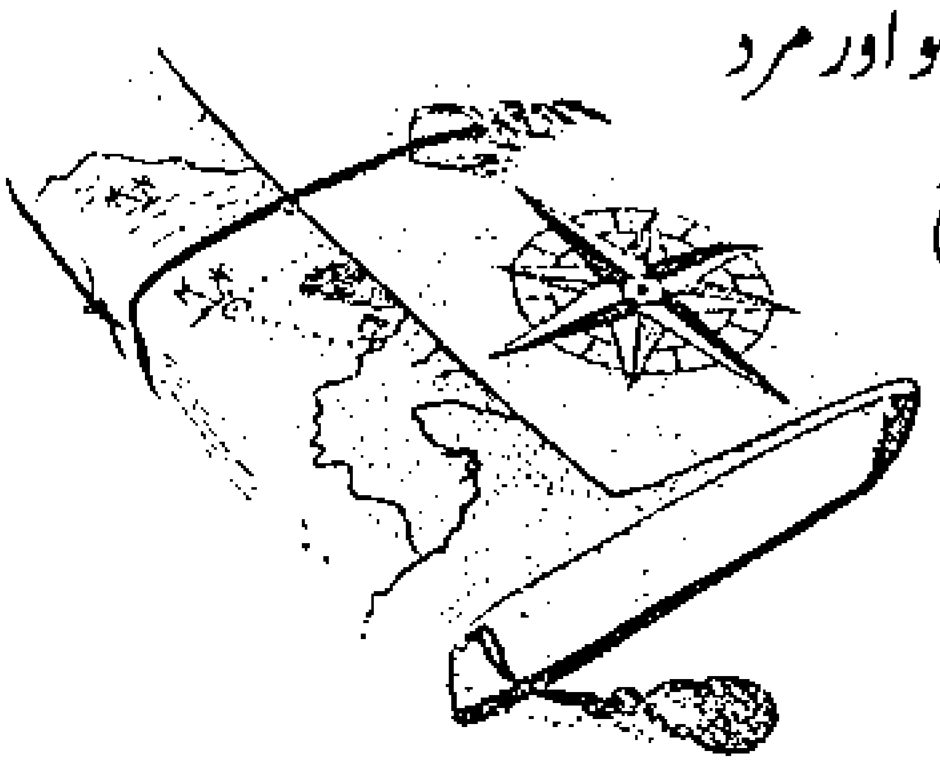

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یَاعَائِشَۃُ اَلْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ یَّنْظُرَ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ

ترجمہ: "عائشہ! اس دن کا معاملہ اس سے کہیں زیادہ سخت ہولناک ہوگا کہ کوئی کسی کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھے"۔ 1

تشریح:......مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن میدان حشر میں گو تمام لوگ ننگے آئیں گے لیکن ہر شخص کی عریانیت ایک دوسرے کی نگاہ سے اوجھل ہوگی اور کوئی کسی کو ننگا نہیں دیکھے گا کیونکہ اس دن کا معاملہ ہی ایسا ہوگا کہ ہر شخص اپنی اپنی فکر میں مستغرق ہوگا ہر طرف نامہ اعمال کھلے ہوں گے اور لوگ حساب ومواخذہ کے مراحل اور قیامت کی ہولناکیوں میں اس طرح گرفتار ہوں گے کہ کسی کو کسی کی خبر نہیں ہوگی کہ کون کس حال میں ہے اور کسی کو کسی کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنے کا موقع نہیں ملے گا۔ 2

---

1 (بخاری ومسلم)

2 (مظاہر الحق)

Marfat.com

حدیث نمبر 6

سورج کی تپش سے کافروں کے پیٹ ابلنے لگیں گے

حضرت سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن سورج لوگوں سے بہت زیادہ قریب ہوگا حتیٰ کہ ان کے سروں سے ایک یا دو کمان کے فاصلے پر آ جائے گا، اس دن کسی کے بدن پر پھٹے پرانے کپڑے کا ایک ٹکڑا تک نہ ہوگا۔ مگر اس دن کسی مؤمن مرد اور عورت کا ستر دکھائی نہ دے گا اور نہ ہی اس دن کسی مؤمن مرد اور عورت کو سورج کی گرمی نقصان پہنچائے گی جب کہ باقی لوگوں یا یوں ارشاد فرمایا کافروں کو پیسا جائے گا تو ان کے پیٹ ابلنے اور جوش مارنے کی آوازیں نکالیں گے''۔

(الزهد لابن المبارك، اول السادس عشر، الحديث 347، ص100)

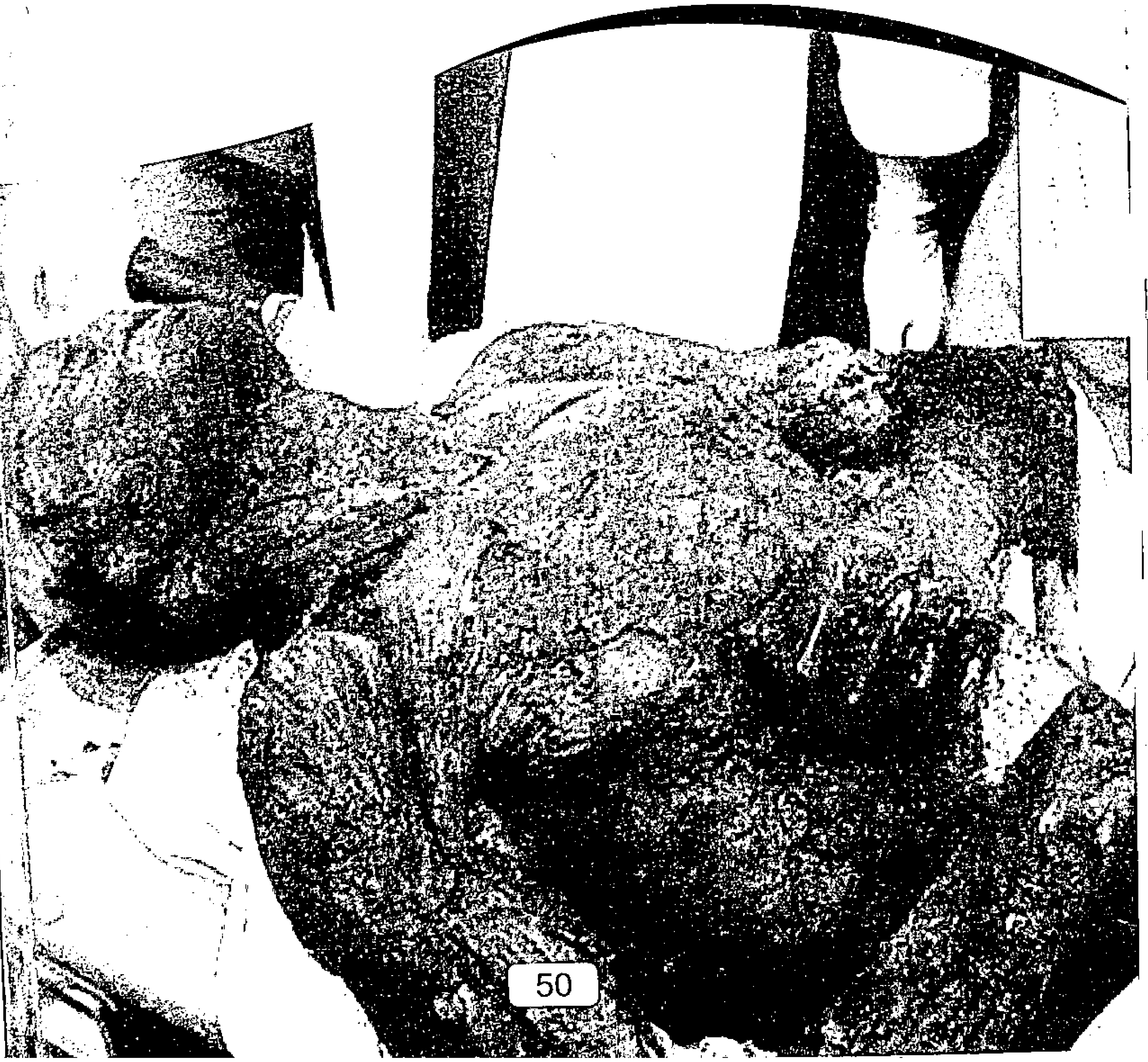

Marfat.com

حدیث نمبر 7

میدان حشر میں سورج ایک میل اوپر ہو گا

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

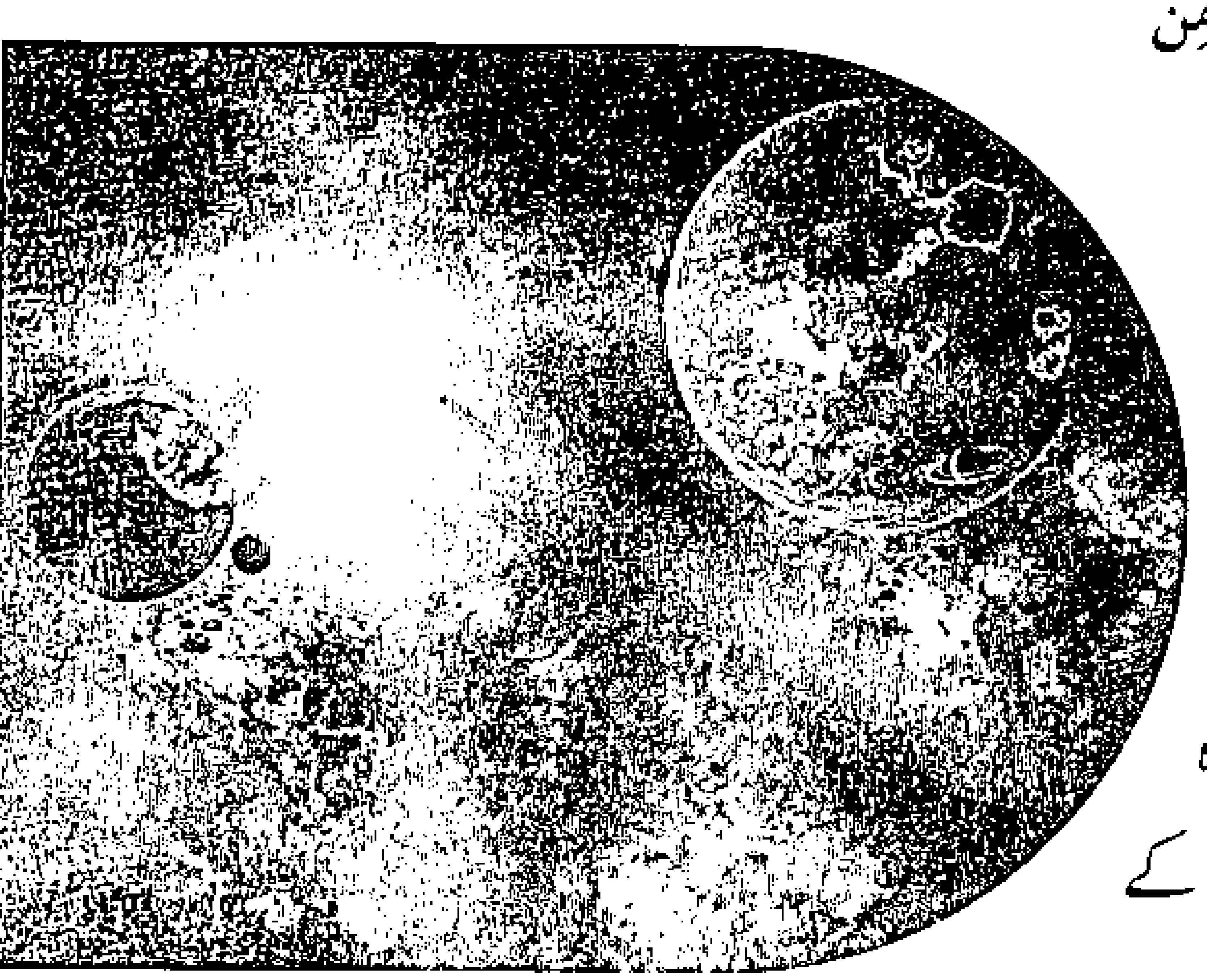

تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ

ترجمہ: ''قیامت کے دن (میدان حشر میں) سورج کو مخلوق کے نزدیک کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ان سے ایک میل کے فاصلہ پر رہ جائے گا۔ پس تمام لوگ اپنے اعمال کے بقدر پسینہ میں شرابور ہوں گے''۔

فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ

ترجمہ: ''چنانچہ ان میں سے بعض لوگ وہ ہوں گے جن کے ٹخنوں تک پسینہ ہوگا''۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ

ترجمہ: ''بعض لوگ وہ ہوں گے جن کے گھٹنوں تک پسینہ ہوگا''۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ اِلٰى حِقْوَيْهِ

ترجمہ: ''بعض لوگ وہ ہوں گے جو کمر تک پسینہ میں ڈوبے ہوں گے''۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يُّلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا

ترجمہ: ''اور بعض لوگ وہ ہوں گے جن کے لئے ان کا پسینہ لگام بن جائے گا۔ یعنی ان کے دہانے تک پسینہ ہوگا بلکہ دہانے کے اندر تک پہنچ جائے گا یہ فرمایا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اپنے دہانہ مبارک کی طرف اشارہ فرمایا''۔ (مسلم)

Marfat.com

تشریح:......"میل" عربی میں کوس (یعنی 1760 گز کے فاصلہ) کو بھی کہتے ہیں اور سرمہ لگانے کی سلائی کو بھی کہا جاتا ہے، پس بعض حضرات نے تو ایک میل کے فاصلہ پر رہ جانے سے ایک کوس کے بقدر فاصلہ مراد لیا ہے اور بعض حضرات نے یہ معنی بیان کیے ہیں کہ اس دن سورج سرمہ لگانے کی سلائی کے بقدر فاصلہ پر ہوگا! بہر حال اصل مقصود یہ ظاہر کرنا ہے کہ میدان حشر میں سورج لوگوں کے بہت نزدیک آجائے گا۔

حدیث کا حاصل یہ ہے کہ اس دن لوگوں کو جو پسینہ آئے گا وہ ان کے اعمال کے مراتب کے بقدر ہوگا، چنانچہ سب سے کم پسینہ جن لوگوں کو ہوگا یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے اعمال بہت زیادہ اور اچھے ہوں گے، اور وہ صرف ٹخنوں تک پسینہ میں شرابور ہوں گے، اسی پر دوسروں کو بھی قیاس کیا جاسکتا ہے کہ جس شخص کے نیک اعمال جتنے کم اور برے اعمال جتنے زیادہ ہوں گے وہ اتنا ہی زیادہ پسینہ میں غرق ہوگا۔

Marfat.com

دو اشکال اور ان کا جواب

اس حدیث کے سلسلہ میں دو اشکال پیدا ہو سکتے ہیں، ایک تو یہ کہ اس وقت سورج ہم سے کروڑوں میل کے فاصلہ پر ہونے کے باوجود اتنی زیادہ حرارت رکھتا ہے کہ اس کی براہ راست تمازت کسی انسان کے لئے ناقابل برداشت ہوتی ہے، تو جب میدان حشر میں سورج صرف ایک میل کے فاصلہ پر رہ جائے گا تو اس کی حرارت وتمازت نہ صرف یہ کہ ناقابل برداشت ہوگی بلکہ اس کی زد میں آنے والے لوگ زندہ کیسے رہیں گے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ آخرت کے اجسام دنیا کے اجسام کی طرح نہیں ہوں گے اس لئے وہاں کے اجسام پر گزرنے والے احوال کو اس دنیا کے اجسام پر گزرنے والے احوال پر قیاس نہیں کیا جاسکتا، علاوہ ازیں آخرت میں چونکہ موت نہیں ہوگی اس لئے وہاں لوگ سخت مشقت و تکلیف اٹھالیں گے۔

دوسرا اشکال یہ پیدا ہوسکتا ہے کہ جو پسینہ دریا کی موج کی طرح بعض لوگوں کے دہانوں تک پہنچ جائے گا تو یہ کیسے ممکن ہوگا کہ دوسرے لوگوں کے محل تک پہنچ کر رک جائے گا؟ دوسرے لوگ اس میں کیسے غرق نہیں ہوں گے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ ہر شخص کے پسینہ کو اس کے اعمال کے تناسب سے روکے رکھے گی کہ کسی کا پسینہ تو اس کے دہانوں تک پہنچ جائے گا اور کوئی اپنے پسینہ میں صرف ٹخنوں تک غرق رہے گا۔ جیسا کہ اس کا مشاہدہ اس دنیا میں بھی ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بحیرۂ قلزم کی وہ موجیں، جنہوں نے دوسروں کو غرقاب کر دیا تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کے لئے ساکن و جامد ہوگئی تھیں۔

علاوہ ازیں وہی بات یہاں بھی کہی جاسکتی ہے کہ آخرت کے معاملات دنیا کے معاملات ہوں گے۔ ان کی نوعیت بھی مختلف ہوگی۔ اس لیے انہیں بالکل جدا دنیا کے حالات ومعاملات پر قیاس نہیں کرنا چاہئے، وہاں کے تمام امور عادت اور دنیوی نظام قدرت کے بالکل خلاف انوکھے طور پر ظاہر ہوں گے۔

Marfat.com

حدیث نمبر 8

میدانِ حشر میں غیر معمولی اعمال بھی معمولی نظر آئیں گے

حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر ایک آدمی اپنے یوم ولادت سے انتہائی عمر رسیدگی میں مرنے والے دن تک اللہ کی اطاعت میں چہرے کے بل گھسٹتا رہے تو وہ: لَحَقَّرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: ''روز قیامت اس (مشکل اور کٹھن) عمل کو بھی حقیر سمجھے گا''۔

(أخرجه أحمد: 185/4، والبخاري في "التاريخ الكبير": 15/1/1، وأبو العباس الأصم في "حديثه": 54. نسختي، وأبو بكر الشاشي في "الفوائد": 107/1، والطبراني في "الكبير" 115/17، وأبو نعيم في "الحلية" 15/2، 219/5)

تشریح:... یہ روز قیامت کی ہولناکیاں ہیں کہ بڑے سے بڑا نیکوکار بھی اپنے اعمال صالحہ کو معمولی اور حقیر تصور کرے گا۔ چہرے کے بل گھسٹنا کسی شریعت کا حصہ نہیں رہا اور نہ ہماری شریعت میں اس کی گنجائش ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص پوری زندگی مشکل ترین اور مشقت طلب اعمال سرانجام دینے میں گزار دیتا ہے تو وہ بھی قیامت کے روز یہ سمجھے گا کہ وہ کچھ کر کے نہیں لایا۔

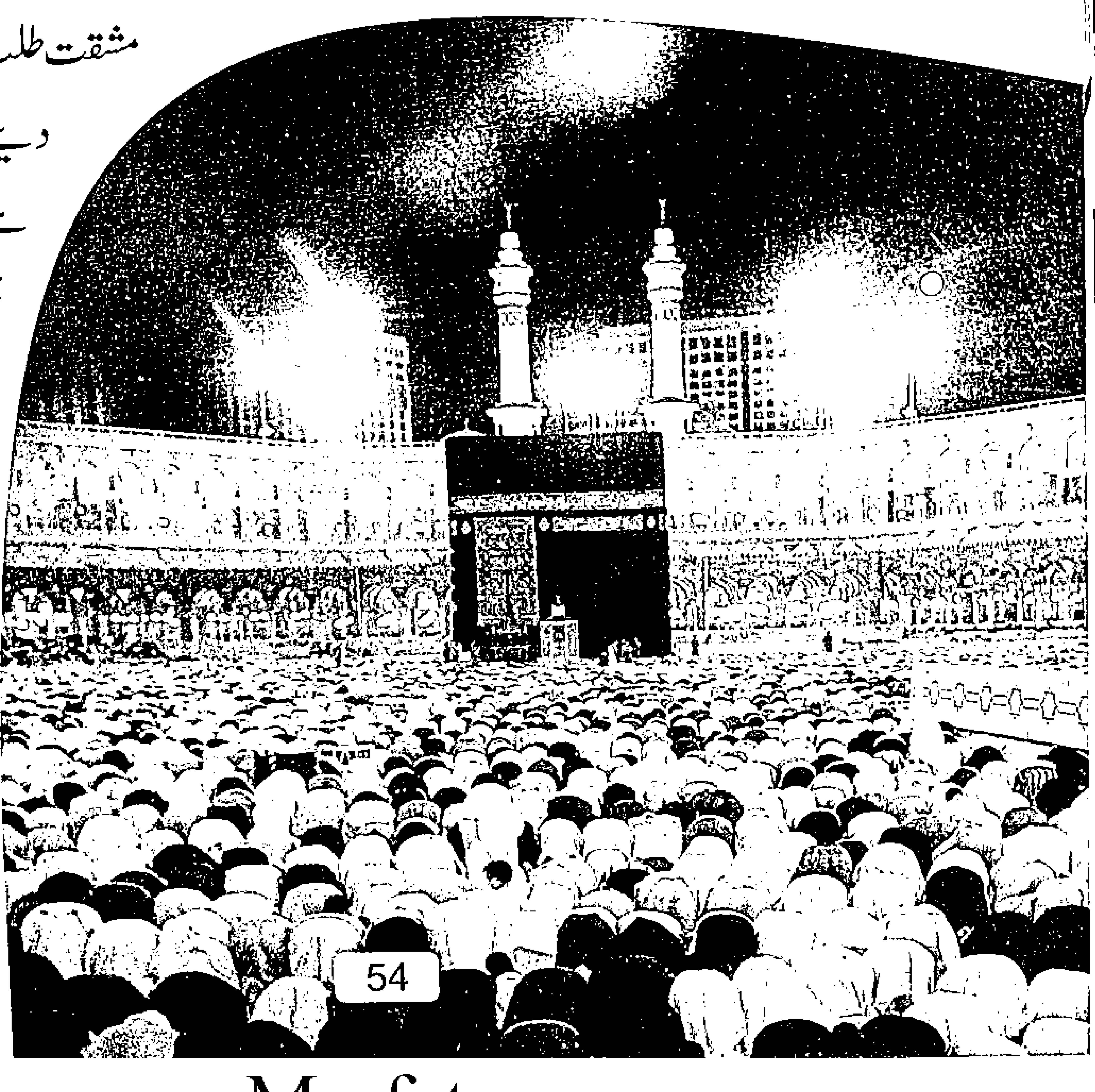

Marfat.com

حدیث نمبر 9

میدان حشر میں بیٹا اپنی ماں سے منہ موڑ لے گا

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بروز قیامت ماں اپنے بیٹے سے ملے گی اور کہے گی، اے بیٹے! کیا تو میرے پیٹ میں نہ رہا، کیا تو نے میرا دودھ نہ پیا؟

بیٹا عرض کرے گا، اے میری ماں! کیوں نہیں۔

اس پر ماں کہے گی، بیٹا! میرے گناہوں کا بوجھ بہت بھاری ہے اس میں سے تو صرف ایک گناہ ہی اٹھا لے۔

بیٹا کہے گا، میری ماں! مجھ سے دور ہو جاؤ، مجھے اپنی فکر لاحق ہے، میں تیرا یا کسی اور کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ [1]

حدیث نمبر 10

روز قیامت پسینے کی کثرت

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن سورج زمین سے قریب ہو جائے گا تو لوگوں کا پسینہ بہے گا۔ بعض لوگوں کا پسینہ ان کی ایڑیوں تک، بعض کا نصف پنڈلیوں تک، بعض کا گھٹنوں تک، کچھ کا رانوں تک، بعض لوگوں کا کمر تک اور کچھ کا کاندھوں تک اور کچھ کا گردن تک اور کچھ کا منہ تک پہنچے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا کہ وہ (پسینہ) ان کو لگام ڈال دے گا اور بعض کو پسینہ ڈھانپ لے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک کو سر انور پر رکھا۔ [2]

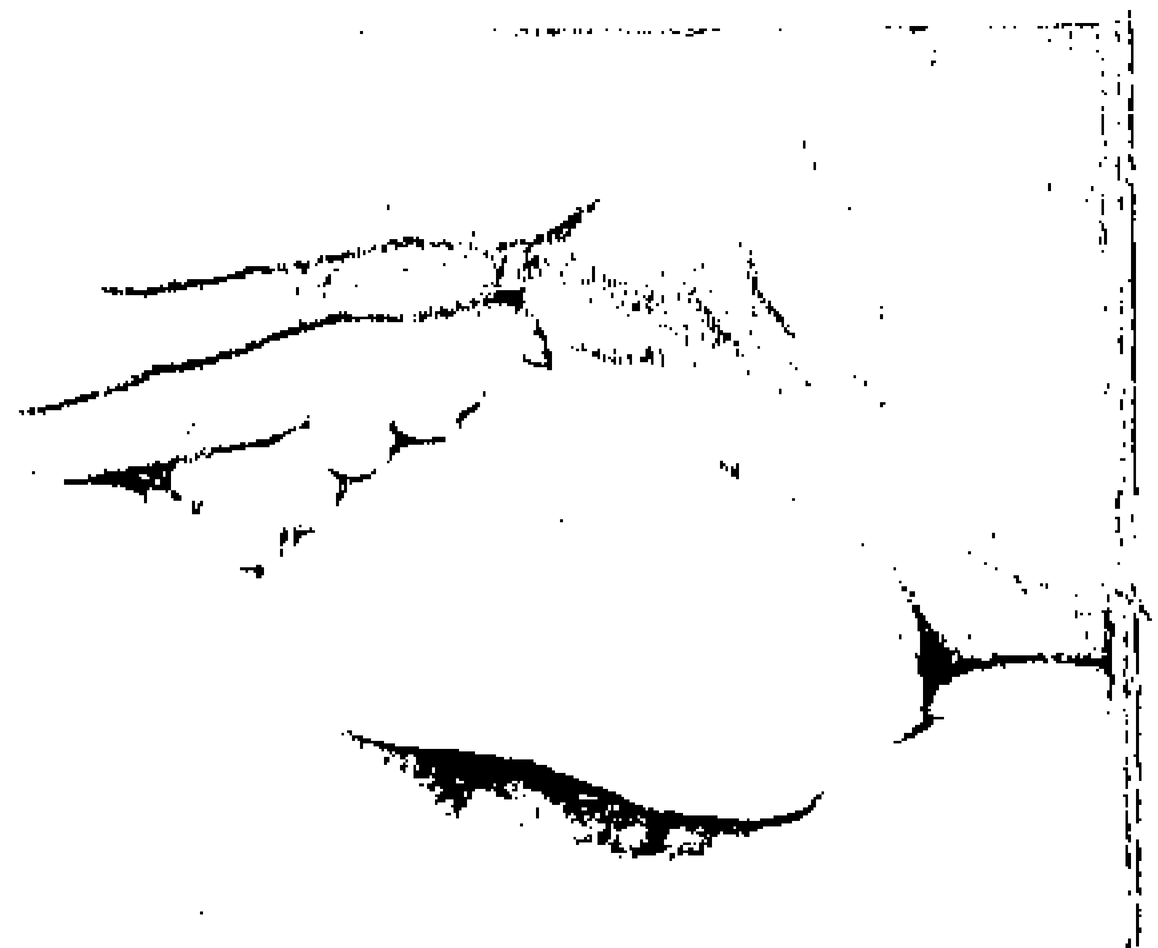

---

1 (الروض الفائق، ص 84، دارالکتب العلمیة بیروت)

2 (مسند امام احمد، حدیث 17444 ج6، ص146)

Marfat.com

حدیث نمبر 11

اللہ تعالیٰ 50 ہزار سال تک نظر رحمت نہیں فرمائے گا

حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پارہ 30 ''سورۃ المطففین'' کی چھٹی آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶﴾ [1]

ترجمہ: ''جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے''۔

پھر فرمایا: تمہارا کیا حال ہوگا جب اللہ عزوجل تم سب کو جمع کرے گا، جیسے ترکش میں تیر جمع ہوتے ہیں، پچاس ہزار سال تک تمہاری طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ [2]

---

1 (سورۃ المطففین:6) 2 (مجمع الزوائد حدیث 1476 ج7 ص84 دارالفکر بیروت)

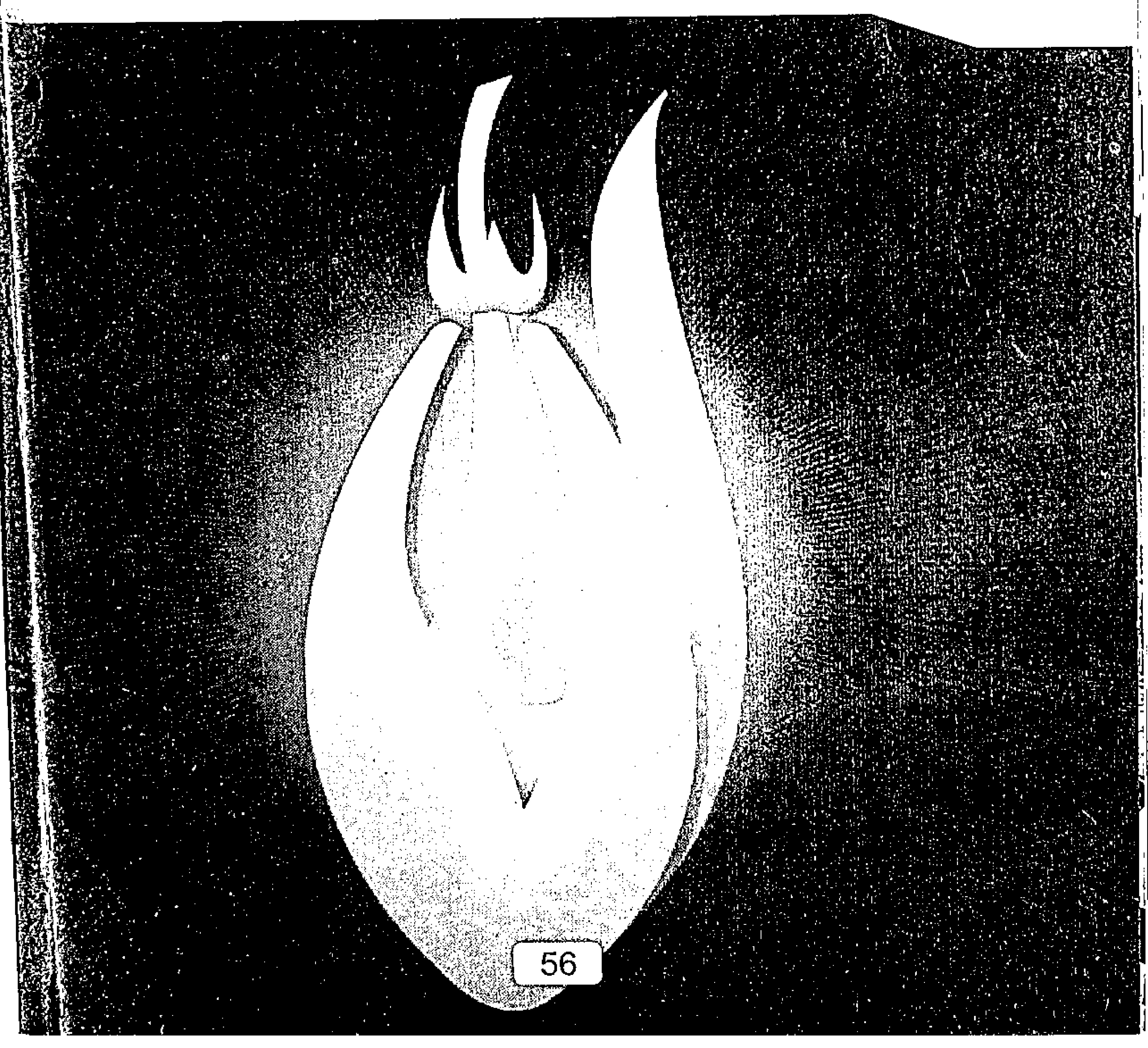

Marfat.com

حدیث نمبر 12

انبیاء کرام علیہم السلام بھی نفسا نفسی کے عالم میں ہوں گے

حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، تمہارا اس دن کے بارے میں کیا خیال ہے جب لوگ پچاس ہزار سال کی مقدار اپنے قدموں پر کھڑے ہوں گے! اس میں نہ تو ایک لقمہ کھانے کو ملے گا اور نہ ہی ایک گھونٹ پانی ملے گا۔

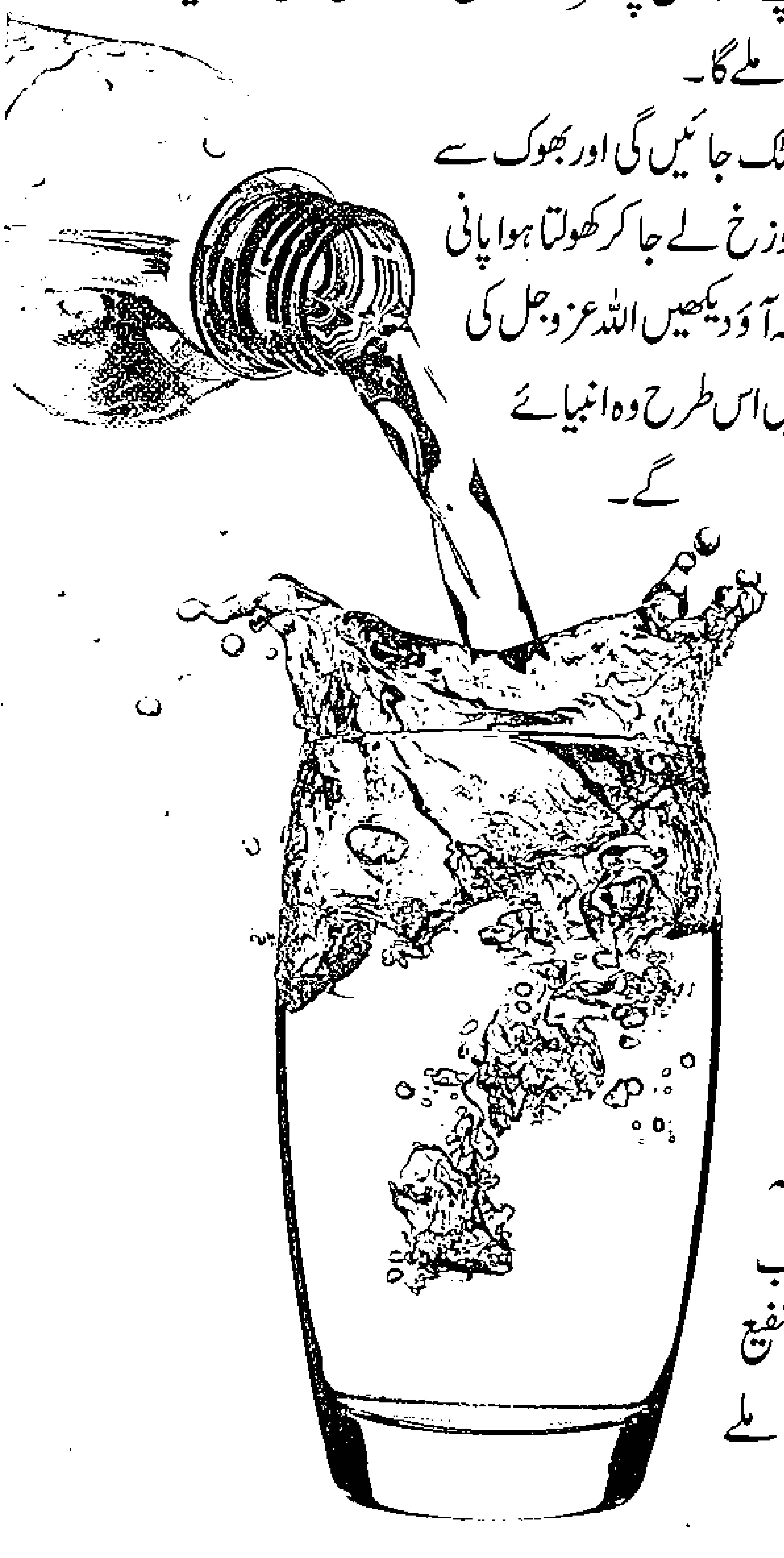

حتیٰ کہ جب پیاس سے ان کی گردنیں لٹک جائیں گی اور بھوک سے ان کے پیٹ جل جائیں گے تو انہیں جانب دوزخ لے جا کر کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔ تھک ہار کر باہم کلام کریں گے کہ آؤ دیکھیں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں کسی کو سفارش کے لئے درخواست کریں اس طرح وہ انبیائے کرام علیہم السلام کی طرف رخ کریں گے۔

مگر وہ جس نبی علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضری دیں گے وہ انہیں دور کردیں گے اور فرمائیں گے، مجھے میرے حال پر چھوڑ دو، مجھے میرے اپنے معاملے نے دوسروں سے بے نیاز کردیا ہے۔ نیز عذر پیش کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آج سخت غضب فرمایا ہے کہ اس قدر غضب اس سے پہلے کبھی نہ فرمایا اور نہ کبھی آئندہ فرمائے گا۔ حتیٰ کہ محبوب رب العزت، تاجدار رسالت، نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ علیہ وسلم کو جن جن کے لیے اجازت ملے گی ان کی شفاعت فرمائیں گے۔

(احیاء العلوم ج4ص 548 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

Marfat.com

باب نمبر 3

سایۂ عرش پانے والے 55 خوش نصیب

خوش نصیب نمبر 1 عبادت گزار نوجوان کے لئے سایۂ عرش

قیامت کے خوفناک طویل ترین دن جب اللہ کے عرش کے سایہ کے سوا کوئی دوسرا سایہ نہ ہوگا اس روز چند خوش نصیب اللہ کے عرش کے سایہ کے نیچے ہوں گے ان خوش نصیبوں میں سے ایک وہ نوجوان ہوگا جو جوانی میں نفس کی خواہشات اور فیشن زدہ زندگی کو چھوڑ کر اللہ کے دوستوں والی زندگی اختیار کرتے ہوئے عبادت کرے گا تہجد کا اہتمام کرے گا تو یہ نوجوان اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سات (قسم کے) آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو، اس (قیامت کے) دن جب کہ اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا، اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ دے گا۔

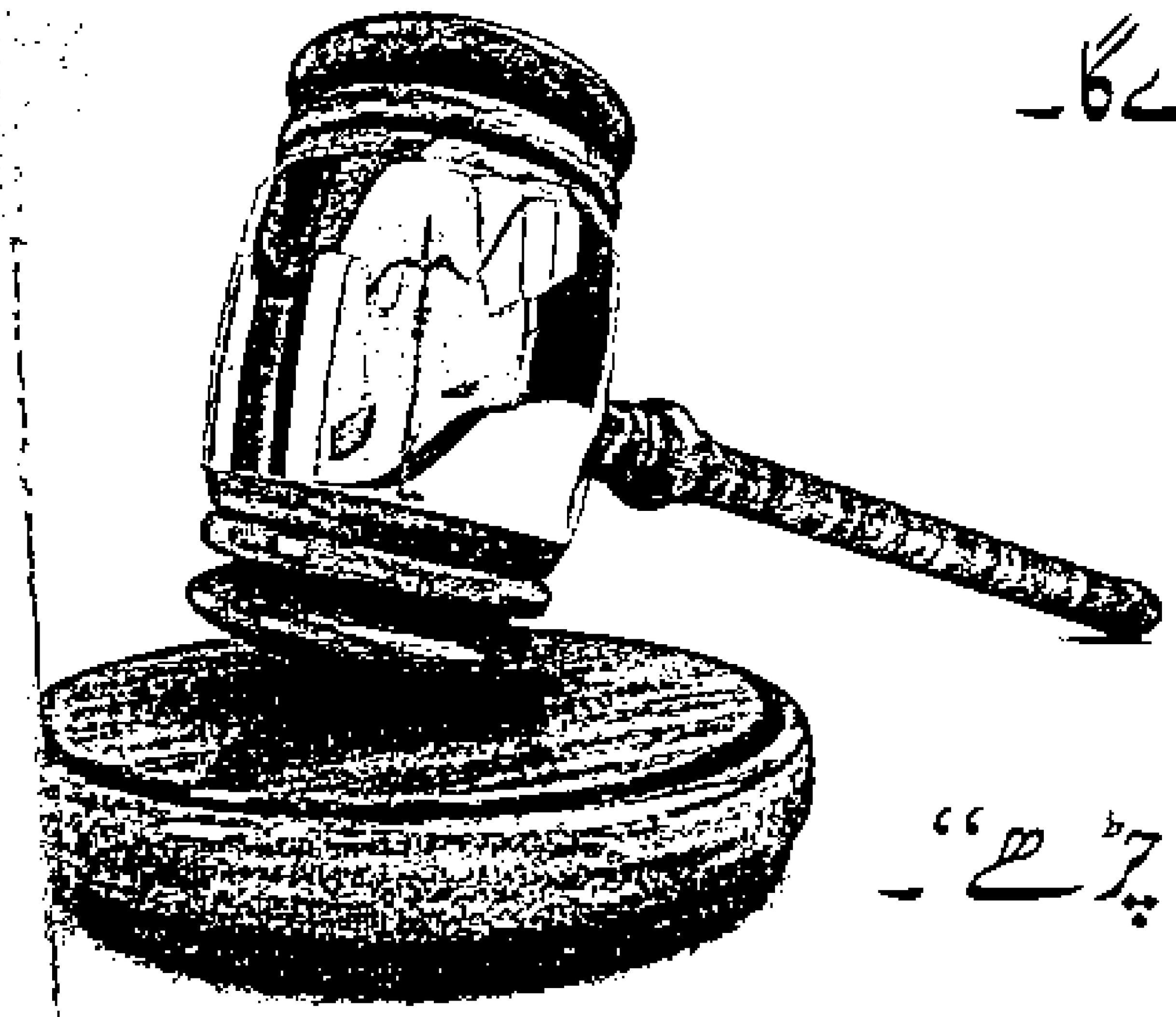

1. اِمَامٌ عَادِلٌ

ترجمۃ: ''انصاف کرنے والا حکمران''۔

2. وَشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

ترجمۃ: ''وہ نوجوان جو اللہ عزوجل کی عبادت میں پروان چڑھے''۔

3. وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ

ترجمۃ: ''وہ آدمی جس کا دل مسجد کے ساتھ اٹکا ہوا ہو (مسجد کی خاص محبت اس کے دل میں ہو۔ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں مسجد کے لئے بے قرار ہو)''۔

4. وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ، وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ

ترجمۃ: ''وہ دو آدمی جو ایک دوسرے سے صرف اللہ کے لئے محبت کرتے ہیں۔ اسی پر وہ باہم جمع ہوتے اور اسی پر ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں''۔

5. وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ، فَقَالَ: إِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ

Marfat.com

ترجمہ: ''وہ

آدمی جسے کوئی حسین وجمیل

عورت دعوت گناہ دے، لیکن وہ اس کے جواب

میں کہے کہ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں''۔

❻ وَرَجُل تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ، فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَاتَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنفِقُ يَمِينُهُ

ترجمہ: ''وہ آدمی جس نے کوئی صدقہ کیا اور اسے چھپایا حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو علم نہیں کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا''۔

❼ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ

ترجمہ: ''وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور (اس کے خوف سے) اس کی آنکھیں بہہ پڑیں''۔

(متفق علیہ، الموطا للامام مالك، كتاب الشعر، باب ماجاء في المتحابين في الله، الحديث)

فوائد:......اس روایت میں سات افراد بیان کئے گئے ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اپنی خاص حفاظت یا عرش الٰہی کا سایہ عطا فرمائے گا۔ بعض اور روایات میں ان مذکورہ اعمال کے علاوہ بھی کچھ اور اعمال پر اسی مقام خاص کی نوید بیان کی گئی ہے۔

بعض علماء نے ان اعمال کی تعداد ستر تک بیان کی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعمال مختلف احوال اور اوقات میں بیان فرمائے ہیں۔ اس لئے ان میں کوئی منافات نہیں ہے۔

''اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں رکھے گا'' کی شرح یہ ہے کہ ''یعنی اپنی رحمت میں یا عرش اعظم کے سایہ میں جگہ مرحمت فرمائے گا تا کہ قیامت کی دھوپ سے محفوظ رہے۔''

Marfat.com

عادل بادشاہ سے مراد وہ مومن بادشاہ اور حکام ہیں جو رعایا میں انصاف کرتے ہیں۔ کیونکہ دنیا ان کے سایہ میں رہتی تھی لہٰذا یہ قیامت میں رب تعالیٰ کے سایۂ رحمت میں رہیں گے۔ یہ ان تمام سے افضل ہے اس لئے اس کا ذکر سب سے پہلے ہوا۔ عادل حکام بھی اس بشارت میں داخل ہیں۔

''جو اللہ کی عبادت میں جوانی گزارے'' کی شرح یہ ہے کہ یعنی جوانی میں گناہوں سے بچے اور رب کو یاد رکھے چونکہ جوانی میں اعضاء قوی اور نفس گناہوں کی طرف مائل ہوتا ہے اس لئے اس زمانہ کی عبادت بڑھاپے کی عبادت سے افضل ہے۔

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری
وقت پیری گرگ ظالم میشود پرہیزگار

یعنی جوانی میں اللہ کی بارگاہ میں رجوع کرنا پیغمبروں کا طریقہ ہے اور بڑھاپے کے وقت تو ظالم بھیڑیا بھی پرہیزگار بن جاتا ہے''۔

''صوفیاء کہتے ہیں کہ مومن مسجد میں ایسے ہوتا ہے جیسے مچھلی پانی میں اور منافق ایسا جیسے چڑیا پنجرے میں اسی لئے نماز کے بعد بلاوجہ فوراً مسجد سے بھاگ جانا اچھا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے تو مسجد میں پہلے آیا کریں اور بعد میں جانے کی عادت ڈالیں۔ اور جب باہر آؤ تو کان اذان کی طرف لگے رہیں کہ کب اذان ہو اور مسجد کو جائیں''۔

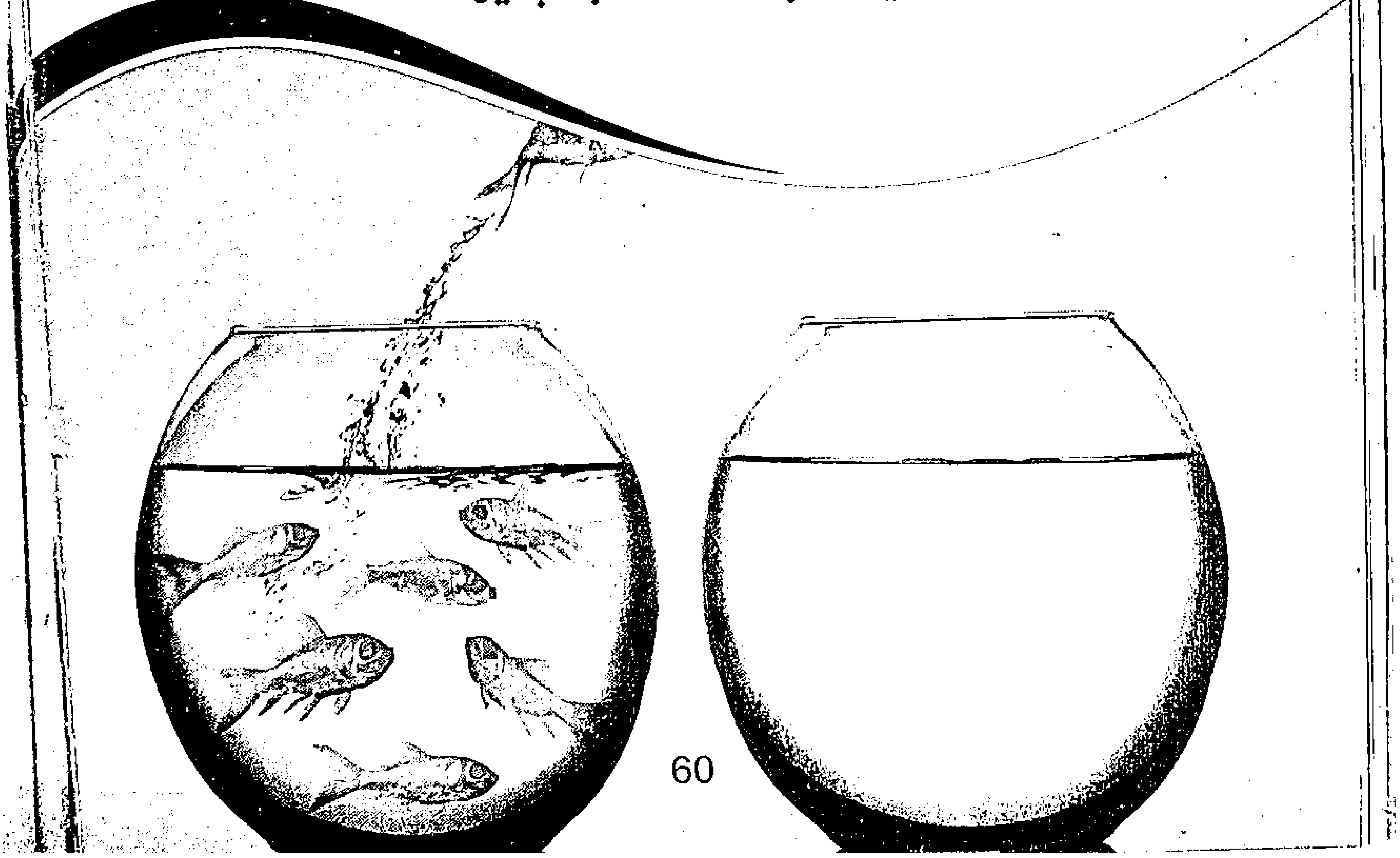

Marfat.com

جوانی میں عبادت کے فضائل

وہ شخص جو جوانی میں اللہ کی عبادت کرتا ہے اس لئے کہ جوانی میں خواہشات بھی زیادہ ہوتی ہیں آدمی برائی کرنا چاہے تو ہاتھ پاؤں اسے قوت فراہم کرتے ہیں اور جوانی میں جذبات زیادہ غالب ہوتے ہیں۔اس لئے کہا جاتا ہے:

اَلشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِنَ الْجُنُوْن

ترجمہ: ''جوانی دیوانگی کی ایک قسم ہے''۔

اس عمر میں آدمی ہوش کی بجائے جوش سے کام لیتا ہے۔ جذبات جوان ہوتے ہیں، حوصلے بلند ہوتے ہیں، بسا اوقات انسان غیر ارادی طور پر جذبات کی رو میں بہہ جاتا ہے۔ایک مومن مرد کے دین وایمان کے لئے یہ دور کڑی آزمائش ہوتا ہے۔ایسے میں جس نے عبادت کی اس نے بہت کمال اور خوبی کا مظاہرہ کیا۔حافظ ابن حجر علیہ الرحمہ اس حدیث کے ضمن میں لکھتے ہیں:

اَفْنٰی شَبَابَهُ وَنَشَاطَهُ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ

اس نوجوان نے اپنی جوانی اور قوت کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت میں فنا کر دیا، تو ایسے شخص کو اللہ رحیم وکریم اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائیں گے۔

جس طرح حقوق میں انصاف کرنا ایک مشکل کام ہے اسی طرح اپنی جوانی کو عبادت میں کھپانا بھی بڑا مشکل کام ہے۔اس لئے اس کا اجر بھی عظیم ہے ساری عمر پاپ کما کے بڑھاپے میں مسجد میں آجانا بھی اللہ کی رحمت ہے۔لیکن یہ کمال نہیں ہے۔

Marfat.com

اس لئے کہ اب تو عمر نے مجبور کر دیا، بدن میں پہلی سی قوت نہ رہی۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا بڑا اچھا نقشہ کھینچا ہے:

در جوانی توبہ کردن شیوہ پیغمبری
وقت پیری گرگ ظالم می شود پرہیزگار

''جوانی میں توبہ کرنا اور پرہیزگاری اختیار کرنا پیغمبرانہ کام ہے۔ اور بڑھاپے کے وقت ظالم قسم کا بھیڑیا بھی مجبوراً پرہیزگار بن جاتا ہے۔''

مذکورہ بالا حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ بخاری شریف کی شرح فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ:

مذکورہ حدیث میں جوان کو اس لئے خاص کیا کہ جوانی میں غلبہ شہوت کے سبب عبادت مشکل ہوتی ہے پس جوان کی عبادت غلبۂ تقویٰ کی دلیل ہے۔ حدیث سلمان میں یہ عبارت ہے:

اَفْنٰی شَبَابَہٗ وَنَشَاطَہٗ فِیْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ

ترجمہ: ''وہ جوان جو اپنی جوانی کو اور اپنے عیش ونشاط کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں فنا کر دے''۔

اسی طرح جو عبادت واعمال صالحہ حالت جوانی میں ادا کئے جاسکتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں نہیں، کیونکہ بوڑھا خود ایک بڑی بیماری ہے، کیونکہ اس میں جوانی والی قوت وطاقت نہیں ہوتی لہٰذا اس سے بہت سے اعمال رہ جاتے ہیں، اسی لئے مسلمانوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ وہ اپنی جوانی کو غنیمت سمجھیں۔

Marfat.com

پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت جانیں

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو''

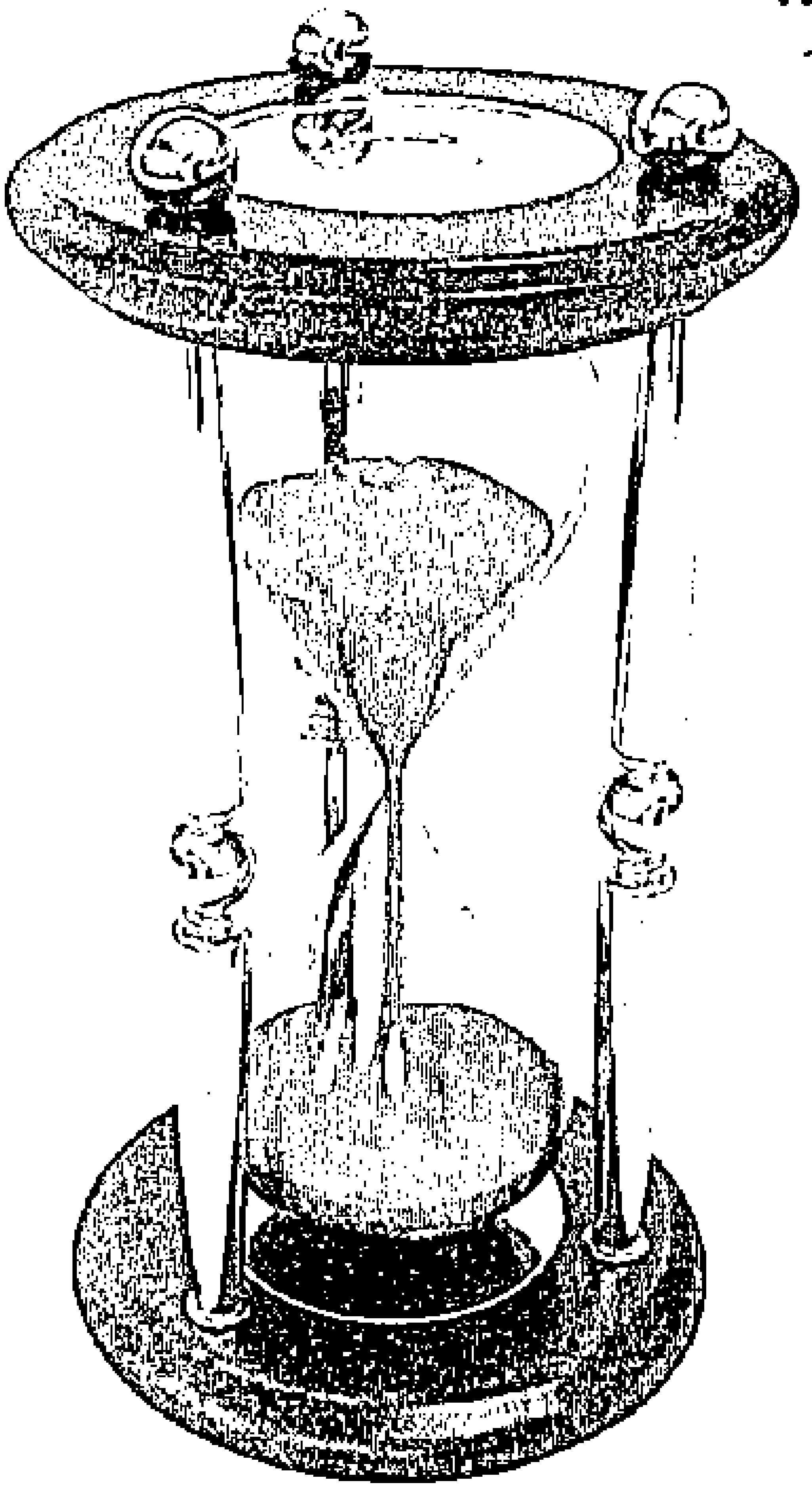

❶ شَبَابَکَ قَبْلَ هَرَمِکَ

ترجمہ: ''جوانی کو بڑھاپے سے پہلے''۔

❷ وَصِحَّتَکَ قَبْلَ سَقَمِکَ

ترجمہ: ''صحت کو بیماری سے قبل''۔

❸ وَغِنَاکَ قَبْلَ فَقْرِکَ

ترجمہ: ''توانگری کو فقیری سے قبل''۔

❹ وَفَرَاغَکَ قَبْلَ شُغُلِکَ

ترجمہ: ''فراغت کو مشغولیت سے قبل''۔

❺ وَحَيَاتَکَ قَبْلَ مَوْتِکَ

ترجمہ: ''اور زندگی کو موت سے قبل''۔ [1]

فائدہ:...... چونکہ جوانی ایک سرپٹ وسرکش گھوڑے کی مانند ہے۔ اسے قابو کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اس میں عبادات کی طرف توجہ بہت کم ہوتی ہے، تو جو جوان منہ زور جوانی کو کنٹرول کرتا ہے اور اپنی خواہش نفس کی روند ڈالتا ہے، تو اس کے لیے مندرجہ بالا فضائل کا حصول آسان ہو جاتا ہے۔ [2]

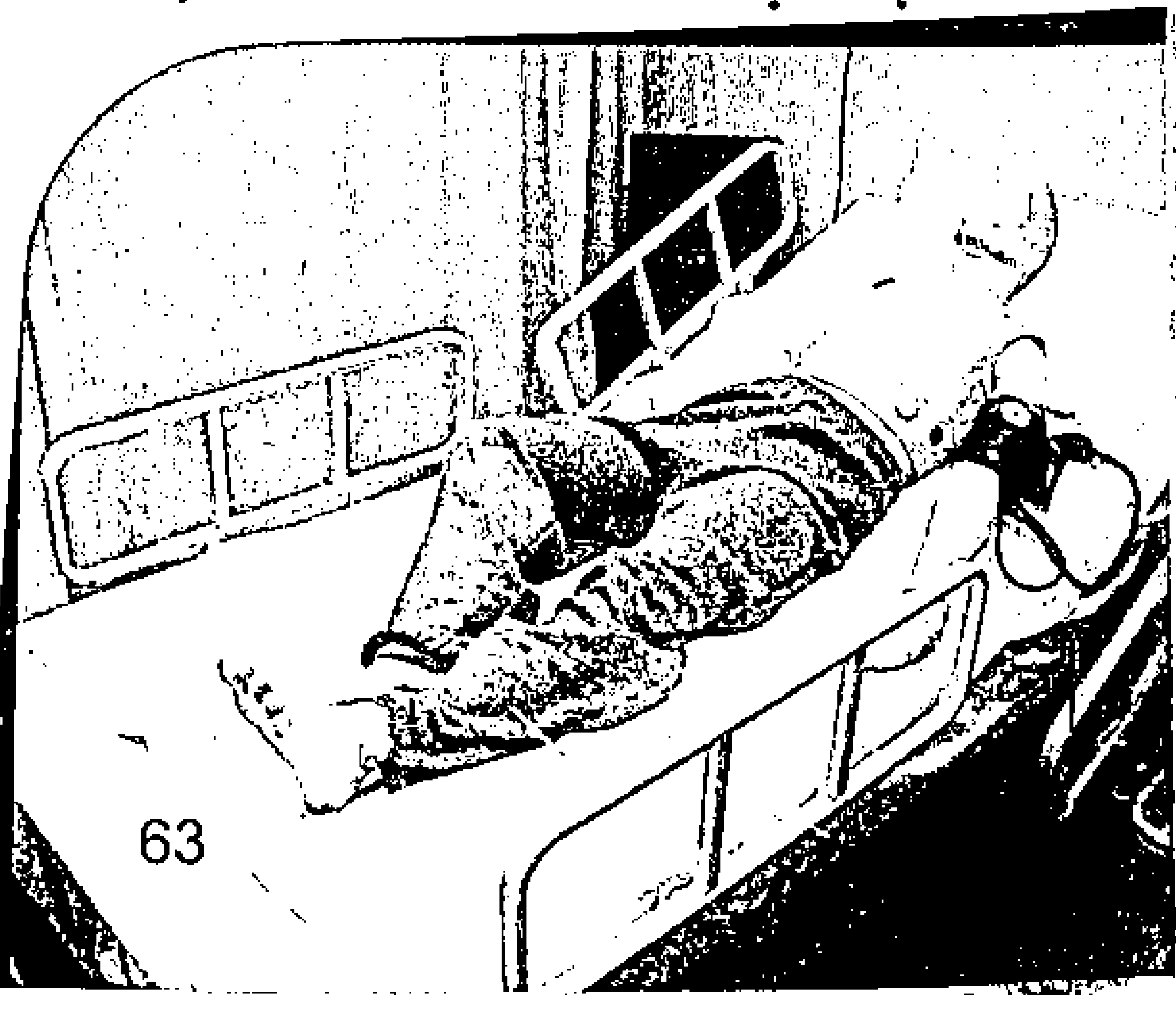

---

1 (صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب یکتب للمسافر مثل ما کان یعمل فی الاقامة: 2669)

2 (مستدرك حاکم 306/4. صحیح الجامع الصغیر: 1077)

Marfat.com

خوش نصیب نمبر 2

عادل حکمران کے لئے سایہ عرش

روز قیامت عرش کے سایہ میں رہنے والے خوش نصیبوں میں ایک وہ شخص ہوگا جو عدالت میں، حکمرانی میں، پولیس میں یا گھر میں یا ملازموں کے درمیان عدل وانصاف سے کام لینے والا ہوگا۔ اس کے برخلاف جو شخص عدل سے کام نہیں لے گا وہ قیامت کے خوفناک دن چند ہاتھ اوپر موجود سورج کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جل رہا ہوگا۔

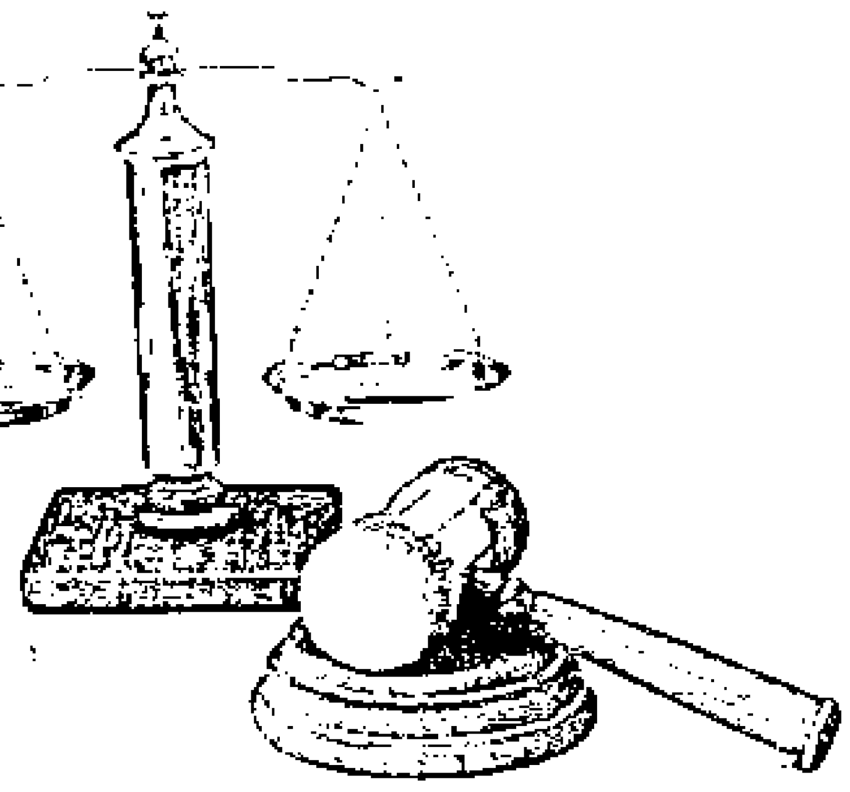

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سَبعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّهٖ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ

ترجمہ: ''سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے سائے میں جگہ دے گا، جس دن اس کے سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا''۔

اِمَامٌ عَادِلٌ ترجمہ: ''(ان سات میں) ایک عادل بادشاہ (حاکم) بھی ہے''۔ 1

عادل حکمران اللہ کو سب سے زیادہ محبوب اور قریب ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَحَبُّ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ

ترجمہ: ''قیامت کے دن اللہ کو سب سے زیادہ محبوب اور اس کے سب سے قریب بیٹھنے والا عادل حکمران ہوگا''۔

وَأَبْغَضَ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ وَأَبْعَدُهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ جَائِرٌ

ترجمہ: ''اور لوگوں میں سب سے زیادہ مبغوض اللہ کے نزدیک اور ان میں سب سے زیادہ اللہ سے دور بیٹھنے والا ظالم حکمران ہوگا''۔ 2

---

1 (بخاری، کتاب الحدود، باب فضل من ترك الفواحش، 6806)

2 (اخرجه الترمذی فی کتاب الا حکام 608/3، الحدیث 1339، والامام أحمد فی المسند 28/3، الحدیث 11180، والبیهقی 88/10، شرح السنة 65/10)

Marfat.com

عادل حکمران جنتی ہے

سیدنا عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ

ترجمہ: ''جنتی تین قسم کے ہیں''...

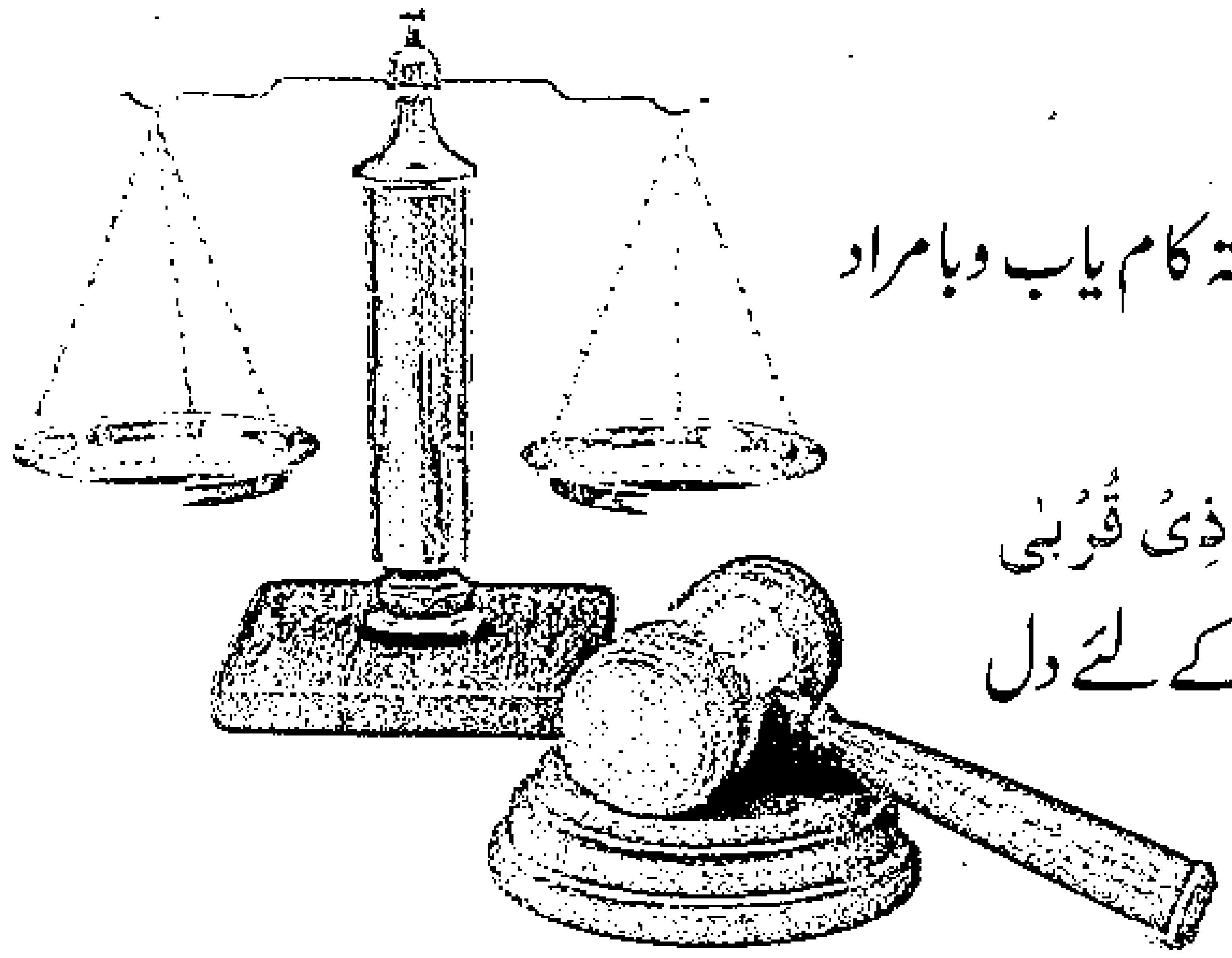

ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٍ مُوَفَّقٍ

ترجمہ: ''انصاف کرنے والا توفیق یافتہ کام یاب وبامراد بادشاہ''۔

وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى

ترجمہ: ''مہربان آدمی جو ہر رشتے دار کے لئے دل میں نرم گوشہ رکھتا ہے''۔

وَمُسْلِمٌ عَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ

ترجمہ: ''اور عیال دار پاک دامن مسلمان جو سوال کرنے سے بچتا ہے''۔ 1

عدل وانصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے دائیں جانب ہوں گے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَاللهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ

ترجمہ: بے شک عدل وانصاف کرنے والے (قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ کے دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے۔

(اور اس کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں) یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلوں اور اپنے اہل وعیال کے معاملہ میں عدل وانصاف سے کام لیتے ہیں۔ 2

---

1 (مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها 28/5، مسند احمد 162/4)

2 (مسلم، كتاب الامارة، باب فضيلة الامير العادل، ح 1827)

Marfat.com

حساب وکتاب کی سختی پر قاضی کی تمنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ قیامت کے دن عادل قاضی کو پیش کیا جائے گا تو وہ حساب کتاب کی شدت دیکھ کر یہ تمنا کرے گا کہ اے کاش میں نے کبھی دو آدمیوں کے درمیان کوئی فیصلہ ہی نہ کیا ہوتا۔ ①

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ

ترجمہ: ''جس شخص کو لوگوں کا قاضی بنادیا گیا وہ تو چھری کے بغیر ذبح کردیا گیا''۔ ②

① (تنبیه الغافلین، صفحه 552)

② (ابوداؤد، کتاب الا قضية (3572) ترمذی، کتاب الا حکام (1325))

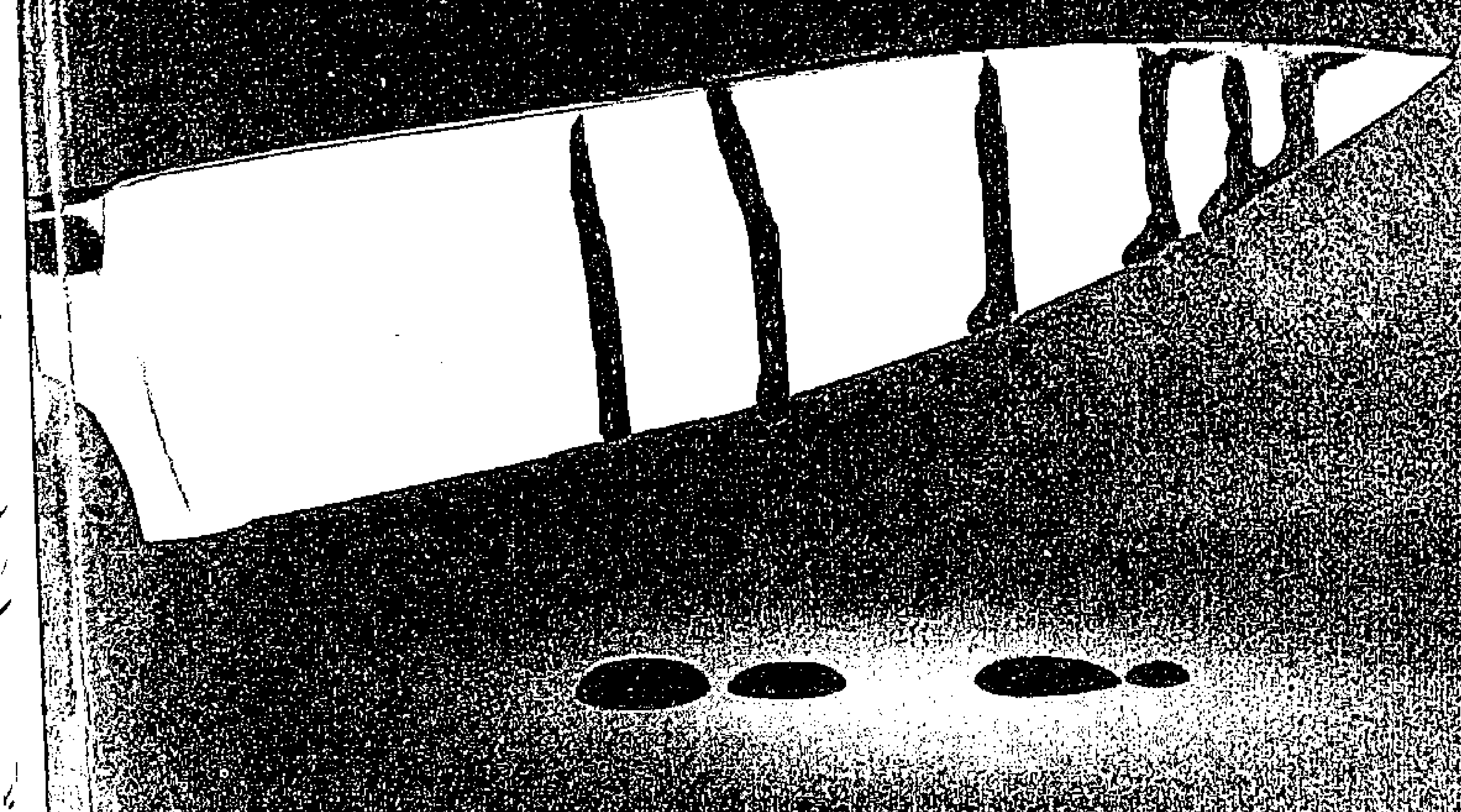

Marfat.com

سونے کا مٹکا اور بے مثال عدل

جناب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ:

اِشْتَرٰی رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عِقَارًا فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِیْ اِشْتَرَی الْعِقَارَ فِیْ عِقَارِہٖ جَرَّۃً فَفِیْھَا ذَھَبٌ...

ترجمہ: ''ایک آدمی تھا اس نے دوسرے آدمی سے زمین خریدی۔ اب جس آدمی نے زمین خریدی تھی اس نے اپنی خریدی ہوئی زمین میں ایک مٹکا دیکھا جس میں سونا تھا''۔

خریدنے والا زمین بیچنے والے کے پاس آ کر کہتا ہے

خُذْ ذَھَبَکَ مِنِّی

ترجمہ: ''براہ کرم یہ مجھ سے اپنا سونا لے لیں''۔

میں نے تو صرف آپ سے زمین خریدی ہے نہ کہ سونا خریدا ہے۔

فروخت کرنے والا انکار کرتے ہوئے کہتا ہے

اے خدا کے بندے! میں نے تجھے زمین بھی بیچی تھی اور جو کچھ زمین میں ہے وہ بھی بیچ دیا تھا۔

کافی دیر آپس میں یہ بحث کرتے رہے۔ آخر کار وہ اس بات کا فیصلہ کرانے کے لئے کسی فیصل کے پاس چلے گئے منصف (انصاف کرنے والا) دونوں سے باتیں سنتا ہے آخر میں کہتا ہے:

أَلَکُمَا وَلَدٌ؟...... ''کیا تم دونوں کی اولاد ہے؟'' دونوں میں سے ایک نے کہا: ''جی ہاں میرا ایک بچہ ہے۔'' دوسرا بولا: ''جناب میرے پاس ایک بچی ہے۔''

قاضی: ''اچھا تم دونوں کے پاس لڑکی لڑکا ہے پھر تم ایسا کرو کہ اس لڑکے کا نکاح لڑکی سے کر دو اور جتنا خرچ آئے وہ اس سونے کی پونجی سے لگا لو اور باقی بیچنے والا سونا لڑکے اور لڑکی کے درمیان حق مہر مقرر کر دو۔

زمین خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں آدمیوں کو قاضی کا فیصلہ پسند آیا، لہٰذا انہوں نے ایسا ہی کیا اور دونوں خوشی رہنے لگے۔ (بخاری 370/6 حدیث نمبر 731 مسلم شریف)

Marfat.com

چینی بادشاہ کا عدل وانصاف

ابوجعفر منصور (136ھ تا 158ھ) دوسرا عباسی خلیفہ تھا جو اپنے بھائی ابوعبداللہ سفاح کی وفات کے بعد تخت نشین ہوا۔ اس نے عباسی خلافت کو مستحکم کیا اور بغداد کو دارالحکومت بنایا۔ وہ اپنے بیٹے جعفر کی نسبت سے ابوجعفر کہلاتا تھا۔ زبیدہ جعفر کی بیٹی تھی جو بعد میں اپنے چچازاد

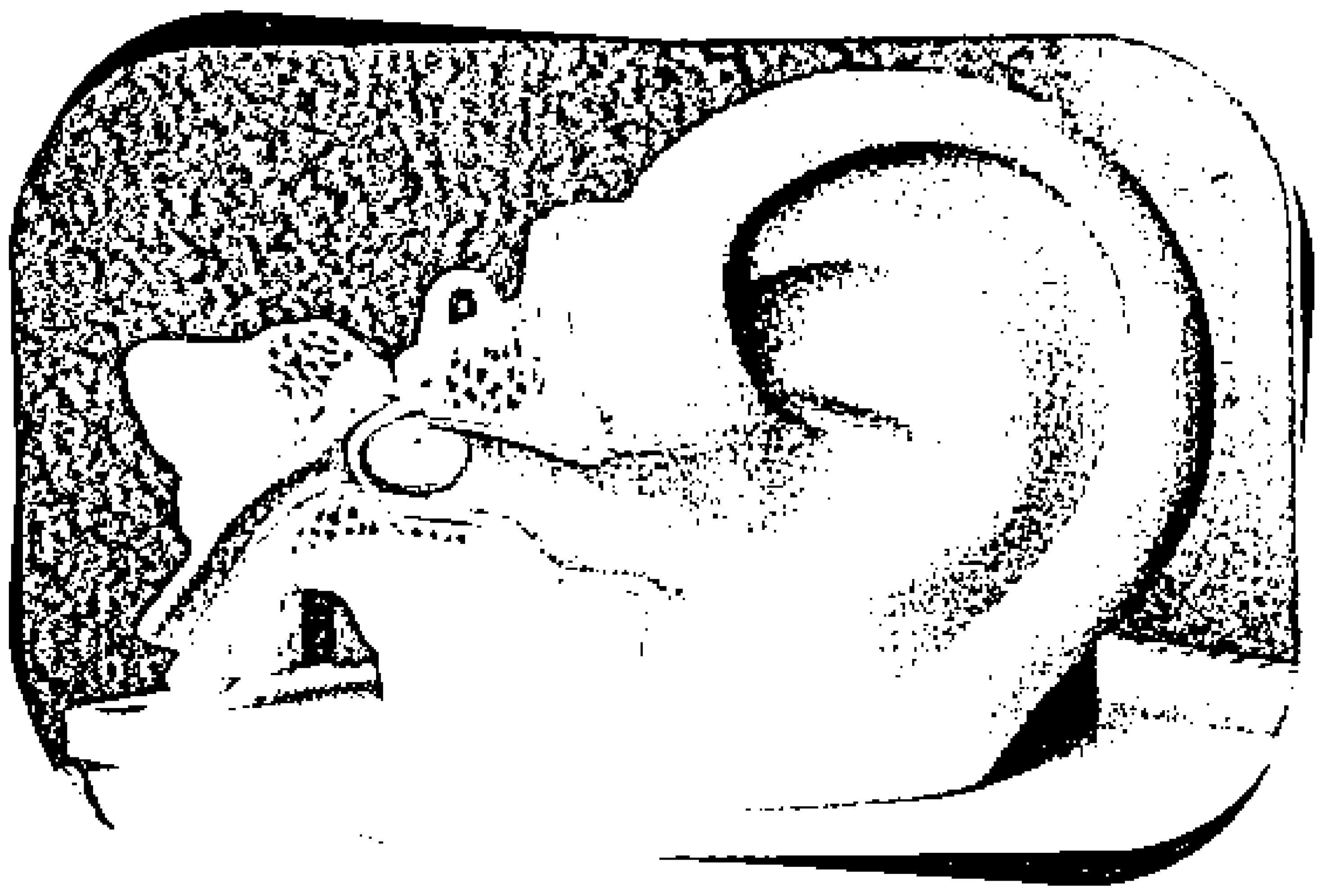

ہارون رشید کی ملکہ بنی۔ منصور کے بعد اس کا بیٹا مہدی تخت خلافت پر بیٹھا۔ 1

ناصح نے ابوجعفر منصور سے کہا کہ اے امیر المومنین! میں ملک چین کے سفر پر جایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میں چین پہنچا تو معلوم ہوا کہ وہاں کے بادشاہ کے کان کی قوت سماعت ختم ہوگئی اور وہ بہرہ ہوگیا۔ اس پر بادشاہ زاروقطار رونے لگا۔ بادشاہ کے ہم نشینوں نے اسے صبر پر ابھارا۔ بادشاہ نے ہم نشینوں سے کہا:

أَمَا إِنِّي لَسْتُ أَبْكِي لِلْبَلِيَّةِ النَّازِلَةِ

ترجمہ: ”میں اس لئے نہیں رورہا ہو کہ میرے اوپر مصیبت آن پڑی ہے“۔

وَلٰكِنِّي أَبْكِي لِمَظْلُومٍ يَصْرُخُ بِالْبَابِ فَلَا أَسْمَعُ صَوْتَهُ

ترجمہ: ”بلکہ مجھے اس لئے رونا آرہا ہے کہ کوئی مظلوم انصاف کے لئے میرا دروازہ کھٹکھٹائے گا اور میں اس کی آواز نہیں سن پاؤں گا“۔

پھر بادشاہ نے کہا: ”ہاں یہ ٹھیک ہے کہ میں کان کی سماعت سے محروم ہوچکا ہوں اس لئے سن نہیں سکتا لیکن میری آنکھیں تو دیکھ رہی ہیں، ان کی روشنی سے محروم نہیں ہوا۔ چلو لوگوں میں اعلان کردو کہ لال کپڑا مظلوم کے سوا کوئی دوسرا نہ پہنے“۔

اس کے بعد بادشاہ شام کے وقت سوار ہوکر دیکھتے ہوئے چلتا تھا کہ کسی مظلوم نے تو اپنی فریادرسی کے لئے لال کپڑا زیب تن نہیں کیا تاکہ اس کی پکار پر لبیک کہے۔ 2

---

1 (تاریخ اسلام از اکبر شاہ خاںؒ نجیب آبادی جلد اول ص 855. 889)

2 (باقات الورود النضرة)

Marfat.com

بارگاہ الٰہی میں جواب دہی کا احساس

قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے مرض الموت میں ان کی زبان سے یہ الفاظ نکلے:

اللہ کی قسم! میں نے کبھی زنا کا ارتکاب نہیں کیا، اللہ کی قسم! میں نے فیصلہ دینے میں کبھی بھی ظلم وزیادتی سے کام نہیں لیا اور نہ ہی میں اپنے بارے میں کسی بات سے خوف کرتا ہوں، البتہ ایک بات کا خدشہ ضرور ہے جو مجھ سے سرزد ہوگئی تھی۔

کہنے لگے: دراصل بات یہ ہے کہ ایک روز میں شکایات کے اوراق ترتیب دے رہا تھا کہ مجھے ایک نصرانی کا شکوہ نامہ نظر آیا۔ اس نے خلیفہ ہارون رشید پر ظلم کا دعویٰ کیا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ ہارون رشید نے اس کی ایک جاگیر پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ میں نے نصرانی کو بلوایا اور پوچھا: جس جاگیر کا تم نے دعویٰ کیا ہے ابھی وہ کس کے قبضے میں ہے؟

نصرانی:... امیر المومنین ہارون رشید کے قبضے میں!

قاضی ابو یوسف:... اس جاگیر کی آمدنی کون لیتا ہے؟

نصرانی:... امیر المومنین!.... چنانچہ میں نے اس کا شکوہ بھی دوسرے لوگوں کے اوراق کے ساتھ رکھ لیا۔

دوسرے دن جب عدالت کا دروازہ کھلا تو میں نے اپنی نشست سنبھالی اور یکے بعد دیگرے ان لوگوں کا نام پکارنے لگا جن کے نام میرے اوراق میں درج تھے۔ نصرانی کا نام بھی آیا اور میں نے اسے پکارا۔ وہ جب عدالت کے سامنے حاضر ہوا تو میں نے امیر المومنین کے خلاف اس کا شکایت نامہ پڑھا۔

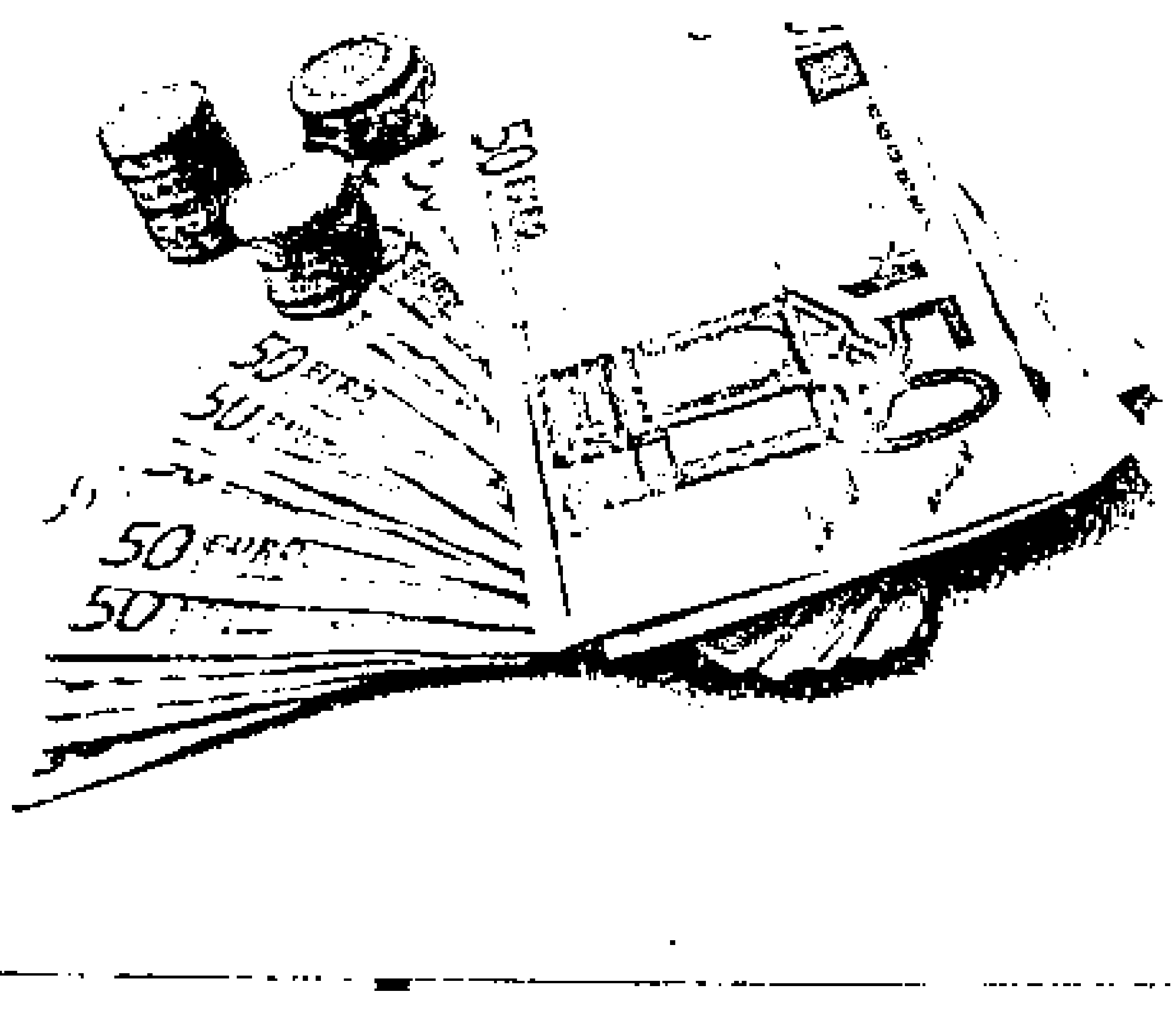

Marfat.com

امیر المومنین نے اپنے خلاف مقدمہ سن کر کہا: نصرانی نے جس جاگیر کا ذکر کیا ہے وہ تو ہم نے اپنے دادا ابو جعفر منصور سے وراثت میں پائی ہے۔

میں نصرانی کی طرف متوجہ ہوا اور کہا:

''امیر المومنین نے جو کچھ کہا ہے اسے تم نے سن لیا، کیا تمہارے مقدمے کی تائید میں کوئی گواہ ہے؟''

نصرانی گویا ہوا: میرے مقدمے میں کوئی گواہ تو نہیں ہے، البتہ آپ امیر المومنین سے قسم اٹھوائیں کہ یہ جاگیر انہی کی ہے۔

میں نے امیر المومنین سے پوچھا: کیا آپ قسم کھانے کو تیار ہیں؟!

امیر المومنین نے بھرے مجمع میں قسم کھائی اور نصرانی اپنے گھر لوٹ گیا۔

قاضی ابو یوسف نے کہا:

صرف اسی بات سے مجھے اپنے بارے میں خدشہ ہے۔

حاضرین نے پوچھا:

''بھلا اس سلسلے میں خدشے کی کون سی بات ہے، جب کہ آپ کے اوپر جو کچھ واجب تھا اسے آپ نے انجام دے دیا؟''

قاضی ابو یوسف نے کہا: ''امیر المومنین کو مدعی کے مد مقابل نہ بٹھانے کے سبب!''

(دیکھئے: حسن التقاضی، للکوثری 67.68)

Marfat.com

قیامت کے دن قاضی کو زنجیروں سے جکڑ کر لایا جائے گا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دس آدمیوں کا بھی والی بنا اور ان کے درمیان ان کی پسند و ناپسند کے فیصلے کیے:

جِیْءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَغْلُوْلَةً یَدَاهُ اِلٰی عُنُقِهٖ

ترجمہ: ''قیامت کے دن اس کو اس حالت میں پیش کیا جائے گا کہ اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ زنجیر سے باندھے ہوئے ہوں گے''۔

فَاِنْ حَکَمَ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ

ترجمہ: ''پس اگر تو اس نے اللہ کے نازل شدہ احکام کے مطابق فیصلے کیے ہوں گے''۔

وَلَمْ یَرْتَشِ فِیْ حُکْمِهٖ وَلَمْ یَخِفْ فَکَّ اللّٰهُ عَنْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

ترجمہ: ''اپنے فیصلے کے عوض میں نہ رشوت لی ہوگی اور نہ حق کے فیصلہ میں کسی سے ڈرا ہوگا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آزادی عطا کریں گے جس دن اس کی قید کے سوا اور کوئی قید نہ ہوگی''۔

وَاِنْ حَکَمَ بِغَیْرِ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَارْتَشٰی فِیْ حُکْمِهٖ

ترجمہ: ''اگر اس نے اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلے نہیں کیے اور اپنے فیصلوں کے عوض رشوت اور ہدیہ لیا ہوگا''۔

شُدَّتْ یَسَارُهٗ اِلٰی یَمِیْنِهٖ وَرُمِیَ بِهٖ فِیْ جَهَنَّمَ

ترجمہ: ''تو اس کے بائیں ہاتھ کو دائیں کے ساتھ باندھ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا''۔

فَلَمْ یَبْلُغْ قَعْرَهَا خَمْسَمِائَةَ عَامٍ

ترجمہ: ''اور وہ اس کی گہرائی میں پانچ سو سال تک نہیں پہنچ سکے گا''۔

Marfat.com

قیامت کے دن قاضی سے سخت ترین محاسبہ کیا جائے گا

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

فیلقٰی من شدۃ الحساب

ترجمہ: ''قیامت کے دن عدل سے فیصلے کرنے والے کو پیش کیا جائے گا اور اس سے اتنا شدت سے حساب ہوگا''۔

فیتمنٰی انہ لم یقض بین اثنین فی تمرۃ قط

ترجمہ: ''وہ تمنا کرے گا کہ وہ کبھی دو افراد کے درمیان ایک کھجور کا بھی فیصلہ نہ کرتا''۔ [1]

قیامت کے دن سب سے پہلے ججوں سے حساب لیا جائے گا

حضرت محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے قاضیوں (یعنی فیصلے کرنے والوں) کو حساب کے لئے پیش کیا جائے گا۔ [2]

---

1 (أخرجه الامام أحمد في مسنده (84/6) الحديث (245/8)

2 (البدور السافرة أخرجه الدينوري في المجالسة)

Marfat.com

قیامت کے دن مرد سے اسکے گھر والوں کے متعلق پوچھا جائے گا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر حکمران سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کریں گے کہ اس نے ان میں اللہ کے حکم کو قائم رکھا یا ضائع کر دیا؟ حتیٰ کہ انسان سے اس کے گھر والوں کے متعلق بھی پوچھا جائے گا (کہ ان میں دینداری کی کتنی کوشش کی تھی)۔ 1

اولاد کے درمیان بھی عدل وانصاف کرنا ضروری ہے

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے والد نے اپنا کچھ مال مجھے ہبہ وہدیہ کر دیا تو میری والدہ عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا، جب تک آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر گواہ نہیں بنا لیتے، میں راضی نہیں ہوں گی۔ پس میرے والد رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ وہ آپ کو میرے ہبہ اور ہدیہ پر گواہ بنائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

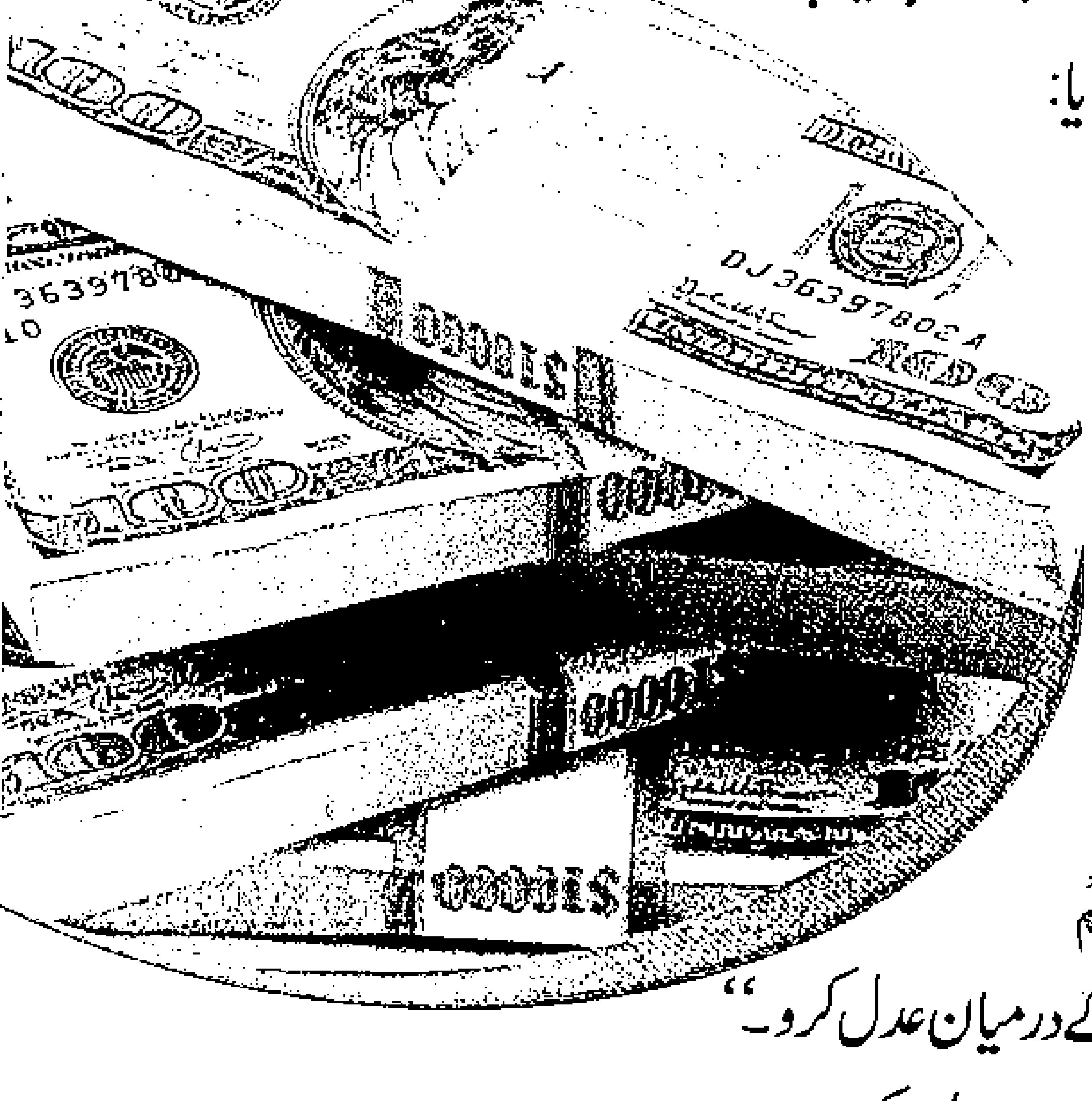

أَفَعَلْتَ هٰذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ؟

ترجمہ: ''کیا تم نے اپنی تمام اولاد کے ساتھ اس طرح (کا سلوک) کیا ہے؟''

انہوں نے عرض کیا، نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا فِيْ أَوْلَادِكُمْ

ترجمہ: ''اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو۔''

پس میرے والد واپس تشریف لائے اور وہ ہبہ واپس کر دیا۔ 2

---

1 (رواہ الطبرانی 2115)

2 (بخاری، کتاب الھبة وفضلھا التحریض علیھا 2586، مسلم، کتاب الھبات 1623/9-1

Marfat.com

کیا عورتیں بھی عدل کر کے عرش کا سایہ لے سکتی ہیں

مذکورہ بالا سایہ عرش والی حدیث کی شرح میں علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عورتیں بھی عدل کر کے عرش کا سایہ لے سکتی ہیں۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر اس کے دو بچے ہیں...تو دونوں میں عدل کرے...مثلاً یہ نہیں کہ جس نے اماں کا پیر دبایا اماں نے اس کی چائے میں بالائی ڈال دی اور جس نے پیر نہیں دبایا اس کو بغیر بالائی کے چائے پلا دی۔

اگر اللہ تعالیٰ نے مال زیادہ دیا ہے تو چار بچے ہیں تو سب کو برابر دے...کسی پر ظلم نہ کرے...زندگی میں تو لڑکی کو بھی لڑکے کے برابر حصہ دے۔

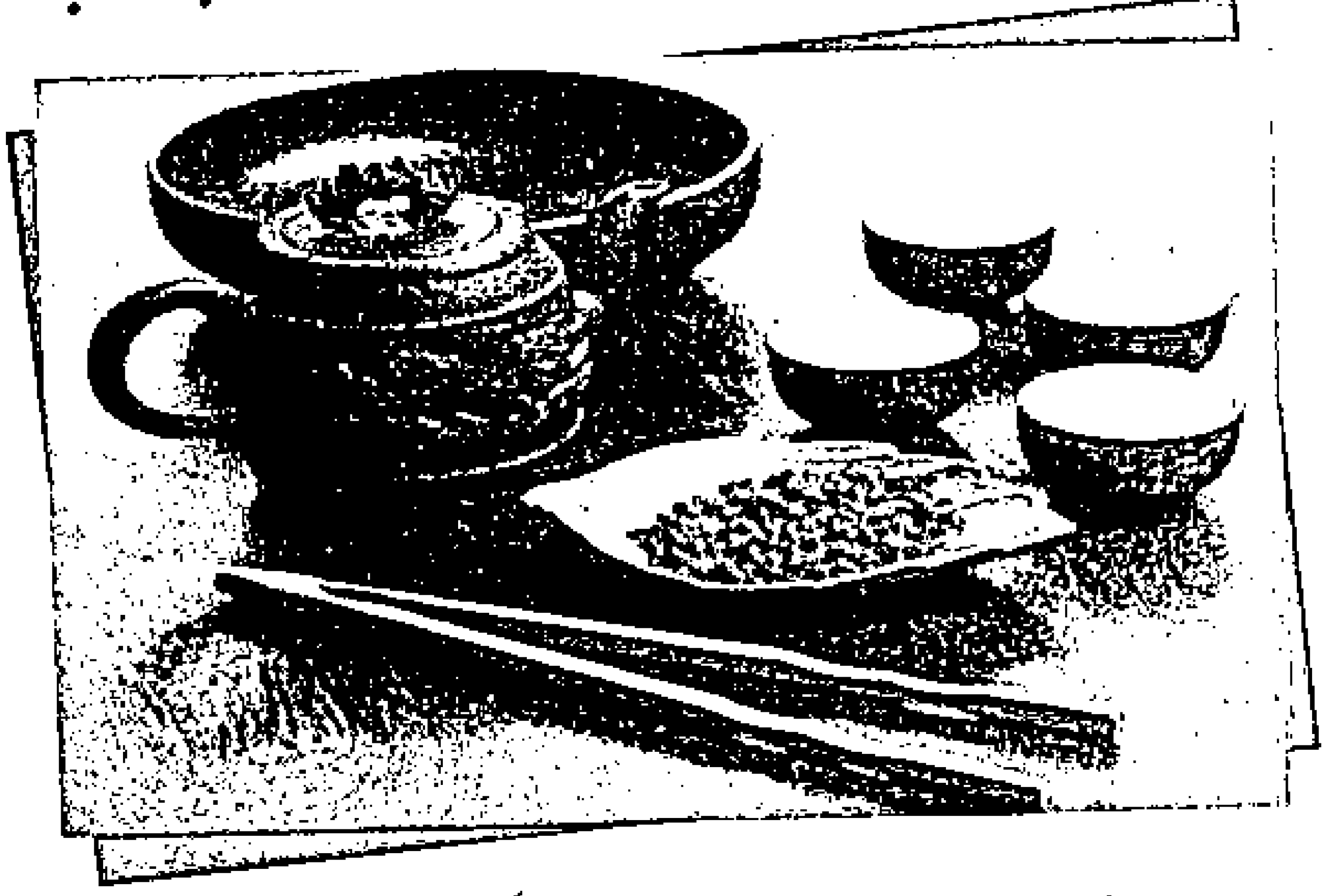

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دو حصہ لڑکے کا ایک حصہ لڑکی کا ہے... یہ تو مرنے کے بعد ہے...زندگی میں تو برابر دینا فرض ہے۔

مگر افسوس! کہ بیٹیوں کو مکھی کی طرح نکال کر پھینکتے ہیں...زندگی میں ہر بیٹے کے نام ایک ایک بنگلہ...ایک ایک کار مگر بیٹیوں کو جہیز دے دیا...اسے ہی کافی سمجھتے ہیں...وہ بھی تو اپنا ہی جگر کا ٹکڑا ہے۔

اگر اس کو بھی زندگی میں کوئی فلیٹ دے دو تو اس کے بچے بھی دعا دیں گے...مگر اس معاملہ میں لگ بھگ 70 فیصد لوگ غافل ہیں۔

مگر بڈھا تو اپنے مطلب کی سوچتا ہے کہ: بیٹا تو ہمیں کما کر کھلائے گا، ہمارا خیال رکھے گا، خدمت کرے گا...اور یہ بیٹیاں تو دوسرے گھر کی ہیں، یہ تو بیاہ کر چلی ہی جائیں گی۔

دوستو! اللہ پر بھروسہ کرو...بہت سے ایسے باپ ہیں جن کو تمام بیٹوں نے لات ماردی اور اب بیٹی ہی کے یہاں پڑے ہوئے ہیں...بیٹیاں اپنے باپ سے جتنی محبت کرتی ہیں بیٹے اتنی نہیں کرتے۔

(ازافادات مرشدی حضرت مولانا حکیم اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

امام عادل - حضرت حکیم محمد اختر رحمۃ اللہ علیہ

عارف باللہ حضرت مولانا حکیم اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک وعظ میں ارشاد فرمایا کہ عدل کرنے والا حاکم عرش کے سایہ میں ہوگا۔ آپ میں سے ہر شخص امام عادل بن سکتا ہے کیونکہ گھر کا ہر بڑا فرد اپنے گھر کا امام (سلطان، بادشاہ، امیر المومنین) ہوتا ہے لہٰذا آپ میں سے ہر شخص گھر کا امام (سلطان) ہے، اگر آپ کے گھر میں ٹی وی یا بے پردگی ہے تو گویا کہ آپ امام الفاسقین میں سے ہیں اور اگر آپ نے دین کی تبلیغ کر کے گھر والوں کو نمازی اور دین دار بنا دیا ہے تو آپ امام المتقین کہلائیں گے۔

اسی طرح ایک شخص یتیم ہے نہ ماں ہے نہ باپ، نہ بیوی، نہ بچے ہیں وہ شخص بھی امام عادل بن سکتا ہے کیونکہ ہر انسان کے پاس تو 6 فٹ کے جسم کے سلطنت ہے ہر انسان ٦ فٹ کے جسم کے ہر ہر عضو کا امام (بادشاہ) ہے جس کے سپاہیوں میں دل، دماغ، آنکھ، کان، ناک، زبان، ہونٹ، ہاتھ پیر وغیرہ شامل ہیں جو شخص اپنے جسم کی سلطنت کو گناہوں سے بچاتا ہے تو ایسا شخص بھی امام عادل ہے۔

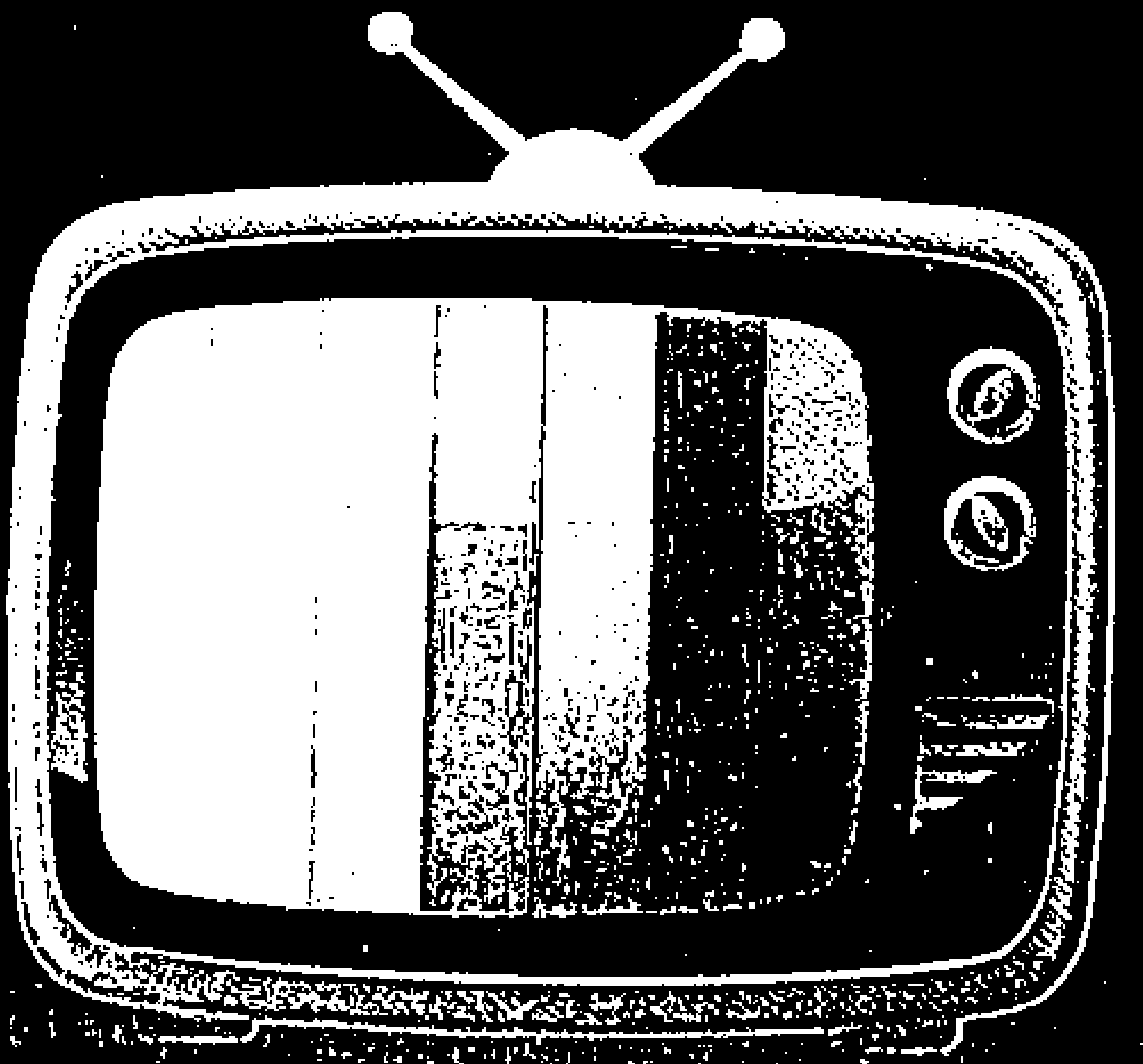

Marfat.com

لہٰذا اگر چاہتے ہو کہ امام عادل کا مقام مل جائے یعنی عرش کا سایہ نصیب ہو تو اپنے جسم کی مملکت پر عدل قائم کر دو۔ کانوں پر عدل قائم کرو یعنی کانوں پر ظلم نہ کرو، گانا نہ سنو، آنکھوں پر عدل قائم کرو یعنی نامحرموں کو، کسی کی بہو، بیٹی اور امرد لڑکوں کو نہ دیکھو، زبان پر عدل قائم کرو یعنی غیبت سے بچو، کسی کو ایذا نہ پہنچاؤ اسی طرح گالوں پر عدل قائم کرو یعنی داڑھیوں کو نہ منڈاؤ اسی طرح ٹخنوں پر عدل قائم کرو یعنی پاجامہ اور لنگی ٹخنوں سے نیچے نہ لٹکاؤ۔ خواتین بھی عدل قائم کریں یعنی بغیر برقع کے گھروں سے نہ نکلیں۔

لہٰذا ہر شخص امام عادل ہوسکتا ہے۔ دو گز کی جو زمین ہمیں ملی ہے ہم اس کے امیر، امام اور بادشاہ ہیں۔ سوال ہوگا کہ آنکھوں کے صوبہ میں بغاوت کیوں ہوئی، کیوں بدنظری کرتے تھے، کانوں کے صوبہ میں بغاوت کیوں ہوئی، گالوں کے صوبہ میں داڑھی منڈھا کر کیوں تم نے بغاوت ہونے دی، تم نے اپنے قلب کے ہیڈ کوارٹر اور دارالسلطنت سے اپنی قوت ارادیہ کی فوج سے ان صوبوں پر کیوں کرفیو نہیں لگایا لہٰذا جسم کی دو گز زمین کی مملکت پر جو شخص اللہ کی نافرمانی کرتا ہے، صوبوں کی بغاوت کو کنٹرول نہیں کرتا وہ امام عادل نہیں امام ظالم ہے اور جو شخص اس مملکت کو تابع فرمان الٰہی کر دیتا ہے قیامت کے دن انشاء اللہ اس کو امام عادل کا مقام حاصل ہوگا۔

Marfat.com

گناہوں سے بچنے پر سایہ عرش

عرش کا سایہ پانے والے خوش نصیبوں میں ایک وہ شخص ہوگا جسے حرام کا موں شراب، زنا، سود، رشوت وغیرہ کے بہت سے مواقع ملیں مگر وہ کہے کہ میرا رب مجھے دیکھ رہا ہے میں مر جاؤں گا مگر گناہ نہیں کروں گا تو ایسا شخص اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوگا۔

چنانچہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جُلَسَاءُ اللّٰهِ غَدًا أَهْلُ الْوَرَعِ وَالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا

ترجمہ: ''کل (قیامت میں) اللہ کے پاس بیٹھنے والے پرہیز گار اور دنیا سے کنارہ کشی کرنے والے لوگ ہوں گے''۔ (البدور السافرة وعزاه لابن لال في مكارم الاخلاق)

حرام سے بچنے والے عرش کے نیچے خوش گپیاں کریں گے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

ثَلاثَةٌ يَتَحَدَّثُونَ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ آمِنِينَ وَالنَّاسُ فِي الْحِسَابِ

ترجمہ: ''تین افراد امن وسکون کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ میں باتیں کر رہے ہوں گے، اور دیگر لوگ اس دن حساب وکتاب کی سختیوں میں ہوں گے'' اور وہ تین افراد ہیں:

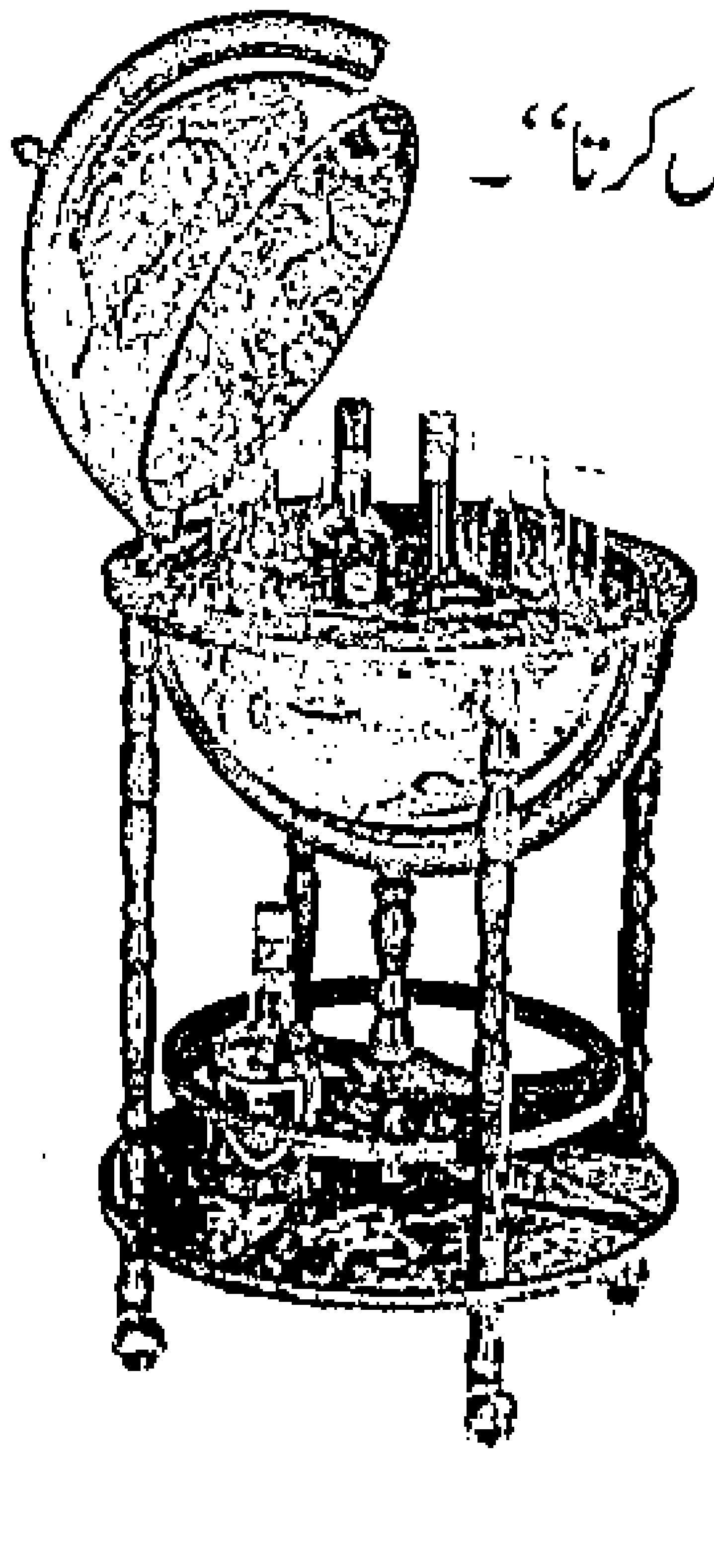

رَجُلٌ لَمْ تَأْخُذْهُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لائِمٍ

ترجمہ: ''وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی پروا نہیں کرتا''۔

وَرَجُلٌ لَمْ يَمُدَّ يَدَيْهِ إِلَى مَالا يَحِلُّ لَهُ

ترجمہ: ''دوسرا وہ آدمی جو اپنا ہاتھ اس جانب نہیں بڑھاتا جو اس کیلئے حلال نہیں ہے''۔

وَرَجُلٌ لَمْ يَنْظُرْ إِلَى مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ: ''اور تیسرا وہ بندہ جو اس چیز کی طرف نظر نہیں اٹھاتا جسے اللہ نے اس پر حرام ٹھہرایا ہے''۔

(عرش الٰہی کا سایہ پانے والے خوش نصیب)

Marfat.com

خوف خدا رکھنے والا شخص آخرت میں بے خوف ہوگا

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

وَعِزَّتِی لَا اَجْمَعُ عَلٰی عَبْدِی خَوْفَیْنِ اَوْ اَمْنَیْنِ

ترجمہ: ''اپنی عزت کی قسم میں اپنے بندے پر دو خوف یا دو امن جمع نہیں کروں گا''۔

اِذَا خَافَنِی فِی الدُّنْیَا اَمَنْتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ترجمہ: ''جب وہ دنیا میں مجھ سے ڈرے گا تو میں آخرت میں امن دوں گا''۔

وَاِذَا اَمِنَنِی فِی الدُّنْیَا اَخَفْتُہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ

''اور جب دنیا میں مجھ سے نڈر رہا تو آخرت میں اسے ڈراؤں گا''۔ 1

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا اقْشَعَرَّ جِلْدُ الْعَبْدِ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ

ترجمہ: ''جب بندے کا بدن خدا کے خوف سے کانپ جائے یعنی خدا کے خوف سے اس کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں''۔

تَحَاتَّتْ عَنْہُ ذُنُوْبُہٗ کَمَا یَتَحَاتُّ عَنِ الشَّجَرَۃِ الْیَابِسَۃِ وَرَقُھَا

ترجمہ: ''تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں۔ جیسے سوکھے ہوئے درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں''۔ 2

---

1 (ابن حبان، ترغیب)

2 (بیہقی، ترغیب)

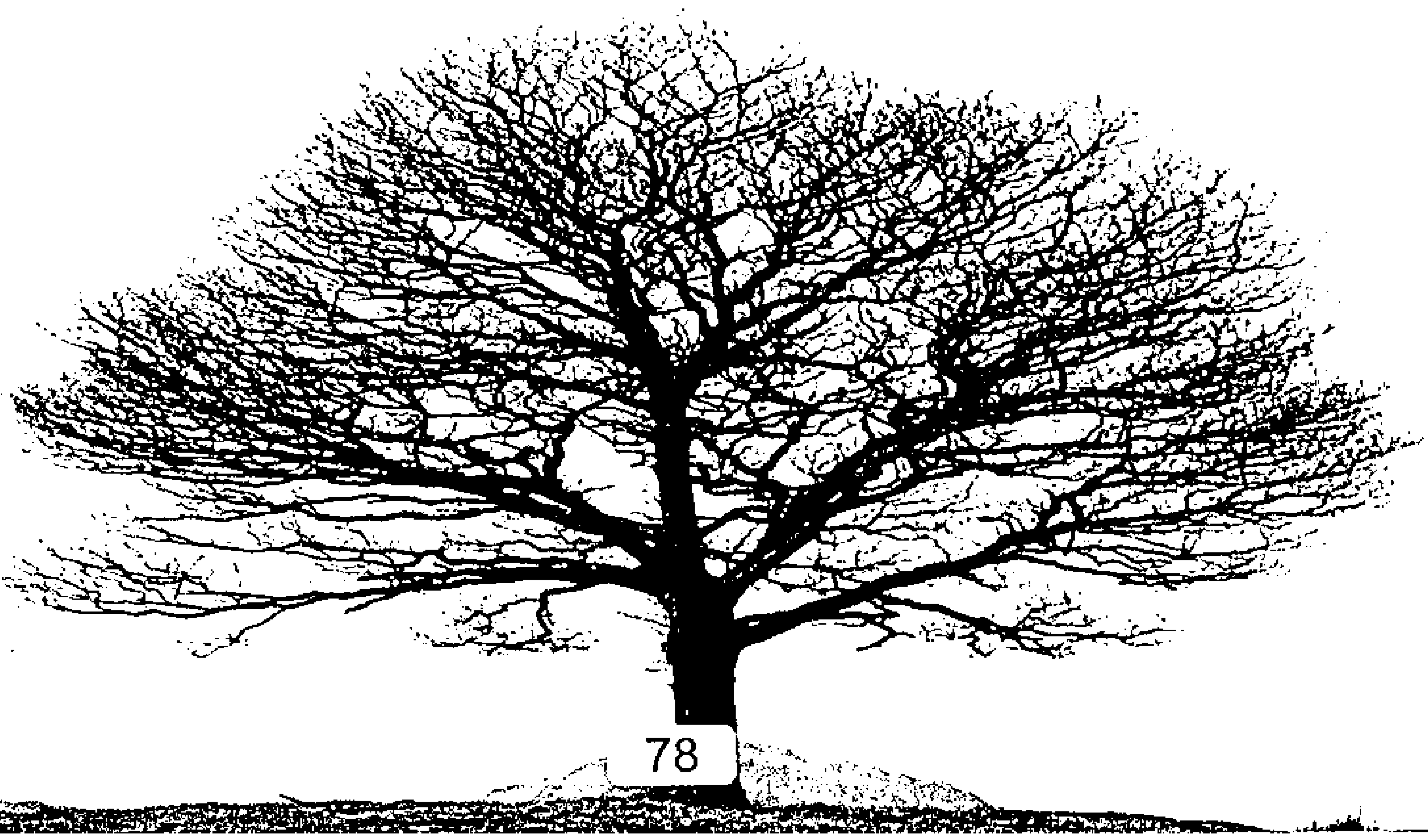

Marfat.com

گناہوں سے بچنے والا، شیطان کے پندرہ دشمنوں میں سے ایک ہے

حضرت فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب تنبیہ الغافلین میں وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت نقل فرمائی ہے۔ اس میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان سے پوچھا کہ اے ملعون تیرے کتنے دشمن ہیں۔ تو شیطان نے جواب دیا کہ آپ اور آپ کی امت میں سے پندرہ قسم کے لوگ میرے دشمن ہیں:

① اَوَّلُھُمْ اَنْتَ.... سب سے پہلے دشمن آپ ہیں۔

② اِمَامٌ عَادِلٌ.... عادل بادشاہ اور عادل حکام۔

③ غَنِیٌّ مُتَوَاضِعٌ.... متواضع مالدار۔

④ تَاجِرٌ صَادِقٌ.... سچا تاجر۔

⑤ عَالِمٌ مُتَخَشِّعٌ.... خشوع کرنے والا ایکسو عالم۔

⑥ مُؤمِنٌ رَحِیْمُ الْقَلْبِ.... خیر خواہی کرنے والا مومن۔

⑦ مُؤمِنٌ رَحِیْمُ الْقَلْبِ.... رحم دل، نرم دل مؤمن۔

⑧ تَائِبٌ ثَابِتٌ عَلَی التَّوْبَۃِ .... توبہ کرکے ثابت قدم رہنے والا۔

⑨ مُتَوَرِّعٌ عَنِ الْحَرَامِ.... حرام سے پرہیز کرنے والا۔

⑩ مُؤمِنٌ یَدِیْمُ عَلَی الطَّھَارَۃِ.... ہمیشہ طہارت پر رہنے والا مومن۔

⑪ مُؤمِنٌ کَثِیْرُ الصَّدَقَۃِ.... کثرت سے صدقہ کرنے والا مومن۔

⑫ مُؤمِنٌ حَسَنُ الْخُلْقِ مَعَ النَّاسِ.... لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش کرنے والا مومن۔

⑬ مُؤمِنٌ یَنْفَعُ النَّاسَ.... لوگوں کو نفع پہنچانے والا مومن۔

⑭ حَامِلُ الْقُرآنِ یَدِیْمُ عَلٰی تِلَاوَتِہٖ.... قرآن کریم کی ہمیشہ تلاوت کرنے والا مومن۔

⑮ قَائِمٌ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ.... رات میں ایسے وقت تہجد اور نفل پڑھنے والا جس وقت سب لوگ سو چکے ہوں۔

(تنبیہ الغافلین، 479)

Marfat.com

حفاظت نظر پر سایہ عرش

اللہ کے عرش کے سایہ میں رہنے والے خوش نصیب لوگوں میں سے ایک وہ شخص ہے جسے کوئی شریف خاندانی اور حسین و جمیل عورت گناہ کی دعوت دے اور وہ اکیلے میں اللہ سے ڈرتا ہوا اور خوف خدا کے سبب اس فعل بد سے اپنے آپ کو بچائے، تو قیامت کے روز اسے عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا۔ چنانچہ حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

رَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ

ترجمہ: ''وہ مرد جسے حسب نسب والی خوبصورت عورت دعوت گناہ دے''۔

فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ ترجمہ: ''لیکن وہ کہہ دے میں اللہ سے ڈرتا ہوں''۔

اس حدیث مبارک سے درج ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

حدیث میں ''اِمْرَأَۃٌ'' ''ذَاتُ مَنْصَبٍ'' کے الفاظ استعمال ہوئے، جس کا مطلب ہے کہ برائی کی دعوت دینے والی عورت معزز بھی ہے اور صاحب جمال بھی ہے۔ اس لئے کہ بعض بازاری عورتیں ہوتی ہیں، ایسی گندی عورتوں سے تو ہر کوئی دامن بچا کے گزرتا ہے کہ کہیں اس کی برائی کے چھینٹے مجھے رسوا نہ کردیں مگر جب عورت بھی بازاری نہ ہو، خاندانی اور حسن و جمال والی ہے، ایسے میں بڑے بڑے پارسا بھی بہک جاتے ہیں، اس وقت اللہ گناہ سے بچنے کی توفیق دے دے تو یہ کمال ہے، ایسے باکمال کام کا اجر بھی عظیم ہے۔

اسی طرح اس حدیث میں الفاظ استعمال ہوئے ہیں: ''فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ'' ''وہ کہے میں اللہ سے ڈرتا ہوں''۔ یعنی اللہ کے خوف اور ڈر کی قید لگائی گئی ہے اس لئے کہ بہت سے مرد اور بہت سی عورتیں زنا کاری سے اللہ کے خوف سے نہیں بچتے بلکہ اس وجہ سے وہ یہ کام نہیں کرتے کہ اس سے ان کی شرافت پر حرف آتا ہے یا دوسرے مطلع ہوسکتے ہیں۔ ظاہر ہے ان کا زنا سے باز رہنا اللہ کے خوف اور ڈر سے نہیں ہوتا بلکہ اس لئے ہوتا ہے کہ شرافت پر حرف نہ آئے یا لوگ مطلع نہ ہوں اللہ کے عرش کا سایہ صرف اسے نصیب ہوگا جو خوف الٰہی سے ان کاموں سے رک جاتا ہے۔ فائدے کی غرض سے اس مضمون سے متعلق مزید احادیث نقل کرتے ہیں۔

Marfat.com

خوف خدا جہنم سے نکلنے کا سبب ہے

حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا:

اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَکَرَنِیْ یَوْمًا

ترجمہ: ''اس کو دوزخ سے نکال لاؤ جس نے مجھے کسی دن یاد کیا تھا''۔

اَوْ خَافَنِیْ فِیْ مُقَامٍ ترجمہ: ''یا کسی دن مجھ سے ڈرا ہو''۔

ایک حدیث کے مطابق سات لوگوں میں وہ شخص بھی شامل ہے جو اپنی نگاہ کو حرام کردہ چیز دیکھنے سے جھکا لیتا ہے...اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں جاگ کر پہرہ دیتی ہے...اور وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے آنسو بہائے۔

قیامت کے دن تین آنکھیں میدان حشر میں نہیں روئیں گی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

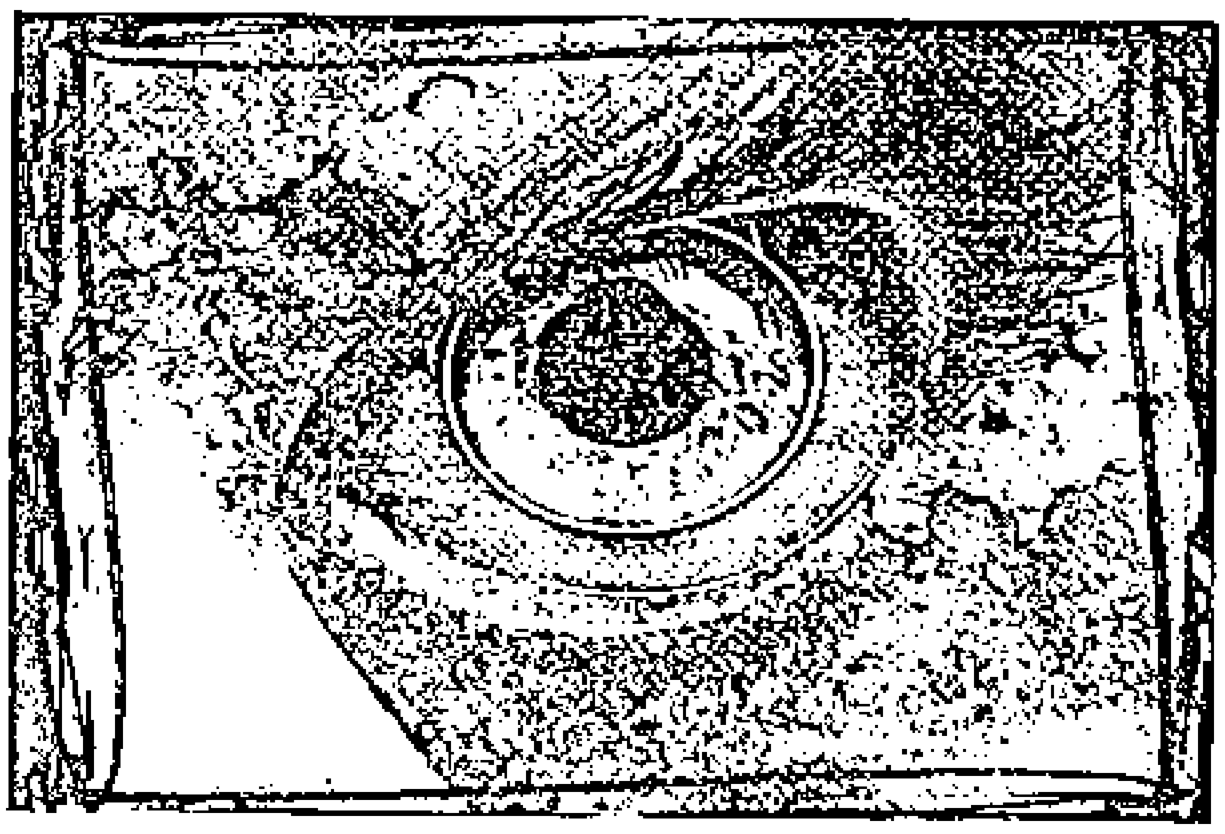

کُلُّ عَیْنٍ بَاکِیَۃٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَّا

ترجمہ: ''قیامت کے دن ہر آنکھ رو رہی ہوگی، مگر تین آنکھیں میدان حشر میں نہیں روئیں گی''۔

❶ عَیْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ

ترجمہ: ''وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو نہیں دیکھتی تھی''۔

❷ عَیْنٌ سَهِرَتْ تَحْرُسُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

ترجمہ: ''اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں نگہبانی کرتے ہوئے جاگتی تھی''۔

❸ وَعَیْنٌ خَرَجَ مِنْهَا مِثْلُ رَأْسِ الذُّبَابِ دَمْعَۃٌ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

ترجمہ: ''اور وہ آنکھ جس سے خوف خدا کے سبب مکھی کے سر کے برابر بھی آنسو نکلا ہو''۔

---

1 (رواہ البیہقی فی الاسماء والصفات عن ابی ہریرۃ. وھو فی الکنز برقم 63563 وضعیف الجامع 3238)

2 (اخرجه ابونعیم)

Marfat.com

نظر کی حفاظت کرنے والا عرش کے سایہ میں ہوگا

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! تیرے ساتھ قدس کی باڑھ میں کون رہے گا، اور اس دن تیرا سایہ کون حاصل کر پائے گا جس دن تیرے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا؟

فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی آنکھوں سے زنا نہیں کرتے، اپنے مالوں میں سود تلاش نہیں کرتے، اور اپنے فیصلوں پر رشوت نہیں لیتے۔

نظر کی حفاظت پر حلاوت ایمانی نصیب ہوگی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار عزوجل کی طرف سے بیان فرمایا:

اَلنَّظْرَةُ سَهْمٌ مَسْمُوْمٌ مِنْ سِهَامِ اِبْلِيْس

ترجمہ: ''نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے''۔

مَنْ تَرَكَهَا مِنْ مَخَافَتِيْ أَبْدَلْتُهُ اِيْمَانًا يَجِدُ حَلَاوَتَهُ فِيْ قَلْبِهٖ

ترجمہ: ''جو شخص میرے خوف کی وجہ سے اسے روک لے گا میں اس کے عوض اسے ایسے ایمان سے مالا مال کروں گا۔ جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا''۔

---

1 (رواہ العیشونی فی فوائدہ بحوالہ الفوائد 522/1)

2 (رواہ الطبرانی ورواہ الحاکم)

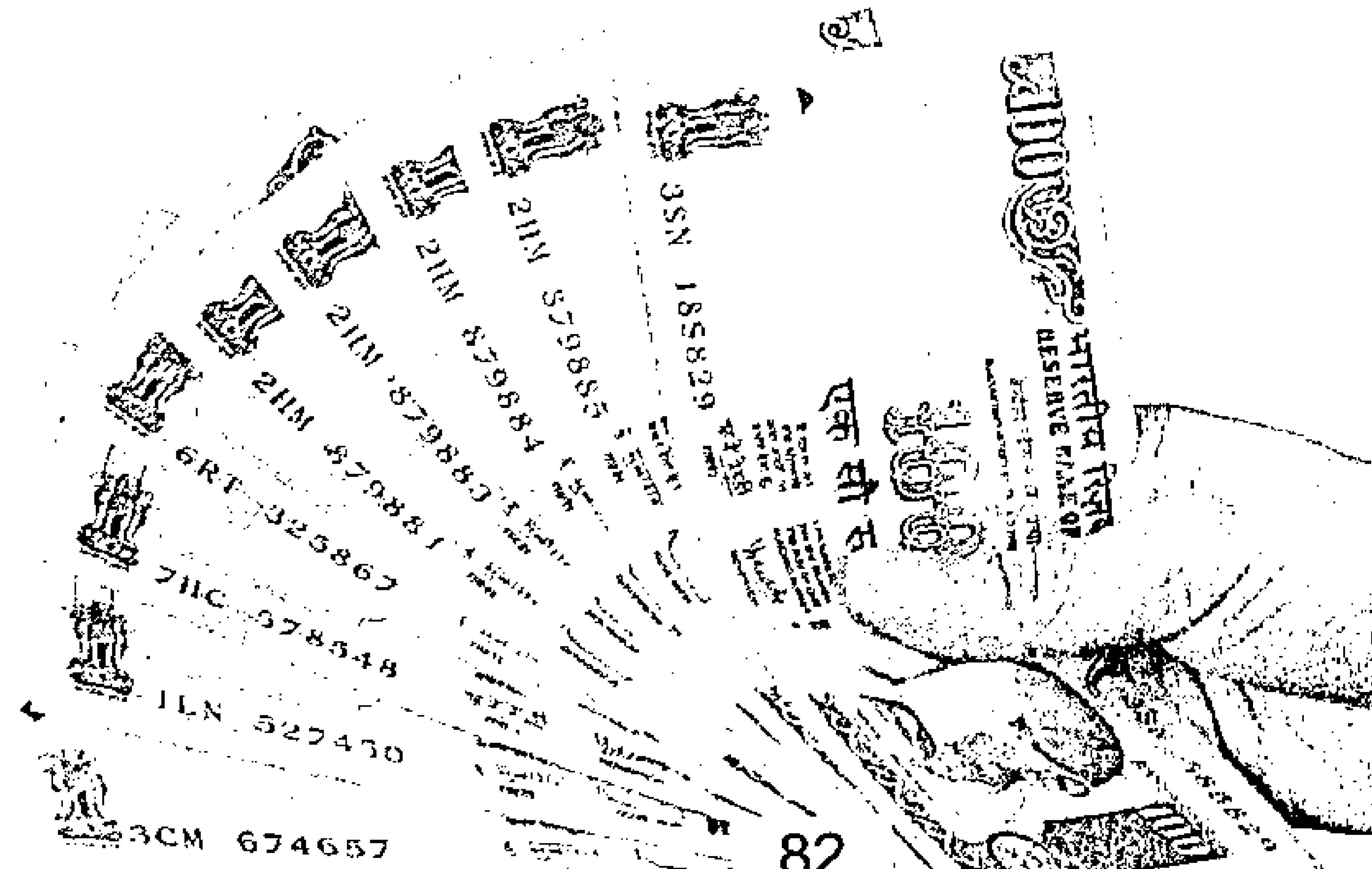

Marfat.com

پاکیزہ قلب آدمی سے اللہ کلام فرمائیں گے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ثَلاثَةٌ هُمْ حَدَّثَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: ''تین قسم کے لوگ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن گفتگو کریں گے''۔

① رَجُلٌ لَمْ يَمْشِ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ بِمَرَاءٍ قَطُّ

ترجمہ: ''وہ شخص جو دو آدمیوں کے درمیان تکبر سے نہ چلا ہوگا''۔

② وَرَجُلٌ لَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِزِنًا قَطُّ

ترجمہ: ''وہ شخص جس نے اپنے دل میں کبھی زنا کرنے کا ارادہ نہ کیا ہوگا''۔

③ وَرَجُلٌ لَمْ يَخْلِطْ كَسْبَهُ بِرِبًا

ترجمہ: ''وہ شخص جس نے اپنی کمائی کے ساتھ سود کی ملاوٹ نہیں کی ہوگی''۔

(أخرجه ابونعيم فی الحلية 263/3، وتاريخ اصبهان 294/2، حلية الا ولياء، الحديث 4026، ج 3، ص 302)

Marfat.com

بادشاہ مصر کی بیوی کا حضرت یوسف علیہ السلام کو گناہ کی دعوت دینا

زلیخا بادشاہ مصر کی بیوی تھی اور حضرت یوسف علیہ السلام اس کے شوہر کے غلام تھے۔ مصر کی اس حسین ترین اور مالدار عورت زلیخا نے جب حضرت یوسف علیہ السلام کو گناہ کرنے کی دعوت دی تو حضرت یوسف نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کو یوسف علیہ السلام کا تقویٰ اتنا پسند آیا کہ اللہ نے اس واقعہ کو قرآن کا حصہ بنا دیا۔ چنانچہ سورۃ یوسف میں اللہ تعالیٰ فرمایا ہے:

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۭ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿32﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۭ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْۗءَ وَالْفَحْشَاۗءَ ۭ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿42﴾

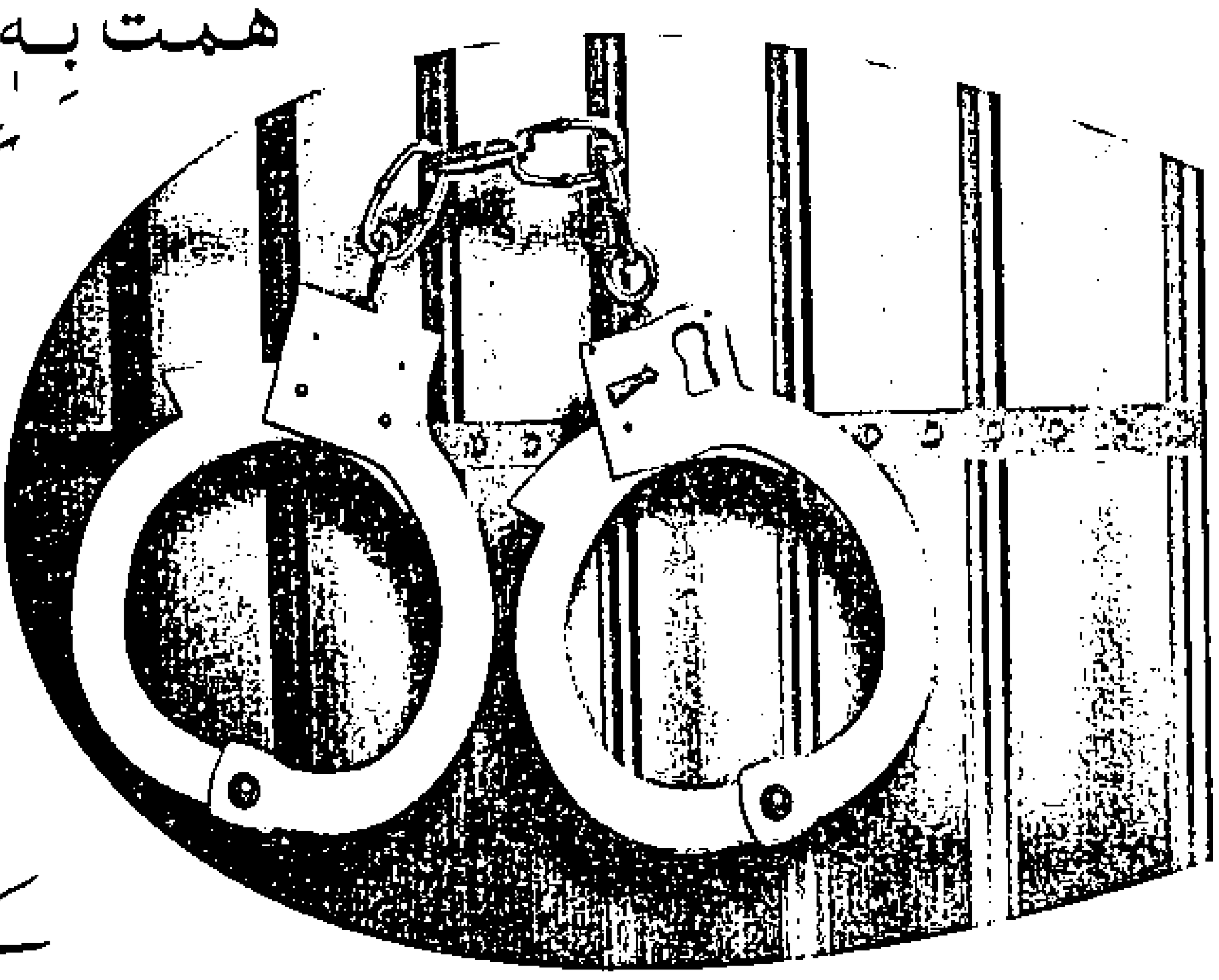

ترجمہ: ”اور پھسلایا یوسف کو اس عورت نے جس کے گھر میں وہ رہتے تھے اپنے نفس کے معاملے میں اور بند کر دیئے دروازے اور بولی آ میرے پاس، یوسف علیہ السلام نے کہا خدا کی پناہ، وہ میرا مربی ہے جس نے مجھے عزت سے رکھا بلاشبہ بھلائی نہیں پاتے وہ لوگ جو نا انصاف ہیں اور البتہ عورت نے یوسف علیہ السلام سے ارادہ بد کیا اور وہ بھی اگر اپنے پروردگار کے برہان کو نہ دیکھ لیتے تو برا ارادہ کر لیتے لیکن خدا کی برہان دیکھنے کی وجہ سے برا خیال بھی نہیں کیا اس طرح ہوا تاکہ ہٹائیں ہم اس سے برائی اور بے حیائی کو بے شک وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھے۔ (سورۃ یوسف، آیت 24-23)

زلیخا نے ہر طریقے سے ان سے بدفعلی کرانے کی کوشش کی لیکن یوسف علیہ السلام اس سے بچتے رہے اور گھر سے باہر چلے آئے۔ زلیخا نے قید اور دردناک سزا دینے کی دھمکی دی جس کے جواب میں فرمایا۔

Marfat.com

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْهِ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَاَکُنْ مِّنَ الْجَاهِلِیْنَ

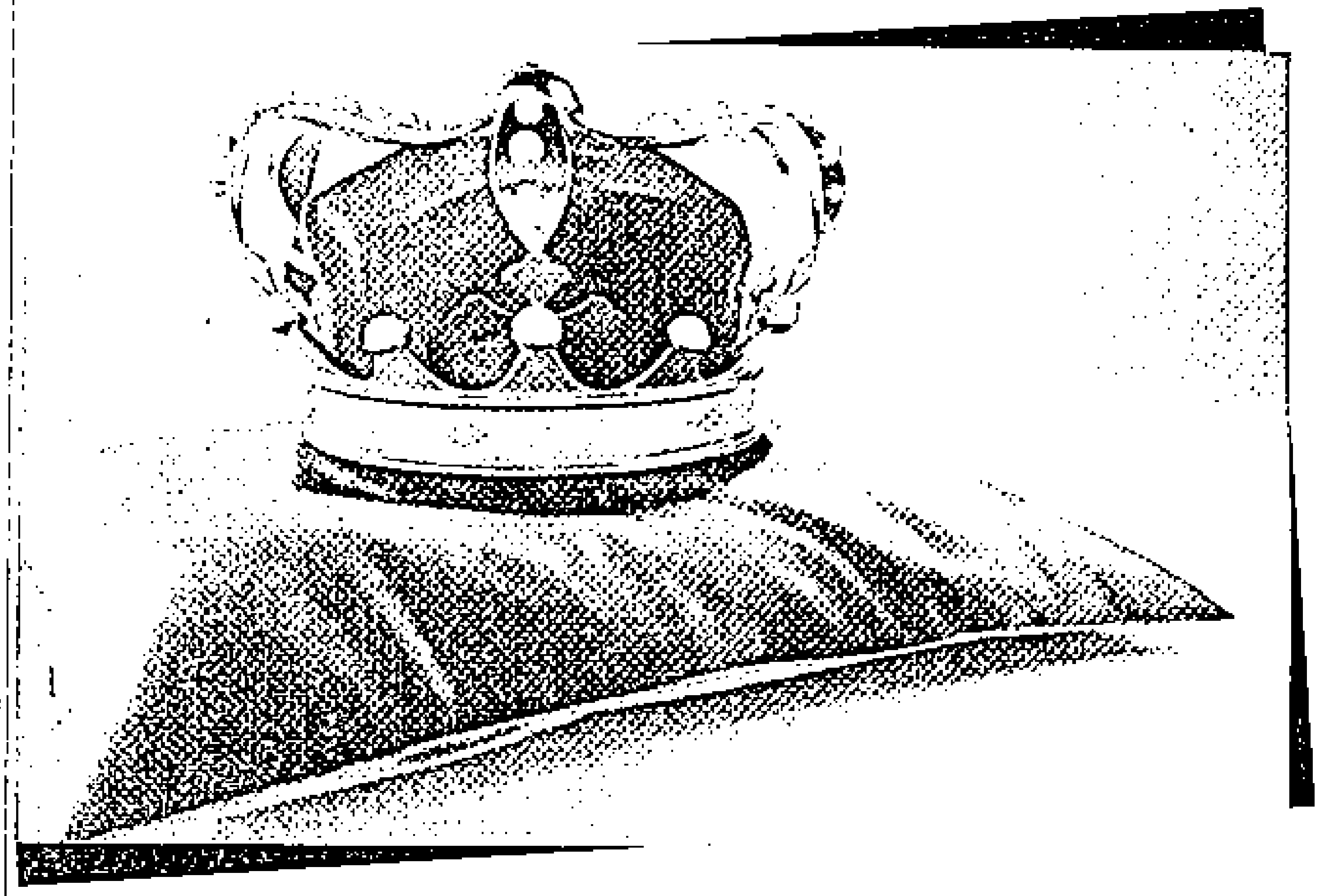

ترجمہ: ''یوسف علیہ السلام نے کہا اے میرے رب مجھ کو قید خانہ زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس بات کے کہ جس کی طرف یہ مجھ کو بلاتی ہیں۔ اور اگر تو نہ دفع کرے گا مجھ سے ان کا فریب تو شاید میں مائل ہو جاؤں ان کی طرف اور ہو جاؤں میں جاہلوں میں سے۔ 1

اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ایک عرصہ دراز تک عصمت اور عفت کی حفاظت کی وجہ سے جیل جانے کی مصیبتوں کو برداشت کرتے رہے آخر ایک وقت آیا کہ زلیخا نے خود ہی اپنی غلطی کا اقرار کر کے کہا:

اَلْاٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِیْنَ

ترجمہ: ''اب سچی بات کھل گئی ہے میں نے یوسف کو پھسلایا تھا اس کے نفس سے اور وہ سچے لوگوں میں سے ہے''۔ 2

آخر اسی عصمت اور عفت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو تخت و تاج کا مالک بنایا اور جو کام زلیخا حرام طریقے سے کرانا چاہتی تھی اللہ تعالیٰ نے نکاح کے ذریعہ اس کام کو حلال کیا۔ سچ ہے

مَنْ کَانَ لِلّٰهِ کَانَ اللّٰهُ لَهٗ ترجمہ: ''جو اللہ کا ہوتا ہے اللہ اس کا ہو جاتا ہے''۔

تو جو برے کام کو اللہ کے خوف سے چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنے آغوش رحمت میں لے لیتا ہے اور قیامت کے روز عرش الٰہی کے سایہ تلے جگہ دے گا۔

---

1 (سورۃ یوسف، 33)

2. (سورۃ یوسف)

Marfat.com

امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی پاکدامنی اور تقویٰ کا ایک قصہ

امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ ایک خوبصورت نوجوان عالم تھے۔ شروع شروع میں آپ بزاز (کپڑے بیچنے) کا کام کیا کرتے تھے اور کپڑوں کی گٹھری کندھے پر ڈال کر گلی گلی گھوم کر فروخت کیا کرتے تھے۔ آپ کا گزر ایک ایسی گلی سے ہوا جہاں ایک بیوہ امیرزادی رہا کرتی تھی۔

اس کی باندیوں کو مالکہ کی نیت بد کا پتہ تھا۔ اس کے لئے وہ ایسی نوجوان تلاش کیا کرتی تھیں۔ باندیوں نے مالکہ کو اطلاع دی کہ ایک بڑا خوبصورت نوجوان اس گلی میں کپڑا فروخت کرنے آیا ہے۔ اس نے ایک لونڈی کو بھیج کر امام صاحب کو ادھر بلوایا۔ امام صاحب کے حسن و جمال کو دیکھ وہ فریفتہ ہوگئی اور کپڑا خریدنے کی بجائے لگاؤ و محبت کی باتیں کرنے لگی۔ امام صاحب نے زنا کی مذمت پر وعظ و تلقین فرمائی۔ پھر بھی اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے امام موصوف کے دل میں ایک نئی ترکیب پیدا فرمادی۔ امام صاحب نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اس سے کہا مجھے سخت پاخانہ لگا ہوا ہے مجھے رفع حاجت کی جگہ بتادو۔ آپ جب قضائے حاجت کے لئے اس بالاخانے سے نیچے اترے تو باورچی خانے کی وہ نالی جو گھر سے باہر جاتی تھی اس کے سیاہ کیچڑ کو اپنے تمام لباس اور چہرے پر مل لیا اور اس ہیئت میں اس کے سامنے آگئے۔ اس نے یہ حرکت وکیفیت دیکھی تو اس کا دل آپ سے اچاٹ ہوگیا۔ امام موصوف اپنی گٹھری اٹھا کر باہر نکل گئے اور اللہ کا شکر ادا کیا۔

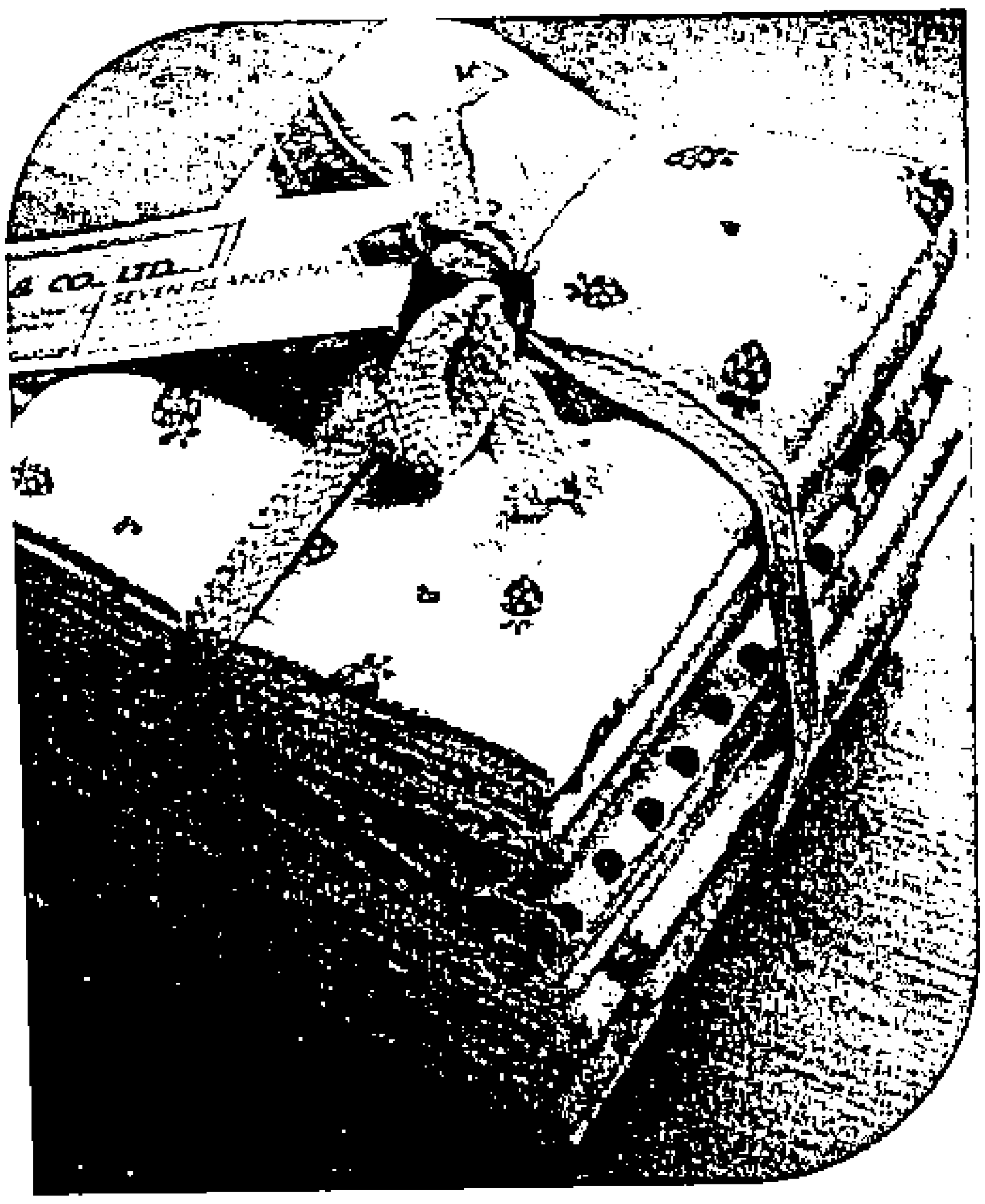

ایسے ہی لوگوں کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن عرش الٰہی کا سایہ پانے کی بشارت دی ہے۔

Marfat.com

خوش نصیب نمبر 5

کثرت سے مسجد جانے پر عرش کا سایہ

عرش کا سایہ پانے والے خوش نصیبوں میں ایک وہ شخص بھی ہے جس کا دل مسجد میں جانے کے لئے بے چین رہتا ہو جو کاروبار کے لئے جاتا ہے مگر اس کا دل ودماغ مسجد میں لٹکا ہوا رہتا ہے۔ جیسے ہی اذان ہوتی ہے وہ مسجد کی طرف چل پڑتا ہے چاہے لاکھ گاہک کھڑے ہوں چاہے 10 لاکھ کا فائدہ ہی کیوں نہ ہو وہ جماعت کی نماز نہیں چھوڑتا۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ ہر وقت مسجد میں بیٹھا رہے اور کاروبار نہ کرے بلکہ مسجد سے باہر رہتے ہوئے بھی اس کا دل مسجد سے وابستہ رہتا ہے۔ مسجد کی تعمیر و ترقی اور حفاظت کی فکر اسے لاحق رہتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اسے اللہ کے گھر سے اتنی محبت ہے تو گھر والے سے یعنی اللہ تعالیٰ سے کتنی ہوگی؟ اور یہ حدیث میں مسجد میں رہ کر عبادت میں دیر تک مشغول رہنے کی فضیلت، اہمیت پر دلالت کرتی ہے اور ضرورتاً مسجد سے باہر رہتے ہوئے دل مسجد میں لگے رہنے کی۔ مولانا اسعد اللہ صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کا کیا خوب شعر ہے:

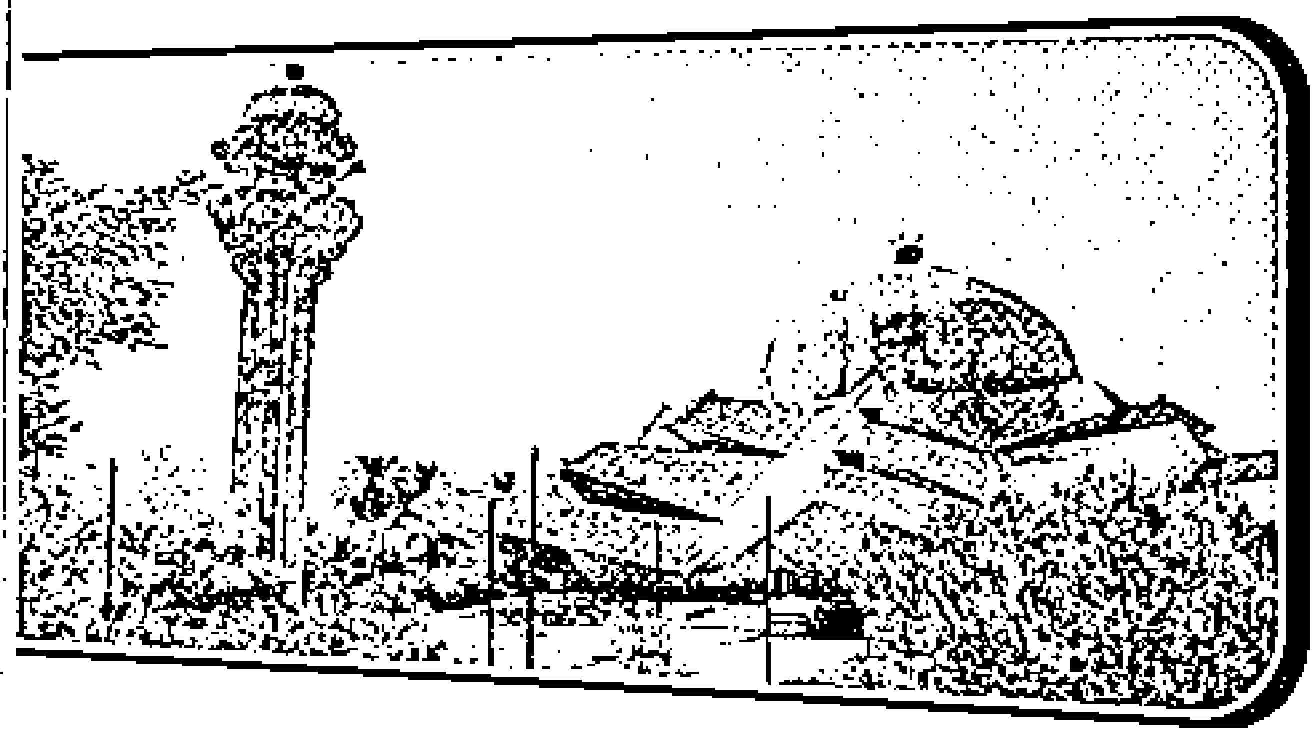

گو ہزاروں شغل ہیں دن رات میں
لیکن اسعد آپ سے غافل نہیں
دنیا کے مشغلوں میں بھی یہ باخدا ہے
یہ سب کے ساتھ رہ کے بھی سب سے جدا ہے

حدیث شریف میں مسجد سے محبت رکھنے کے بارے میں یہ ارشاد ہے:

اس آدمی کو روز قیامت عرش کا سایہ نصیب ہوگا۔

جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا ہے۔ حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

وَرَجلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدَ

ترجمہ: ''ایسا آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہے''۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں:

Marfat.com

إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ إِلَيْهِ

ترجمۃ: ''اس سے مراد وہ شخص ہے کہ جب وہ مسجد سے باہر آتا ہے تو جب تک دوبارہ مسجد میں نہ لوٹ آئے اس کا دل مسجد کی طرف لگا رہتا ہے''۔

امام نووی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ بالا ارشاد کی شرح میں لکھا ہے:

اس کا معنی مسجد میں ہمیشہ بیٹھے رہنا نہیں، بلکہ مقصود مساجد اوران میں نماز باجماعت سے چمٹے رہنا ہے۔ مساجد اوران میں ہونے والے اعمال سے شدید محبت ہو۔

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ حدیث کے فوائد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَفِيْهِ فَضِيْلَةُ مَنْ يُلَازِمُ الْمَسْجِدَ لِلصَّلَاةِ مَعَ الْجَمَاعَةِ

ترجمۃ: ''اوراس حدیث پاک میں باجماعت نماز کے لئے مسجد کے ساتھ چمٹنے والے کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔

لِأَنَّ الْمَسْجِدَ بَيْتُ اللّٰهِ، وَبَيْتُ كُلِّ تَقِيٍّ

ترجمۃ: ''کیونکہ مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اور ہر متقی (شخص) کا گھر ہے''۔

وَحَقِيْقٌ عَلَى الْمَزُوْرِ إِكْرَامُ الزَّائِرِ، فَكَيْفَ بِأَكْرَمِ الْكُرَمَاءِ

ترجمۃ: ''اور میزبان پر مہمان کی تکریم واجب ہوتی ہے اور (تمام) سخیوں سے بڑے سخی (اللہ تعالیٰ) کی (جانب سے اپنے مہمان کی) تکریم کیسے ہوگی؟''۔

(الموطاء کتاب الشعر، باب ماجاء فی المتحابین فی اللہ، جزء من رقم الحدیث 14،952/2/2)

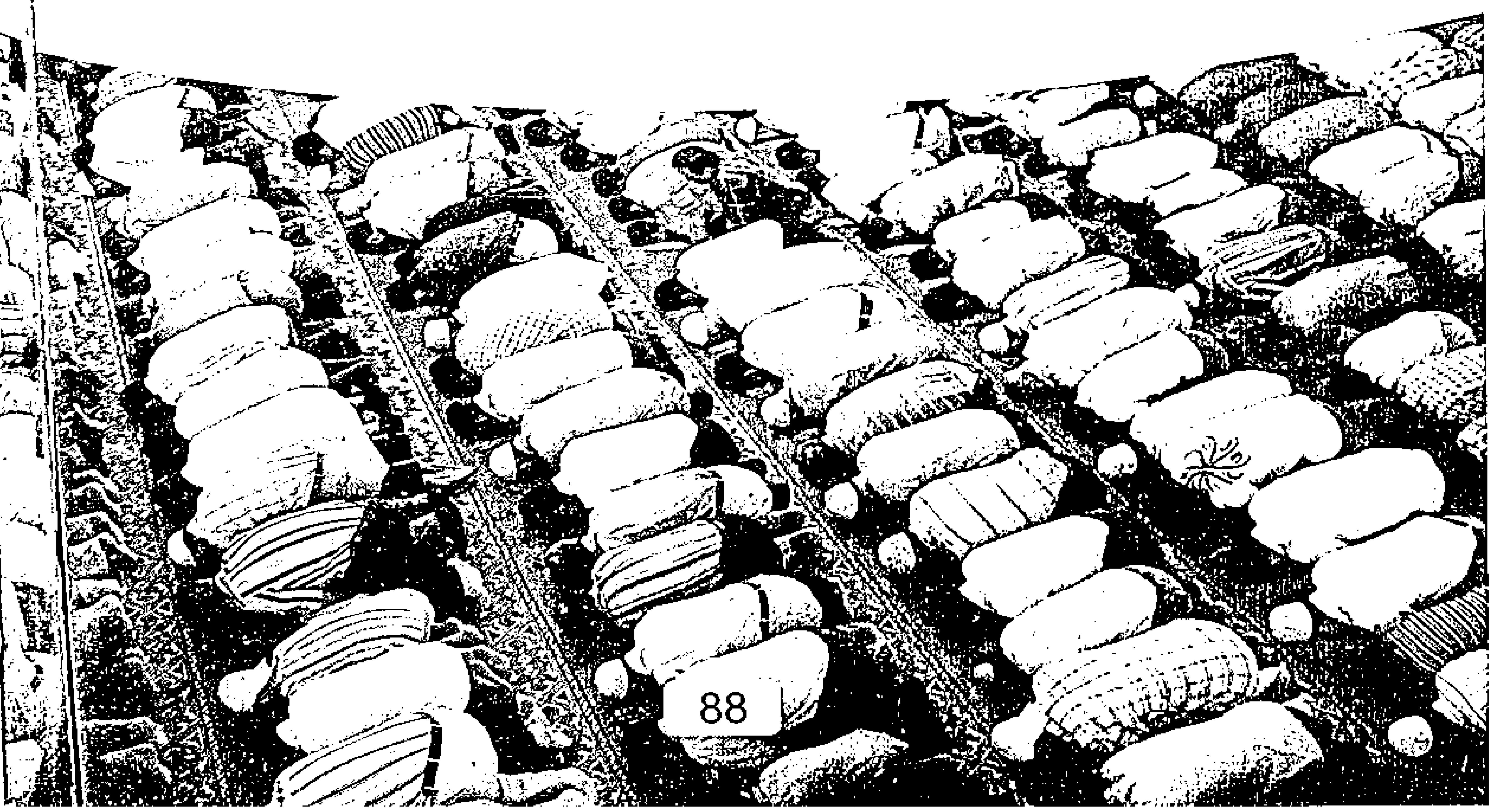

Marfat.com

سخت سردی واندھیرے میں مسجد جانے والے عرش کے سایہ میں ہونگے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ أَظَلَّهُ اللّٰهُ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ

ترجمہ: ''تین خصلتیں جس میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس کو اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائیں گے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا''۔

1. اَلْوُضُوْءُ عَلَى الْمَكَارِهِ

ترجمہ: ''تکلیف دہ مواقع میں وضو کرنا''۔

2. وَالْمَشْيُ اِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ

ترجمہ: ''تاریکی کے اوقات میں (بھی) مساجد کی طرف (نماز کے لئے) جانا''۔

3. وَاِطْعَامُ الْجَائِعِ

ترجمہ: ''بھوکے کو کھانا کھلانا''۔ [1]

اندھیرے میں مسجد جانے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے

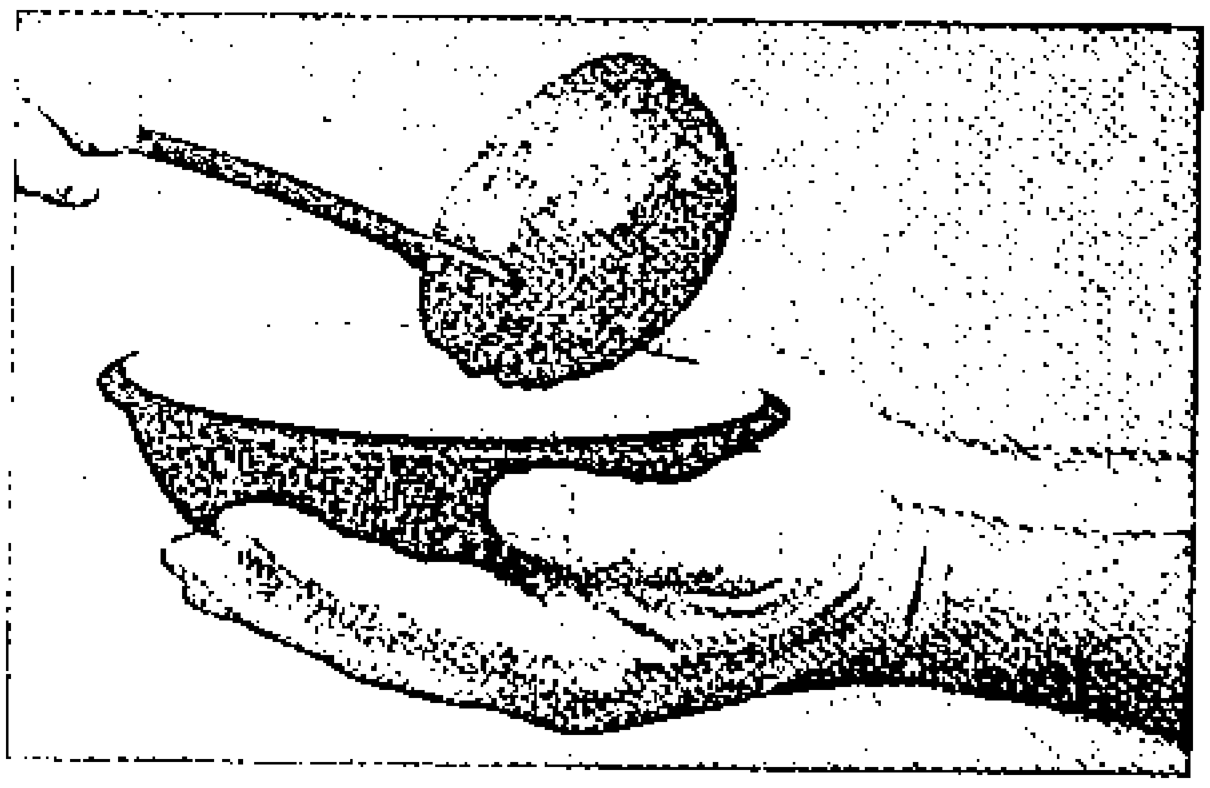

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بَشِّرِ الْمُدْلِجِيْنَ اِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ بِمَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: ''اندھیروں میں مسجدوں کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن نور کے منبروں کی خوش خبری سنادو''۔

يَفْزَعُ النَّاسُ وَلَا يَفْزَعُوْنَ

ترجمہ: ''جب تمام لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے، انہیں کوئی گھبراہٹ نہیں ہوگی''۔ [2]

---

1 (کنز العمال 432/1 والترغیب والترہیب 68/2)

2 (معجم کبیر طبرانی 168/8)

Marfat.com

جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہو وہ عرش کے نور کے آغوش میں ہوگا

حضرت ابوالمخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بِرَجُلٍ مُغَيَّبٍ فِي نُوْرِ الْعَرْشِ

ترجمہ: ''(معراج کی رات میں ایک) ایسے شخص پر سے گزرا جو عرش کے نور میں چھپا ہوا تھا''۔

میں نے پوچھا یہ کون ہے؟.... کیا یہ فرشتہ ہے؟... کہا گیا نہیں.... میں نے کہا: کیا یہ نبی ہے؟... کہا گیا: نہیں.... میں نے پوچھا (پھر) کون ہے؟ بتایا:

هٰذَا رَجُلٌ كَانَ فِي الدُّنْيَا لِسَانُهٗ رَطْبٌ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ

ترجمہ: ''یہ وہ شخص ہے جس کی زبان دنیا میں اللہ کے ذکر سے تروتازہ رہتی تھی''۔

وَقَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ

ترجمہ: ''اور اس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا تھا''۔

وَلَمْ يَسْتَسِبَّ لِوَالِدَيْهِ

ترجمہ: ''اور اپنے والدین کو نہ کبھی برا بھلا کہتا تھا نہ ان کی نافرمانی کرتا تھا''۔

مسجدوں کو آباد رکھنے والے عرش کے سایہ میں ہوں گے

حضرت سیدنا معمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قریش کے ایک آدمی نے بیان کیا کہ ''حضرت سیدنا موسیٰ علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام نے بارگاہ الٰہی عزوجل میں عرض کی... پھر انہوں نے ماقبل حدیث (جو ابھی اوپر گزری) ذکر کی اور اس میں اتنا زائد تھا کہ ''وہ جو میری مسجدوں کو آباد کرتے ہیں اور صبح کے وقت استغفار کرتے ہیں۔'' یعنی ایسے لوگ بھی اللہ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔

1 (ابن ابی الدنیا)

2 (کتاب الزھد لا بن المبارک، الحدیث 216، ص 71)

Marfat.com

کافر آقا اور مسلمان غلام کا قصہ

اس پر مجھے حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک حکایت یاد آئی جو انہوں نے مثنوی شریف میں بیان فرمائی ہے، وہ حکایت یہ ہے کہ کسی زمانے میں جب غلام باندیوں کا دور تھا۔ ایک کافر آقا تھا، اس کا ایک مسلمان غلام ''سنقر'' تھا، تو غلام مسلمان تھا اور اس کا آقا اور مالک غیر مسلم تھا لیکن اس کافر آقا کو اپنے مسلمان غلام پر بہت اعتماد اور بھروسہ تھا اور وجہ اس کی یہ تھی کہ وہ مسلمان غلام اپنے آقا کے حقوق بھی ٹھیک ٹھیک ادا کرتا تھا اور اپنے اصلی اور بڑے آقا اللہ جل شانہ کے فرائض بھی ٹھیک ٹھیک ادا کرتا تھا۔

اس غلام کا معمول یہ تھا کہ جب وہ اپنے آقا کے ساتھ بازار جاتا اور بازار میں خریداری کے دوران اذان ہو جاتی تو یہ اپنے آقا سے کہتا کہ حضور میرے بڑے آقا مجھے یاد فرما رہے ہیں، اگر اجازت ہو تو میں ان کو سلام کر آؤں یعنی نماز پڑھ آؤں، تو وہ خوشی سے اجازت دے دیتا، اس وجہ سے کہ اس کے دل میں اپنے مسلمان غلام کی بڑی عزت تھی اور وہ اس کا بڑا احترام کرتا تھا اس لئے وہ جب کبھی خریداری کے لئے بازار جاتا تو وہ بجائے کسی اور غلام کو لے جانے کے اس مسلمان غلام کو ساتھ لے کر جاتا، کیونکہ اس کے ایماندار ہونے کی وجہ سے اس پر اس کو زیادہ بھروسہ تھا۔

ایک مرتبہ وہ کافر آقا اپنے مسلمان غلام کو لے کر خریداری کے لئے بازار گیا ہوا تھا کہ خریداری کے دوران اذان ہوگئی، معمول کے مطابق اس کے غلام نے کہا حضور! مجھے میرے آقا یاد فرما رہے ہیں، اگر اجازت ہو تو میں نماز پڑھ کر آجاؤں؟

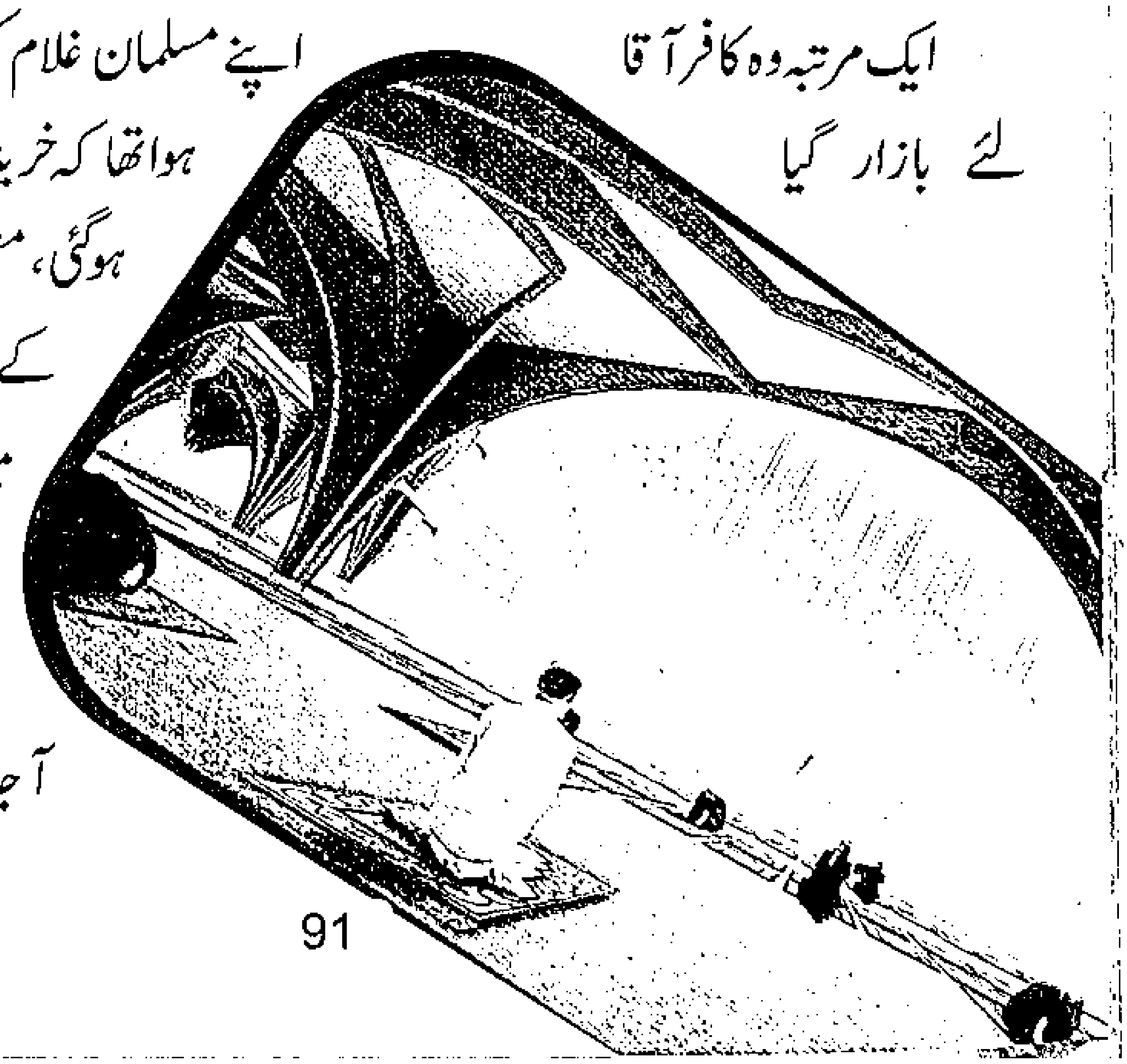

Marfat.com

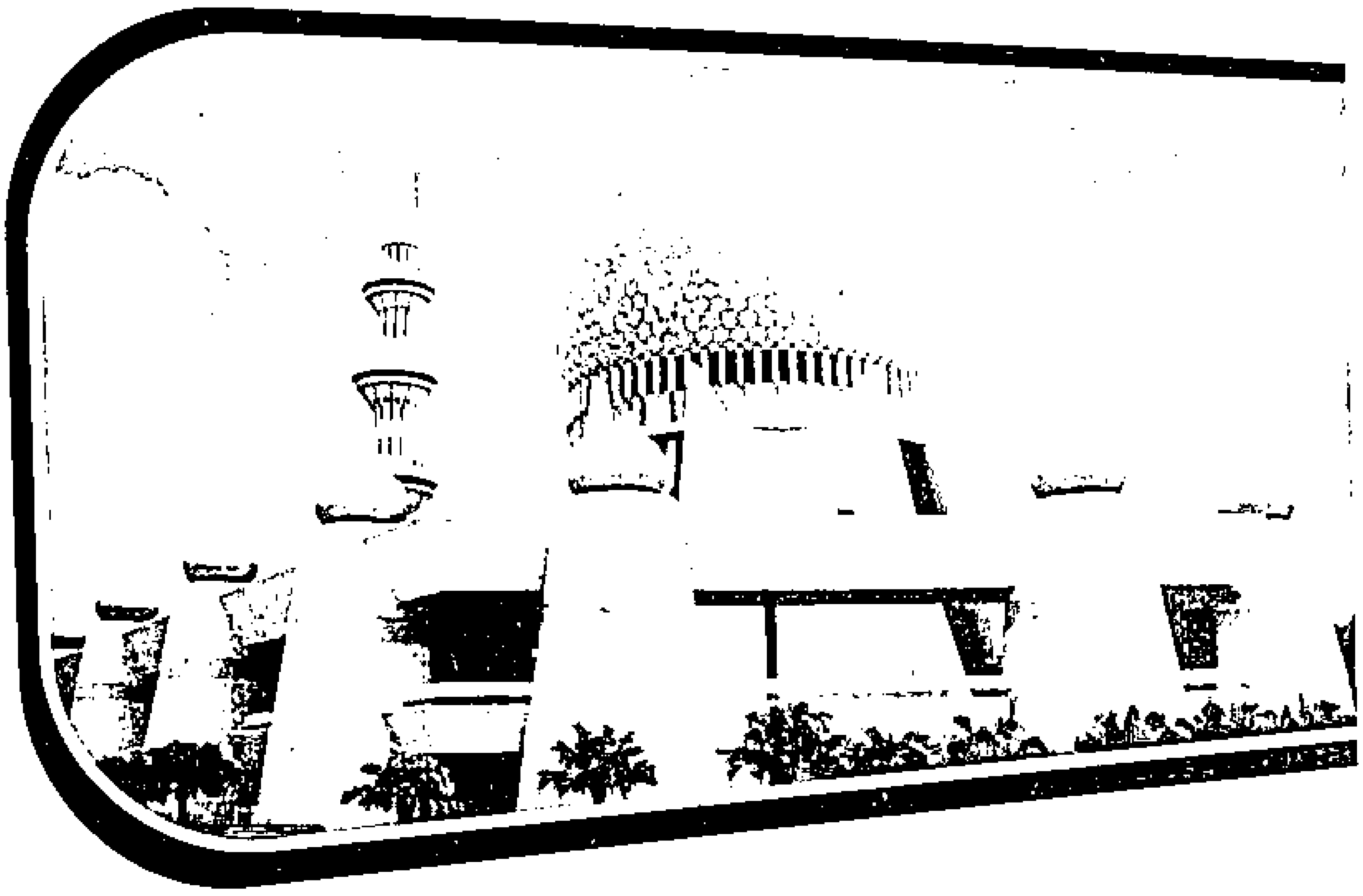

اس نے کہا خوشی سے جاؤ اور جب تم واپس آ ؤ گے تب ہی میں باقی خریداری کروں گا اور میں مسجد کے باہر تمہارا انتظار کر رہا ہوں، تم جلدی سے نماز پڑھ کر آ جاؤ، چنانچہ وہ مسلمان غلام مسجد میں گیا اور جماعت میں شامل ہو گیا اور جماعت سے فارغ ہونے کے بعد باقی سنتوں اور نفلوں کے پڑھنے میں مشغول ہو گیا، لوگ سنتیں اور نفلیں پڑھ کر نکلنے لگے، لیکن اس کافر شخص کا مسلمان غلام باہر نہیں آیا، اس نے سوچا کہ وہ نماز میں مشغول ہوگا، اس لئے تھوڑی دیر میں آ جائے گا، لیکن دیکھتے ہی دیکھتے مسجد خالی ہو گئی لیکن اس کا غلام مسجد سے باہر نہیں آیا۔

اس نے آواز دی ''ارے خنسر! بہت دیر ہو گئی، سب لوگ نماز پڑھ کر آ گئے اور تم ابھی تک نہیں آئے کیا بات ہے؟''

اس نے اپنے آقا کی آواز سن کر جواب دیا حضور! میں ابھی آیا، اور ہوا یہ کہ جب وہ نماز سے فارغ ہو کر دعا مانگنے لگا تو اس کا دل دعا میں اتنا کھینچنے لگا کہ بس اس کا اٹھنے کو جی ہی نہ چاہا۔

غلام کے مالک نے دوبارہ آواز لگائی: اے خنسر جلدی باہر نکل، تو غلام نے کہا: آقا وہ باہر نکلنے نہیں دے رہا؟

مالک نے کہا: کون باہر نکلنے نہیں دے رہا؟

غلام نے جواب دیا: وہ جو آپ کو اندر آنے نہیں دے رہا۔

تشریح ''اس واقعہ میں ان مالداروں کے لیے بہت عبرت کا سامان ہے، جن کے کئی سو ملازموں کو مسجد میں آنے کی توفیق ملتی ہے مگر ان کے مالک کو مسجد میں آنے سے اللہ تعالیٰ روک دیتے ہیں کہ یہ بندہ اس لائق ہی نہیں کہ میرے گھر آئے، لہٰذا ایسے لوگوں کو خوب توبہ کرنی چاہیے۔

Marfat.com

خوش نصیب نمبر 6

صدقہ کرکے عرش کا سایہ حاصل کریں

عرش کا سایہ حاصل کرنے والے خوش نصیب لوگوں میں سے ایک وہ شخص بھی ہے جو خفیہ طور پر اخلاص کے ساتھ دکھلاوے اور ریا یا کسی مفاد کے بغیر صرف اللہ کی رضا کے لیے صدقہ کرے اور اسے اتنا چھپائے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہو کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ چنانچہ ایسے شخص کے بارے میں میرے محبوب ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَاتُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ

ترجمہ: ''وہ آدمی جس نے صدقہ کیا پس اس کا اتنا مخفی رکھا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلا کہ دائیں نے کیا خرچ کیا ہے''۔ [1]

فائدہ:...اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ دکھلاوے کے لئے شہرت اور عزت حاصل کرنے کے لئے صدقہ کرتے ہیں ایسے لوگ عرش کے سایہ میں نہیں ہوں گے احقر کا پنجاب کی مساجد میں تبلیغ کی غرض سے جانا ہوا تو وہاں یہ چیز دیکھی کہ مساجد کے پنکھوں اور کولر وغیرہ پر دینے والے شخص کا نام باقاعدہ سے لکھا ہوا تھا اگر اس شخص نے یہ عمل دکھلاوے کے لئے نہ کیا ہو تو بھی ایسا عمل جائز نہیں جس سے دکھلاوے کی بو آئے۔ حضور کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ:

اَلرَّجُلُ فِيْ ظِلِّ صَدَقَتِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ

ترجمہ: ''مومن (قیامت کے دن) اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا۔ حتیٰ کہ لوگوں کا فیصلہ ہو جائے گا''۔ [2]

اور دائیں ہاتھ سے دے کہ بائیں کو خبر نہ ہو کی شرح میں علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، یعنی لوگوں سے چھپائے اور اس حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ یہ حکم فرض اور نفل دونوں صدقات کو شامل ہے لیکن امام نووی نے علماء سے نقل کیا کہ فرض صدقہ کو ظاہر کرکے دینا بہتر ہے۔ [3]

1 (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

2 (مسند احمد 6/126، حدیث 17335، ابن حبان 5/132، ابن خزیمہ 2431، بیہقی 4/177)

3 (شرح الزرقانی علی المؤطا للامام مالک، تحت الحدیث المذکور، ج4، ص 400، 401)

Marfat.com

قیامت کے دن مؤمن اپنے صدقے کے سایہ میں ہوگا

یزید بن ابی حبیب بیان کرتے ہیں کہ مرشد بن عبداللہ مزنی رحمۃ اللہ علیہ اہل مصر میں سے مسجد میں جانے والے پہلے شخص ہیں۔ جب بھی میں انہیں مسجد کی طرف جاتے دیکھتا ان کی آستین میں کسی نہ کسی صورت میں صدقہ ضرور ہوتا۔ کرنسی یا روٹی یا گندم ہوتی بلکہ میں نے

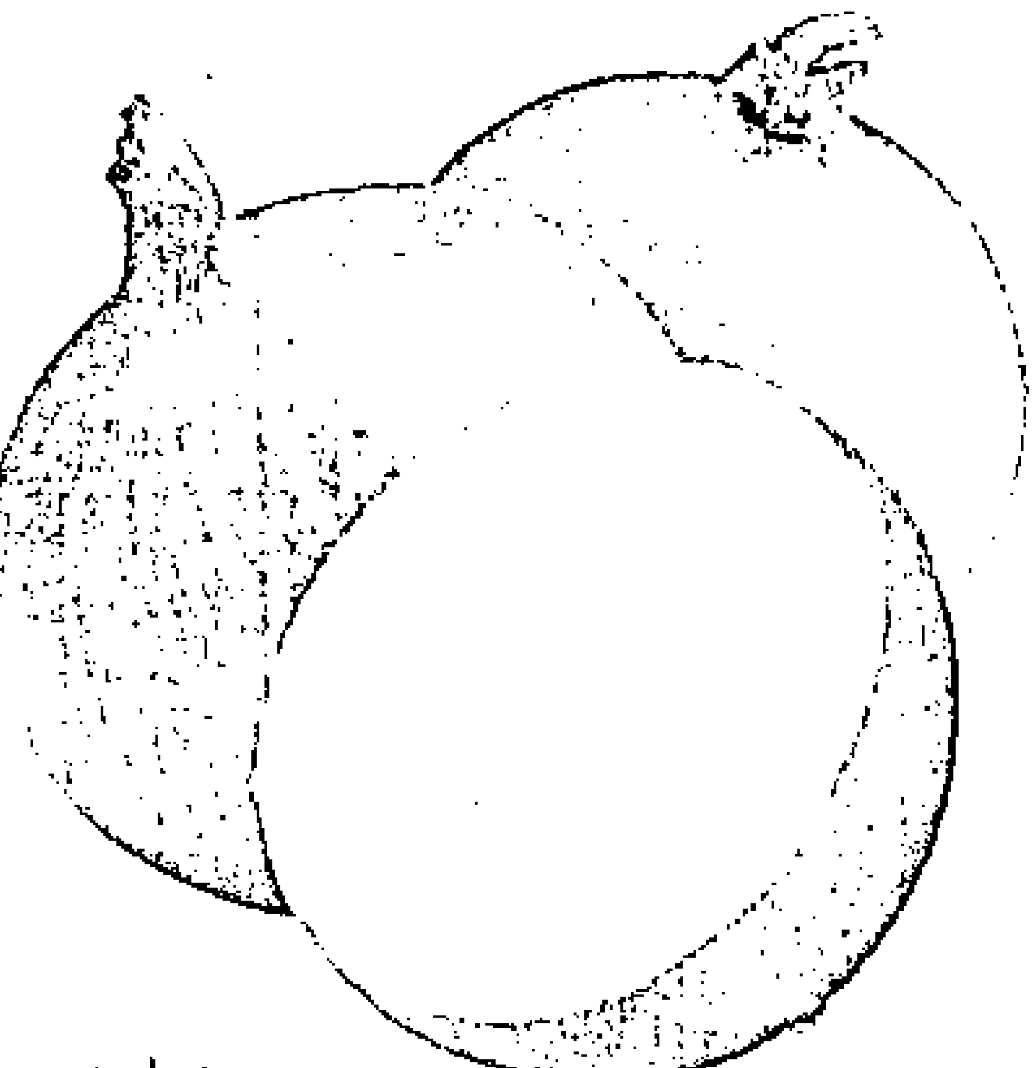

انہیں پیاز لے جاتے بھی دیکھا۔ میں ان سے کہتا، اے ابو الخیر! یہ تمہارے کپڑوں کو بدبودار کردے گی۔ وہ مجھے کہتے اے ابن ابی حبیب! مجھے گھر میں صدقے کے لئے اس کے علاوہ کوئی چیز مل نہیں سکی۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظِلُّ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ صَدَقَتُهُ

ترجمہ: "قیامت کے دن مومن (کے لئے عرش) کا سایہ اس کا صدقہ ہوگا"۔ 1

چھپا کر صدقہ دینے والا قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ ہوگا

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

چار اشخاص اللہ عزوجل کے عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اللہ عزوجل کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا:

1. وہ جوان جس نے اپنی جوانی اللہ عزوجل کی عبادت کے لئے وقف کردی۔
2. وہ شخص جو اپنے دائیں ہاتھ سے اس طرح چھپا کر صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔
3. وہ تاجر جو خرید و فروخت میں حق کا معاملہ کرتا ہو۔
4. وہ شخص جو لوگوں پر حاکم ہو اور مرتے دم تک عدل و انصاف سے کام لے۔ 2

---

1 (رواه ابن خزيمة. ورواه أحمد وابن حبان والحاكم)

2 (الكامل في ضعفاء الرجال، ج8، الحديث 2024، ص 408)

Marfat.com

صدقہ دینے والا قیامت کے دن بے خوف ہوگا

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اندھیری رات میں قبر کی وحشت دور کرنے کے لئے نماز (فرائض اور تہجد وغیرہ کے نوافل) پڑھا کرو، قیامت کی گرمی دور کرنے کے لئے دنیا میں روزے رکھا کرو اور مشکل دن کے خوف کو دور کرنے کے لئے صدقہ کیا کرو۔ 1

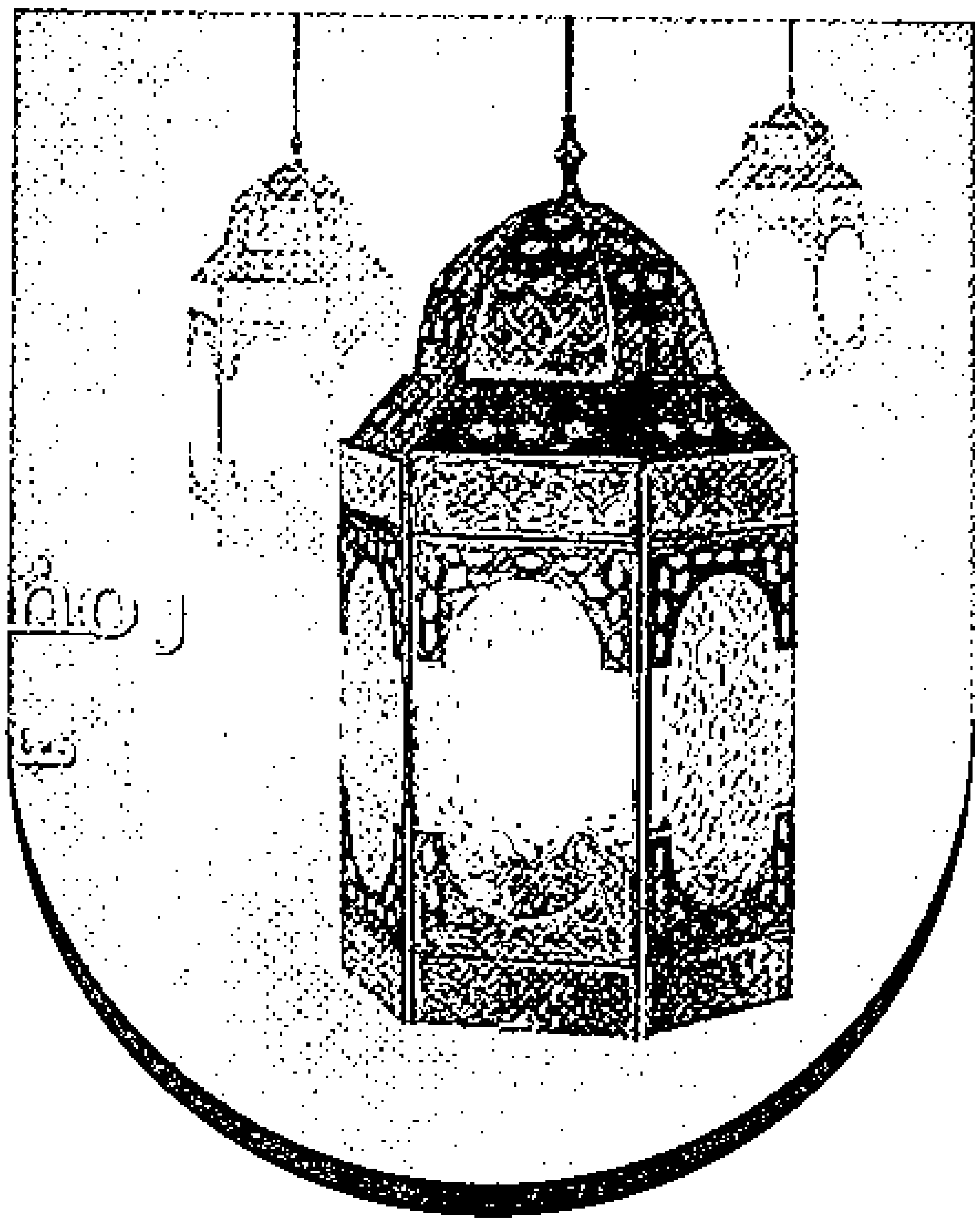

صدقہ جہنم کی آگ سے ڈھال بن جائے گا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں نے گزشتہ رات ایک عجیب خواب دیکھا ہے۔ (اس حدیث میں یہ بھی ہے) میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا وہ اپنے چہرے کو آگ کے شعلوں سے بچانے کی کوشش کر رہا تھا پس اس کا صدقہ آیا اور اس کے سر پر سایہ اور چہرے کے لئے ستر (یعنی رکاوٹ) بن گیا۔ 2

صدقہ قبر میں راحت کا سبب اور قیامت میں سایہ فگن ہوگا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک صدقہ کرنے والوں کو صدقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بلاشبہ مسلمان قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سائے میں ہوگا۔'' 3

---

1 (البدور السافرة 179، تحت الحديث رقم 413، أحمد في الزهد)

2 (مجمع الزوائد، كتاب التعبير، الحديث 11746، ج 7، ص 371)

3 (شعب الايمان للبيقى، باب فى الزكاة التحريض على صدقة التطوع، الحديث :3347، ج3، ص212)

Marfat.com

سب سے افضل صدقہ اپنی عزیز ترین چیز دینا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ

بلاشبہ مجھے اپنے اموال میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ مال ''بیرروحا'' نامی باغ ہے (گواہ رہیے) وہ صدقہ ہے، میں اللہ سے اس کے عوض ثواب اور ذخیرے کا امیدوار ہوں، لہٰذا اے اللہ کے رسول اللہ! جہاں آپ مناسب سمجھیں اس کو خرچ کر دیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''واہ! یہ تو بہت نفع مند مال ہے، واہ! یہ تو بڑا نفع مند مال ہے۔''

(صحیح البخاری، رقم الحدیث 1392، صحیح مسلم، رقم الحدیث 998)

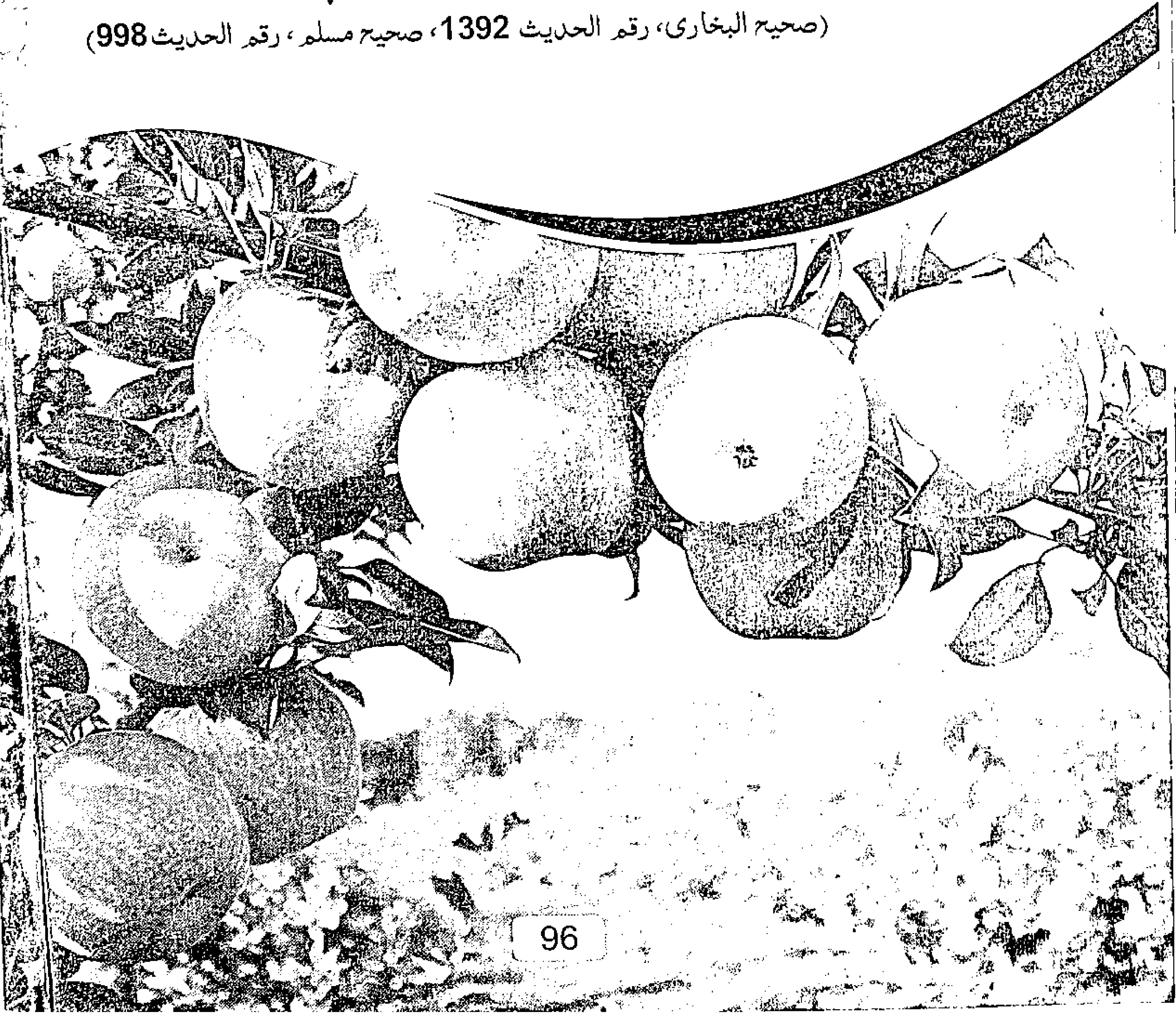

Marfat.com

صدقہ کرنے والے کے لئے بادلوں کو حکم سیرابی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک آدمی کسی صحرا میں چلا جارہا تھا کہ اس نے ایک بدلی سے آواز سنی کہ فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کرو۔ پس بادل کا ٹکڑا الگ ہوا اور اس نے اپنا پانی سیاہ سنگلاخ زمین پر برسا دیا۔ وہ پانی مختلف چھوٹی نالیوں سے ہوتا ہوا ایک بڑے نالے میں جمع ہو گیا اور ایک طرف چل دیا۔ یہ آدمی بھی اس پانی کے پیچھے پیچھے چل پڑا آگے جا کر اس نے ایک باغ کو دیکھا پانی اس میں داخل ہو گیا۔ ایک آدمی وہاں کسی اوزار سے پانی لگا رہا تھا پس وہ آدمی جس نے بادلوں سے آواز سنی تھی آگے بڑھ کے باغ والے سے پوچھتا ہے: اے اللہ کے بندے! تیرا نام کیا ہے؟

اس نے وہی نام بتایا جو اس نے بدلی میں سے سنا تھا، تب باغبان نے کہا: تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟

اس نے کہا: میں نے اس بادل سے جس کا یہ پانی بہتا ہوا یہاں آیا ایک آواز سنی تھی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کرو اور یہ وہی نام ہے جو تو نے بتلایا ہے۔

پھر کہا تو اپنے باغ میں کون سا ایسا عمل کرتا ہے کہ تیرے باغ کی سیرابی کے لئے اللہ نے بادل کو حکم دیا؟

اس باغ والے نے کہا: جب تو یہ کہہ رہا ہے تو میں بتا دیتا ہوں کہ اس باغ کی پیداوار کا اندازہ لگاتا ہوں اور اس میں سے تیسرا حصہ صدقہ کرتا ہوں ایک حصہ میری اور میرے اہل وعیال کی خوراک ہو جاتا ہے اور اس کا ایک حصہ اس باغ پر دوبارہ لگا دیتا ہوں۔

Marfat.com

اللہ کے لئے محبت کرنے والے پر سایہ عرش

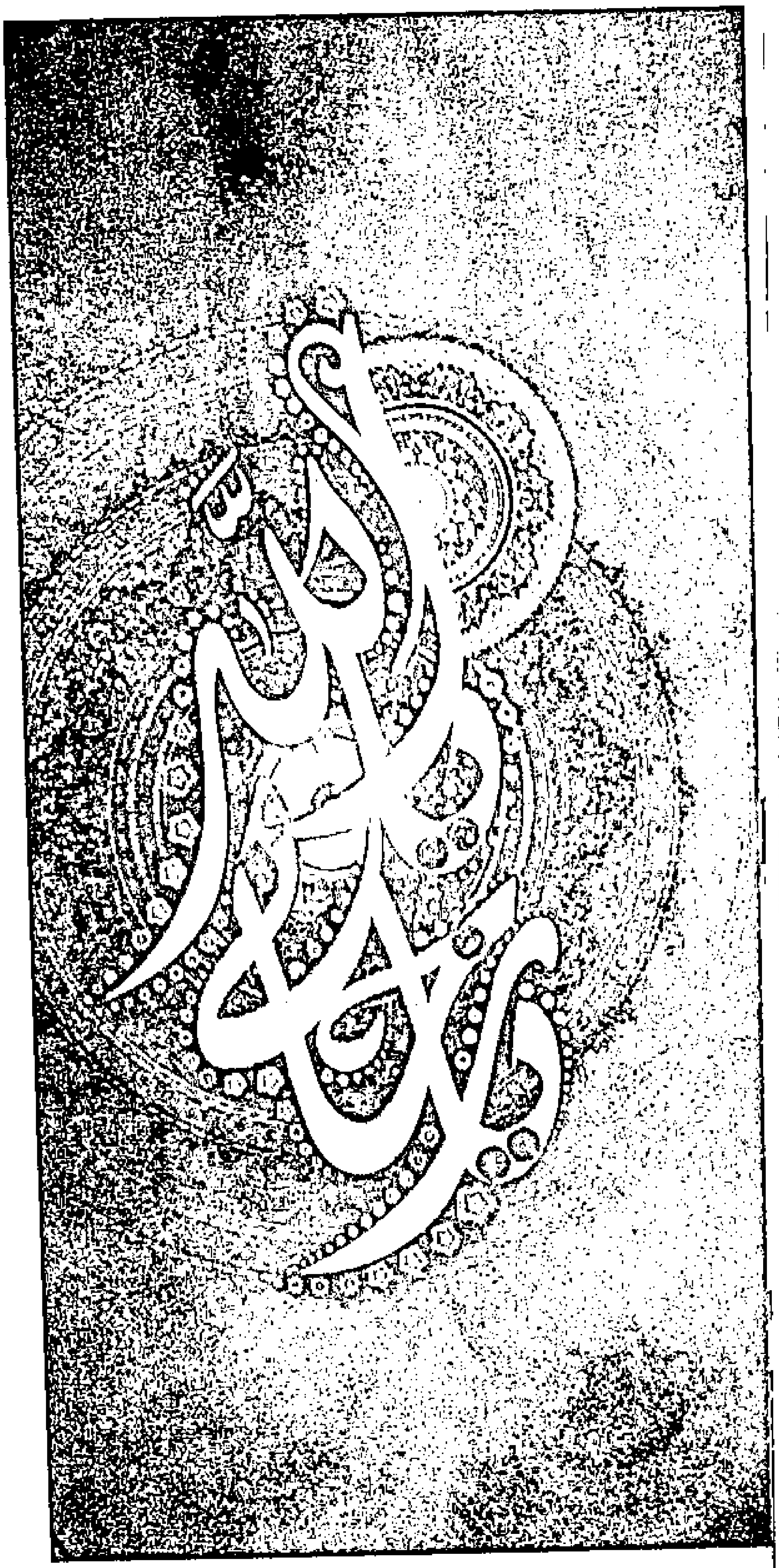

اللہ کے عرش کے سایہ میں رہنے والے خوش نصیبوں میں ایک وہ ہے جو امیر یا غریب سے محض اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہے ایسے شخص کے لئے احادیث مبارکہ میں سایہ عرش، گناہ معاف اور جنت میں داخلہ کا وعدہ کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ایک دوسرے سے محبت کرنے والے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرمائیں گے“....

اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ

ترجمہ: ”میرے جلال کے سبب ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟“

اَلْیَوْمَ اُظِلُّھُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ

ترجمہ: ”آج میں انہیں اپنے (اپنے عرش کے سائے یا رحمت وکنف کے) سائے میں سایہ دیتا ہوں جس روز کہ میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں“۔

(احادیث قدسیہ، صفحہ 235)

Marfat.com

اللہ کے واسطے محبت کرنے والوں پر اللہ کی محبت واجب ہوگئی

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ...

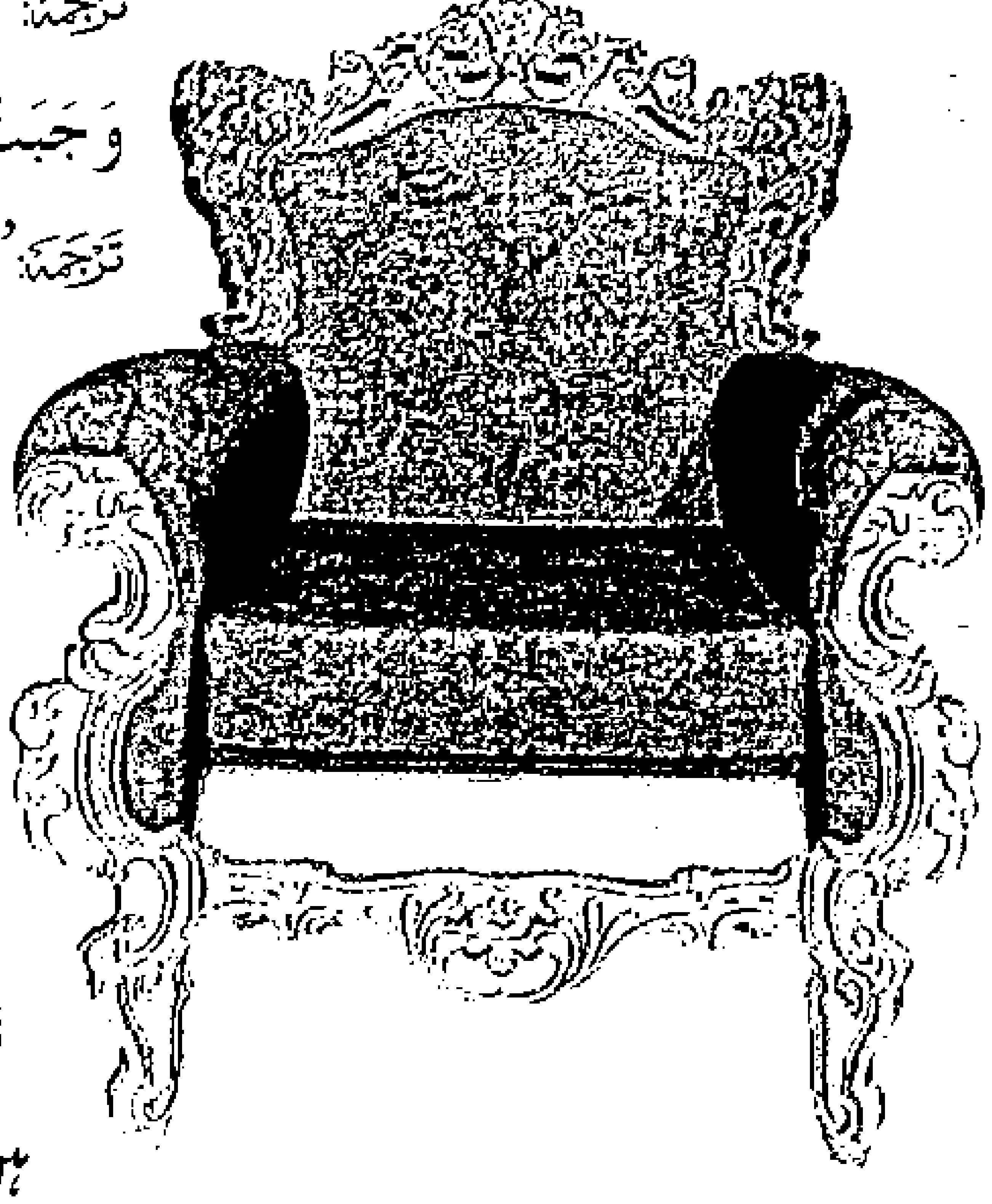

ترجمہ: ''اللہ عزوجل نے فرمایا...

وَجَبَتْ مَحَبَّتِی لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ

ترجمہ: ''جو لوگ میری خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں''۔

وَالْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ

ترجمہ: ''میری خاطر آپس میں میل ملاقات رکھتے ہیں''۔

وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ

ترجمہ: ''میری خاطر آپس میں خرچ کرتے ہیں تو ان کے لئے میری محبت واجب ہوگئی''۔

یاقوت کی کرسیوں پر بیٹھنے والے حضرات کون؟

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰهِ عَلٰی کَرَاسِیَّ مِنْ یَاقُوْتٍ حَوْلَ الْعَرْشِ

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے حضرات یاقوت کی کرسیوں پر عرش کے اردگرد بیٹھیں گے''۔

---

1 (مالك 3/953، 954)

2 (أخرجه الطبرانی فی الکبیر 4/150، الحديث 3973، 10/280، وابن عدی فی الکامل 2/212، والشقفی فی الشقفيات 6/2149)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کی شرائط

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے لئے جو محبت ہوتی ہے اس کی تین شرائط بیان فرمائی ہیں...... یعنی عرش کا سایہ آپس کی جس محبت سے ملے گا، اس کے لئے یہ شرائط ہیں:

① وَالْمُرَادُ اَنَّهُمَا مَاعَلَيْهَا

ترجمہ: ''وہ دونوں اس محبت پر قائم رہیں اور دائم رہیں...... ذرا ذرا سی بات پر لڑائی کر کے اس کو ضائع نہ کریں''۔

② وَلَمْ يَقْطَعْهَا بِعَارِضٍ دُنْيَوِيٍّ

ترجمہ: ''اور دونوں اس محبت کو دنیا کی حقیر عارض کی بناء پر قطع نہ کریں''۔

③ حَتّٰى فَرَّقَ بَيْنَهُمَا الْمَوْتُ

ترجمہ: ''یہاں تک کہ دونوں کی اس محبت کو موت ہی جدا کر دے...... یعنی خاتمہ دونوں کا اسی محبت پر ہو''۔

سَوَاءٌ اِجْتَمَعَا حَقِيْقَةً اَمْ لَا...

ترجمہ: ''خواہ ایک جگہ رہتے ہوں یا دور دور قیام ہو...... مگر قلب میں اتصال ہو''۔

(فتح الباری شرح بخاری ج2 ص145)

ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ جب اللہ والی محبت کسی سے ہو جائے تو اس سے کہو: اِنِّيْ اُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ

ترجمہ: ''میں آپ سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں''۔

Marfat.com

محبت فی اللہ کی پانچ نشانیاں

اب کیسے معلوم ہو کہ یہ محبت اللہ کے لئے ہے...... نفس کے لئے نہیں ہے؟

ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ ج ا ص ۵۷ میں اللہ کے لئے کی جانے والی محبت کی پانچ علامات لکھی ہیں:

① لَایُحِبُّهُ لِغَرَضٍ...... وہ محبت کسی غرض کے لئے نہ ہو۔

② وَعَرَضٍ .... دنیا کی دولت اور مال مقصود نہ ہو۔

③ وَعِوَضٍ... اس محبت کے بدلے کوئی عوض نہ ہو۔

④ لَایَشُوْبُ مَحَبَّةً خَطٌّ دُنْيَوِیٌّ .... اور یہ محبت کسی دنیاوی لذت کے لئے نہ ہو...... نفس کے لئے نہ ہو۔

⑤ وَلَا اَمْرٌ بَشَرِیٌّ.... محبت کسی بشری تقاضے کے لئے نہ ہو، بلکہ یہ محبت خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو۔

Marfat.com

اللہ کیلئے محبت کرنے والے سرخ یاقوت کے محلات میں ہوں گے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے لئے آپس میں محبت کرنے والے سرخ یاقوت کے محل میں ہوں گے جو ایک عمود پر قائم ہوگا اس میں

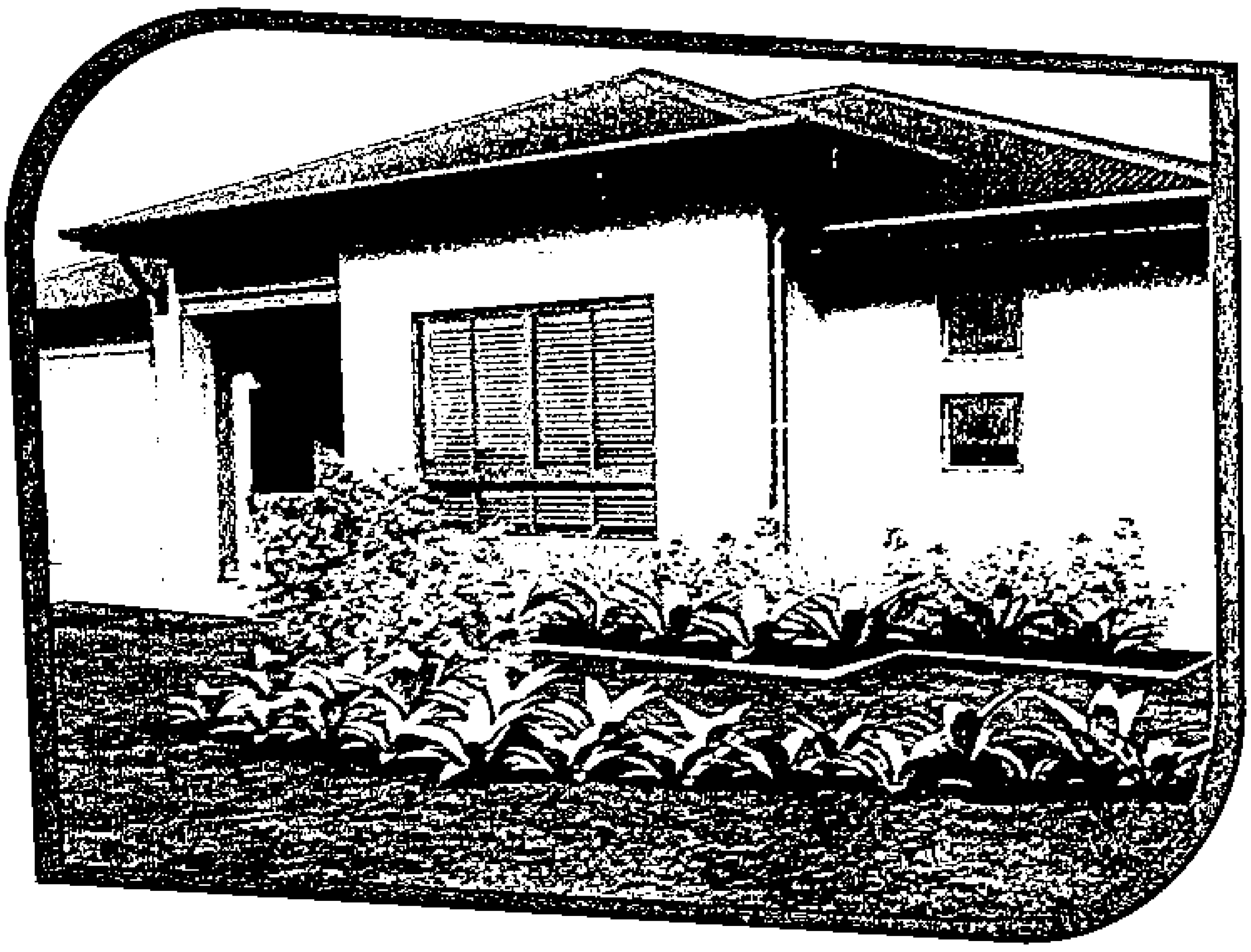

ستر ہزار بالا خانے یا کھڑکیاں ہوں گی جن سے اہل جنت کو وہ جھانکیں گے اور ان کے نور حسن سے اہل جنت اسی طرح فیضیاب ہوں گے جس طرح آفتاب کے نور سے اہل دنیا ہوتے ہیں تو اہل جنت کہیں گے کہ ہم کو ان کے پاس لے چلو جو اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرنے والے ہیں۔ پھر جب وہ ان کو جھانکیں گے تو ان کے نور حسن سے اہل جنت روشن ہو جائیں گے ان کے لباس سندس (یعنی ایک قسم کے ریشمی کپڑے) کے ہوں گے۔ ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا کہ یہ لوگ اللہ کے لئے محبت کرنے والے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں یاقوت کے ستون ہیں جن کے اوپر زبرجد کے بالا خانے ہوں گے اور ان کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور ایسے چمکیں گے جیسے ستارے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ان میں کون رہے گا؟ آپ نے فرمایا اللہ کے لئے محبت کرنے والے اور اللہ کے لئے ملاقات کرنے والے۔ اس کو بزار رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور یہ بھی روایت ہے کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو اپنے بھائی کے پاس محض اللہ کے لئے ملاقات کرنے آئے اور اس کو آسمان سے منادی پکار کر یہ نہ کہتا ہو کہ تیرا بھلا ہو گیا تجھے جنت مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے اپنی مہمانی پر میری زیارت کی پس جنت کے سوا کسی ثواب سے راضی نہ ہو۔

(مسند بزار (کشف الاستار) 36/2، نزہۃ المجالس ج1 ص141)

Marfat.com

نور کے منبروں پر جلوہ افروز خوش نصیب لوگ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! سنو اور سمجھو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو نہ نبی ہیں اور نہ شہید ہیں ان کے بیٹھنے کے خاص مقام اور اللہ تعالیٰ سے ان کے خاص قرب اور تعلق کی وجہ سے انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے، ایک دیہاتی آدمی نے جو مدینہ منورہ سے دور (دیہات کا) رہنے والا آیا ہوا تھا (متوجہ کرنے کے لئے) اپنے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کیا اور عرض کیا یارسول اللہ! کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء انبیاء اور شہداء ان کے بیٹھنے کے خاص مقام اور ان کے اللہ تعالیٰ سے خاص قرب اور تعلق کی وجہ سے ان پر رشک کریں گے۔ آپ ان کا حال بیان فرما دیجئے یعنی ان کی صفات بیان کر دیجئے۔ اس دیہاتی کے سوال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

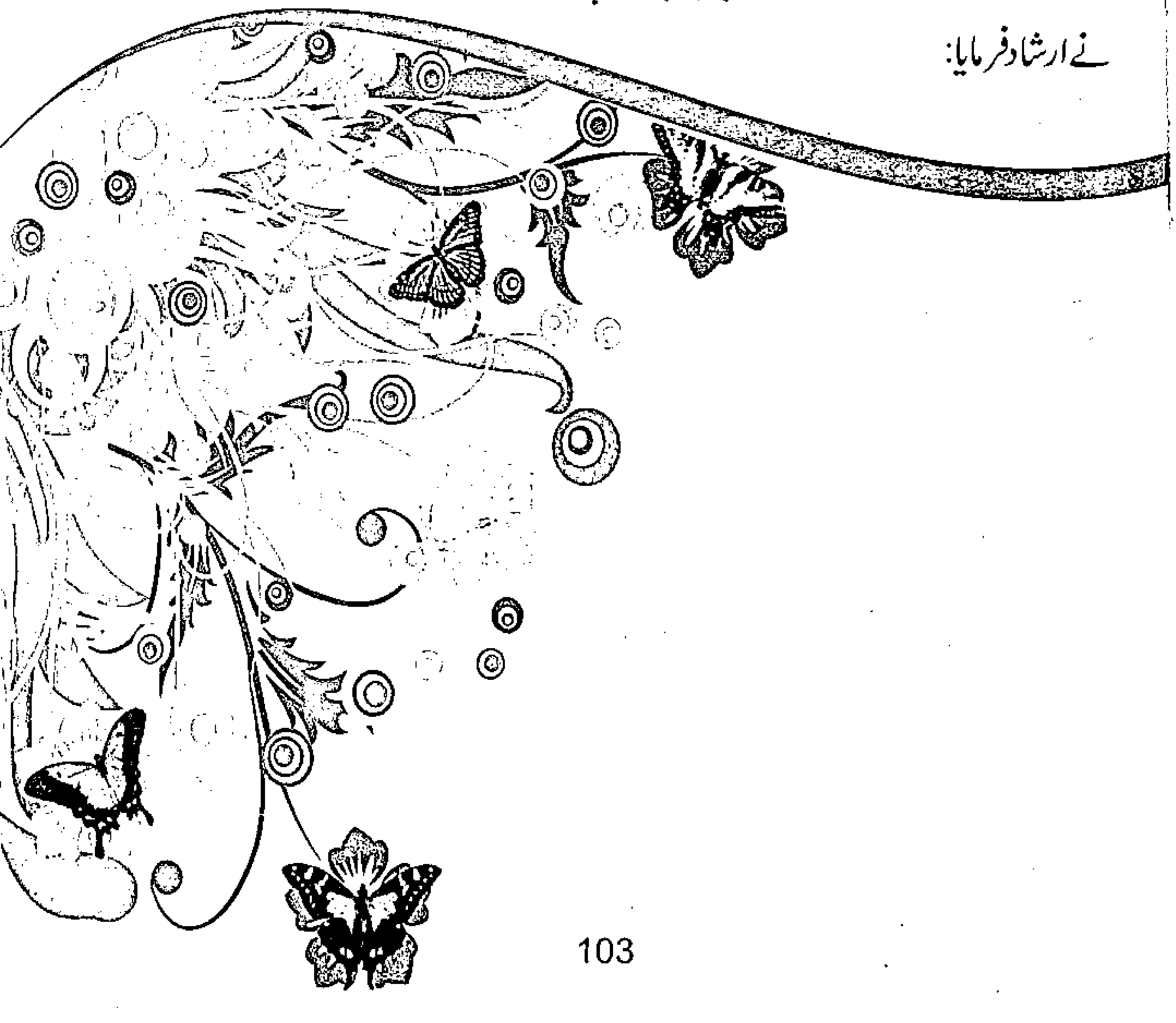

Marfat.com

Marfat.com

① هُمْ نَاسٌ مِنْ أَفْنَاءِ النَّاسِ

ترجمہ: ''یہ عام لوگوں میں سے غیر معروف افراد ہوں گے''۔

② وَنَوَازِعِ الْقَبَائِلِ لَمْ تَصِلْ بَيْنَهُمْ أَرْحَامٌ مُتَقَارِبَةٌ

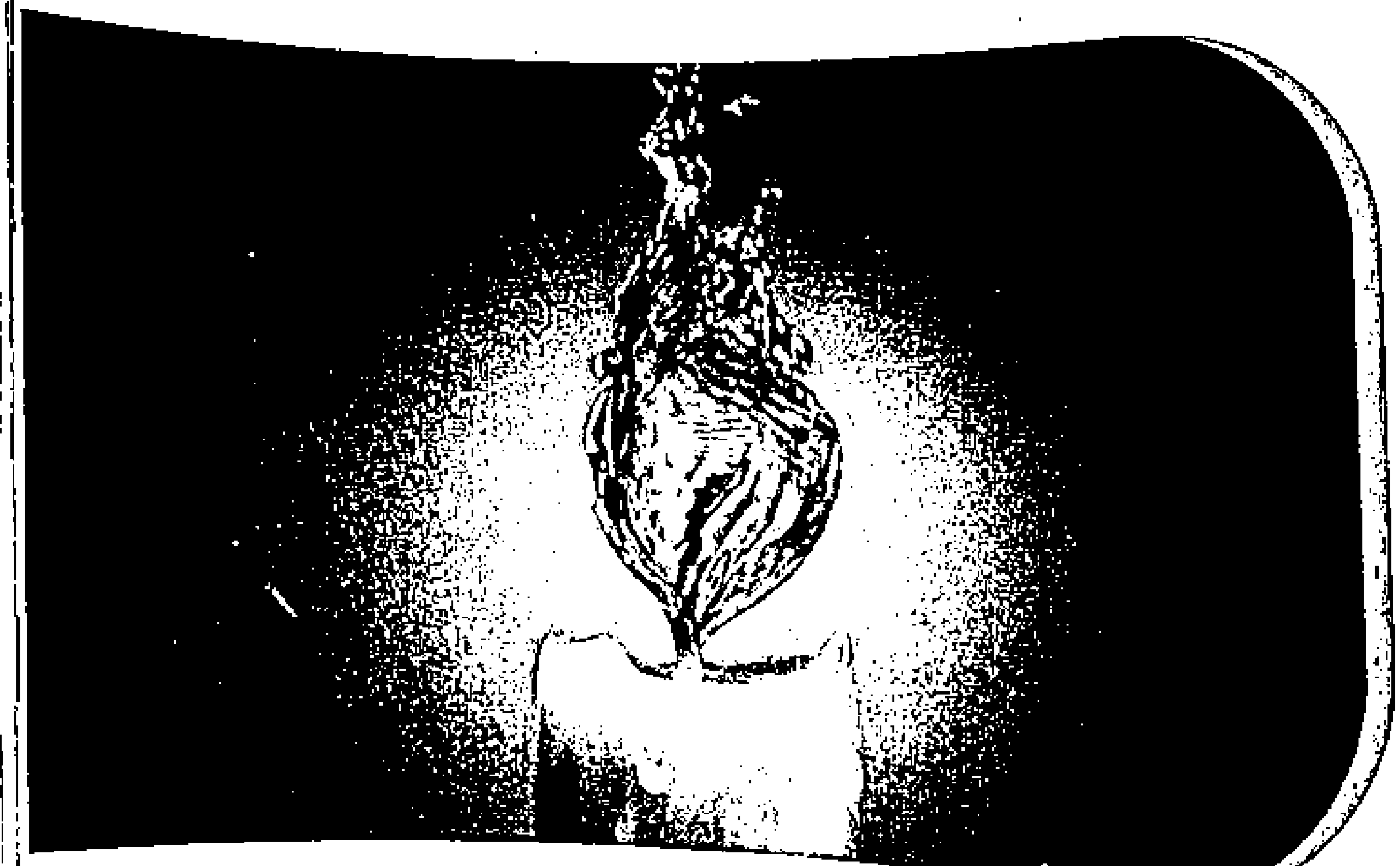

ترجمہ: ''اور مختلف قبیلوں کے لوگ ہوں گے جن میں کوئی قریبی رشتہ داریاں بھی نہیں ہوں گی''۔

③ تَحَابُّوا فِي اللّٰهِ وَتَصَافَوْا

ترجمہ: ''انہوں نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے ایک دوسرے سے خالص و سچی محبت کی ہوگی''۔

④ يَضَعُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ فَيَجْلِسُونَ عَلَيْهَا

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے لئے نور کے منبر رکھے گا جن پر ان کو بٹھائے گا''۔

⑤ فَيَجْعَلُ وُجُوهَهُمْ نُورًا، وَثِيَابَهُمْ نُورًا

ترجمہ: ''پھر اللہ تعالیٰ ان کے چہروں اور کپڑوں کو نور والا بنا دے گا''۔

⑥ يَفْزَعُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَفْزَعُونَ

ترجمہ: ''قیامت کے دن جب عام لوگ گھبرا رہے ہوں گے ان پر کسی قسم کی گھبراہٹ نہ ہوگی''۔

⑦ وَهُمْ أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ، وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

ترجمہ: ''وہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے''۔

(احمد ابویعلی، حاکم بحوالہ البشیر والنذیر ج۔4 ص514)

اللہ کے لئے ملاقات کرنے والے کو اللہ کی محبت کی بشارت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ایک آدمی نے اپنے بھائی کی زیارت کے لئے اس کی بستی کی طرف نکلنے کا ارادہ کیا، اللہ تعالیٰ نے اسی راستہ میں ایک فرشتہ متعین کر دیا۔

جب وہ آدمی اس فرشتے کے پاس سے گزرا تو فرشتے نے اس سے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: فلاں بستی میں اپنے (کسی مسلمان) بھائی سے ملاقات کے لئے جا رہا ہوں؟ فرشتے نے کہا: تیرا اس پر کچھ احسان ہے کہ تو اس میں اضافہ کرنا چاہتا ہے؟ اس نے کہا نہیں، صرف اتنی بات ہے کہ میں اللہ کی خاطر اس سے محبت کرتا ہوں۔

فرشتے نے کہا، میں تیرے پاس اللہ کا پیغام لے کر آیا ہوں، سن! جس طرح تم اس سے اللہ کی خاطر محبت رکھتے ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت رکھتے ہیں۔

(مسلم، کتاب البر والصلة)

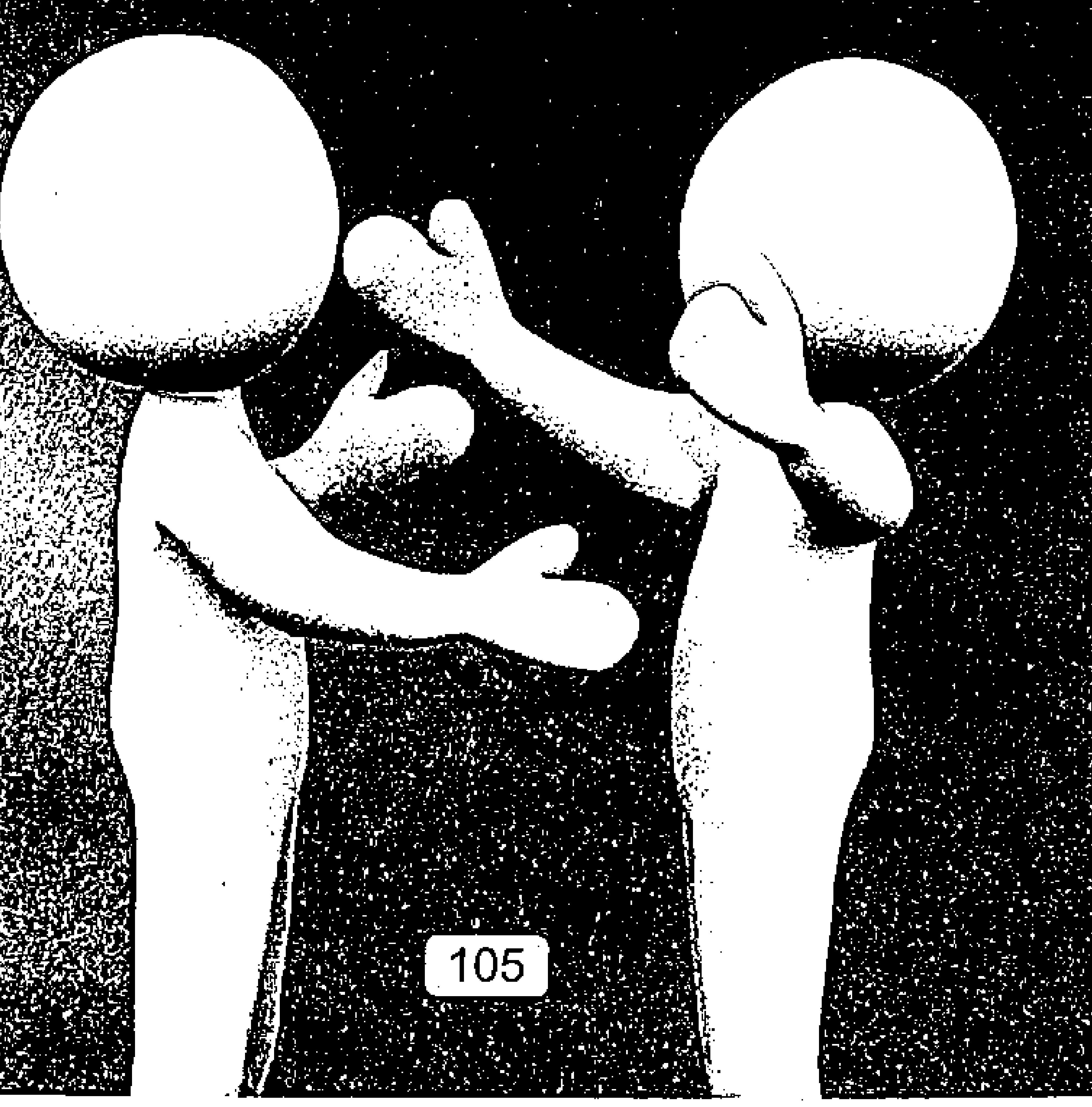

Marfat.com

جسے جس سے محبت ہو گی قیامت میں بھی ان کے ساتھ ہو گا

''احیاء العلوم'' میں ایک شخص کی روایت لکھی ہے اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے ساتھ ایک جماعت ہے پھر دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے اترے۔ ایک کے پاس سونے کا طشت تھا اور دوسرے کے پاس چاندی کا لوٹا تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے دست مبارک دھویا۔ پھر انہوں نے یکے بعد دیگرے ہاتھ دھویا یہاں تک کہ میرے پاس آئے۔

ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ تو ان میں سے نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ہے کہ جس کو جس سے محبت ہو گی وہ اسی کے ساتھ ہو گا اور مجھے آپ سے محبت ہے اور ان لوگوں (یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم) سے بھی محبت کرتا ہوں۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ اچھا اس کے ہاتھ پر بھی پانی ڈال دو یہ بھی انہی میں سے ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جسے مجھ سے محبت ہو گی میرے ساتھ جنت میں داخل ہو گا۔

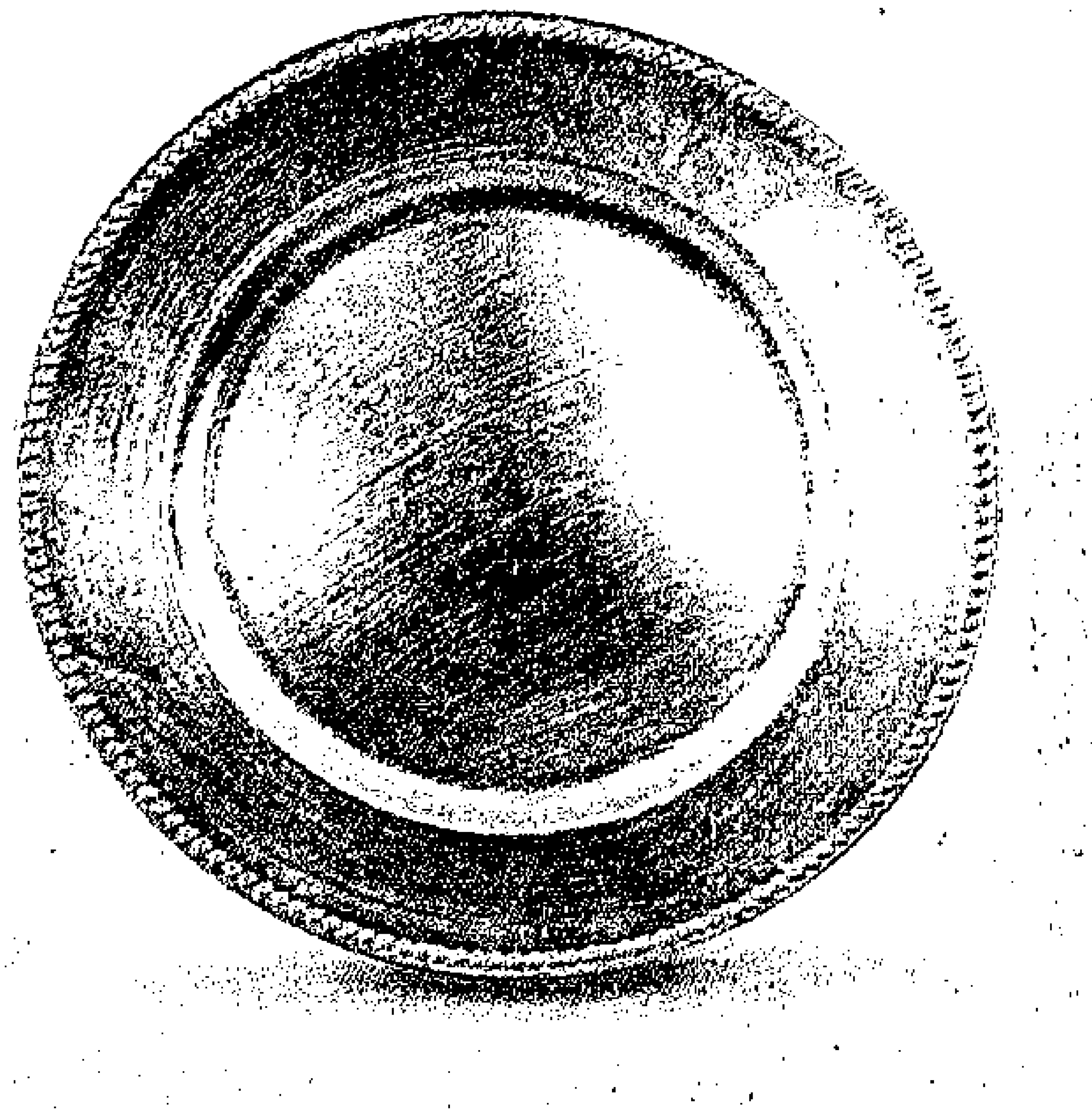

Marfat.com

صلہ رحمی کرنے والے کیلئے عرش کا سایہ

قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ایک وہ شخص بھی ہوگا جو صلہ رحمی کرنے والا ہوگا اپنے عزیز وا قارب کے ساتھ تعلق جوڑنے والا ہوگا چاہے وہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں یا نہ کریں وہ برابر ان کے ساتھ احسان کرتا رہے گا۔ اسے اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائے گا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ثَلاَ ثَةٌ تَحۡتَ الۡعَرۡشِ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ

ترجمہ: ''تین چیزیں قیامت کے دن عرش کے نیچے ہوں گی''۔

اَلۡقُرۡاٰنَ یُحَاجُّ الۡعِبَادَ

ترجمہ: ''قرآن بھی لوگوں کے ساتھ جھگڑا کر رہا ہوگا''۔

وَالۡاَمَانَةُ

ترجمہ: ''اور امانت بھی''۔

وَالرَّحِمُ تُنَادِیۡ

ترجمہ: ''اور صلہ رحمی بھی یہ (صلہ رحمی) پکار رہی ہوگی''۔

اَلا مَنۡ وَصَلَنِیۡ وَصَلَهُ اللّٰهُ

ترجمہ: ''سن لو! جو صلہ رحمی کرتا تھا اس کو بھی اللہ تعالیٰ (اپنے ساتھ یعنی جنت میں) جوڑ دے''۔

وَمَنۡ قَطَعَنِیۡ قَطَعَهُ اللّٰهُ

ترجمہ: ''اور جس نے مجھے توڑا اللہ تعالیٰ بھی اس سے (اپنا تعلق) توڑ دے (اور اس کو دوزخ میں ڈال دے)''۔

(اخرجه العقیلی فی الضعفاء 5/4، والبغوی فی شرح السنة 22/13، معالم التنزیل بغوی 17/4، مشکاة المصابیح 2133)

Marfat.com

رحم رحمٰن کی شاخ ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: رحم شاخ ہے جو رحمٰن کی کوکھ سے ہے یعنی اس کی اصل رحمٰن سے ہے۔ یہ اسی سے ملتا ہے جو اس کو ملاتا ہے اور اس سے الگ رہتا ہے جو اس سے الگ رہتا ہے۔ 1

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ رشتوں کا جوڑ یہ اللہ سے جڑا ہوا ہے جو اس سے جڑے گا وہ اللہ سے جڑے گا جو اس سے کٹے گا وہ اللہ سے کٹے گا۔ پس رشتوں کے جوڑ سے خدا کی صفت رحمٰن سے اس کا تعلق ہوتا ہے اور اللہ کے رحم فضل کا وہ مستحق ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف جو صلہ رحمی، رشتوں کے ساتھ رعایت نہیں کرتا ہے اس سے عناد رکھتا ہے وہ خدا کی رحمت سے محروم رہتا ہے اسی لئے رشوں سے توڑ رکھنے والوں کو ملعون کہا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ صلہ رحمی رحمٰن کی ایک شاخ ہے جو عرش میں معلق ہے اللہ نے اس کے بارے میں کہا۔

جو تم سے جڑے گا اس کو میں جوڑوں گا۔ اور جو تم سے کٹے گا میں اس کو کاٹ دوں گا۔ اس سے نہ مربوط ہوں گا۔ 2

دو مبارک قدم

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خداوند قدوس کو بندہ کے دو قدم سے زیادہ کوئی قدم پسند نہیں ایک تو وہ قدم جو کہ فرض کے ادا کرنے کے واسطے چلتا ہے اور دوسرا وہ قدم جو کہ کسی عزیز اور رشتہ دار سے ملاقات کے لئے انسان اٹھاتا ہے۔ 3

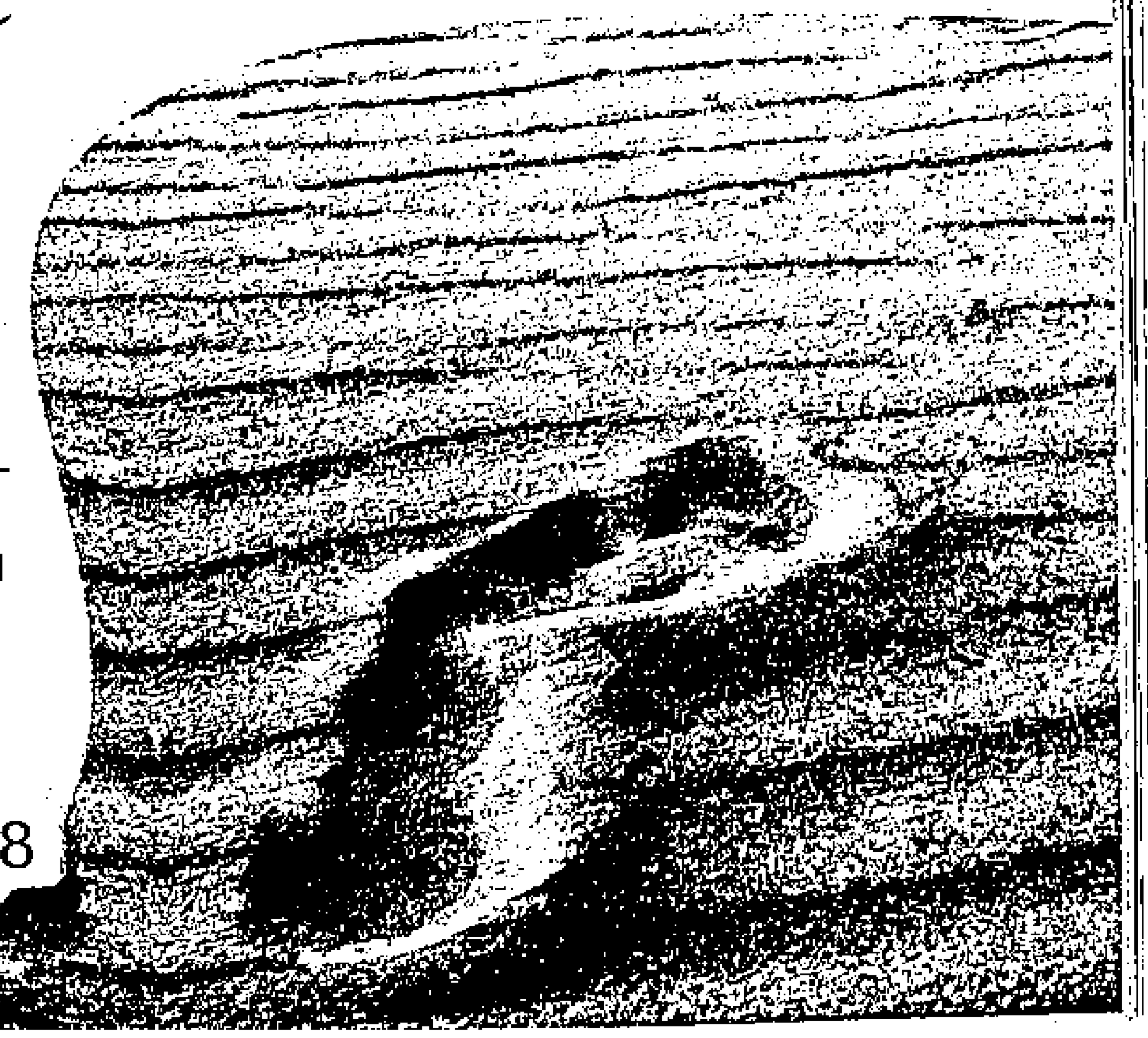

---

1 (مسند احمد: 321/1) 2 (بخاری: 885/2)

3 (تنبیہ الغافلین، صفحہ 153)

Marfat.com

صلہ رحمی کرنے سے اللہ سے تعلق جڑتا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صلہ رحمی عرش سے معلق ہے وہ کہتا ہے جو مجھ سے مربوط رہے گا اللہ پاک اس سے مربوط رہے گا اور جو مجھ سے ٹوٹا رہے گا اللہ پاک اس سے ٹوٹا رہے گا یعنی جوڑ نہ رکھے گا۔ [1]

فائدہ: ان احادیث میں صلہ رحمی کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے کہ قرابت اور رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ اللہ سے تعلق جوڑنے اور ربط و محبت والے اعمال میں سے ہیں اور ان سے جوڑ نہ رکھنا اللہ سے تعلق توڑنے والے کے اعمال میں سے ہیں۔ [2]

روزی میں خیر و برکت پیدا کرنے والی پانچ باتیں

کہا جاتا ہے کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں جو شخص ان پر ہمیشہ کاربند رہے گا تو اس شخص کے نیک اعمال میں پہاڑوں کی مانند اضافہ کیا جائے گا اور خداوند قدوس اس کی روزی میں برکت وسعت پیدا فرماتے ہیں۔

① پہلا وہ شخص جو کہ صدقہ ادا کرنے کی پابندی کرتا ہے چاہے کم صدقہ ہو یا زیادہ۔

② دوسرے وہ شخص جو کہ لوگوں کے ساتھ حسن سلوک اور صلہ رحمی کرتا ہے چاہے کم یا زیادہ۔

③ تیسرے وہ شخص ہے جو کہ راہ خدا میں جہاد کرنے پر پابندی کرتا ہے۔

④ چوتھا وہ شخص جو کہ پابندی سے باوضو رہتا ہے اور ہمیشہ باوضو رہتا ہے اور پانی کے استعمال میں فضول خرچی نہیں کرتا۔

⑤ پانچواں وہ شخص ہے جو کہ ماں باپ کی فرمانبرداری کرتا ہے اور اس عمل پر ہمیشہ کاربند رہتا ہے۔ [3]

---

1 (بخاری ص 885، مسلم 315) 2 (دین و دنیا کی خوشحالی 132) 3 (تنبیہ الغافلین ص 224)

Marfat.com

حسن اخلاق کے ساتھ پیش آنے والے کیلئے عرش کا سایہ

قیامت کے ۵۰ ہزار برس کے بقدر طویل دن میں کچھ خوش نصیب وہ ہوں گے جو عرش کے سایہ میں ہوں گے۔ احادیث مبارکہ کے مطابق ان خوش نصیب لوگوں میں سے ایک وہ شخص بھی ہوگا جو دنیا میں لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق اور حسن سلوک سے پیش آتا تھا۔

اللہ تعالیٰ کا پڑوسی کون؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اے میرے دوست اپنے اخلاق عمدہ رکھو اگرچہ کفار کے ساتھ بھی (معاملہ) کیوں نہ ہو، (جنت میں) ابرار کے مقامات میں داخل ہوں گے۔

میرا یہ حکم پہلے سے موجود ہے کہ: اَنْ اُظِلَّهٗ تَحْتَ عَرْشِیْ

ترجمہ: ''میں ایسے شخص کو اپنے عرش کے نیچے جگہ دوں گا''۔

وَاَسْقِيَهٗ مِنْ حَظِيْرَةِ قُدْسِیْ

ترجمہ: ''اور اس کو اپنے حظیرۃ القدس سے پلاؤں گا''۔

وَاُدْنِيَهٗ مِنْ جِوَارِیْ

ترجمہ: ''اور اسے اپنے پڑوس میں رکھوں گا''۔

فائدہ: اپنے پڑوس میں رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ میں اس کو نہایت ہی مقرب بناؤں گا اور بڑے بڑے انعامات دوں گا۔

(أحمد بن منيع، شعب الايمان البيقى 504/7، مسند أحمد 75/6، ابونعيم فى الحيه 16/1، 187/3 والمعجم الاوسط حديث 65065 جلد 5/ 37)

Marfat.com

قیامت کے دن خندہ پیشانی کے ساتھ ملنے والے کو اللہ خوش کردیں گے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

مَنْ لَقِیَ أَخَاہُ الْمُسْلِمَ بِمَا یُحِبُّ لِیَسُرَّہٗ بِذٰلِکَ

ترجمہ: ''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو خوش کرنے کے لئے اس سے اس طرح ملتا ہے جس طریقے سے ملنا اس سے مسلمان کو پسند ہے'' (مثلاً خندہ پیشانی کے ساتھ)۔

سَرَّہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ترجمہ: ''تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے خوش کردیں گے''۔

قیامت کے دن عمدہ اخلاق والا شخص اللہ کے سب سے زیادہ قریب ہوگا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اَحَبَّکُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبَکُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَحْسَنُکُمْ اَخْلَاقًا

ترجمہ: ''قیامت کے دن مجھے سب سے زیادہ محبوب اور مجلس کے اعتبار سے میرے سب سے قریب تم میں سے وہ شخص ہوگا جو تم میں سب سے زیادہ عمدہ اخلاق والا ہوگا''۔

وَاِنَّ اَبْغَضَکُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدَکُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَیْھِقُوْنَ

ترجمہ: ''اور قیامت کے روز تم میں سے مجھے سب سے زیادہ مبغوض اور مجلس کے اعتبار سے مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو بے تکلف بولنے والے، خوب بنا سنوار کر بڑائی جتانے کے انداز میں بولنے والے اور تکبر کرنے والے لوگ ہوں گے''۔

---

1 (مجمع الزوائد 196/8) 2 (اخرجہ الترمذی)

Marfat.com

خُوش نصیُب نمبر 10

تنگدست مقروض کو مہلت دینے پر سایہ عرش

قیامت کے دن سایہ عرش میں رہنے والا ایک خوش نصیب مقروض کو مہلت دینے والا شخص بھی ہوگا۔

کسی تنگدست مقروض کو قرضے کی ادائیگی میں مہلت دینے کی قرآن وحدیث میں بہت فضیلت آئی ہے۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے:

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ

ترجمہ: ''اور اگر مقروض تنگدست ہو تو خوش حالی تک اسے مہلت دی جائے''۔

کیونکہ اگر آپ ایسا کریں گے تو حضور اکرم ﷺ نے آپ کے لئے سایہ عرش کی خوشخبری سنائی ہے۔ یہ فضیلت حاصل کرنا تو بہت ہی آسان ہے آپ کا کوئی دوست پریشان ہے آپ کو اس کی پریشانی دور کرنے کے لئے اس کو قرضہ دے دینا چاہیے وہ 5000 روپے ہی کیوں نہ ہوں پھر وہ شخص مجبوری کی وجہ سے وقت پر قرضہ نہ دے سکا تو آپ اس کو مہلت دیں اگر آپ نے اس کو مہلت دی تو حضور اکرم ﷺ نے آپ کے لئے دو خوش خبریاں سنائی ہیں۔

1. آپ کو سایہ عرش ملے گا۔
2. قرض دینے کے بعد مہلت دینے تک ہر روز اتنی ہی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔

آیئے ہم یہی بات حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کی روشنی میں پڑھتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا، أَوْ وَضَعَ لَهُ

ترجمہ: ''جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دے یا قرضہ اس کو معاف کردے''۔

أَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے روز اپنے عرش کے سائے تلے جگہ دے گا، اس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا''۔ (رواہ الترمذی)

فوائد: قیامت کے روز، میدان محشر میں سورج بالکل قریب ہوگا اور لوگ پسینے میں ڈوبے ہوئے اور شدت حرارت سے نڈھال ہوں گے۔ اس وقت جن لوگوں کو عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا، وہ بڑے ہی خوش نصیب ہوں گے۔ ان ہی خوش نصیبوں میں سے ایک وہ شخص بھی ہوگا جو تنگ دستوں کو نہ صرف قرض دیا کرتا تھا، بلکہ انہیں مہلت بھی دے دیتا یا پھر قرض کا کچھ حصہ یا پورا قرضہ معاف کر دیتا۔ اس میں خوش حال لوگوں کے لئے غور وفکر اور عمل کی دعوت ہے۔ آج کل لوگ اپنے ہم پلہ لوگوں کو تو قرض دے دیتے ہیں، لیکن کسی غریب کو قرض دینا پسند نہیں کرتے، وہ سوچتے ہیں کہ اس سے وصولی مشکل ہوگی، کیونکہ کسی تنگ دست کو معاف کر دینے کا سبق ہم نے بالکل بھلا دیا ہے۔ بہر حال کسی ضرورت مند غریب کو وسعت کے باوجود قرض دینے سے گریز کرنا ناپسندیدہ ہے اور اسے قرض دے کر اسے مہلت دینا یا معاف کر دینا نہایت پسندیدہ عمل ہے جس کی بہترین جزاء قیامت کے روز ملے گی۔ جعلنا اللہ منھم۔ آمین۔

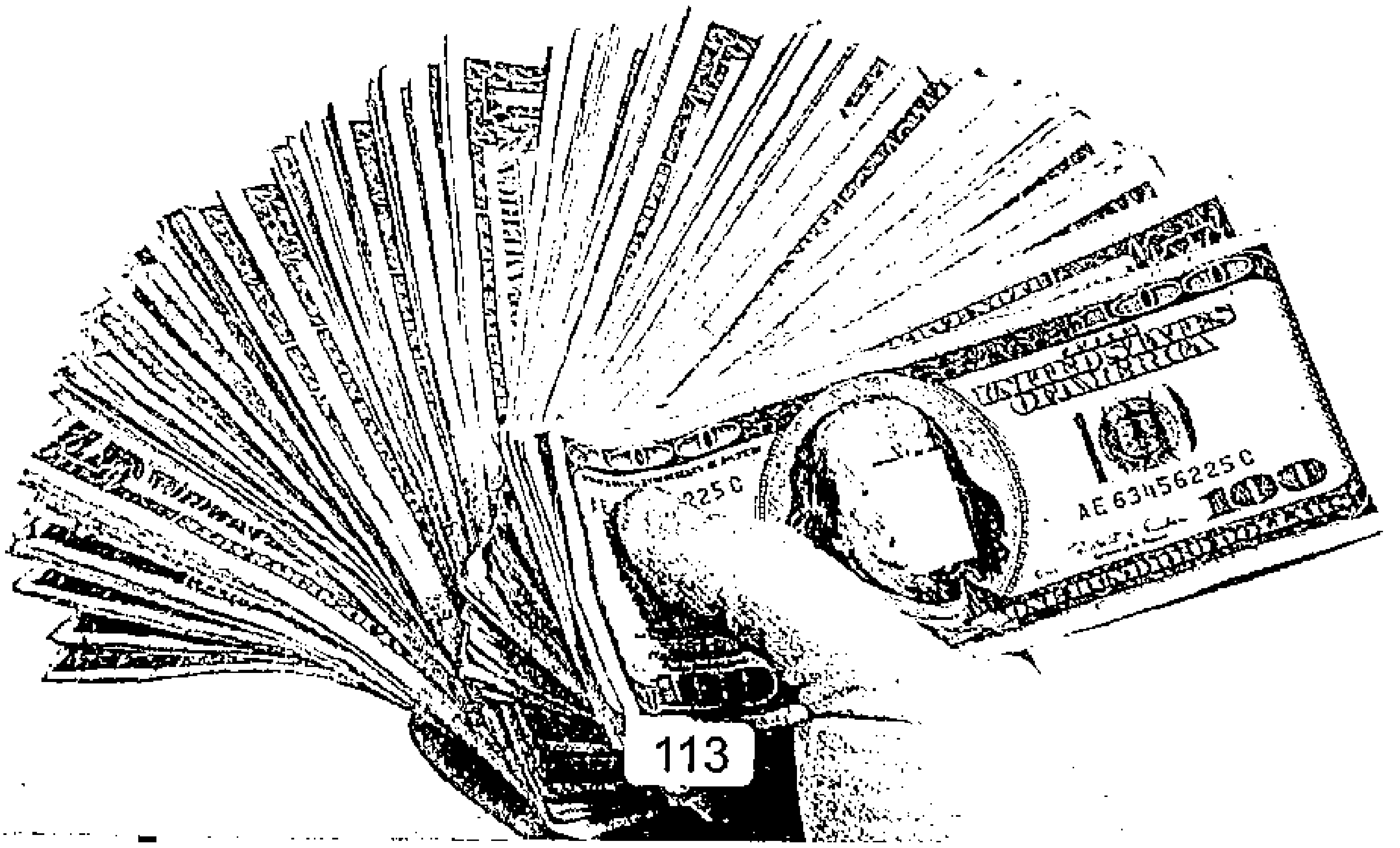

Marfat.com

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے:

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ نے اپنی آنکھوں پر دو انگلیاں رکھ کر کہا کہ میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور کانوں پر انگلیاں رکھ کر کہا میرے دونوں کانوں نے سنا اور دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا میرے اس دل نے محفوظ کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے:

مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ

ترجمہ: ''جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دے یا اس کا قرض معاف کر دے اللہ تعالیٰ اسے اپنا سایہ نصیب فرمائے گا''۔ [1]

فائدہ: یاد رکھے یہ فضیلت بلا سود قرضہ دینے پر ملے گی اگر یہ قرضہ سود کے لئے دیا یا قرضہ وقت پر نہ دینے پر کوئی جرمانہ عائد کر دیا تو یہ عمل جہنم میں لے جانے کا سبب بنے گا۔

لہٰذا یاد رکھیں قرض صرف اور صرف اللہ کی محبت اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے دیا جائے تو یہ بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔ دوسری طرف قرض لینے والے کے لئے بھی چند باتوں کی پاسداری ضروری ہے، اسے وعدے کی پابندی کرنی چاہئے۔ اس لئے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا

ترجمہ: ''وعدے کو پورا کرو بے شک وعدے کے متعلق (رب تعالیٰ کی عدالت میں) پوچھا جائے گا''۔ [2]

---

1 (رواہ ابن ماجہ والحاکم)

2 (سورۃ الاسراء، آیت نمبر 34)

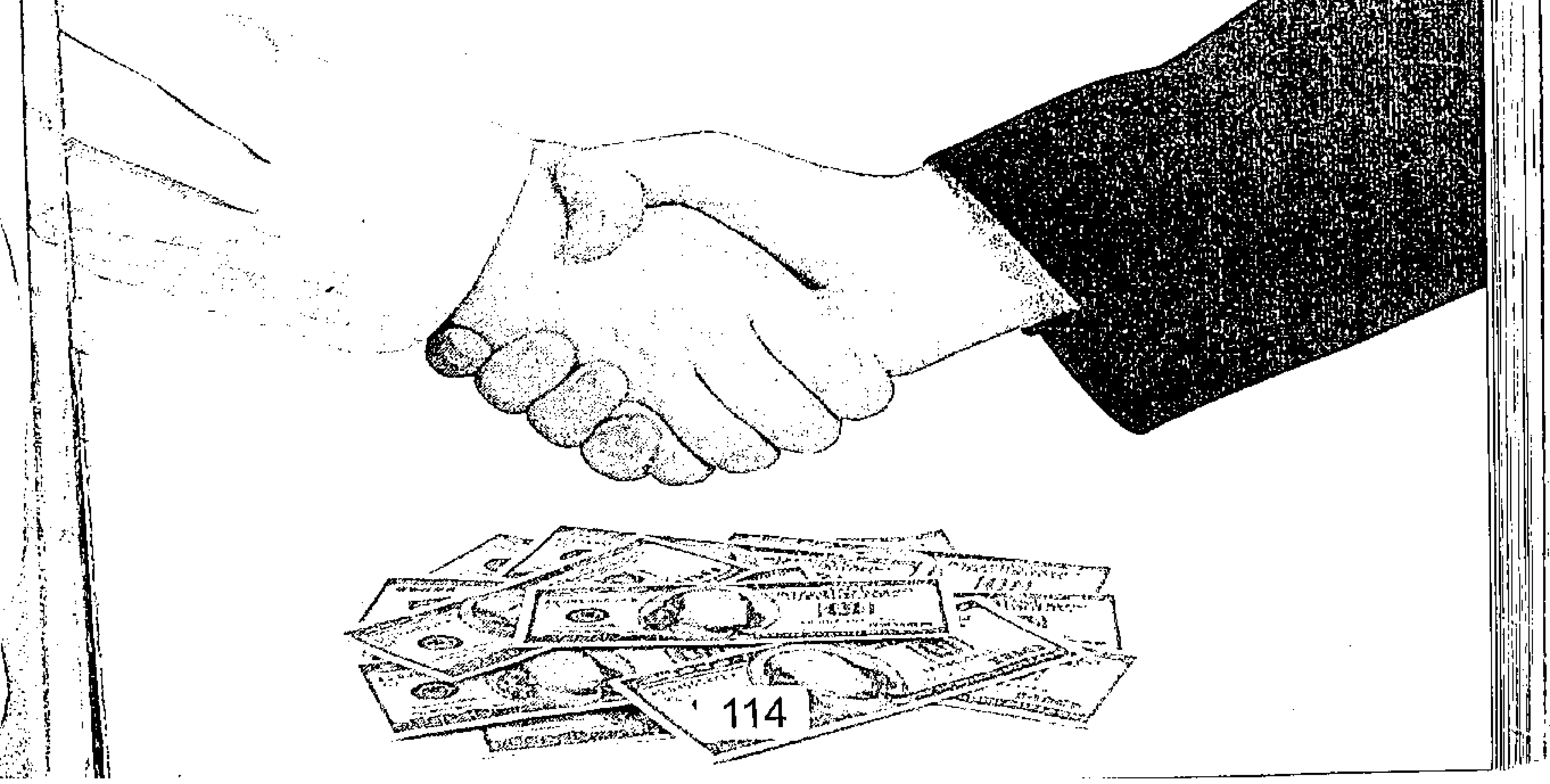

Marfat.com

قرض لینے کے بعد ٹال مٹول کرنا ظلم ہے

اگر قرض لینے والے کے پاس رقم موجود ہے لیکن وہ وعدے کے مطابق واپس نہیں کر رہا تو ایسا کرنے والا ظالم ہے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ

ترجمۃ: ''مالدار آدمی کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے''۔ 1

حضور ﷺ کا قرض داری سے پناہ مانگنے کی وجہ

اور قرض ایسی چیز ہے کہ اس سے رحمت دو عالم ﷺ بھی پناہ مانگا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرتاج الانبیاء علیہ السلام یوں فرمایا کرتے:

اللہ میں گناہ اور قرض داری سے تیری پناہ مانگتا ہوں میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ آپ قرض داری سے بہت پناہ مانگا کرتے ہیں؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا آدمی جب قرضدار ہو جاتا ہے تو بات کہتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ 2

---

1 (صحیح مسلم، کتاب البیوع باب تحریم مطل الغنی ج: ص 1564)

2 (صحیح بخاری کتاب المساقاۃ باب من استعاذ من الدین)

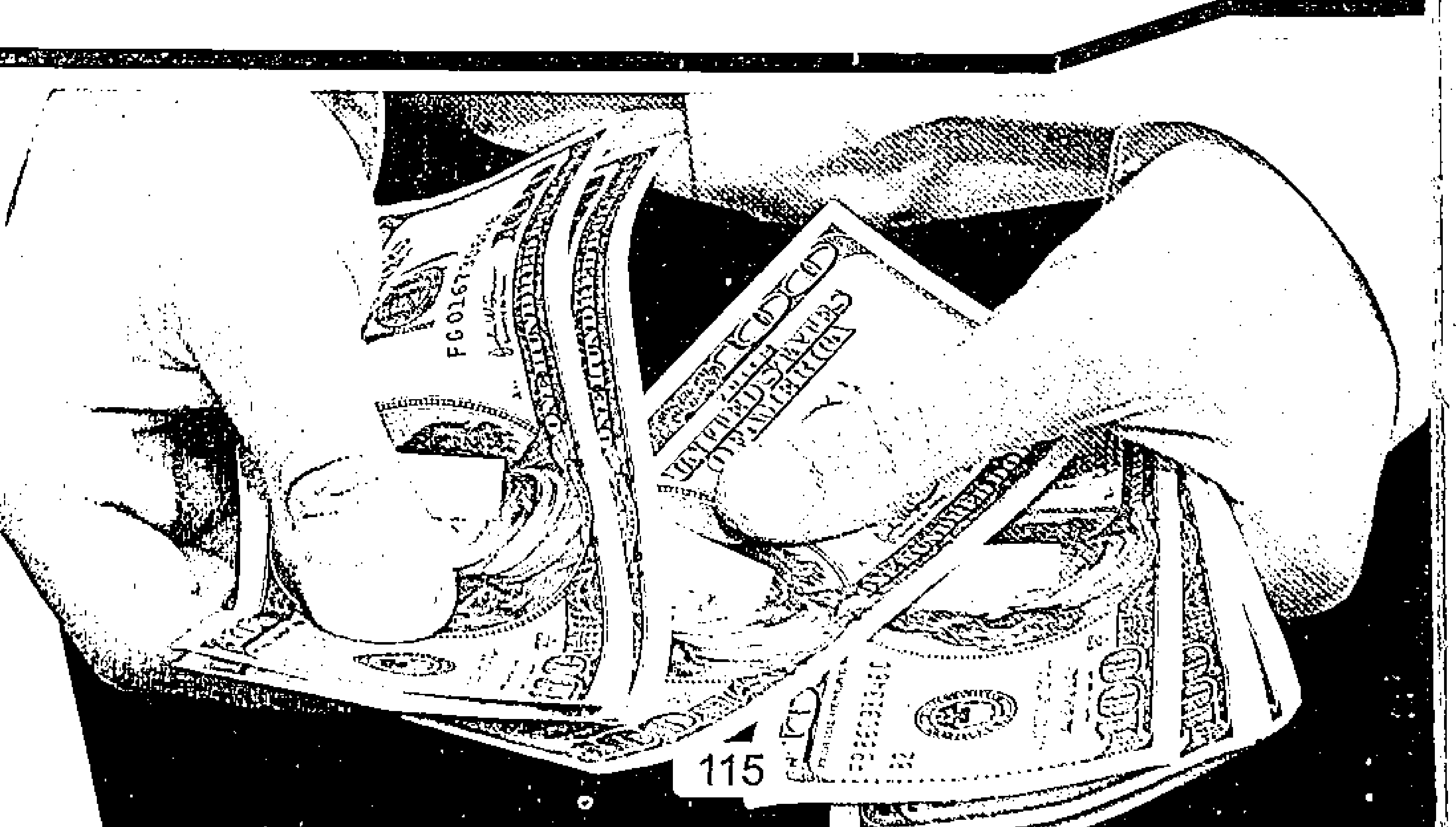

Marfat.com

شہید کا ہر گناہ معاف ہے لیکن قرض معاف نہیں ہوگا

قرض کا ادا نہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ غور فرمایئے اللہ کی راہ میں جان قربان کر کے شہید ہو جانا کتنا عظیم عمل ہے لیکن ارشاد نبوی ہے:

يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلشَّهِيدِ كُلَّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ شہید کا ہر گناہ معاف فرمادیں گے مگر قرض معاف نہیں فرمائیں گے''۔

مسلم کی ایک اور روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ! اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟

آپ نے فرمایا: ہاں اگر تو مارا جائے اللہ کی راہ میں اور تیری نیت خالص ہو اور تو سامنے رہے پیٹھ نہ موڑے۔

پھر آپ نے پوچھا تو نے کیا کہا؟ وہ بولا اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے آپ نے فرمایا: ہاں اگر تو مارا جائے خالص نیت سے اور تیرا منہ سامنے ہو پیٹھ نہ موڑے مگر یاد رکھ قرض معاف نہیں ہوگا اس لئے کہ مجھ سے جبرائیل نے یہی بیان کیا ہے۔

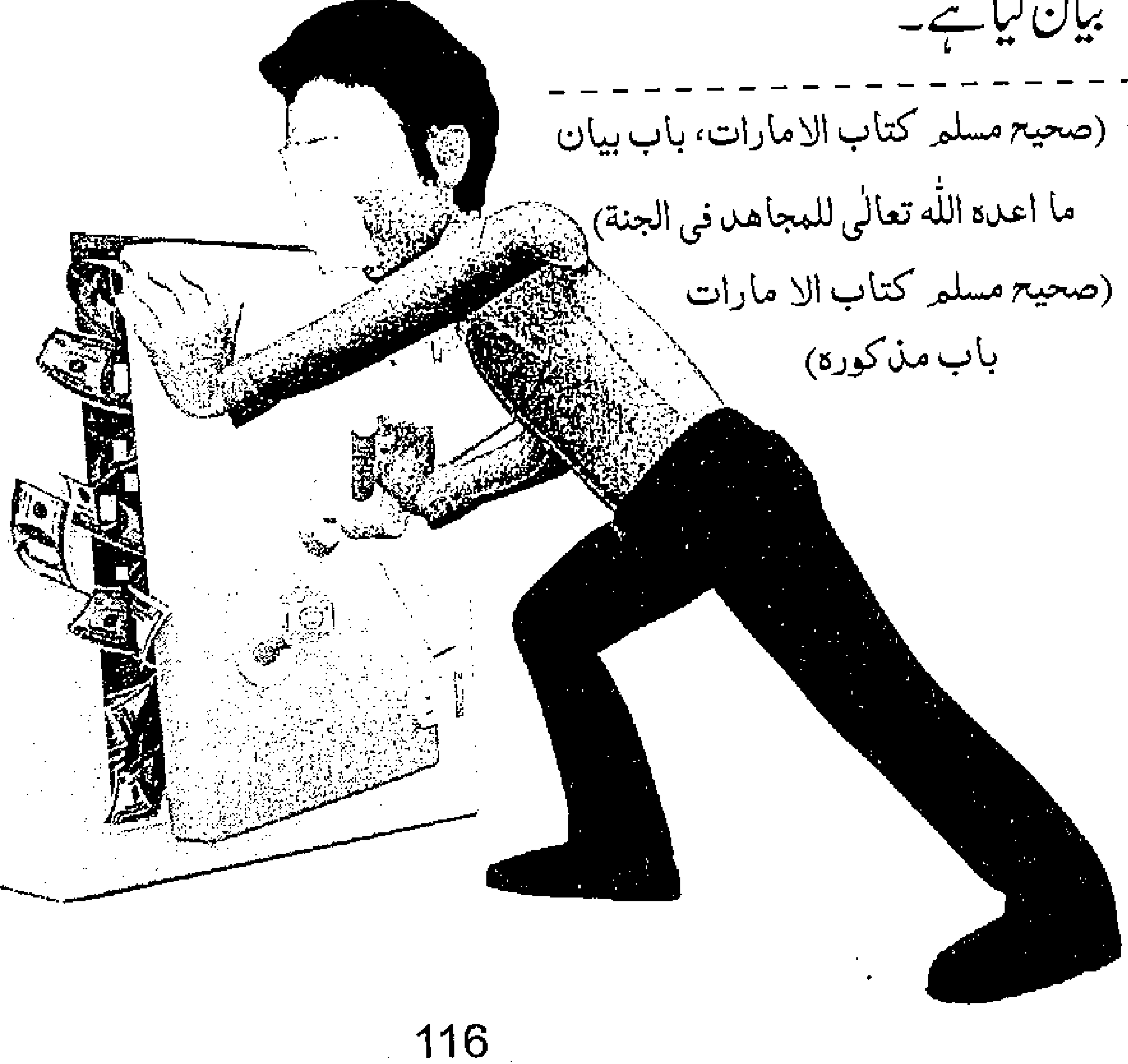

1 (صحیح مسلم کتاب الامارات، باب بیان ما اعده الله تعالیٰ للمجاهد فی الجنة)

2 (صحیح مسلم کتاب الا مارات باب مذکورہ)

Marfat.com

مقروض کو جتنے دن کی مہلت دو گے اتنے دن کے صدقہ کا ثواب پاؤ گے

امام احمد رحمہ اللہ، ابن ماجہ رحمہ اللہ اور حاکم رحمہ اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا ہے کہ:

مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا كَانَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ

ترجمہ: "جو شخص مفلس و تنگ دست کو مہلت دے تو ادائیگی کا دن آنے تک اس کو ہر دن کے بدلے صدقہ کا ثواب ملتا رہے گا"۔

وَمَنْ اَنْظَرَهُ بَعْدَ حِلِّهٖ كَانَ لَهُ مِثْلُهُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ

ترجمہ: "اور پھر جب ادائیگی کا دن آئے اور وہ پھر اسے مہلت دے دے اور اس کی ادائیگی کا دن آنے تک ہر دن کے بدلے اس کے قرض کے برابر صدقہ کا ثواب ملتا ہے"۔

اور پھر جب ادائیگی کا دن آئے اور وہ پھر اس مہلت دے دے تو اسکو ہر دن کے بدلے اس کے قرض کی دگنی مقدار کے برابر صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔ (ابن ماجه، صفحه 176)

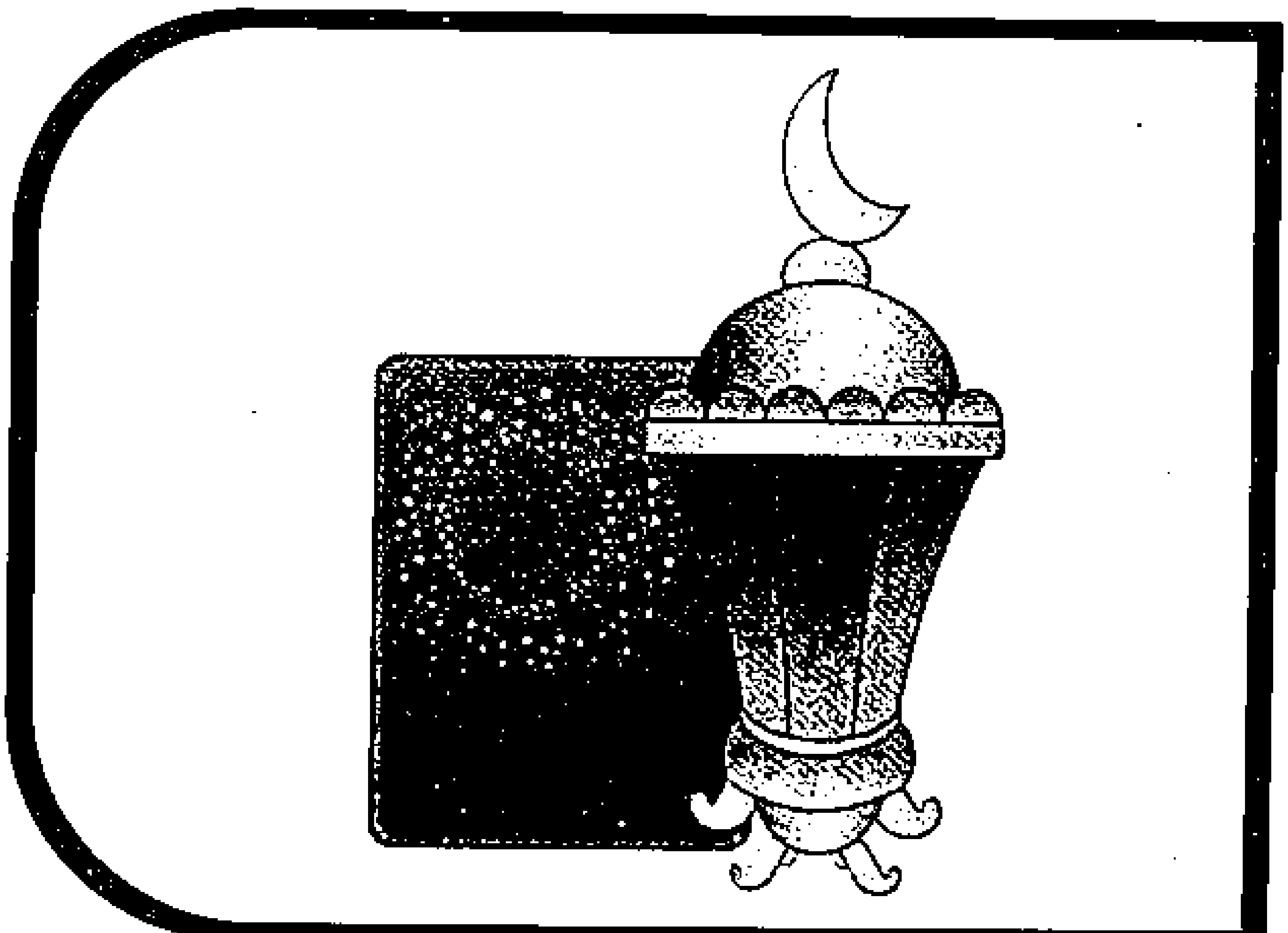

اس روایت کو تمثیلی طور پر یوں سمجھئے کہ مثلاً ایک شخص نے کسی کو دو مہینے کے وعدے پر ایک سو روپے قرض دیئے اور دو مہینے کے بعد اس کی مفلسی و تنگ دستی کو دیکھتے ہوئے اس نے ایک مہینے کی مہلت دے دی تو اسے پورے مہینے اس طرح ثواب ملتا رہے گا کہ گویا وہ ہر دن ایک سو روپیہ صدقہ وخیرات کرتا، اسی طرح ایک مہینے کی مدت گزر جانے کے بعد دوبارہ مہلت دینے میں ایسا ہی ثواب ملتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب تیسری مرتبہ مہلت دے گا تو اسے ہر دن ایسا ثواب ملے گا جیسے کہ وہ ہر دن دو سو روپے صدقہ وخیرات کرتا ہے۔

Marfat.com

تنگدست کو مہلت دینے والا جہنم سے محفوظ رہے گا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ وَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

ترجمہ: ''جو کسی تنگدست محتاج کو ادائیگی میں مہلت دے یا قرض اس کو معاف کردے۔ اللہ پاک اسے جہنم کی شدت سے نجات دے دے گا''۔

(مسند احمد اتحاف السادة 500)

فائدہ: دیکھئے ان روایتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر سامان خریدنے کے بعد وعدہ کے مطابق

اپنی غربت اور تنگدستی کی وجہ سے وقت پر ادائیگی نہ کر سکے تو اسے مزید مہلت دے دینا اس کے ساتھ رعایت کرتے ہوئے یوں کہنا کہ چلو ٹھیک ہے، بعد میں جیسے سہولت ہو ادا کر دینا، اس کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ اس کے برخلاف مقروض کو ڈانٹنا، ڈپٹنا، سخت سست کہنا اچھی بات نہیں ہے۔ حالات اور وقت ضروری نہیں کہ ہمیشہ یکساں رہے۔ غربت کی وجہ سے مہلت دینا فرض ہے۔ قرآن میں اس کا حکم ہے:

فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ....

اے لوگو اگر تمہارا کسی کے یہاں سامان کی قیمت یا قرض باقی ہو تو وہ واقعی مالی تنگی کی وجہ سے نہیں دے سکتا تو اسے کچھ مہلت دے دو، اگر گنجائش ہو تو معاف کر دو کل قیامت کے دن عرش کے سایہ میں جگہ پاؤ گے اور دوزخ کی آگ سے آڑ پاؤ گے۔

Marfat.com

تنگدستوں کو مہلت دینے والے کی بخشش ہو گی

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كَانَ فِي مَنْ قَبْلَكُمْ تَاجِرٌ يَدَانُ النَّاسَ فَإِنْ رَأَى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهِ

ترجمہ: ''تم سے پہلے دور میں ایک تاجر تھا۔ وہ لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ اگر وہ کسی تنگ دست کو دیکھتا تو اپنے ملازموں/لڑکوں سے کہتا کہ:

تَجَاوَزُوا عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا

ترجمہ: ''اس سے درگزر کرو، شاید کہ اللہ ہم سے درگزر فرمائے''۔

فَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ

ترجمہ: ''پس اللہ نے اس سے درگزر فرمایا''۔

تنگدستوں کو مہلت دینے پر بنی اسرائیل کے ایک گناہ گار کو معاف کر دیا گیا

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے (بنی اسرائیل میں سے) کسی شخص کا حساب کیا گیا تو اس کے اعمال نامہ میں کوئی نیکی نہیں پائی گئی ہاں مگر یہ کہ وہ مالدار شخص تھا لوگوں سے ملتا جلتا تھا اپنے خادموں کو حکم دیتا تھا کہ تنگدستوں کو مہلت دیا کرو یا معاف کر دیا کرو۔ سو اس کے متعلق اللہ نے کہا میں اس سے زیادہ حقدار ہوں کہ اس کو معاف کر دوں۔

---

1 (بخاری، کتاب البیوع 2078، مسلم، کتاب المساقات 1567)

2 (مسلم :18/2، ترمذی:ص244)

Marfat.com

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے قرضدار کا قرض معاف کر دیا

محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کسی آدمی سے قرض وصول کرنا تھا، جب وہ اس سے قرض طلب کرنے کے لئے آتے تو وہ ان سے چھپ جاتا۔

ایک دن آئے تو اس (مقروض) کا بچہ باہر آیا، انہوں نے اس سے اس کے باپ کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا، ہاں وہ (میرا باپ) گھر میں موجود ہے اور خزیرہ (چربی اور آٹے کا سوپ) کھا رہا ہے۔ تو ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اس کو بلایا کہ اے فلاں! باہر آ۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تو یہاں موجود ہے۔

وہ باہر نکل آیا، تو میں (ابوقتادہ رضی اللہ عنہ) نے کہا:

مَا حَمَلَکَ أَنِ اخْتَبَأْتَ مِنِّیْ؟

تمہارے مجھ سے چھپنے کا سبب کیا ہے؟

اس نے جواب دیا:

"میں، واللہ! آپ سے بات کروں گا، تو جھوٹ نہیں بولوں گا۔ واللہ! مجھے خدشہ تھا، کہ میں آپ سے بات کروں گا، تو آپ سے جھوٹ بولوں گا، اور اگر آپ سے وعدہ کروں گا، تو اس کی خلاف ورزی کروں گا، اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور

وَکُنْتُ وَاللّٰهِ! مُعْسِرًا

واللہ! میں نادار ہوں۔

انہوں نے بیان کیا: "میں نے کہا: اَللّٰهِ؟

کیا واللہ؟ (یعنی کیا تم قسم کھا کر کہہ سکتے ہو، کہ تم واقعی نادار ہو؟)

اس نے جواب دیا: اَللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کی قسم! (یعنی واللہ! میری حالت ویسی ہی ہے، جیسی میں بیان کر رہا ہوں)۔

Marfat.com

میں نے کہا: اَللّٰہِ؟

کیا واللہ؟ (ایسے ہی ہے، جس طرح تم بیان کر رہے ہو؟)

اس نے کہا: اَللّٰہِ

اللہ تعالیٰ کی قسم! (یعنی صورت حال ویسی ہی ہے

، جیسے میں بیان کر رہا ہوں)۔ میں نے کہا: اَللّٰہِ؟

کیا واللہ؟

اس نے کہا: اَللّٰہِ

اللہ تعالیٰ کی قسم!

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا، أَوْ وَضَعَ عَنْهُ، أَظَلَّهُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ

ترجمہ: ''جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا قرض اس کو معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے (عرش) کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا''۔

وہ اس کے اقرار نامہ کو لائے اور اس کو اپنے ہاتھ سے مٹا کر دیا۔ پھر کہا: اگر تم میں ادائیگی کی استطاعت ہوئی، تو کر دینا، وگرنہ اس (قرض) سے تم آزاد ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں، کہ میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا (اور انہوں نے اپنی دو انگلیاں اپنی دونوں آنکھوں پر رکھیں) ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے خوب اچھی طرح اس کو سمجھا (اور انہوں نے اپنے دل سے معلق رگ کی طرف اشارہ کیا) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

جس نے کسی نادار شخص کو مہلت دی یا اس کو قرض معاف کر دیا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سائے تلے جگہ دیں گے۔

(صحيح مسلم، كتاب الزهد والرقاق، باب حديث جابر الطويل، وقصة أبي اليسر رضي الله عنه، جزء من رقم الحديث 74/3006،4/ 2301. بحوالہ قرض کی فضائل 85)

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نادار اور تنگ دست مقروض کے ساتھ طرز عمل کس قدر ہمدردانہ اور مشفقانہ تھا!

اللہ کریم ہمیں بھی اس بارے میں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین یا حی یا قیوم!

Marfat.com

آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سایہ عرش

آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے کہتے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں میں سے کسی کی اولاد

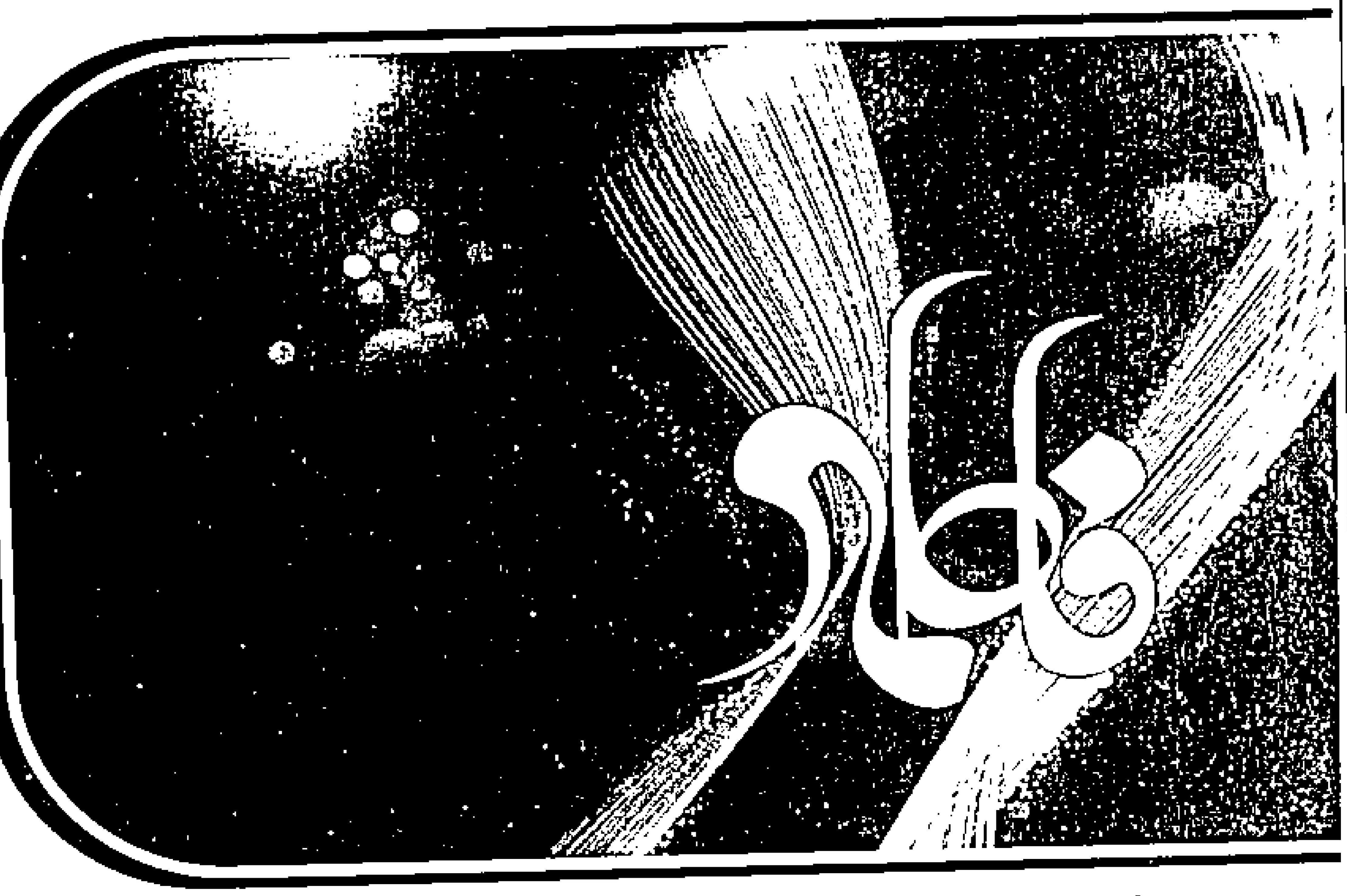

میں سے ہو ایسا آل نبی جو ایمان والا ہو متقی ہو، وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ میں ہوگا چنانچہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے مروی ہے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: بروز قیامت سب سے پہلے عرش کا سایہ پانے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔

عرض کی گئی: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! جو لوگ تمہاری پیروی کرنے اور تم سے محبت کرنے والے ہوں۔ [1]

مناقب علی میں احمد کے ہاں مرفوع روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ لواء الحمد کے ساتھ چلیں گے اور حسن رضی اللہ عنہ ان کے دائیں ہاتھ کی طرف ہوں گے۔

اور حسین رضی اللہ عنہ ان کے بائیں ہاتھ کی طرف ہوں گے، حتیٰ کہ عرش کے سائے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ جائیں گے۔ [2]

زرقانی میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ میں اور علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسن وحسین رضی اللہ عنہما قیامت کے دن عرش کے نیچے ایک خیمے میں ہوں گے۔ [3]

---

1 (الفردوس بماثر الخطاب، الحدیث 3576، ج2، ص 348 بدون قیل...... الخ)

2 (الفوائد 1/527)

3 (الفوائد، 521)

Marfat.com

حق کو قبول کرنے والے عرش کے سایہ میں

قیامت کے دن سایہ عرش میں وہ لوگ بھی ہوں گے، جو حق کو قبول کرنے والے ہوں گے۔حق کو قبول کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مثال کے طور دو آدمیوں کا کسی بات پر جھگڑا ہوا تو تیسرے آدمی نے کہا کہ بھائی آپ کی غلطی ہے تو اس نے فوراً کہا کہ بھائی غلطی ہوگئی۔آئندہ ایسا نہیں ہوگا اسی طرح کسی کو داڑھی رکھنے کا کہا کہ بھئی داڑھی منڈانا یہ تو عورتوں کی طرح اپنے چہرہ کو بنانا ہے اور سنت نبوی ﷺ کے خلاف ہے اور ایسا شخص چوبیس گھنٹے مسلسل گناہ میں مبتلا رہتا ہے۔یہ سن کر اس شخص نے داڑھی رکھ لی گویا کہ حق کو قبول کر لیا تو قیامت کے روز یہ شخص بھی عرش کے سایہ میں ہوگا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول کریم ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرمایا: جانتے ہو قیامت کے دن اللہ عزوجل (کے عرش یا اس کے لطف وکرم) کے سایہ کی طرف سبقت لے جانے والے کون لوگ ہیں؟ (یعنی قیامت کے دن سب سے پہلے کون لوگ اللہ تعالیٰ کے عرش یا اس کے فضل وکرم کے سایہ میں جائیں گے؟)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جاننے والے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

اَلَّذِيْنَ اِذَا اُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوْهُ

ترجمہ: ''سبقت لے جانے والے وہ لوگ ہیں، جن کے سامنے حق بات رکھی جاتی ہے تو وہ قبول کرتے ہیں''۔

وَاِذَا سُئِلُوْهُ بَذَلُوْهُ

ترجمہ: ''جب ان سے حق کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو وہ حق دے دیتے ہیں''۔

وَحَكَمُوْا لِلنَّاسِ كَحُكْمِهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ

ترجمہ: ''لوگوں کے حق میں وہی فیصلہ کرتے ہیں جو اپنی ذات کے بارے میں کرتے ہیں''۔ (اخرجہ احمد وبیہقی)

Marfat.com

اللہ سے محبت کرنے والے کے لئے سایہ عرش

جو اللہ سے محبت کرنے والے، اس سے عشق رکھنے والے، اس سے ملاقات کے لئے بے تاب اور اس دنیا فانی سے بے زار ہوں گے۔ تو ایسے خوش بخت لوگوں کو بھی قیامت کے روز عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا۔ چنانچہ حضرت عطاء بن یسار علیہ رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ اے میرے پروردگار! آپ مجھے اپنے ان خاص اور مقرب بندوں کے متعلق ارشاد فرمائیں جن کو آپ اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا کریں گے جس دن آپ کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے دل پاک ہوں گے، ان کے ہاتھ (گناہوں سے) بری ہوں گے، جو میری جلالت شان کی خاطر ایک دوسرے سے باہمی (دنیا میں) محبت کرتے ہوں گے، جب مجھے یاد کیا جائے تو ان کو بھی میرے ساتھ یاد کیا جائے اور جب ان کو یاد کیا جائے تو میں بھی ان کے ساتھ یاد کیا جاؤں، یہ لوگ تکلیف دہ حالات و مقامات میں بھی اچھی طرح سے وضو کرتے ہوں گے اور میرے ذکر کی طرف اس طرح سے پلٹتے ہوں گے جس طرح سے گدھ اپنے آشیانہ کی طرف پلٹتا ہے اور میری حرام کردہ چیزوں کو جب حلال سمجھ لیا جائے تو اس پر وہ غصہ ہوتے ہوں گے جس طرح سے چیتے سے جب لڑائی کی جائے تو وہ غصے میں آتا ہے اور میری محبت حاصل کرنے کے لئے اس طرح سے تکلف کرتے ہیں جس طرح سے بچہ لوگوں کی محبت حاصل کرنے کے لئے تکلف کرتا ہے۔

(أخرجه ابن المبارك في الزهد (ص72-71) برقم (216) احمد في الزهد (ص119) برقم (387) باب في زهد موسى علیہ السلام)

Marfat.com

فائدہ: محدث ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو دوسری سند سے ذکر کر کے یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے کہ یہ لوگ میری مساجد کو آباد کرتے ہوں گے اور سحری کے وقت (اپنے گناہوں اور غلطیوں سے) استغفار کرتے ہوں گے۔ (البدو والسافرۃ بحوالہ ابن عساکر)

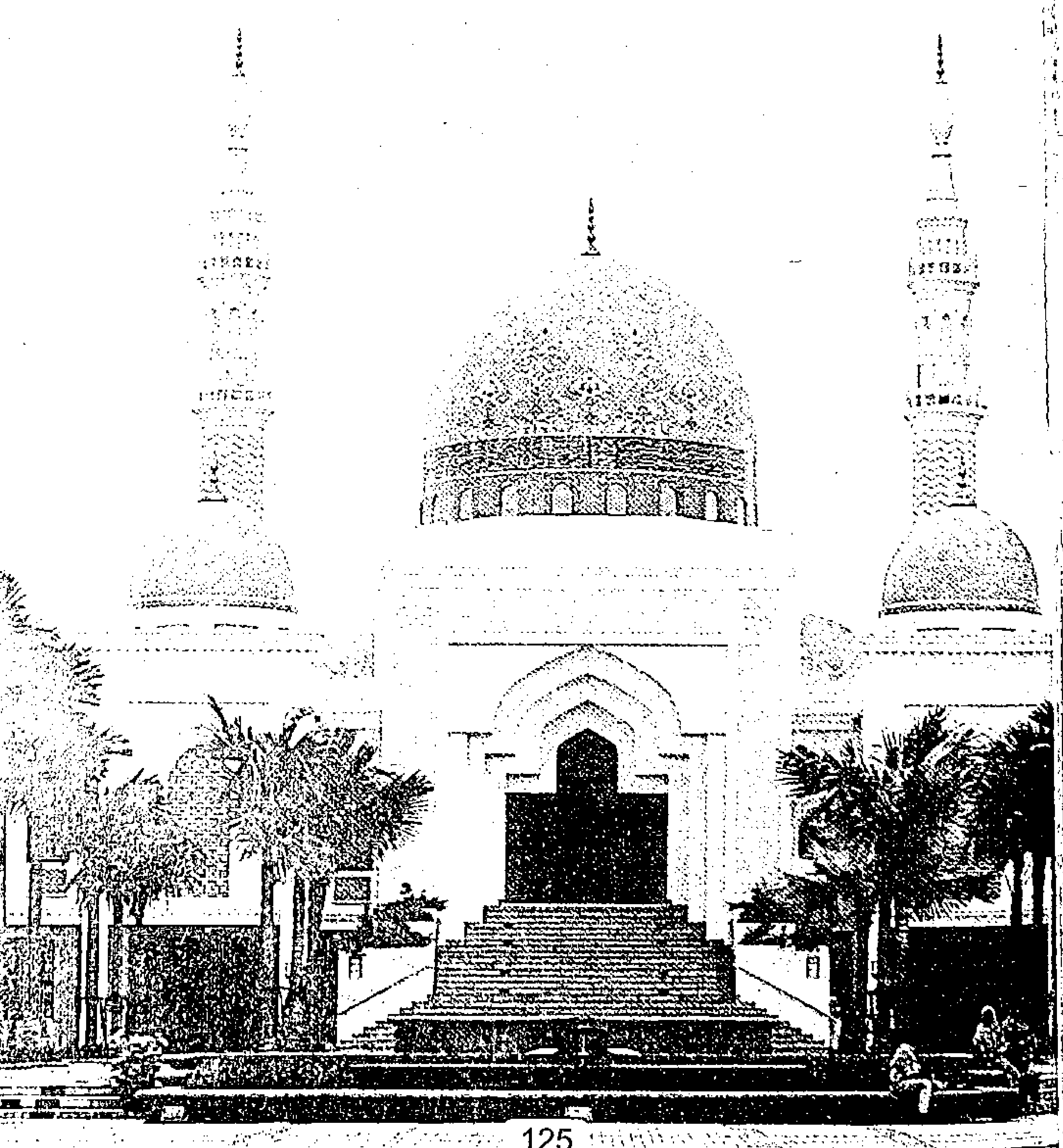

Marfat.com

خوش نصیب نمبر 14

بچپن میں مرنے والے عرش کے سایہ میں کھیلیں گے

ان خوش نصیبوں میں سے جو عرش کے سایہ سے بہرہ ور ہوں گے۔ مسلمانوں کے وہ نابالغ بچے بھی ہیں۔ جن کا انتقال بچپن میں ہی ہوا ہو، یعنی بالغ ہونے سے پہلے ہی مر گئے۔

چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری صحابی کا ایک بیٹا تھا جب وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو اس کو بھی ساتھ لے آتا تھا، آنحضرت ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم اس (بیٹے) سے محبت کرتے ہو؟

اس نے عرض کیا جی ہاں یا نبی اللہ میں جیسے اس سے محبت کرتا ہوں آپ سے بھی اللہ کے لئے ایسی ہی محبت کرتا ہوں، کچھ زیادہ عرصہ نہ گزرا کہ وہ بچہ فوت ہو گیا تو آنحضرت ﷺ نے اس سے (تعزیت کرتے ہوئے اور تسلی دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا:

اَمَا تَرضٰی اَنْ یَکُوْنَ اِبْنُکَ مَعَ ابْنِیْ اِبْرَاهِیْمَ یُلَاعِبُهٗ تَحْتَ ظِلِّ الْعَرْشِ

ترجمہ: ''کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ تیرا بیٹا میرے بیٹے ابراہیم سے (جو بچپن میں فوت ہو گیا ہے) عرش کے سائے میں کھیلے''۔

اس نے عرض کیا کیوں نہیں (ضرور پسند ہے)۔

(مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، باب فیمن مات له واحد، الحدیث 3996، ج3، ص94)

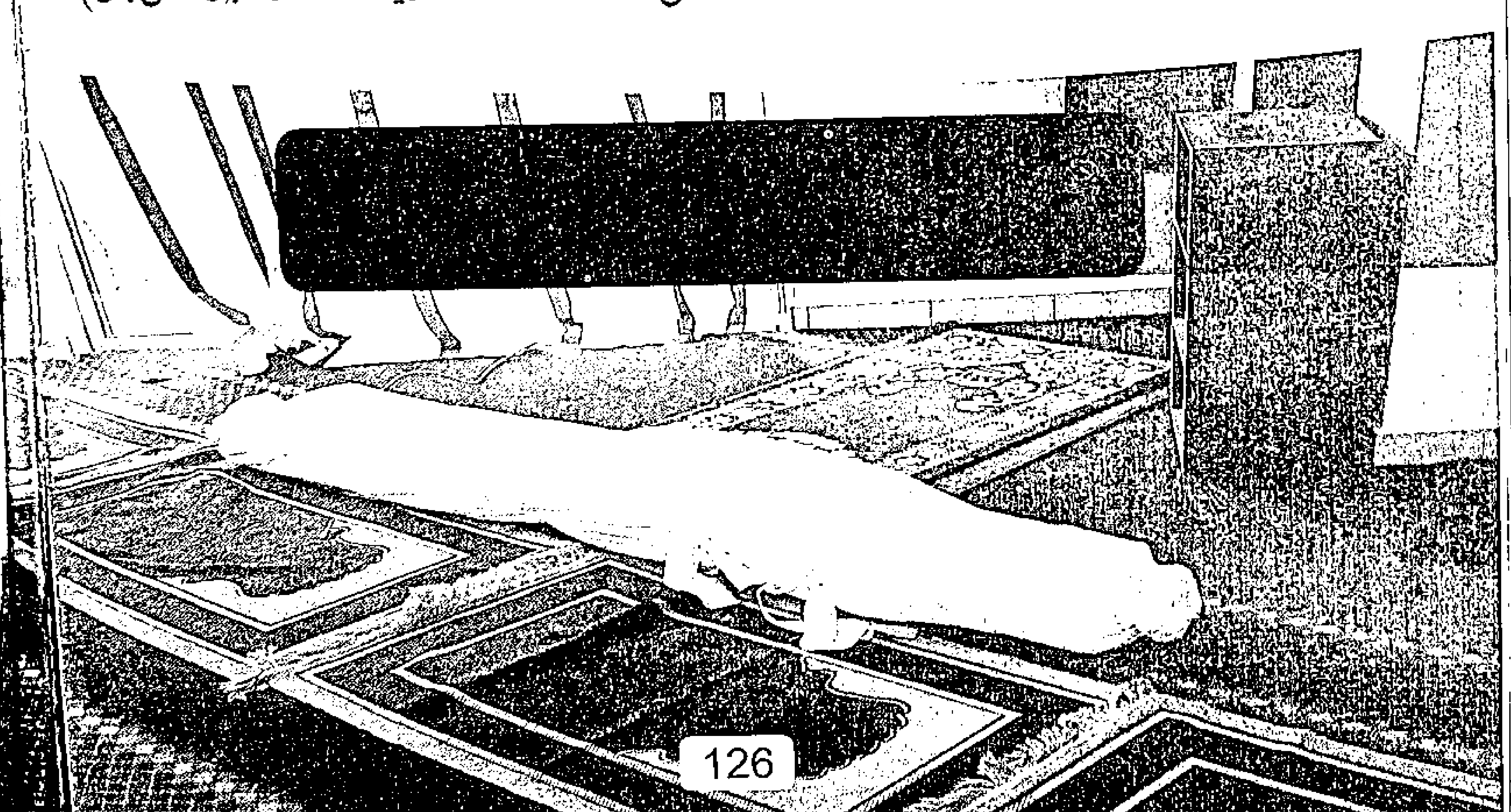

Marfat.com

مسلمان بچے، سایہ عرش میں ہوں گے

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے، آپ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن مسلمانوں کے بچوں کو لایا جائے گا جن کے سینے ابھرے ہوئے ہوں گے، میدان محشر میں ٹھہرنا ان پر سخت گزرے گا تو وہ چلائیں گے۔

پس حکم ہوگا: اے جبرائیل! ان کو میرے عرش کے سائے میں لے جاؤ۔ تو وہ انہیں عرش کے سائے میں لے جائیں گے۔ (الفردوس، بما ثور الخطاب، الحدیث 8759، ج 5، ص 462)

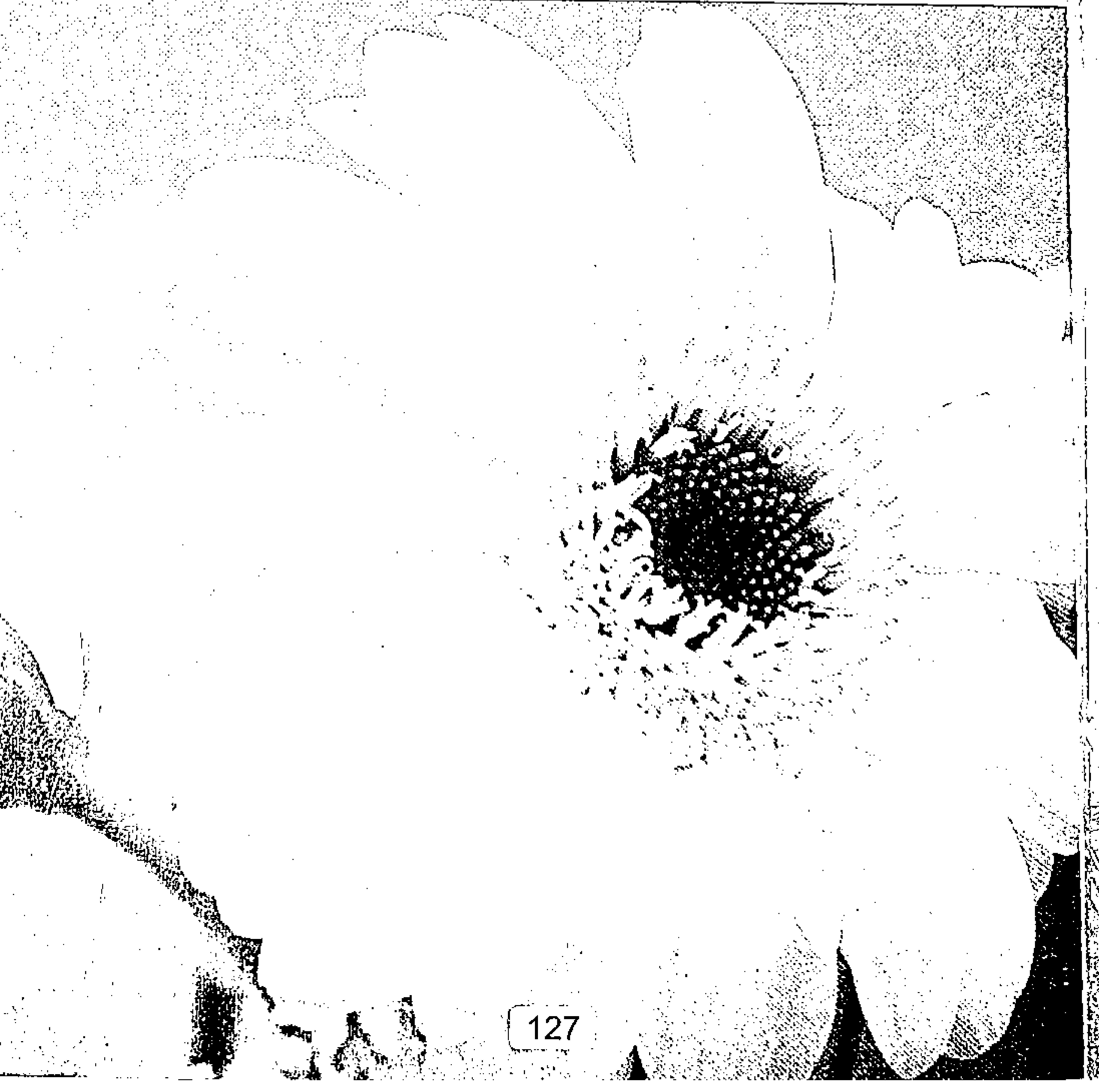

Marfat.com

تبلیغ کی محنت کرنے پر سایہ عرش

میدان محشر کے ہولناک ماحول میں کہ جس دن عرش الٰہی کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، اس دن اللہ تعالیٰ اپنے جن مطیع وفرماں بردار خاص بندوں کوعرش عظیم کے سائے میں جگہ اور جنت الفردوس میں داخلہ عطا فرمائے گا۔

ان میں اللہ کے دین کو پھیلانے کے لئے دن رات سرگرم رہنے والے اور اپنی زندگیاں لگانے والے اور گلی گلی، کوچے کوچے میں در بدر پھر کر اللہ کا پیغام پہنچانے والے بھی ہوں گے۔ چنانچہ ابونعیم نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توریت شریف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس یہ وحی بھیجی تھی کہ اے موسیٰ جو اچھی باتوں کا حکم دیتا ہے اور بری باتوں سے روکتا ہے اور لوگوں کو میری طرف دعوت دیتا ہے۔ وہ دنیا اور قبر میں میرے ساتھ ہوگا اور قیامت کے دن میرے سایہ میں ہوگا۔

ایک اور روایت میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توریت میں وحی فرمائی کہ اے موسیٰ! جس نے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کیا اور لوگوں کو میری اطاعت کی دعوت دی تو اسے میری محبت نصیب ہوگی۔ دنیا میں اور قبر میں اور قیامت میں میرے عرش کے سایہ میں ہوگا۔ [1]

جنت فردوس کس کے لئے؟

حضرت سیدنا کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: جنت الفردوس خاص اس شخص کے لئے ہے جو... امر بالمعروف ونھی عن المنکر ...(یعنی نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع) کرے۔ [2]

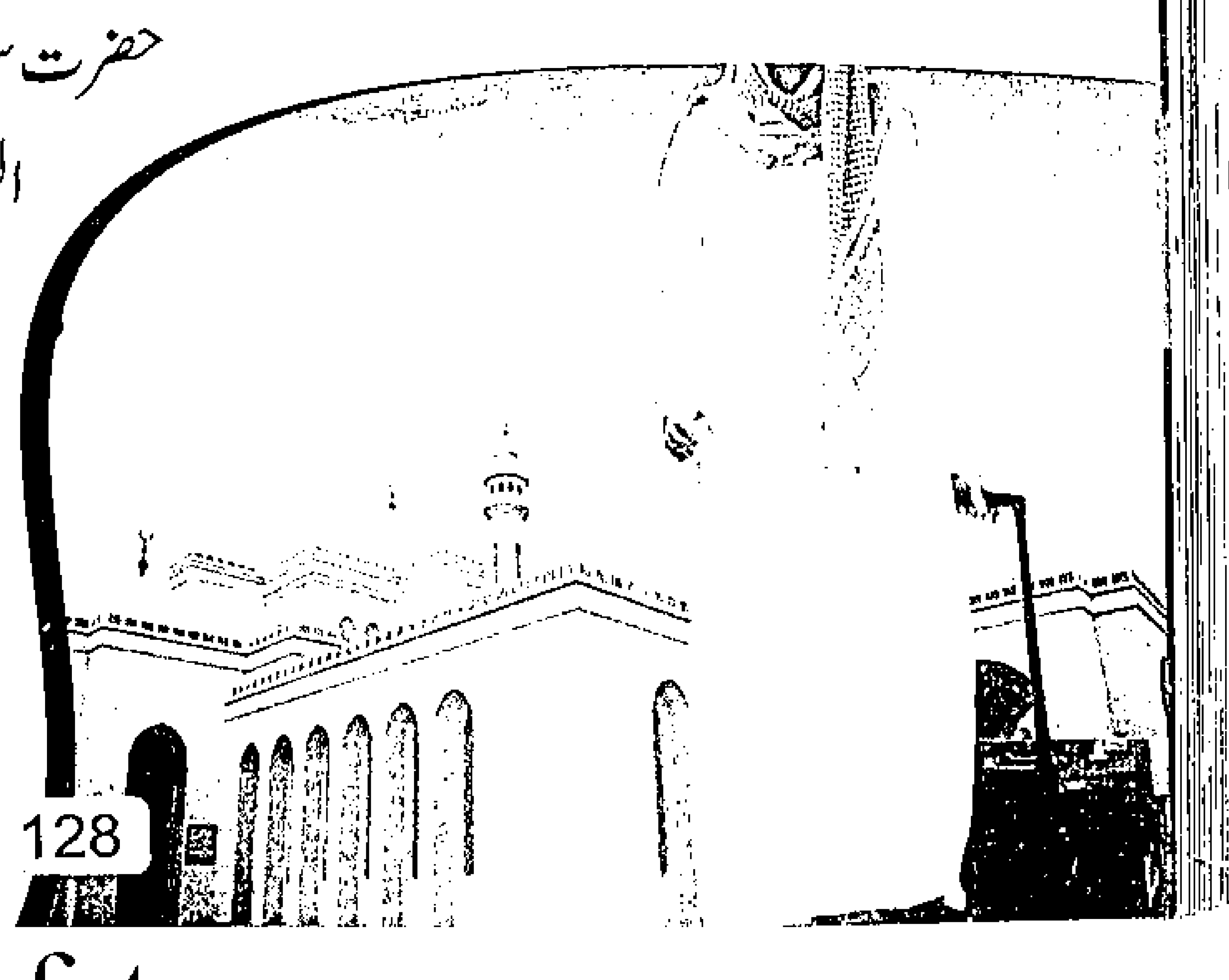

---

1 (ابونعیم فی الحلیه 36/6)

2 (تنبیه المغترین، ص 236)

Marfat.com

قابلِ رشک مبلغین اسلام

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن کچھ ایسے لوگ بھی لائے جائیں گے جو نہ تو انبیاء ہوں گے نہ شہداء، لیکن شہداء اور انبیاء ان پر رشک کرتے ہوں گے۔ یہ حضرات نور کے منبروں پر تشریف فرما ہوں گے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ! یہ کون حضرات ہوں گے؟

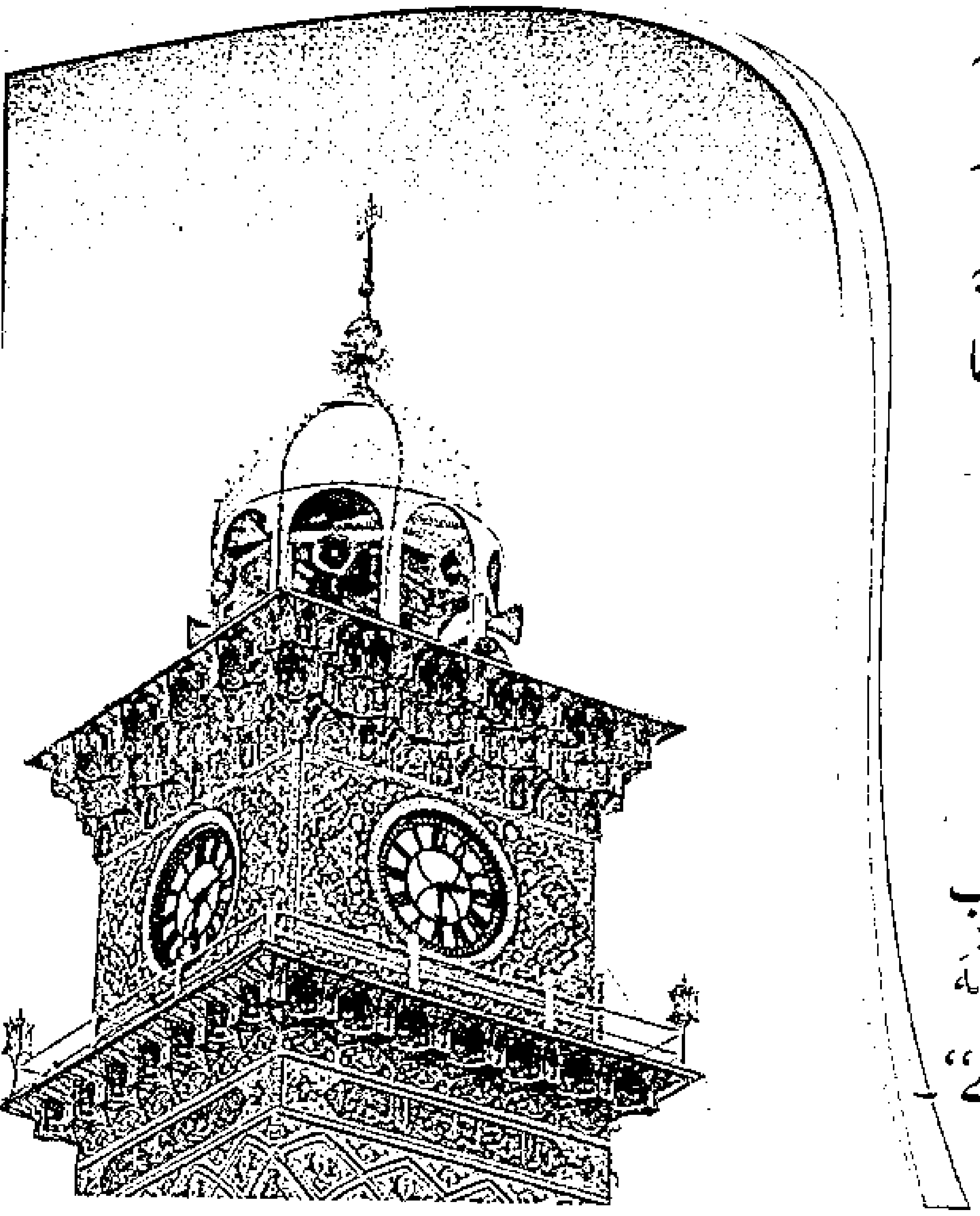

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

هُمُ الَّذِيْنَ يُحَبِّبُوْنَ اللّٰهَ اِلَى النَّاسِ

ترجمہ: ''یہ حضرات اللہ تعالیٰ کو لوگوں کا محبوب بنائیں گے''۔ وَيُحَبِّبُوْنَ النَّاسَ اِلَى اللّٰهِ

ترجمہ: ''اور لوگوں کو اللہ کا محبوب بنائیں گے''

وَيَمْشُوْنَ لِلّٰهِ فِي الْاَرْضِ نُصَحًا

ترجمہ: ''اور اللہ کی رضا کی خاطر زمین میں نصیحت کے لئے چلیں گے''۔

عرض کیا گیا یارسول اللہ! یہ حضرات اللہ کو تو لوگوں کا محبوب بنائیں گے مگر لوگوں کو اللہ کا محبوب کیسے بنائیں گے؟

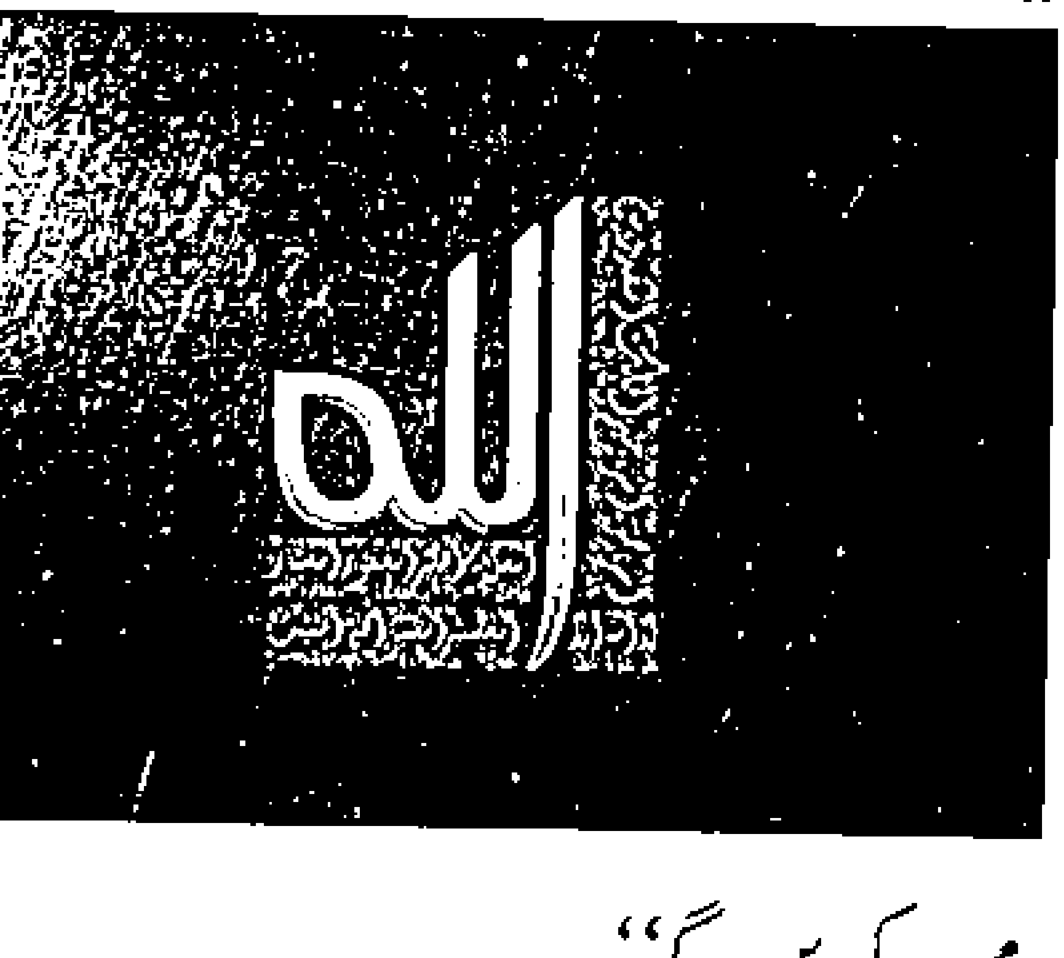

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَأْمُرُوْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ

ترجمہ: ''ان کو نیکی کا حکم کریں گے اور برائی سے منع کریں گے''۔

فَاِذَا اَطَاعُوْهُمْ اَحَبَّهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

ترجمہ: ''پس جب وہ لوگ ان کی بات مان لیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے محبت کریں گے''۔

(البدور السافرہ 189 وشعب الایمان للبیہقی حدیث 409 جلد 368/1)

Marfat.com

کثرت سے درود پڑھنے والوں کیلئے سایہ عرش کی خوشخبری

رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

قیامت کی دن تین شخص عرش الٰہی کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْھُم نے عرض کیا یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! وہ خوش نصیب کون ہیں؟ فرمایا:

① مَنْ فَرَّجَ عَنْ مَکْرُوْبٍ مِنْ اُمَّتِیْ

ترجمہ: ''فرمایا: ایک وہ جس نے میرے کسی مصیبت زدہ امتی کی پریشانی دور کی''۔

② وَاَحْیَا سُنَّتِیْ

ترجمہ: ''دوسرا وہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا''۔

③ وَاَکْثَرَ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ

ترجمہ: ''تیسرا وہ شخص کہ جس نے مجھ پر کثرت سے درود بھیجا''۔

(شرح الزرقانی علی مؤطا کتاب الشعر، باب ماجاء فی المتحابین فی اللہ، تحت الحدیث 1841، ج4، ص 469، البدور السافرۃ فی امور الاخرۃ للسیوطی، باب الاعمال الموجۃ الخ، الحدیث: 366، ص 131)

Marfat.com

سونے کے دینار

ایک بار کسی بھکاری نے کفار سے سوال کیا، انھوں نے مذاقاً امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ کے پاس بھیج دیا جو کہ سامنے تشریف فرما تھے، اس نے حاضر ہو کر دست سوال دراز کیا۔

آپ کرم اللہ وجہہ نے دس بار درود شریف پڑھ کر اس کی ہتھیلی پر دم کر دیا اور فرمایا: مٹھی بند کر لو اور جن لوگوں نے بھیجا ہے ان کے سامنے جا کر کھول دو (کفار ہنس رہے تھے کہ خالی پھونک مارنے سے کیا ہوتا ہے!)

جب سائل نے ان کے سامنے جا کر مٹھی کھولی تو وہ سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی، یہ کرامت دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔ (ہشت بہشت، راحت القلوب، ص 234)

Marfat.com

درود پڑھیے قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ رہیے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَنْجَاكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَهْوَالِهَا وَمَوَاقِعِهَا

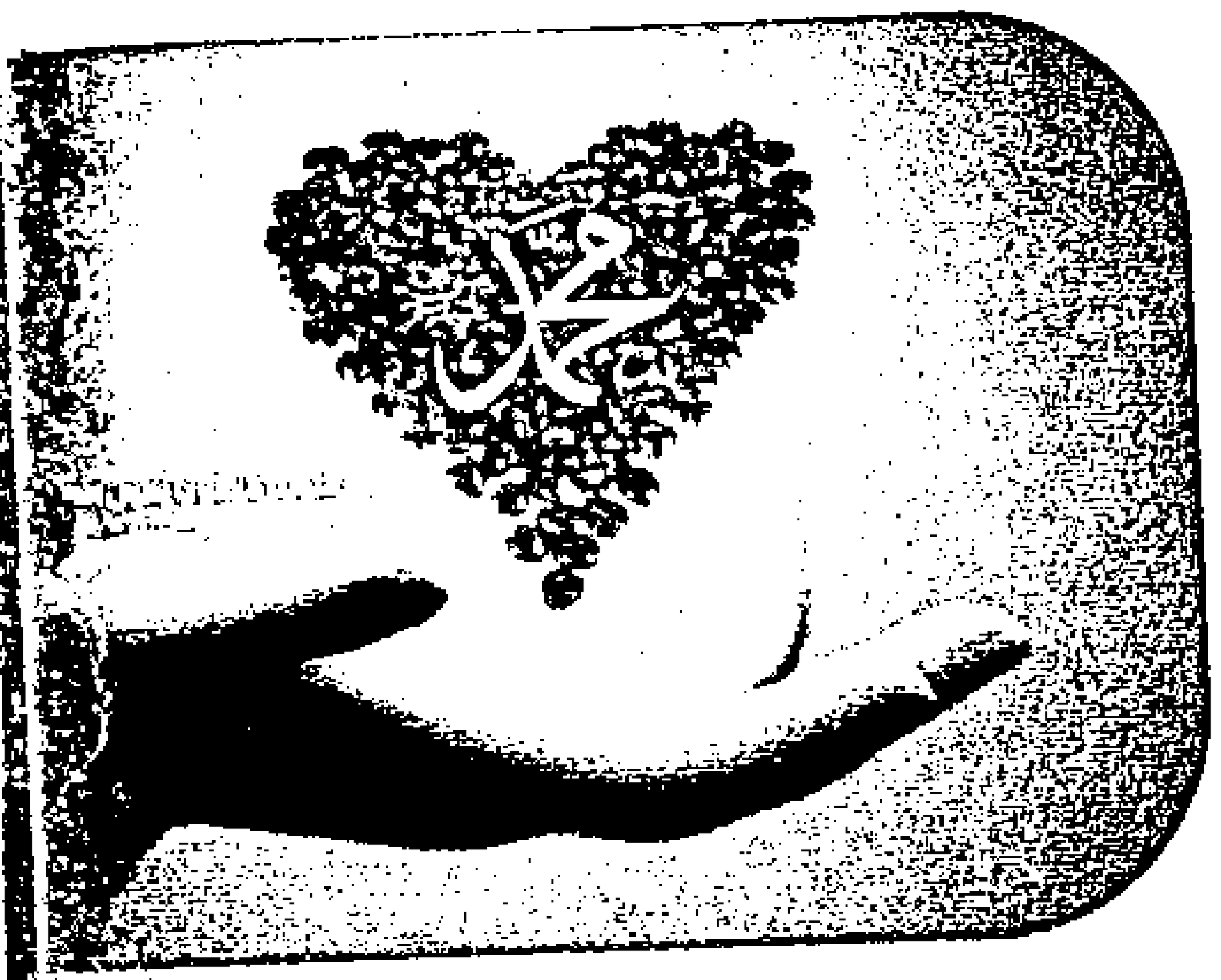

ترجمہ: ''قیامت کے دن اس کی ہولناکیوں سے اور اس کے مواقع سے سب سے زیادہ نجات پانے والا شخص وہ ہوگا''۔

أَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلَاةً فِي دَارِ الدُّنْيَا

ترجمہ: ''جو تم میں سے سب سے زیادہ مجھ پر دنیا میں درود بھیجنے والا ہوگا''۔ [1]

زیادہ درود پڑھنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب ہوگا

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔

فَمَنْ كَانَ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً كَانَ أَقْرَبُهُمْ مِنِّي مَنْزِلَةً.

ترجمہ: ''پس جو شخص مجھ پر زیادہ درود بھیجے گا، وہ مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا''۔ [2]

قیامت کی دہشتوں سے نجات پانے کا نسخہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''اے لوگو! بے شک بروز قیامت اس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا میں بکثرت درود شریف پڑھے ہوں گے''۔ [3]

---

1 (أخرجه الديلمي في الفردوس 8175، ورواه الأصبهاني في الترغيب والترهيب كما في الدر المنثور 219/5)

2 (فردوس الاخبار للديلمی، باب الیاء الحدیث: 8210، ج2، ص471)

3 (الفردوس بمأثور الخطاب ج2 ص 471 حدیث 8210)

Marfat.com

قرآن پڑھنے پڑھانے والوں کیلئے سایہ عرش

جنہوں نے اپنی زندگی قرآن کریم پڑھنے پڑھانے میں، اسے سیکھنے سکھانے میں لگا دی

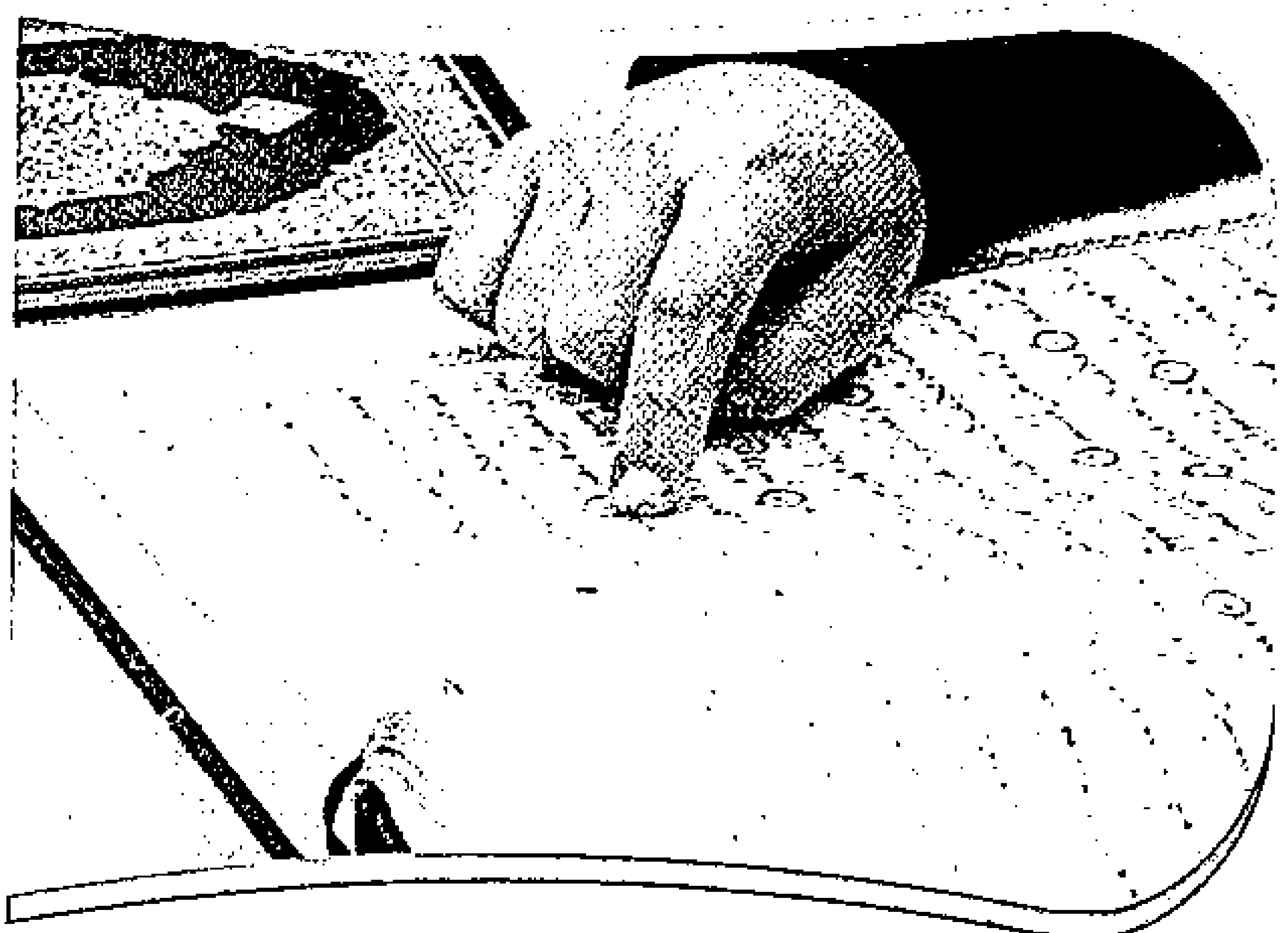

ہوگی، قیامت کے دن ایسے خوش نصیبوں کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائے گا۔ یہ سعادت عظیمہ انہیں اس لیے نصیب ہوگی، کیونکہ قران کریم اللہ کا کلام ہے شریعت کا منبع ہے، یہ رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ فِیْ ظِلِّ اللّٰهِ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ مَعَ اَنْبِیَائِهٖ وَاَصْفِیَائِهٖ

ترجمہ: ''قرآن کریم کے حفاظ اس دن اللہ تعالیٰ کے سایہ میں حضرات انبیاء واصفیاء کے ساتھ ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں ہوگا''۔ 2

سورہ بقرہ اور آل عمران کی تلاوت قیامت کے دن سایہ کا کام دیں گی

ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: سورۃ البقرۃ اور آل عمران کی تلاوت کیا کرو، کیونکہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سایہ فگن بادلوں یا پردوں کو پھیلائے ہوئے پرندوں کے دوغولوں کی صورت میں آئیں گی اور اپنے پڑھنے والے کے بارے میں جھگڑیں گی۔ 2

---

1 (البدور السافرۃ وعزاہ للدیلمی) 2 (صحیح مسلم 270/1، مشکوٰۃ 184/1)

Marfat.com

بچوں کو حافظ بنائیں تاکہ عرش کے سایہ میں جگہ ملے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سرورِ کونین ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ:

اَدِّبُوْا اَوْلَادَکُمْ عَلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ:

ترجمہ: ''اپنی اولاد کو تین خصلتوں (کے التزام) کا ادب سکھلاؤ!''۔

① حُبِّ نَبِیِّکُمْ

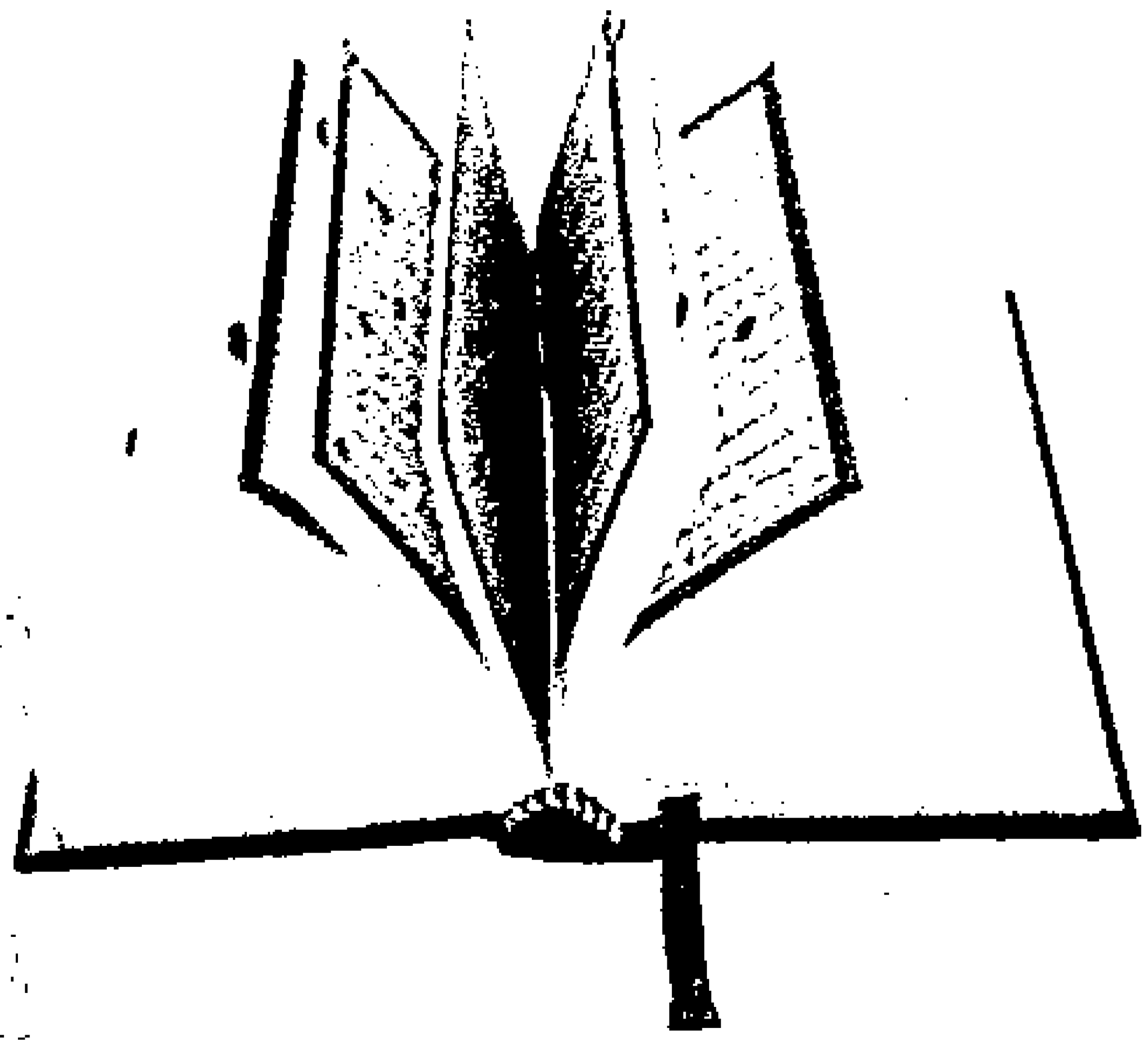

ترجمہ: ''اپنے نبی کی محبت''۔

② وَحُبِّ اَھْلِ بَیْتِہٖ

ترجمہ: ''اور اس کے اہل بیت (بیویوں اور سب اولاد) کی محبت''۔

③ وَقِرَاءَ ةِ الْقُرْاٰنِ

ترجمہ: ''اور قرأت قرآن''۔

فَاِنَّ حَمَلَةَ الْقُرْاٰنِ فِیْ ظِلِّ اللّٰہِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ مَعَ اَنْبِیَائِہٖ وَاَصْفِیَائِہٖ

ترجمہ: ''کیونکہ بے شک حفاظ قرآن اللہ تعالیٰ کے سایہ میں اس کے انبیاء اور اصفیاء (پاک باز افراد) کے ساتھ ہوں گے جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا صرف اللہ (کے عرش) کا ہی سایہ ہوگا''۔ (رو

والا اہ أبونصر عبدالکریم الشیرازی فی فوائدہ والدیلمی وابن النجار، کنز العمال ج 16 ص 456، جامع الصغیر مع المناوی ج 1 ص 225)

فائدہ: ''اس حدیث کے مخاطب آباؤ واجداد اور بچوں کی کفالت کرنے والے ہیں، ان کو اپنی اولاد (اور یتیم) کے متعلق تین چیزوں کا ادب سکھلانے کا امر فرمایا ہے، محبت نبی اور محبت اہل بیت نبی، اور قرأت قرآن کہ وہ اس کی تلاوت کریں تدریس کریں اور حفظ کریں کیونکہ اس کے حافظین، عاملین قیامت کے روز اللہ (کے عرش) کے سایہ میں ہوں گے (جیسا کہ دوسری روایت میں اس کی تصریح ہے) جس دن اس سایہ کے علاوہ دوسرا کوئی سایہ نہ ہوگا جس دن سورج سروں کے قریب ہوگا اور گرمی شدید ترین ہوگی''۔

Marfat.com

سایہ سے کیا مراد ہے؟

سایہ سے بعض محدثین نے جنت کا سایہ یعنی اس کی نعمتیں اور اس میں رہنا بھی مراد لیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں: وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا

ترجمۃ: ''اور ہم ان کو نہایت گنجان سایہ (کی جگہ) میں داخل کریں گے''۔

اور بعض محدثین نے سایہ سے مراد کراہت، اور ناپسندیدہ اشیاء سے قیامت کے روز

امن مراد لیا ہے۔ اور ان سب کا مقصد ایک ہی ہے یعنی روز قیامت اور اس کے بعد راحت حاصل رہے گی اور انبیاء اور اصفیاء کے ساتھ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کی جماعت میں ہوگا جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق سے منتخب کیا اور ان سے راضی ہوا یہ اس گروہ میں (جنت میں) ان کے رفیق ہوں گے۔ اگرچہ درجہ ہر ایک کا الگ الگ ہوگا۔

نیز اس حدیث میں اولاد کو ادب سکھانا واجب اور حق لازمی ہونے کا بیان ہے جیسا کہ باپ کا اولاد پر حق ہے اسی طرح اولاد کا والد پر بھی حق ہے بلکہ والدین کے لئے اولاد کی اچھی تربیت کرنا (اسلامی عقائد، نشو ونما، اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا) مقدم ہے پس جس نے اولاد کو اسلامی تعلیم سے بے نیاز کر دیا اس نے بہت برا کیا۔ اور اکثر اولاد کا والدین کے ساتھ نافرمانی کا برتاؤ ان کو اسلامی تعلیم و تربیت نہ دینے کے سبب ہوتا ہے اور اسی وجہ سے کسی نے اپنے باپ کو کہا تھا:

اَضَعْتَنِیْ وَلِیْدًا فَاَضَعْتُکَ شَیْخًا

ترجمۃ: ''تو نے مجھے بچپن میں ضائع کیا میں نے تجھے بڑھاپے میں ضائع کر دیا''۔

(منادی مع اضافہ بحوالہ فضائل حفظ قرآن ص49)

Marfat.com

چھوٹی سے بڑی عمر تک قرآن کی تلاوت کرنے والا سایہ عرش میں ہوگا

ایک حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ سات آدمی جو اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے ان میں سے ایک وہ شخص ہے جس نے چھوٹی عمر میں قرآن پاک سیکھا اور اپنے بڑھاپے تک اس کی تلاوت کرتا رہا۔

(صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب من جلس فی المسجد...... الخ، الحدیث 660، ص53)

حافظ قرآن میدان حشر میں گھبراہٹ کا شکار نہیں ہوگا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جنہیں حساب و کتاب کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی (اور وہ اس سے بالکل بے فکر ہوں گے) اور انہیں نہ تو پہلے صور کی چیخ دہشت زدہ کرے گی اور نہ قیامت کے دن میدان محشر کی بڑی گھبراہٹ غمگین کرے گی کیونکہ وہ اس گھبراہٹ والے دن سایہ عرش میں ہوں گے ان خوش نصیبوں میں ہے:

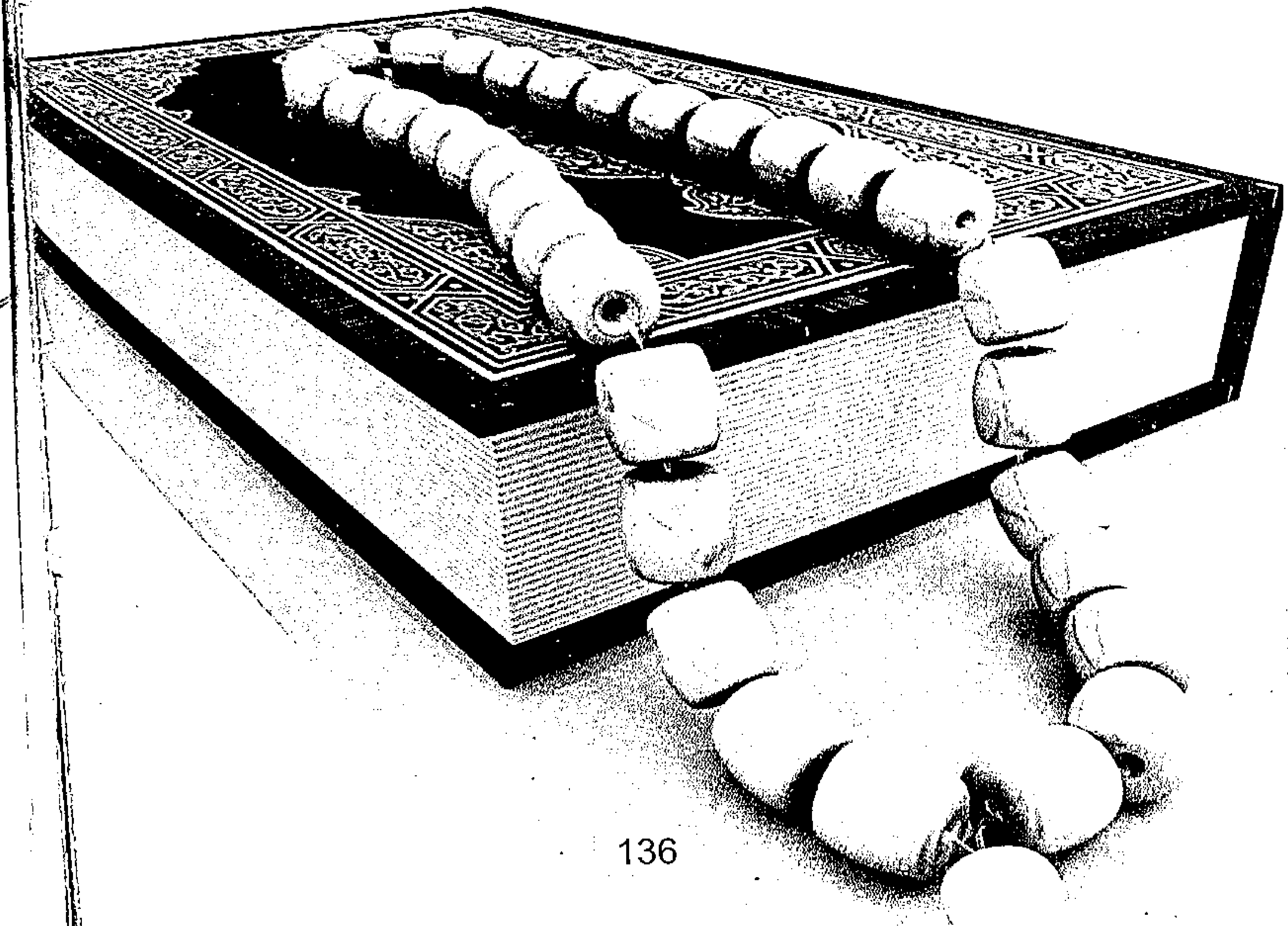

Marfat.com

① حَامِلُ الْقُرْاٰنِ يُؤَدِّيْهِ اِلَى اللّٰهِ يَقْدُمُ عَلٰى رَبِّهٖ سَيِّدًا شَرِيْفًا حَتّٰى يُرَافِقَ الْمُرْسَلِيْنَ

ترجمہ: ''ایک قرآن کا حافظ جو حق تعالیٰ کے احکام پر پوری پابندی سے عمل کرے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں (اہل جنت کا) سردار اور معزز ہو کر آئے گا۔ یہاں تک کہ رسولوں کا رفیق بن جائے گا''۔

② وَمَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ لَا يَاْخُذُ عَلٰى اَذَانِهٖ طَمَعًا

ترجمہ: ''دوسرا وہ مؤذن جو سات 7 سال تک اذان دے اور اس پر اجرت نہ لے''۔

③ وَعَبْدٌ مَّمْلُوْكٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ مِنْ نَّفْسِهٖ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ

ترجمہ: ''تیسرا وہ غلام جو اپنی جان سے اللہ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے مالکوں کا حق بھی''۔

(رواہ البیقی فی شعب الایمان، اخذًا من النشر الکبیر ج 1 ص3)

طبرانی کی روایت میں یہ اضافہ لکھا ہے کہ یہ تینوں شخص (مخلوق کے حساب و کتاب کے خوفناک مرحلہ میں) مشک کے ٹیلوں پر تفریح کر رہے ہوں گے۔ (طبرانی)

فائدہ: ''معجم کبیر میں روایت کرنے والے صحابی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ اگر میں نے اس حدیث کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر سات 7 مرتبہ نہ سنا ہوتا تو کبھی نقل نہ کرتا۔

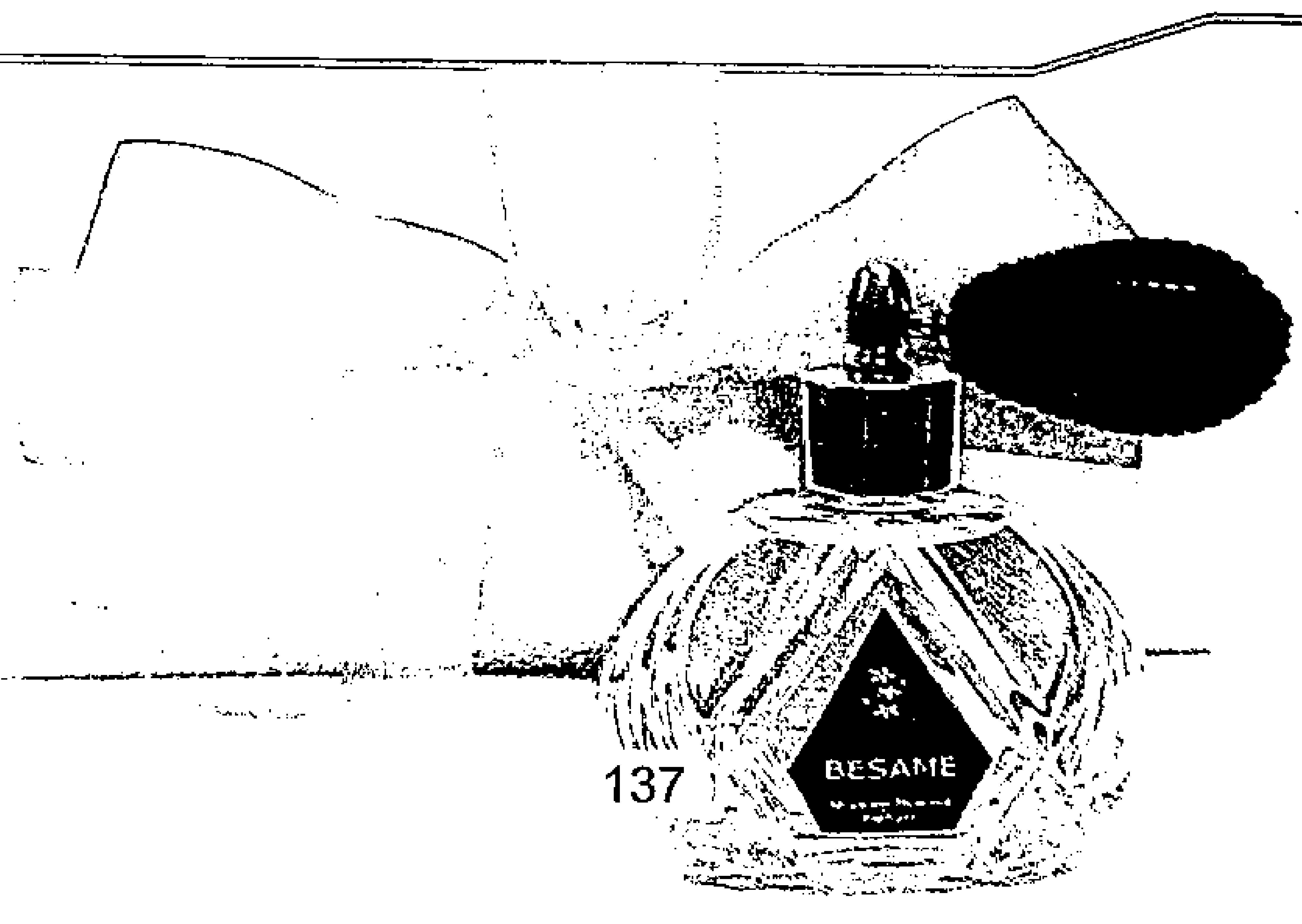

Marfat.com

مریض کی عیادت کر کے نور کے منبروں کا مستحق بنیں

وہ شخص ہے جو مریضوں کی عیادت کا اہتمام کرتا ہو اور جا کر ان کو تسلی دیتا ہو اور ان کی دلجوئی کرتا ہو، وہ بھی روز قیامت ان خوش نصیبوں میں شامل ہوگا، جنہیں عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ:

يَصِيحُ صَائِحٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: ''قیامت کے دن ایک پکارنے والا پکارے گا''۔

أَيْنَ الَّذِينَ عَادُوا الْمَرْضٰى فِي الدُّنْيَا؟

ترجمہ: ''کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے دنیا میں مریضوں کی عیادت کی؟''

فَيُجْلَسُونَ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ يُحَدِّثُونَ اللّٰهَ وَالنَّاسُ فِي الْحِسَابِ

ترجمہ: ''چنانچہ ان کو نور کے منبروں پر بٹھایا جائے گا یہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو کرتے ہوں گے جب کہ لوگ حساب کتاب میں پھنسے ہوں گے''۔

محسن انسانیت ﷺ کا فرمان ہے: قیامت کے دن پکارنے والا پکارے گا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو دنیا میں مریضوں کی عیادت کرتے تھے۔ پس (جب وہ حاضر ہوں گے تو) انہیں نور کے منبروں پر بٹھایا جائے گا جہاں یہ اللہ عزوجل سے شرف کلام حاصل کریں گے جب کہ لوگ حساب دے رہے ہوں گے۔

(کنز العمال، کتاب الزکاۃ، الحدیث 16188، ج6، ص 166 حوالہ مسند الفردوس 476/5 وابن ابی حاتم 1442)

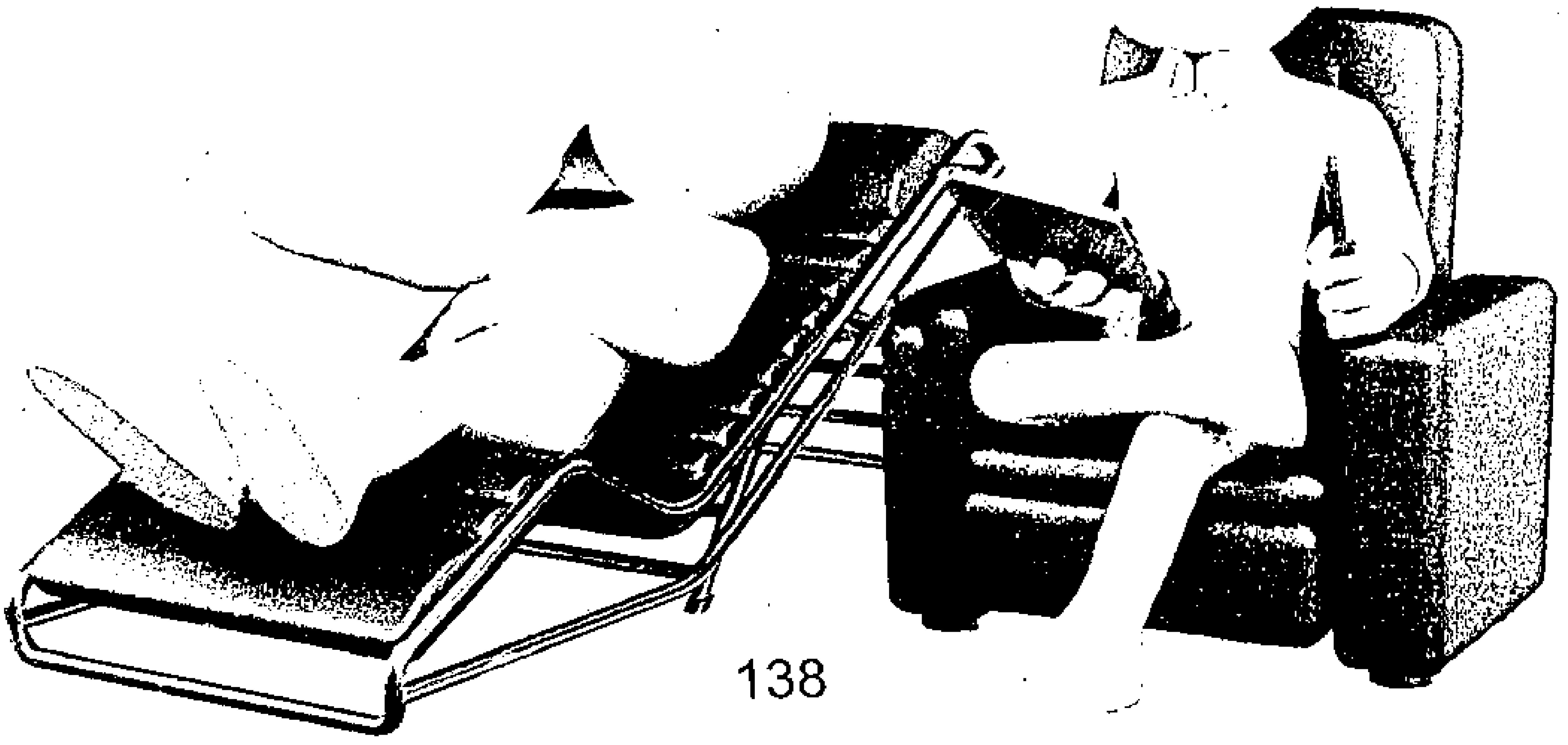

Marfat.com

بیمار کی عیادت کریں اور عرش کا سایہ حاصل کریں

فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا:

"اے میرے رب! تو اس دن کس خوش نصیب کو اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا جب کہ تیرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا؟ تو اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: اے موسیٰ! میں ان لوگوں کو سایہ مہیا کروں گا جو بیمار کی عیادت کرتے اور جنازے کے ساتھ چلتے ہیں"۔ 1

مریض کی عیادت کرنے والا عرش کے سایہ میں ہوگا

حضرت عبدالمجید بن عبدالعزیز اپنے والد رحمۃ اللہ علیہما سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں: (ہمارے زمانے میں) کہا جاتا تھا کہ تین اشخاص قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوں گے:

① مریض کی عیادت کرنے والا۔

② جنازہ کے ساتھ چلنے والا۔

③ جس کا بچہ فوت ہو جائے اس سے تعزیت کرنے والا۔ 2

---

1 (رواہ ابن ابی الدنیا وھو اثر اسرائیلی کما تری ولا حرج فیہ بحوالہ الفوائد 521/1)

2 (الدرالمنثور، تفسیر سورۃ الانعام، ج3، ص345)

Marfat.com

مصیبت زدہ کو تسلی دینے پر سایہ عرش

جو مصیبت زدہ کو تسلی دے اس کے غم کو ہلکا کرنے کی کوشش کرے اور اسے تنہائی اور اکیلے پن کا احساس نہ ہونے دے۔ اسے اللہ جل شانہ قیامت کے روز اپنے عرش کا ٹھنڈا اور آرام دہ سایہ نصیب فرمائے گا۔

چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ مریض کی مزاج پرسی کرنے والے کو کیا اجر ملتا ہے؟

ارشا فرمایا کہ یہ عمل اسے گناہوں سے یوں پاک صاف کر دیتا ہے جیسا کہ وہ پیدائش کے وقت گناہوں سے پاک تھا عرض کیا اے اللہ جنازہ کے ساتھ جانے والے کو کیا اجر ملتا ہے؟

ارشاد فرمایا کہ میں اس شخص کی موت کے وقت فرشتے بھیجوں گا جو قبر تک جھنڈے لے کر ساتھ چلیں گے اور پھر میدان محشر تک بھی اس کے ساتھ ہوں گے عرض کیا گیا:

ما جزاء من عزى الثكلى

ترجمہ: ”یا اللہ کسی ایسی عورت کو تسلی دینے اور اس سے تعزیت کرنے کی کیا جزا جس کا بچہ فوت ہو گیا ہو؟“

ارشاد فرمایا:

اظلہ فی ظلی یوم لا ظل الا ظلی

ترجمہ: ”میں اسے اپنے عرش کے سائے میں رکھوں گا جس دن کہ میرے عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا“۔

(اخرجه الديلمى حواله تنبيه الغافلين 285)

Marfat.com

سچے تاجر کے لئے سایہ عرش

قیامت کے روز اللہ جل شانہ کے عرش کے سایہ میں جگہ پانے والے خوش نصیب لوگوں میں سے وہ تاجر بھی ہیں جو اپنی تجارت میں سچائی، دیانت داری اور امانت داری کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائیں اور اس بات کی پروانہ کریں کہ سچ بولنے سے انہیں کتنا خسارہ یا مالی نقصان ہوگا بلکہ ان کی نگاہ آخرت پر ہوتی ہے کہ تجارت میں دھوکا دہی، ملاوٹ اور جھوٹ بولنے والے سے میرا رب ناراض ہو جائے گا۔ اس لیے وہ اپنے کاروبار میں دیانت و امانت اور سچائی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ تَحْتَ ظِلِّ الْعَرْشِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

ترجمہ: ''سچا اور امانت دار تاجر روز قیامت عرش الٰہی کے سایہ تلے ہوگا''۔

(المرجع: صحيح وضعيف الجامع، تحقيق الالباني: (موضوع) انظر حديث: 502 في ضعيف الجامع، السلسلة الضعيفة، الجز: 5، رقم الحديث: 2405.

فائدہ: ''قیامت کے دن عرش کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ سورج بالکل سر کے قریب ہونے کی وجہ سے پوری مخلوق پریشان ہوگی۔ اور سایہ کے لئے تڑپے گی۔

چند اللہ کے مقرب بندے عرش کے سایہ میں شدت دھوپ کی تپش سے محفوظ ہوں گے۔ ان میں سچائی اور صفائی کے ساتھ تجارت کرنے والے بھی ہوں گے۔

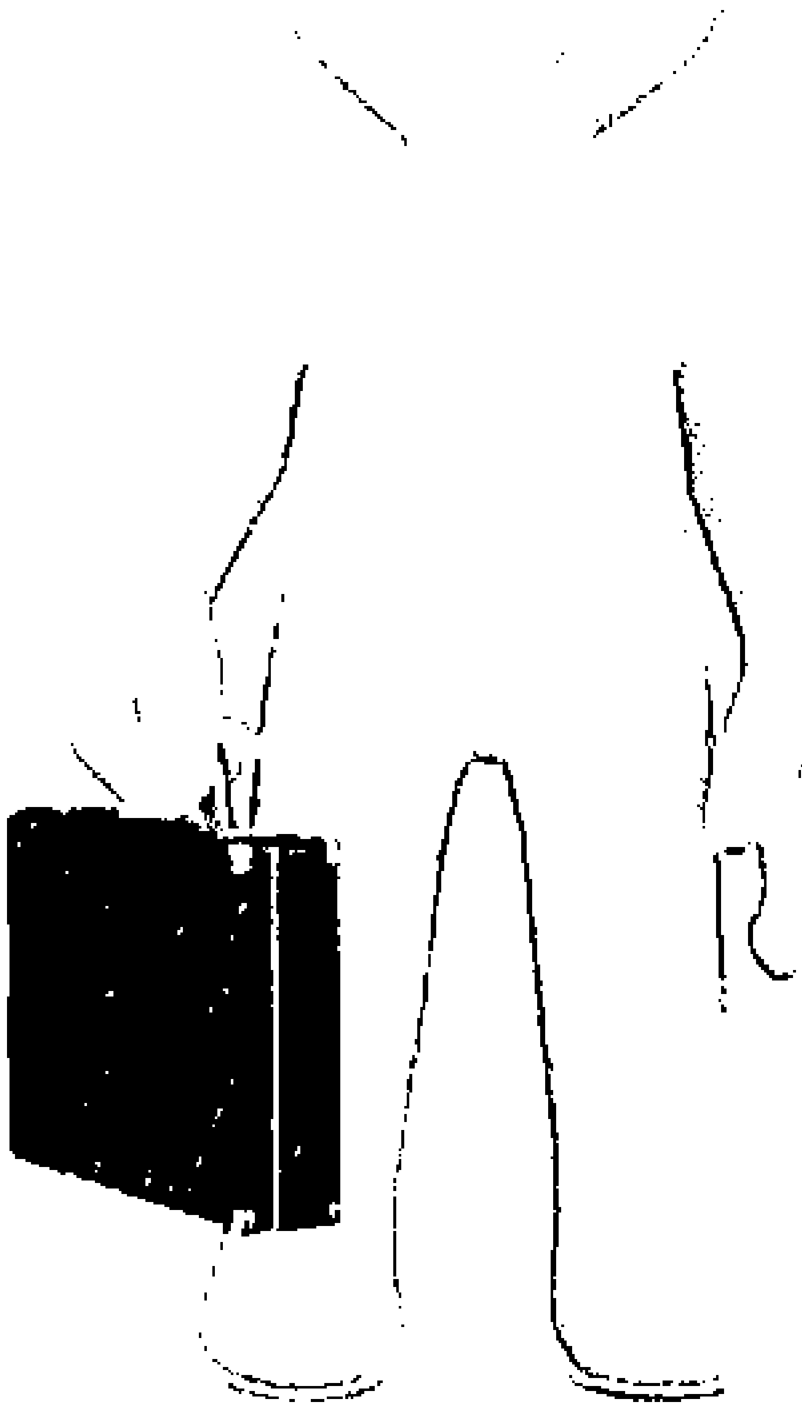

موجودہ دور میں لوگوں کے مزاج پر دنیا اور مال کی محبت غالب آنے کی وجہ سے سچائی سے تجارت ذرا مشکل ہے۔ تاجر مال نکالنے کے لئے کچھ نہ کچھ جھوٹ خلاف واقعہ بات بول ہی دیتا ہے۔ مثلاً یہ کہہ دیتا ہے یہ مال کہیں اور نہیں ملے گا ہم تم سے نفع نہیں لے رہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

Marfat.com

حالانکہ دوسری جگہ مال مل رہا ہے اور یہ کچھ نہ کچھ نفع لے رہا ہے۔ پس سچا اور دیانت دار تاجر وہ ہے جو خلاف واقعہ بات نہ بولتا ہو۔ نقلی کو اصلی کہہ کر یا نقلی اور اصلی کو ملا کر دام میں دھوکا دے کر یا کسی لین دین میں کسی بھی طریقے سے بالکل دھوکا نہ دیتا ہو۔ فرائض واجبات شرع کا پابند ہو۔ چاہے مال کے بکے یا نہ بکے۔ نفع ہو یا نہ ہو معاملہ بالکل صاف اور سچائی کو ہاتھ سے نہ جانے دیتا ہو ایسی تجارت کرنے والا خدا کے مقرب بندوں کے ساتھ قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوگا۔

پس اے تجارت اور دکانداری کرنے والو۔ سچ اور صفائی کو ہاتھ سے مت جانے دو مکرو فریب سے مال نہ نکالو۔ کل قیامت کے میدان میں عرش کے سایہ میں جگہ پاؤ گے۔

سچا تاجر بروز قیامت انبیاء وصدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلتَّاجِرُ الْاَمِیْنُ الصَّدُوْقُ، مَعَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

ترجمہ: ”امانتدار تاجر جو اپنے معاملات میں سچ بولتا ہو (خرید و فروخت میں جھوٹ سے کام نہ لیتا ہو) قیامت کے دن انبیاء کرام اور حضرات صدیقین وشہداء کے ساتھ ہوگا“۔

(جامع الترمذی، ابواب البیوع، باب ماجاء فی التجار......الخ الحدیث 1209، ص 1772 والدارمی (2/247) والحاکم (2/6) والدارقطنی (3/7) والبغوی فی شرح السنه (8/4) الحاکم (2/6) والدارقطنی (3/7) والبیہقی (5/266)

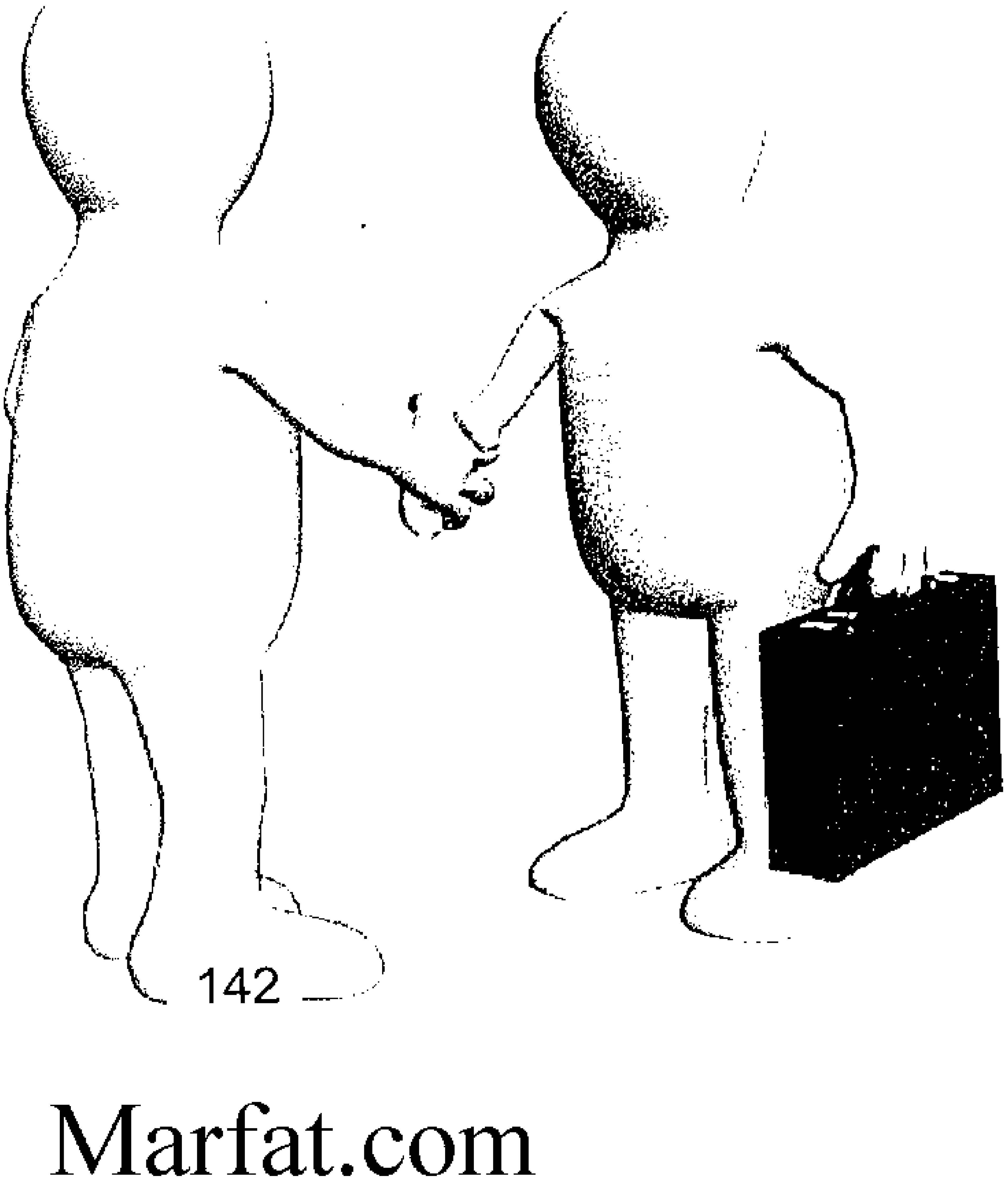

Marfat.com

تجارت میں سچ بولیے سایہ عرش کا مستحق بنئے

حضرت سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے ایک مرسل حدیث مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ سچ بولنے والا امانت دار تاجر (سایہ عرش پانے والے) سات افراد کے ساتھ قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوگا۔ (الحدیث 9145، ج4، ص34)

فائدہ: ''سچا تاجر سے مراد یہ ہے۔ جو سچائی سے دیانت داری سے تجارت کرتا ہو۔ دھوکے جھوٹ وغیرہ سے بالکل پرہیز کرتا ہو۔ مال اور بھاؤ صحیح صحیح بتاتا ہو۔

دیکھئے اس حدیث پاک میں سچے، دیانت دار اور مکمل طور پر شرعی احکامات کے مطابق تجارت اور خرید فروخت دکانداری کی کتنی فضیلت ہے۔ قیامت کے روز اسے سایہ عرش الٰہی نصیب ہوگا اور جنت میں اسے انبیاء وصدیقین کی رفاقت ملے گی۔

پس اے تاجرو! سچائی اور دیانت داری کے ساتھ تجارت کرو اور جنت میں بلا کسی رکاوٹ اور مزاحمت کے داخل ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ فرائض نماز وغیرہ کا اہتمام رکھو۔ پھر دیکھو اس کا شاندار انجام۔

سنو! عبادت گزار، عبادت اور ذکر واذکار اور دین دنیا کی خدمت کر کے جنت میں جائیں گے۔ تم سچائی اور دیانت داری کے ساتھ تجارت کر کے جنت جاؤ، اور پہلے داخل ہو جاؤ۔

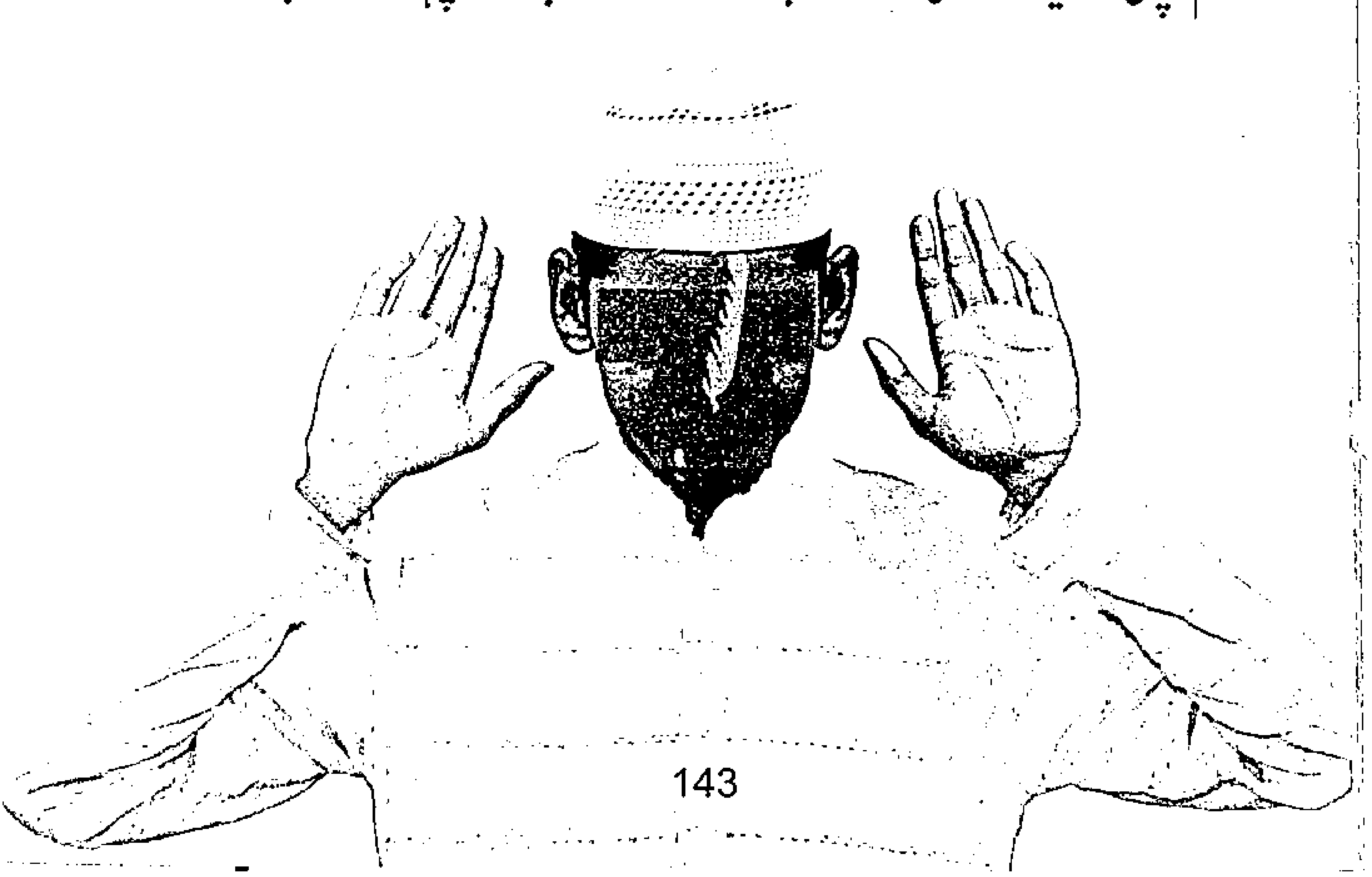

Marfat.com

مجاہد کی مدد کرنے پر سایہ عرش

روز محشر اللہ جل شانہ اپنے عرش کا ٹھنڈا سایہ جن نیک بخت لوگوں کو نصیب فرمائے گا، ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کی مدد کرے ان کے ساتھ تعاون کرے اور جہاد فی سبیل اللہ کے سلسلے میں انہیں آلات حرب وضرب، اسلحہ اور مطلوبہ سامان مہیا کرے چنانچہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے راہ خدا عزوجل کے مجاہد یا تنگدست مقروض یا مکاتب غلام کی آزادی میں اس کی مدد کی:

أَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ

ترجمہ: ''اللہ عزوجل اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا''۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، حديث رجل يسمى طلحة ونعيم بن مسعود، الحديث 15987، ج5، ص 413)

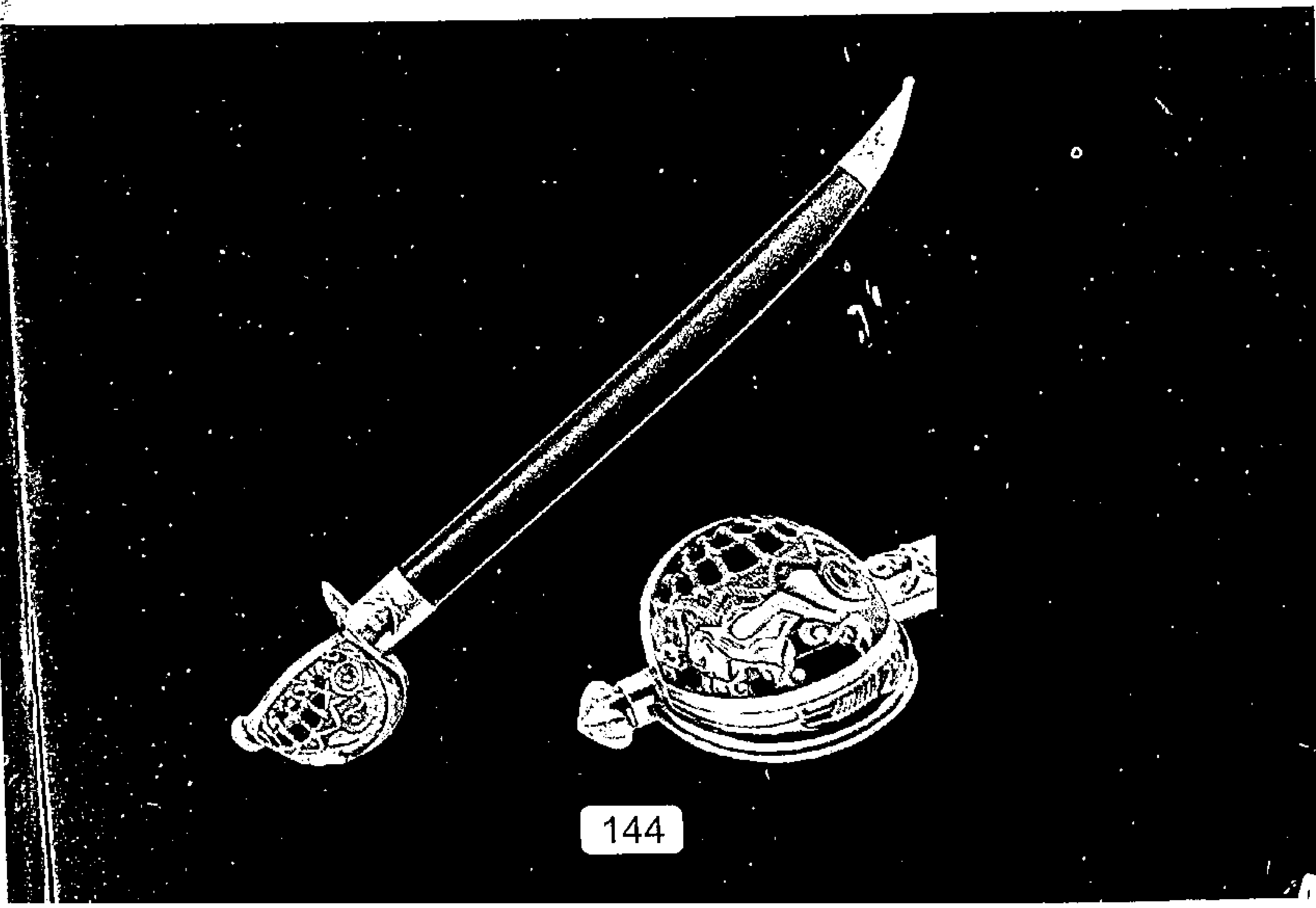

Marfat.com

یتیم اور بیوہ کی کفالت پر سایہ عرش

روز محشر اللہ جل شانہ اپنے عرش کا ٹھنڈا سایہ جن نیک بخت لوگوں کو نصیب فرمائے گا، ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے جو یتیم کے سر پر ہاتھ رکھے شفقت اور محبت کے ساتھ اس کی کفالت کرے اسی طرح کسی محتاج بیوہ عورت کی کفالت کرے اور اسے در بدر ہونے سے بچائے چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَكَفَّلَ يَتِيْمًا اَوْ اَرْمِلَةً اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: ''جس نے یتیم یا بیوہ کی کفالت کی، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا''۔

یتیم اور بیوہ کی کفالت کرنے کا اجر و ثواب

حضرت سیدنا کعب الاحبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی: ''اے میرے رب عزوجل جو کسی یتیم کو پناہ دے حتیٰ کہ وہ یتیم مستغنی ہو جائے یا کسی محتاج بیوہ کی کفالت کرے اس کی جزا کیا ہے؟''

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ''میں اسے اپنی جنت میں ٹھہراؤں گا اور اپنے (عرش کے) سائے میں اس دن جگہ دوں گا جس دن میرے (عرش کے) سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا''۔

خیال رہے کہ غیر محرم بیوہ کی کفالت اور اسے پناہ دینے میں اس بات کی احتیاط ضروری ہے کہ بے پردگی نہ ہو کیونکہ آج کل لوگ منہ بولے باپ، بھائی اور بیٹے وغیرہ بن جاتے ہیں اور خوب بے پردگی ہوتی ہے اور یوں اپنا نامہ اعمال گناہوں سے سیاہ کرتے رہتے ہیں۔

---

1 (البدور السافرہ 349، مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، باب تجهيز الميت...... الخ، الحديث 4066، ج 3 ص 114، کتاب الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد داود علیہ السلام، الحديث 363 ص 105)

2 (حلية الا ولياء، الحديث 7717، ج6، ص38)

Marfat.com

ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ

رشتوں کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مفتیان کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ ''ان (یعنی منہ بولے باپ، بھائی اور بیٹے وغیرہ) سے بھی پردہ ہے کہ کسی کو باپ، بھائی، یا منہ بولا بیٹا بنالینے سے وہ حقیقی باپ، بھائی اور بیٹا نہیں بن جاتا۔ان سے تو نکاح بھی درست ہے۔ ہمارے معاشرے میں منہ بولے رشتوں کا رواج عام ہے کوئی مرد کسی کو''ماں'' بنائے ہوئے ہے، کوئی لڑکی کسی کو''بھائی'' بنا بیٹھی ہے تو کسی خاتون نے کسی کو''بیٹا'' بنالیا ہے، کوئی کسی جوان لڑکی کا منہ بولا چچا ہے تو کوئی منہ بولا باپ اور پھر بے پردگیوں، بے تکلفیوں اور مخلوط دعوتوں کے گناہ کا وہ سیلاب ہے کہ الامان والحفیظ۔

صنف مخالف کے ساتھ منہ بولے رشتے قائم کرنے والوں اور والیوں کو اللہ عزوجل سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ یقیناً شیطان پہلے سے بتا کر پھر وار نہیں کرتا۔ حدیث پاک میں آتا ہے، دنیا اور عورتوں سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں کی وجہ سے اٹھا۔

(صحیح مسلم ص 1465 حدیث 2742)

Marfat.com

یتیم کے ساتھ باپ کی سی شفقت پر عرش کا سایہ ملے گا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک موسیٰ بن عمران ایک دن راستہ سے گزر رہے تھے کہ انہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے پکارا ''اے موسیٰ!''

یہ آواز سن کر موسیٰ علیہ السلام نے دائیں بائیں دیکھا تو انہیں کوئی دکھائی نہ دیا پھر اللہ نے انہیں دوسری دفعہ پکارا کہ ''موسیٰ بن عمران!'' تو انہوں نے دائیں بائیں دیکھا مگر کوئی دکھائی نہ دیا تو خوف سے ان کے کندھے کپکپانے لگے۔

چنانچہ تیسری دفعہ انہیں آواز دی گئی اے موسیٰ بن عمران بے شک میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، تو موسیٰ علیہ السلام نے لبیک کہا اور سجدہ میں گر گئے اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! اپنے سر کو اٹھاؤ چنانچہ انہوں نے اپنے سر کو اٹھایا تو ارشاد ہوا، اے موسیٰ! میں چاہتا ہوں تجھے اس دن اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دوں جس دن میرے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہیں ہوگا:

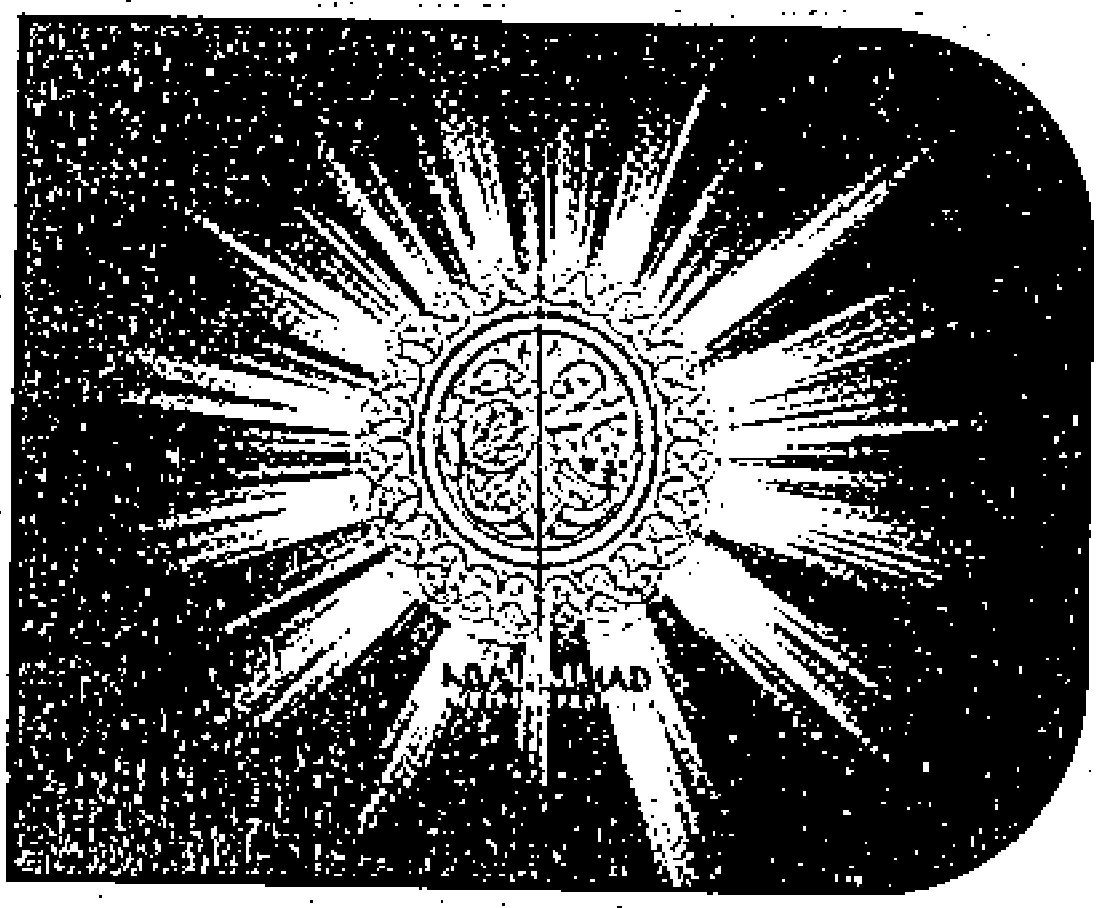

فَكُنْ لِلْيَتِيمِ كَالْأَبِ الرَّحِيمِ

ترجمہ: ''پس تو یتیم کے لئے مہربان باپ کی مانند ہوجا''۔

وَكُنْ لِلْأَرْمِلَةِ كَالزَّوْجِ الْعَطُوفِ

ترجمہ: ''اور بیوہ کے لئے رحم دل شوہر کی مانند''۔

اے موسیٰ! تو رحم کرے گا تو تجھ پر رحم کیا جائے گا، جیسا کہ بدلہ کے طور پر کیا جاتا ہے اور اے موسیٰ! بنی اسرائیل کو خبر دے جو بھی مجھے اس حال میں ملا کہ وہ احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا انکار کرنے والا ہوگا میں اسے آگ میں داخل کروں گا، خواہ ابراہیم خلیل اللہ اور موسیٰ کلیم اللہ ہی کیوں نہ ہوں، تو موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: الٰہی احمد کون ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے میری عزت وجلال کی قسم! میں نے ان سے بڑھ کر اکرام والا کسی کو پیدا نہیں فرمایا اور ان کا نام آسمان وزمین اور شمس وقمر کی پیدائش سے بھی پہلے اپنے نام کے ساتھ عرش میں لکھ دیا تھا۔ (ظلال الجنة، رقم الحديث 696)

Marfat.com

یتیم پر رحم کرنے والے کو قیامت میں عذاب نہیں ہوگا

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ فرماتے ہیں: اس ذات پاک کی قسم، جس نے مجھے حق کے ساتھ دنیا میں بھیجا ہے۔

لَایُعَذِّبُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْ رَّحِمَ الْیَتِیْمَ

ترجمہ: ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو عذاب نہیں دے گا جو یتیم پر رحم کرے''۔

وَلَانَ لَهُ الْکَلَامَ

ترجمہ: ''اور اس سے نرمی سے گفتگو کرے''۔

یہ رسول اللہ ﷺ کی چند حدیثیں یتیم کی خدمت کے بارے میں ہیں۔ ان احادیث سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یتیم کی خدمت کرنے میں کتنا بڑا ثواب ہے قرآن مجید میں متعدد جگہ یتیم کا بیان آیا ہے۔ مثلاً

فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ

ترجمہ: ''یتیم کو مت دباؤ یعنی اس کے ساتھ سختی سے پیش نہ آؤ اور اس کے مال کو نہ کھاؤ''۔

جو لوگ یتیم کی عزت اور خدمت نہیں کرتے ان کے اوپر عذاب نازل ہوتا ہے اور ان کی روزی تنگ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ کَلَّا بَلْ لَّا تُکْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ﴿۱۸﴾

ترجمہ: ''جب خدا اسے آزماتا ہے اور اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا، ہرگز نہیں۔ بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے اور مسکین کے کھلانے پر کسی کو آمادہ نہیں کرتے ہو''۔ (سورۃ الفجر)

Marfat.com

اور جولوگ یتیموں اور مسکینوں کی عزت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی بڑی تعریف کرتا ہے۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ﴿8﴾

ترجمہ: ''نیت بخت وہ لوگ ہیں جو اللہ کی محبت میں یتیم و مسکین اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں''۔ (سورۃ الانسان)

اور جولوگ ناجائز طریقے سے یتیموں کے مال پر قبضہ کر کے اسے کھا جاتے ہیں ان کے لئے سخت وعید ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَّسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا

ترجمہ: ''جولوگ یتیموں کے مال کو ناحق کھا جاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ کے انگارے بھرتے ہیں اور عنقریب یہ لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے''۔

یتیم بچوں کے مال کو خیانت اور اسراف سے نہیں خرچ کرنا چاہئے اور نہ ان کو بے سمجھی کے زمانے میں سپرد کرنا چاہئے۔ تاکہ وہ نادانی کے زمانہ میں اس کو ضائع نہ کردیں سرپرستوں اور متولیوں کو زیادہ خیال رکھنا چاہئے۔ جب یتیم بچے شعور اور بلوغ کی عمر کو پہنچ جائیں اس وقت ان کا مال ان کے حوالہ کر دیا جائے۔

Marfat.com

یتیم کو بلاوجہ سے مارنا برا ہے

حدیث شریف میں ہے کہ ایک آدمی نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا کہ میرے پاس ایک یتیم رہتا ہے کیا میں اسے کسی بات پر مار پیٹ لیا کروں؟

ارشاد فرمایا جس قسم کی باتوں پر اپنے بیٹے کو پیٹتا ہے اسے بھی پیٹ لیا کر یعنی تربیت کے لئے مارنے میں کوئی حرج نہیں مگر مار شدید نہ ہو جیسا کہ عموماً اپنی اولاد کی تربیت میں ایسا ہوتا ہے حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ تھپڑ مارنا یتیم کو حلوہ کھلانے سے زیادہ مفید ہے۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ اگر مارے بغیر تربیت ممکن ہو تو یہی بہتر ہے کہ اسے نہ مارے کیونکہ یتیم کو مارنا بھی بہت بری بات ہے۔

یتیم کے رونے سے عرش الٰہی لرز جاتا ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی یتیم کو مارتا ہے تو اس کے رونے سے رحمٰن کا عرش ہلنے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے فرشتوں اس بچے کو کس نے رلایا ہے جس کے باپ کو میں نے تہ زمین میں چھپا دیا ہے خود جانتے ہوئے بھی جب یہ سوال ہوتا ہے اور فرشتے عرض کرتے ہیں یا اللہ ہمیں کچھ علم نہیں تو فرماتے ہیں کہ میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میری رضا کے لئے اس یتیم بچے کو جو شخص خوش کرے گا میں اسے قیامت کے دن اپنی طرف سے خوش کروں گا۔

Marfat.com

نبی کریم ﷺ کی یتیموں پر شفقت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ یتیموں کے سروں پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے اور پیار کرتے تھے اور خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی معمول تھا۔

یتیم کے لئے مہربان باپ بن جاؤ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ یتیم کے لئے مہربان باپ کی طرح بن جاؤ اور یہ بھی جان رکھو کہ جیسا کاشت کرو گے ویسا ہی کاٹو گے اور جان لو کہ نیک عورت کی مثال اپنے خاوند کے حق میں یوں ہے جیسے کسی بادشاہ کے سر پر سونے کا تاج ہو جسے دیکھ کر اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہوں اور بری عورت کی مثال اس کے خاوند کے حق میں یوں ہے جیسے کسی بڑے بوڑھے کو بھاری بوجھ اٹھوا دیا جائے۔

یتیم کی دیکھ بھال کرنے والا رسول اللہ ﷺ کے قریب تر ہوگا

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اور یتیم بچے کی دیکھ بھال کرنے والا جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح قریب قریب ہوں گے آپ ﷺ نے دو انگلیاں ملاتے ہوئے اشارہ بھی فرمایا ابو عمران جونی رحمۃ اللہ علیہ ابو خلیل رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت داؤد علیہ السلام کے سوالات میں جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کئے یہ بھی پڑھا کہ آپ نے پوچھا یا اللہ اس شخص کی جزا کیا ہے جو کسی یتیم بچے اور بیوہ عورت کا محض تیری رضا کے لئے سہارا بنتا ہے؟ ارشاد فرمایا اس کی جزا یہ ہے کہ میں اسے اپنے سایہ میں اس وقت پناہ دوں گا جب کہ میرے عرش کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(تنبیہ الغافلین، صفحہ 378)

Marfat.com

خوش نصیب نمبر 22

روزہ رکھ کر سایہ عرش حاصل کریں

روز قیامت اللہ جل شانہ اپنے عرش کا سایہ جن نیک بخت لوگوں کو نصیب فرمائے گا، ان میں سے وہ مومنین بھی ہوں گے جو روزوں کا اہتمام کرتے ہیں کیونکہ روزہ ایسا عمل ہے جس میں عام طور پر دکھاوا ممکن نہیں ہوتا اور اس کو چھپانا بھی آسان ہوتا ہے اسی لئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کا اجر خود عطا فرمائیں گے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

اَلصَّائِمُوْنَ فِیْ ظِلِّ الْعَرْشِ

ترجمہ: ''اور روزے دار بھی عرش کے سایہ تلے ہوں گے''۔ (دیلمی)

حضرت سیدنا مغیث بن سمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

بروز قیامت سورج لوگوں کے سروں سے چند گز کے فاصلے پر ہوگا اور جہنم کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، تو اس کی لو اور سخت گرمی ان کی طرف چلے گی اور جہنم کی تپش ان کی طرف بڑھے گی حتیٰ کہ زمین پر ان کا پسینہ بہنے لگے گا جو سڑی ہوئی لاش سے زیادہ بدبودار ہوگا مگر اس وقت روزہ دار عرش کے سائے میں ہوں گے۔ [1]

روزہ قیامت میں نور کا بادل بن کر آئے گا

حضرت قیس الجہنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رمضان المبارک میں جس دن کوئی بندہ روزہ رکھتا ہے تو وہ روزہ قیامت کے دن نور کے ایک بادل کی شکل میں آئے گا۔ اس بادل میں موتیوں کا ایک محل ہوگا جس کے ستر دروازے ہوں گے اور ہر دروازہ سرخ یاقوت کا ہوگا۔ [2]

---

1 (الدر المنثور، سورۃ البقرۃ، تحت الایۃ، 184، ج1، ص442)

2 (اخرجہ ابن حمید بن زغویہ فی فضائل الاعمال)

Marfat.com

روزے داروں کیلئے عرش کے نیچے سونے کا دسترخوان بچھایا جائے گا

حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ روزے داروں کے لئے عرش کے نیچے ہیرے جواہرات سے مرصع سونے کا دسترخوان بچھایا جائے گا، اس پر جنت کے انواع واقسام کے کھانے، مشروبات اور پھل سجے ہوں گے، پس روزے دار کھائیں گے اور پیئیں گے اور لذت حاصل کریں گے جب کہ لوگ حساب کی سختی میں ہوں گے۔ [1]

دوزخ سے 50 سال مسافت کی دوری

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

جس نے رضائے الٰہی کے لئے ایک دن کا نفل روزہ رکھا تو اللہ عزوجل اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک تیز رفتار سوار کی پچاس سالہ مسافت کا فاصلہ فرمادے گا۔ [2]

محشر میں روزہ داروں کے مزے

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت کے دن روزے دار قبروں سے نکلیں گے تو وہ روزے کی بو سے پہچانے جائیں گے، ان کے سامنے طرح طرح کے کھانے اور پانی کے کوزے جن پر مشک سے مہر ہوگی پیش کئے جائیں گے اور انہیں کہا جائے گا کھاؤ کل تم

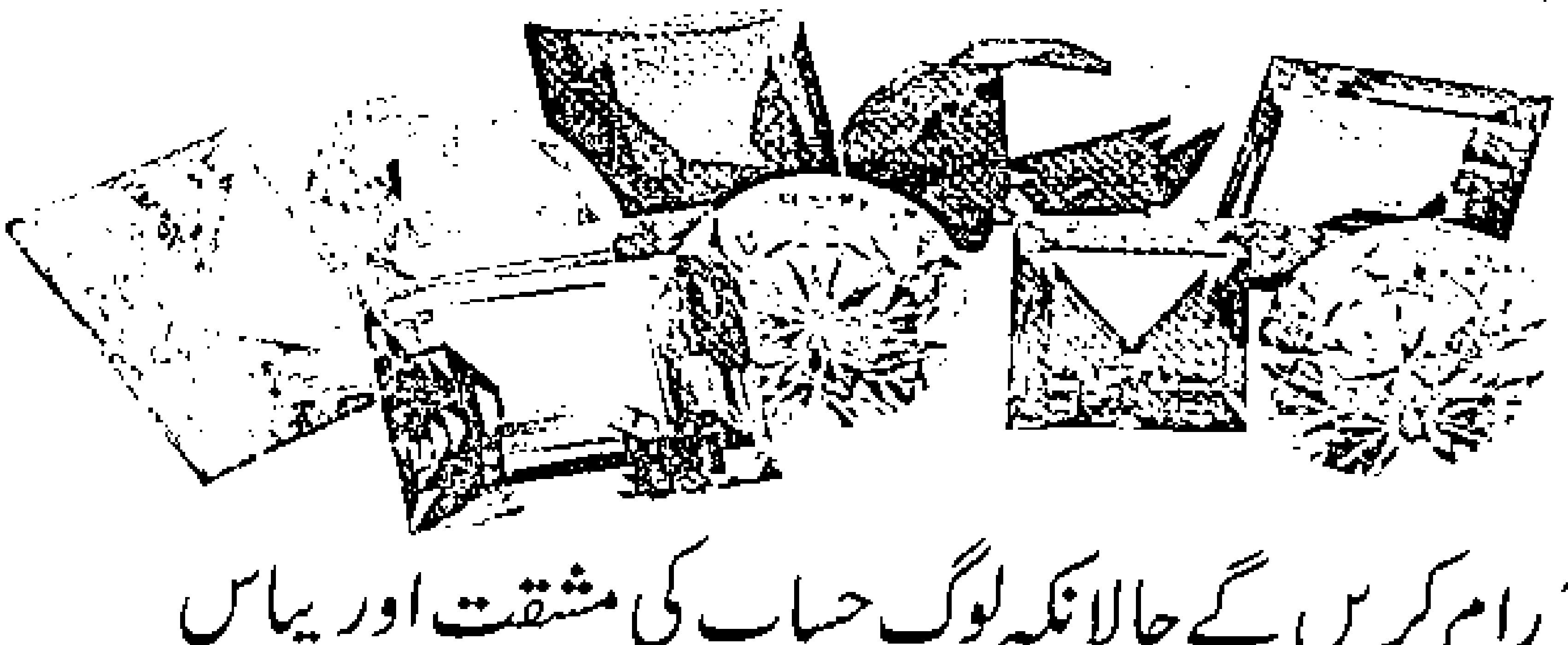

بھوکے تھے، پیو کل تم پیاسے تھے، آرام کرو کل تم تھکے ہوئے تھے پس وہ کھائیں گے، پیئیں گے اور آرام کریں گے حالانکہ لوگ حساب کی مشقت اور پیاس میں مبتلا ہوں گے۔ [3]

---

1 (الفردوس بماثور الخطاب الحدیث 8853، 490/5)

2 (کنز العمال، کتاب الصوم، الحدیث :24149 ج8، ص255)

3 (جامع الاحادیث للسیوطی، الھمزة مع الکاف، الحدیث: 2462 ج1 ص 358)

Marfat.com

روزہ رکھنا صحت کے لئے مفید ہے

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاد کیا کرو خودکفیل ہو جاؤ گے، روزے رکھو تندرست ہو جاؤ گے اور سفر کیا کرو غنی (یعنی مالدار) ہو جاؤ گے۔ [1]

شیطان کی پریشانی

ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد کے دروازے پر شیطان کو حیران و پریشان کھڑے ہوئے دیکھ کر پوچھا: کیا بات ہے؟.... شیطان نے کہا: اندر دیکھئے!

انہوں نے اندر دیکھا تو ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اور ایک آدمی مسجد کے دروازے کے پاس سو رہا تھا۔ شیطان نے بتایا کہ وہ جو اندر نماز پڑھ رہا ہے اس کے دل میں وسوسہ ڈالنے کے لئے میں اندر جانا چاہتا ہوں لیکن جو دروازے کے قریب سو رہا ہے، یہ روزہ دار ہے، یہ سویا ہوا روزہ دار جب سانس باہر نکالتا ہے تو اس کی وہ سانس میرے لئے شعلہ بن کر مجھے اندر جانے سے روک دیتی ہے۔ [2]

---

1 (المعجم الاوسط للطبرانی، من اسمہ موسیٰ، الحدیث: 8312، ج6، ص 146)

2 (الروض الفائق، المجلس الخامس فی فضل شهر...... الخ، ص39)

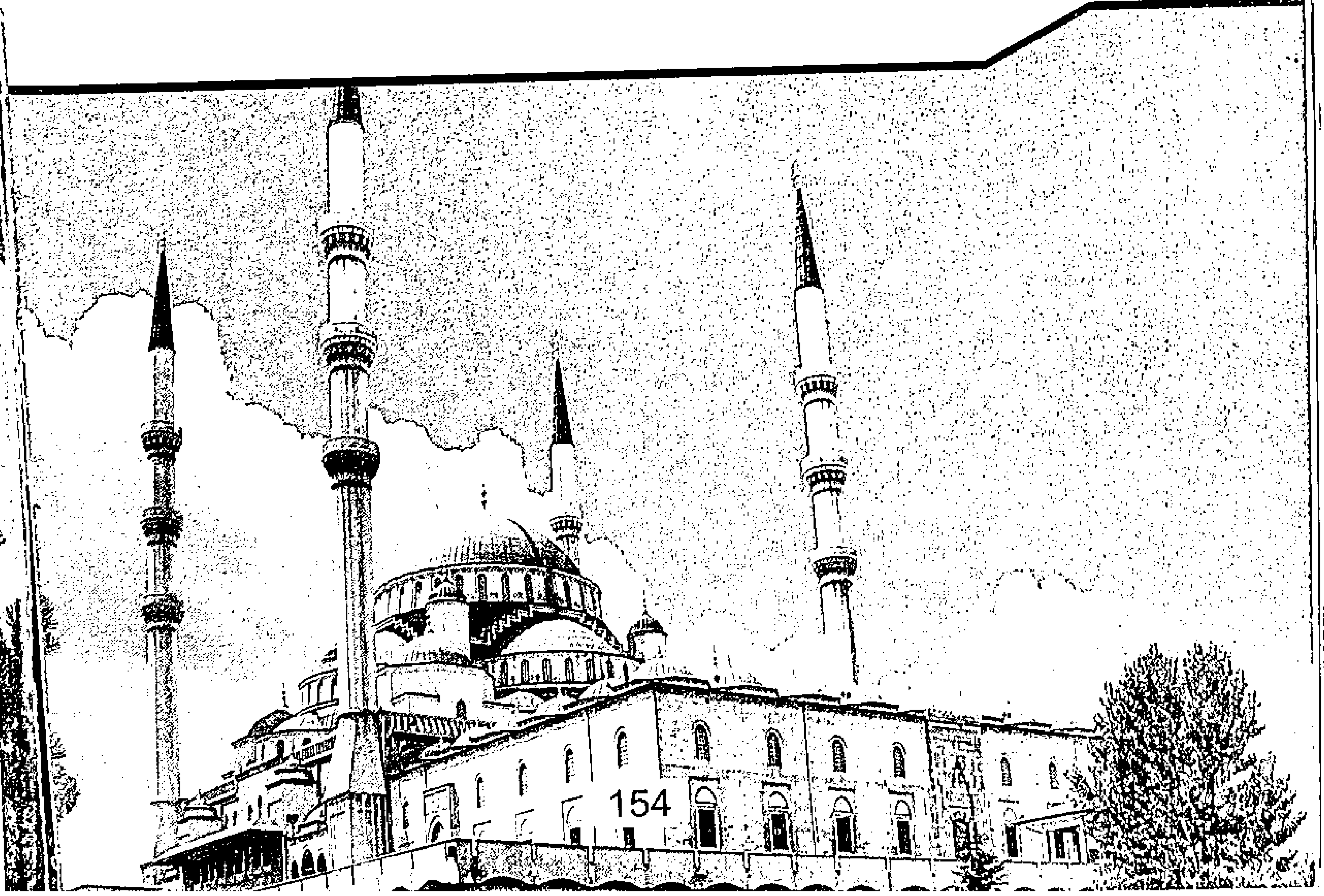

Marfat.com

اذان دینے والوں کے لئے سایہ عرش

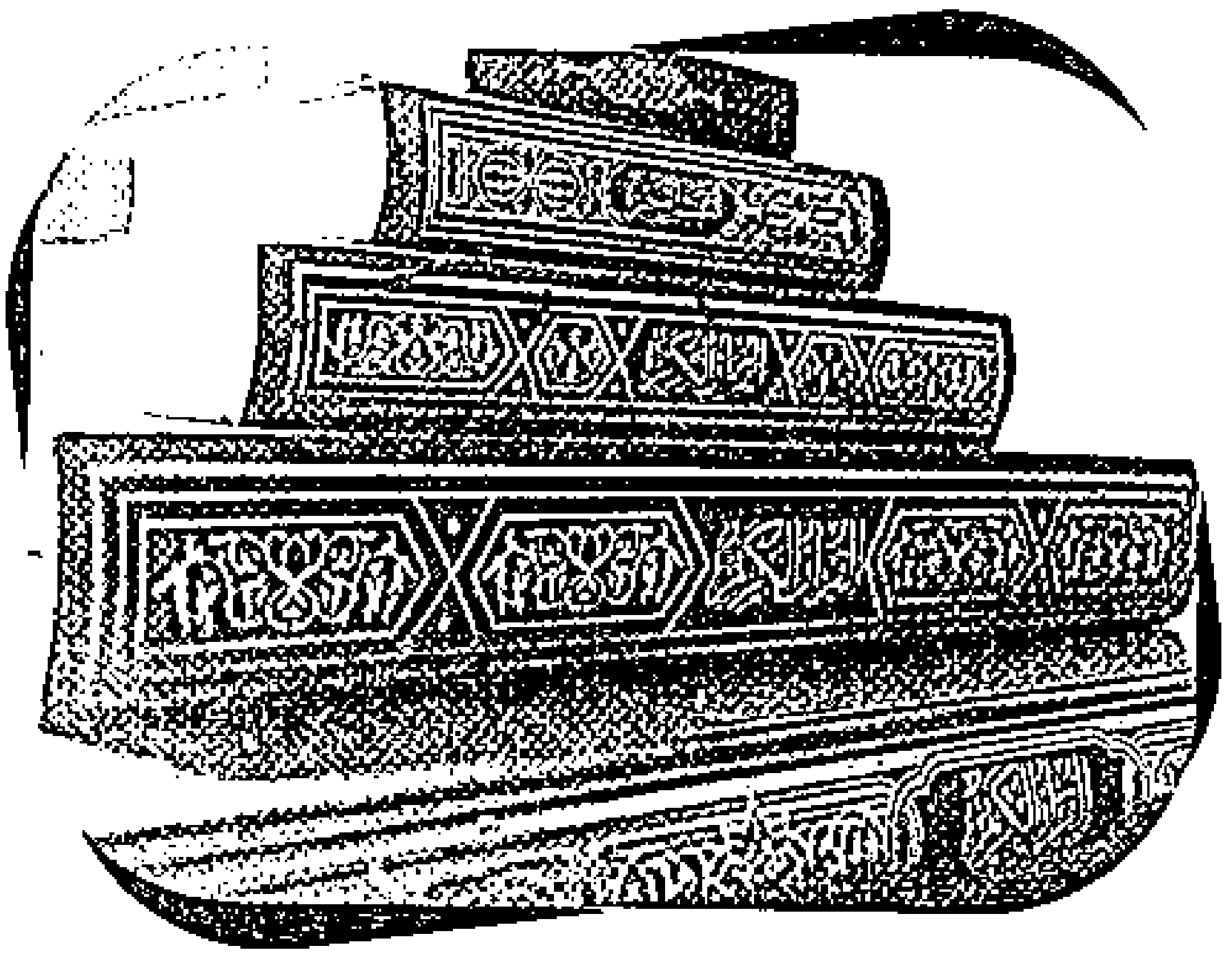

قیامت کے سخت ترین دن جن خوش نصیب لوگوں کو عرش الٰہی کا ٹھنڈا سایہ نصیب ہوگا ان میں سے ایک وہ مسلمان بھی ہے جو اذان دینے کے لئے خود کو وقف کر دے اور اس کا یہ عمل خالص اللہ کی رضا کے لئے ہو۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن تین آدم مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے، اولین اور اخرین سب ان پر رشک کریں گے۔

وَرَجُلٌ يُنَادِیْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ

ترجمہ: "ان میں سے ایک وہ شخص جو رات دن پانچ نمازوں کے لئے اذان دے"۔ 1

ایک اور روایت میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تین آدمی اللہ کے عرش کے سایہ کے نیچے ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کوئی اور سایہ نہ ہوگا:

1. اِمَامٌ عَادِلٌ

ترجمہ: "عادل بادشاہ"۔

2. مُؤَذِّنٌ حَافِظٌ

ترجمہ: "(نماز کے) اوقات کی حفاظت اور پابندی کرنے والا مؤذن"۔

3. وَقَارِئُ الْقُرْاٰنِ يَقْرَأُ فِیْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِائَتَیْ اٰيَةٍ

ترجمہ: "قرآن کا قاری جو ہر رات کو دو سو آیات تلاوت کرتا ہو"۔ 2

---

1 (طبرانی فی الاوسط)

2 (لباب الحدیث مصنف علامہ سیوطی)

Marfat.com

قیامت کے دن مؤذنین زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا:

اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ترجمہ: ''مؤذن قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے''۔

فائدہ: چونکہ مؤذنین نے دنیا میں روزانہ پانچ وقت اللہ کا نام بلند کیا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ ان کے قد قیامت کے دن باقی لوگوں کی بہ نسبت اونچے کردیں گے۔ گردن لمبی ہونے کا معنی ان کا قد اونچا ہونا ہے تاکہ وہ باقی لوگوں سے اس شکل میں ممتاز نظر آئیں۔

اذان کا ثواب معلوم ہو جائے تو آپس میں لڑنے کی نوبت آئے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگ اذان کے ثواب کو جان لیں تو تلواروں سے لڑائی کریں۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اس قدر ثواب ہے کہ لوگ اس کے ثواب کو حاصل کرنے کے لئے اذان دینے پر باہم تلوار سے لڑنے کی نوبت آجائے تو دریغ نہ کریں اور اس فضیلت کے حصول کے لیے لڑنے جھگڑنے کو گوارا کریں۔

(أخرجه مسلم فی كتاب الصلاة 290/1، الحديث 14/ 387، وابن ماجه فی كتاب الأذن والسنة فيها 340/1، الحديث 725، والا مام أحمد فی مسنده 3/ 207 ،الحديث 12735، والبيقی فی الكبرى 635/1، الحديث 2036، فی كتاب الصلاة)

(شمائل کبریٰ، صفحہ 316/6)

Marfat.com

مؤذنین کے لئے سونے کی کرسیاں نور کے گنبد

حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو سونے کی کرسیاں لائی جائیں گی جو موتیوں اور یاقوت سے جڑی ہوں گی، اس پر باریک اور سبز ریشمی کپڑے بچھے ہوں گے، پھر ان پر نور کے گنبد بنائے جائیں گے اور یہ ندا دی جائے گی: مؤذنین کہاں ہیں؟ پس وہ کھڑے ہوں گے اور ان کی گردنیں سب سے لمبی ہوں گی ان سے کہا جائے گا: ان گنبدوں کے نیچے ان کرسیوں پر بیٹھ جاؤ یہاں تک کہ اللہ عزوجل لوگوں کا حساب فرما دے، بے شک آج کے دن تم پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ تم غمگین ہوگے۔

(تاریخ بغداد، الرقم: **4480** داؤد بن ابراہیم بن داؤد...... الخ، ج **8**، ص**374**)

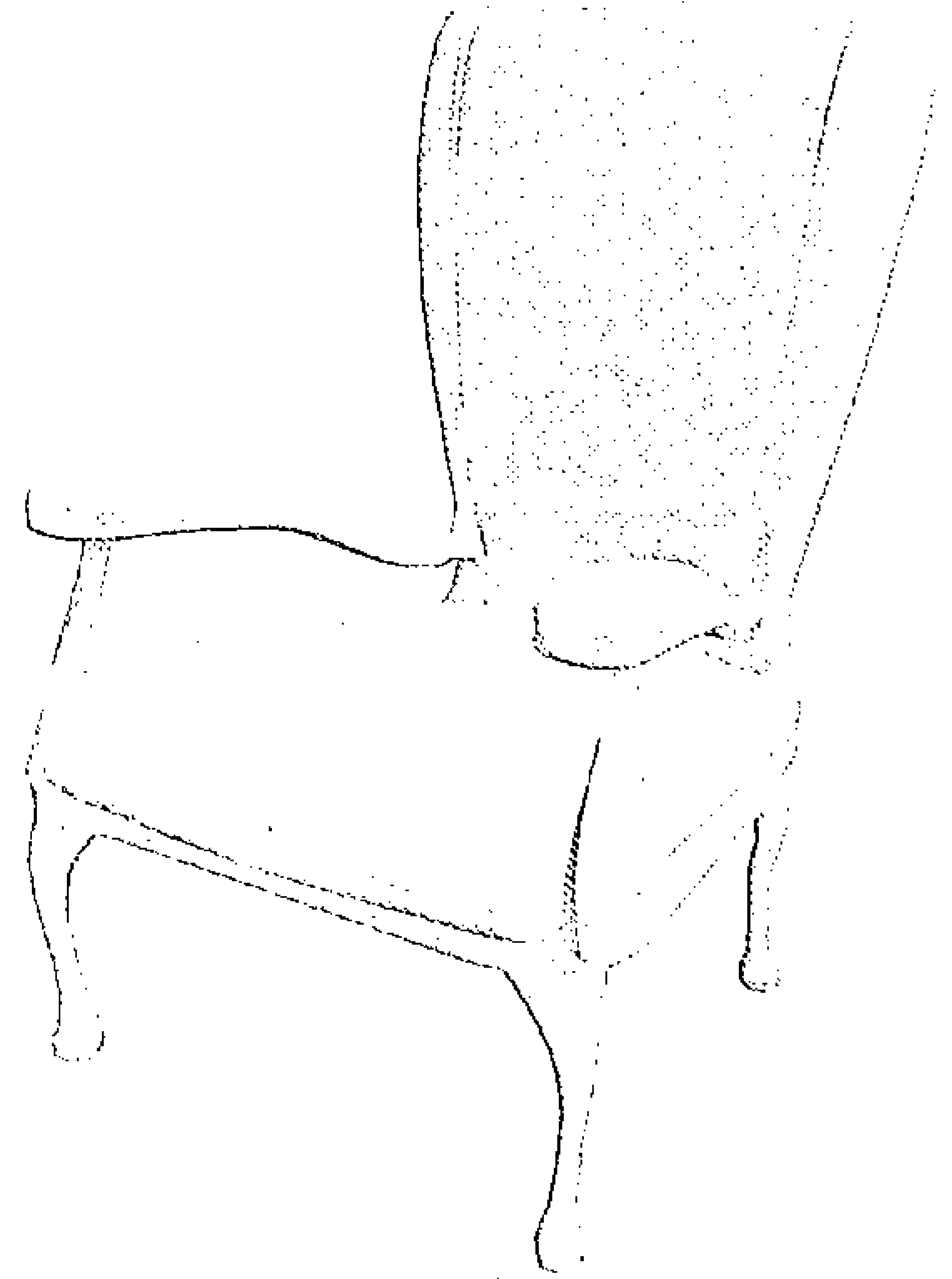

Marfat.com

قیامت کے دن مؤذنین لمبی گردن کی وجہ سے پہچانے جائیں گے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ قیامت میں مؤذن لمبی گردن کی وجہ سے پہچانے جائیں گے۔ (طبرانی اوسط)

فائدہ: بعض علماء کا خیال ہے کہ لمبی گردن سے مراد یہ ہے کہ ان کے عمل تمام لوگوں سے زیادہ ہوں گے۔ جب کہ بعض کا کہنا ہے کہ وہ واقعتاً لمبی گردن والے ہوں گے، کیونکہ لوگ قیامت کے دن شدید تکلیف اور اژدھام میں ہوں گے۔ بعض لوگوں کا پسینہ منہ میں پڑ رہا ہوگا اور بعض کا پسینہ کانوں کی لَو تک پہنچ جائے گا اور بعض کے سر سے اوپر گزر جائے گا۔ ایسے حالات میں مؤذنوں کی گردنیں لمبی ہوں گی اور ان کے سر بلند ہوں گے۔ وہ جنت میں داخلے کی اجازت کے انتظار میں ہوں گے۔ اس کے علاوہ بھی اس کے مفہوم بیان ہوئے ہیں۔

میرا خیال یہ ہے کہ ان کی گردنیں لمبی نہیں ہوں گی، ان کا مقام بلند ہوگا۔ وہ کستوری کے ٹیلے پر ہوں گے، جب کہ باقی لوگ ارض محشر میں ہوں گے، جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں آیا ہے۔ لہٰذا لوگوں کے قد تو برابر ہوں گے، لیکن مؤذن اپنے اعلیٰ مرتبے کے باعث لوگوں کے اوپر سے جھانک رہے ہوں گے، کیونکہ یہ بلند جگہ پر ہوں گے اور یہ مفہوم بعید نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

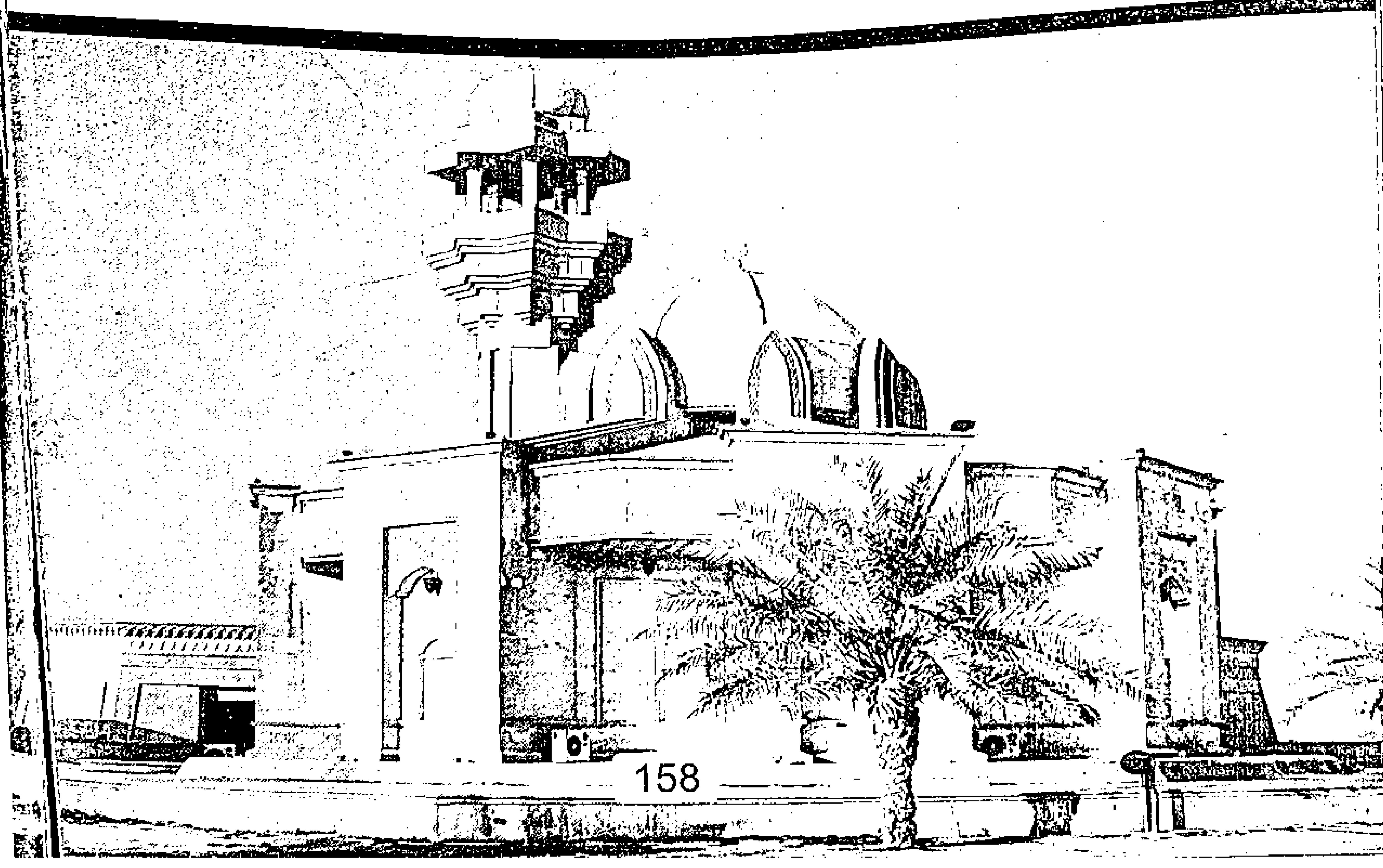

Marfat.com

شہید ہو کر عرش کا سایہ حاصل کریں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مقتول وہ ہیں جو اپنی جان مال سب کچھ اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے نثار کریں چنانچہ مقتول تین قسم کے ہیں:

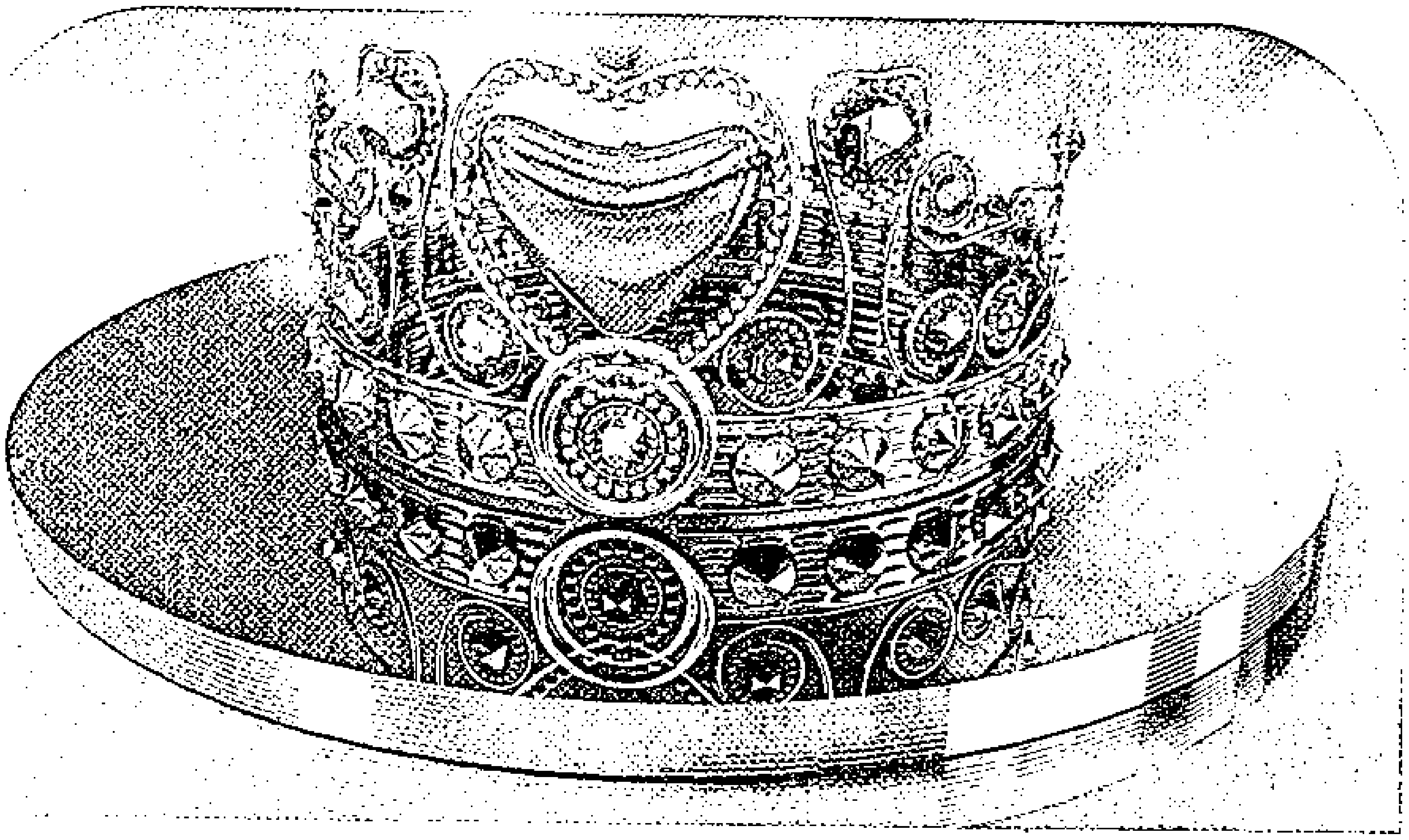

❶ وہ جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ثواب کی امید سے نکلا، لیکن اس کا ارادہ شہید ہونے کا تھا اور نہ ہی لڑنے کا بلکہ وہ صرف مسلمانوں کی تعداد بڑھانا چاہتا تھا۔ پھر اگر وہ اسی حالت میں مر گیا یا شہید کر دیا گیا تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اسے عذاب قبر سے محفوظ کر دیا جائے گا نیز وہ بڑی گھبراہٹ سے بھی محفوظ رہے گا۔ اس کا نکاح حور عین سے کیا جائے گا، اسے عزت کا لباس پہنایا جائے گا اور اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا اور اسے جنت میں ہمیشہ رہنے کا اعزاز بخشا جائے گا۔

❷ وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی جان و مال کے ساتھ ثواب کی نیت سے نکلا اور اس کا ارادہ لڑائی کا تھا، شہید ہونے کا نہیں تھا۔ پھر اگر وہ اس دوران مر گیا یا میدان جہاد میں قتل کر دیا گیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جو قادر اور بادشاہ ہیں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے ساتھ اعلیٰ مقام میں ہوگا۔

Marfat.com

③ وہ شخص جو اپنی جان و مال کے ساتھ ثواب کی نیت سے قتل کرنے یا قتل ہونے کے ارادہ سے گیا اور مر گیا یا شہید کر دیا گیا، تو وہ قیامت کے دن اپنی ننگی تلوار اپنے کندھے پر رکھے ہوئے آئے گا، حالانکہ لوگ گھٹنوں کے بل گرے پڑے ہوں گے۔ مجاہدین کہیں گے ہٹو! ہمیں جگہ دو! بیشک ہم نے اپنی جانیں اور اموال اللہ تعالیٰ کے لئے خرچ کیے ہیں۔ پھر وہ مجاہدین عرش کے نیچے لگائے گئے نور کے منبروں کے پاس آ کر ان پر بیٹھ جائیں گے اور لوگوں کے درمیان فیصلے ہوتے دیکھیں گے۔ نہ انہیں موت کے وقت غم ہوگا، نہ وہ برزخ میں آزمائش کا شکار ہوں گے، نہ انہیں چیخ سے گھبراہٹ ہوگی اور نہ وہ حساب، میزان اور پل صراط پر غمزدہ ہوں گے۔ وہ بس یہ دیکھتے رہیں گے کہ لوگوں کے درمیان کیسے فیصلہ کیا جاتا ہے؟ یہ مجاہدین جو چیز بھی مانگیں گے، انہیں دی جائے گی اور جس معاملے میں سفارش کریں گے، ان کی سفارش قبول کی جائے گی۔ یہ جنت میں سے جو چیز پسند کریں گے انہیں ملے گی، ان کی سفارش قبول کی جائے گی۔ یہ جنت میں سے جو چیز پسند کریں گے انہیں ملے گی، اور یہ لوگ جنت میں جہاں چاہیں گے رہیں گے۔

(مجمع الزوائد کتاب الجهاد الحدیث 9512، ج 5، ص 531 ص 7670 ومسند احمد 228/4 دارقطنی 282/2. وطبرانی فی الکبیر 125/18 بحواله آخرت کی عجیب حالات 176)

Marfat.com

شہداء بروز قیامت گنبدوں اور باغات میں ہوں گے

حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
شہداء قیامت کے دن سایۂ عرش کے نیچے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں گنبدوں اور باغات میں ہوں گے۔ 1

شہداء قیامت کے دن یاقوت و کستوری کے ٹیلوں پر بیٹھے ہوں گے

اَلشُّهَدَاءُ عِنْدَاللّٰهِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ يَاقُوْتٍ فِيْ ظِلِّ عَرْشِ اللّٰهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ عَلٰی كَثِيْبٍ مِنْ مِسْكٍ

شہداء اللہ تعالیٰ کے نزدیک یاقوت کے منبروں اور کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے، اللہ کے عرش کے سایہ میں جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا تو رب تعالیٰ پھر ان سے فرمائیں گے میں نے تمہارے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا نہیں کیا اور اسے سچا نہیں کر دکھایا؟ تو وہ کہیں گے کیوں نہیں ہمارے رب! آپ نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا۔ 2

شہید پر اللہ تبارک وتعالیٰ فخر کرتے ہیں

حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰی اِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰی يُقْتَلَ فَذٰلِكَ الشَّهِيْدُ الْمُفْتَخَرُ فِيْ خَيْمَةِ اللّٰهِ تَحْتَ عَرْشِهٖ

ترجمہ: ”جس مومن نے اپنے مال و جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا، اور جب وہ دشمن اسلام کے مقابلے میں اترا تو ان سے لڑنے لگا حتیٰ کہ قتل ہو گیا۔ یہ وہ قابل فخر شہید ہے جو اللہ کے خیمے میں عرش کے نیچے جگہ پائے گا“۔

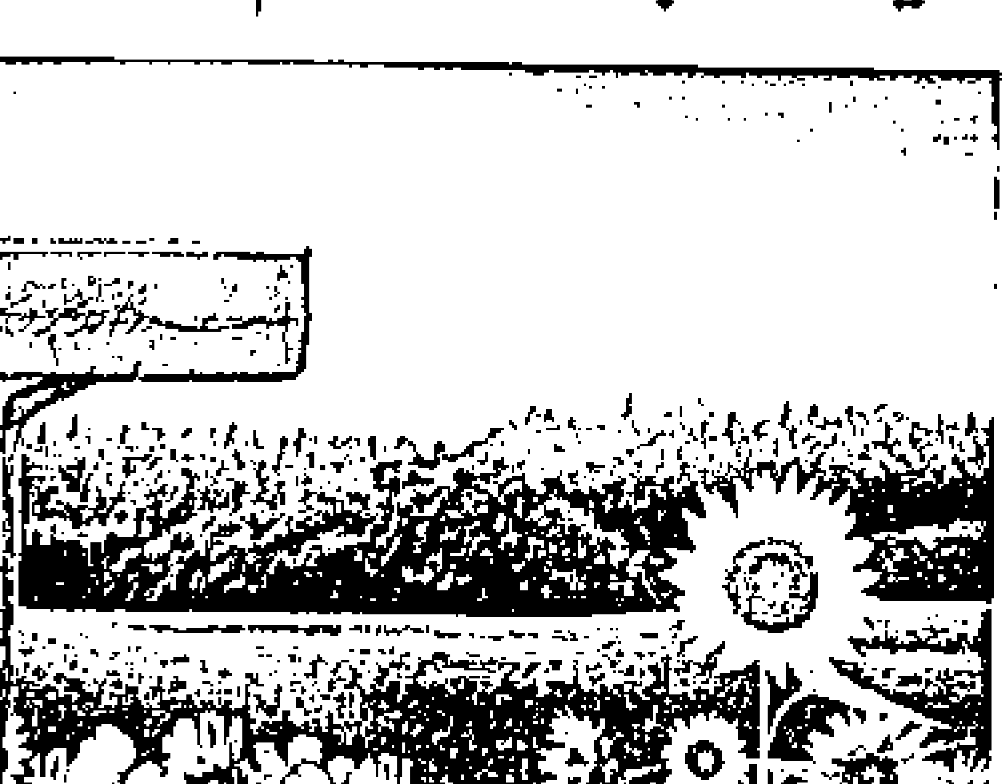

لَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّوْنَ اِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ

ترجمہ: ”حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو اس پر درجۂ نبوت کی فضیلت حاصل ہوگی۔ 3

---

1 (سیر اعلام النبلاء، یزید بن التستری، ج7، ص222)

2 (الجامع الصغیر، الحدیث 4957، ص 305)

3 (اخرجه احمدو الطبرانی بسند حسن)

Marfat.com

تلوار کا سایہ شہید کو عذاب قبر سے بچالے گا

ایک شخص نے سرکار دو عالم ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا بات ہے کہ سب لوگ تو اپنی اپنی قبروں میں پریشان ہوتے ہیں مگر شہداء کو کوئی پریشانی نہیں ہوتی؟

آپ ﷺ فرمایا: ان کے لئے تلوار کا سایہ تمام فتنوں کے لئے آڑ بن جاتا ہے۔ (نسائی)

عرش کا سایہ پانے والے گیارہ خوش نصیب افراد

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے عرش پاک کے سایہ میں میری امت کے گیارہ قسم کے آدمیوں کو جگہ دے گا:

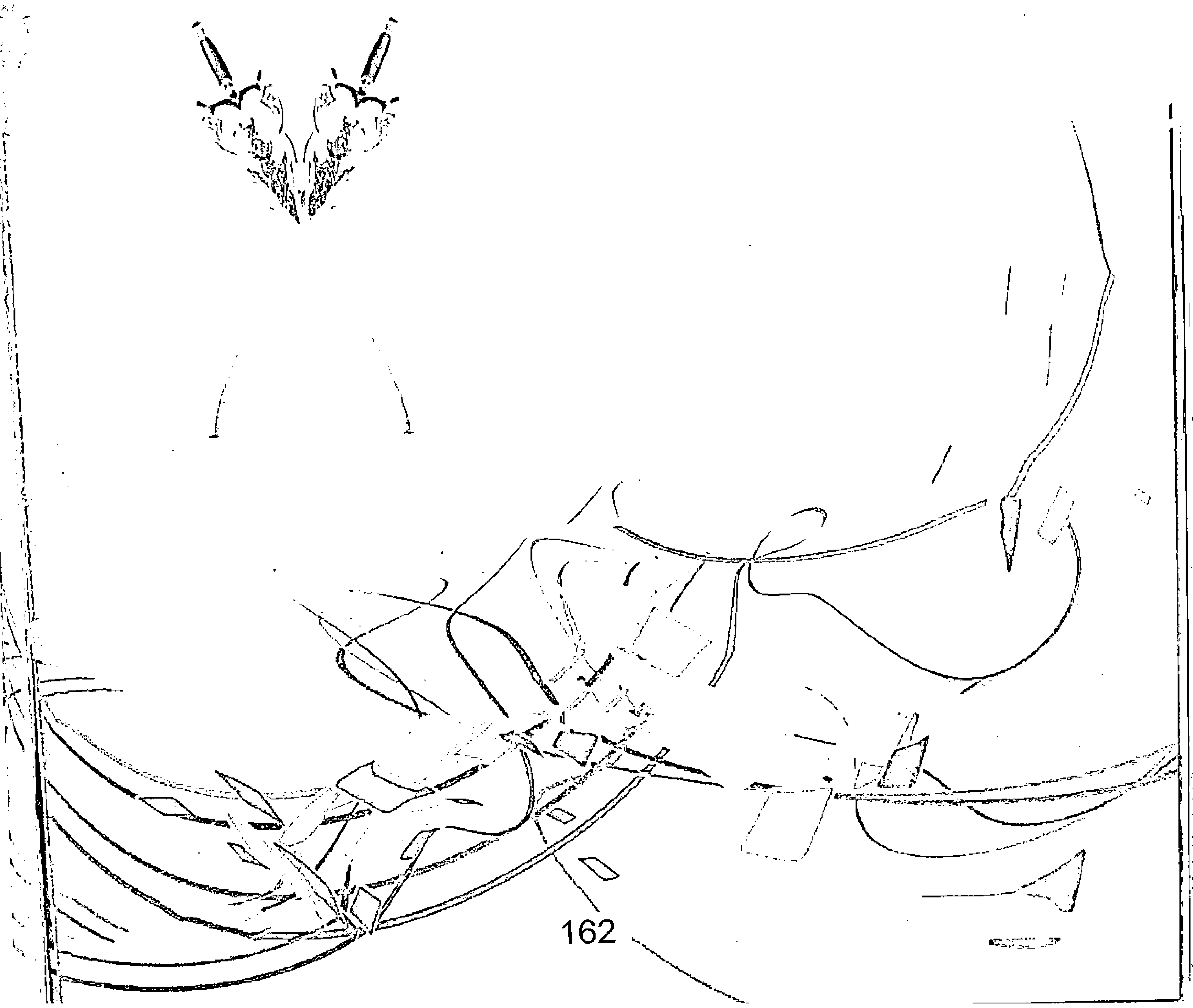

Marfat.com

① جوشخص جاڑے کے موسم میں وضو کرے اور اعضاء کو اچھی طرح دھوئے۔
② جوشخص بارش اور آندھی میں پیادہ پا (پیدل) نماز پڑھنے کے لئے مسجد جائے۔
③ جو تہجد کی بارہ رکعت ہمیشہ پڑھتا رہے، یہ وہ وقت ہے کہ اس میں دعا قبول ہوتی ہے۔
④ جوشخص یتیموں پر احسان کرے۔
⑤ جوشخص بیوہ عورتوں کی مدد کرے۔
⑥ جوشخص حقوق الٰہی پورے طور سے بجالائے۔
⑦ جوشخص ان چیزوں سے اپنے دامن کو بچا کے رکھے جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے۔
⑧ جوشخص میری امت کے رنج وغم کو دور کرے۔
⑨ جوشخص میری امت کو خوش کرے۔
⑩ جوشخص دن رات اکثر کلمہ شہادت کا ورد کرے اور کہا کرے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

⑪ جوشخص ہر وقت کثرت سے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے۔

قیامت کے دن شہید کے زخم سے مشک کی خوشبو آئے گی

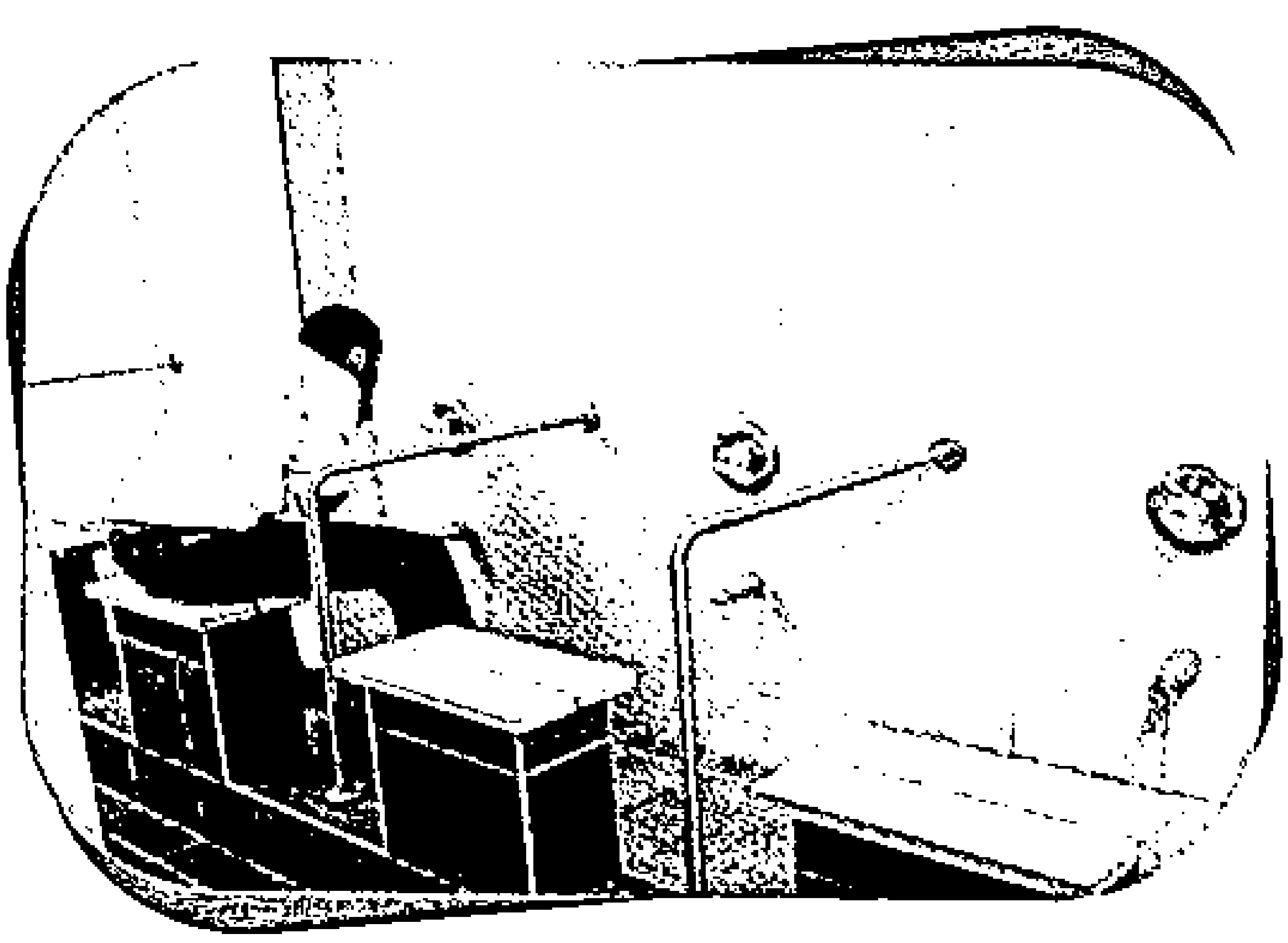

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جس کو زخم لگ گیا اور اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ اس کی راہ میں کس کس کو زخم آیا ہے (یعنی نیت کا حال اللہ ہی خوب جانتا ہے) تو وہ قیامت کے روز وہ شخص اس زخم کو لے کر اس حال میں آئے گا کہ اس کا خون خوب بہہ رہا ہوگا جس کا رنگ خون کی طرح ہوگا اور خوشبو مشک کی طرح ہوگی۔

---

1 (تذکرۃ الواعظین)

2 (ترمذی شریف)

Marfat.com

جہاد کر کے عرش کا سایہ حاصل کریں

قیامت کے روز اللہ جل شانہ اپنے عرش پاک کا ٹھنڈا اور پرسکون سایہ جن خوش نصیب لوگوں کو عطا فرمائے گا ان میں سے ایک وہ مجاہد اور جانباز بھی ہے جو اللہ کے راستے میں اس کے دین کی سربلندی کے لئے جہاد کرنے والا ہو اور اس کے لئے اپنی ساری زندگی لگا دے۔ چنانچہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ارشاد ہے کہ جس نے دنیا میں کسی غازی فی سبیل اللہ کے لئے سامان کا انتظام کر دیا یعنی خیمہ، تنبو وغیرہ کا سامان کر دیا جس کی وجہ سے وہ میدان جہاد میں اس کے سایہ کے نیچے بیٹھ کر آرام کرتا ہے تو اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اس کو اپنے عرش کے سایہ تلے رکھے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اَظَلَّ رَاْسَ غَازٍ أَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ترجمہ: ''جو کسی غازی کے سر پر سایہ کرے گا اللہ عزوجل قیامت کے دن اسے اپنے عرش کے سائے میں رکھے گا''۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث 126، ج1، ص53)

Marfat.com

جہاد نہ کرنے پر شدید وعید

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَغْزُ، أَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا، أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِيْ أَهْلِهِ بِخَيْرٍ، أَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: "حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس شخص نے خود بھی جہاد نہیں کیا، یا کسی غازی کو جہاد کا سامان دے کر تیار بھی نہیں کیا، یا کسی غازی کے پیچھے اس کے گھر والوں کی بہتر دیکھ بھال بھی نہیں کی، تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت سے پہلے کسی بڑی مصیبت یا حادثے سے دوچار کرے گا۔ 1

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہوا کہ جہاد نہ کرنا، نہ کسی مجاہد کو سامان حرب وضرب مہیا کر کے اسے جہاد کے لیے تیار نہ کرنا اور مجاہدین کے گھر والوں کی حفاظت ونگرانی نہ کرنا، یہ سارے جرم ایسے ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ دنیا میں ہی سزا دے دیتا ہے۔ آخرت کا دردناک عذاب تو اپنی جگہ ہو کر رہے گا۔

قابل فخر شہید

حضرت عتبہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مقتول تین طرح کے ہیں۔ ان میں سے ایک وہ مرد جس نے نفس ومال خرچ کر کے اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ وہ دشمنوں سے لڑا اور لڑائی میں شہید ہو گیا یہ وہ شہید ہے کہ عرش کے سایہ تلے اللہ کے خیمہ میں فخر کرے گا اس پر انبیاء علیہم السلام صرف درجہ نبوت کے باعث فضیلت والے ہوں گے۔ 2

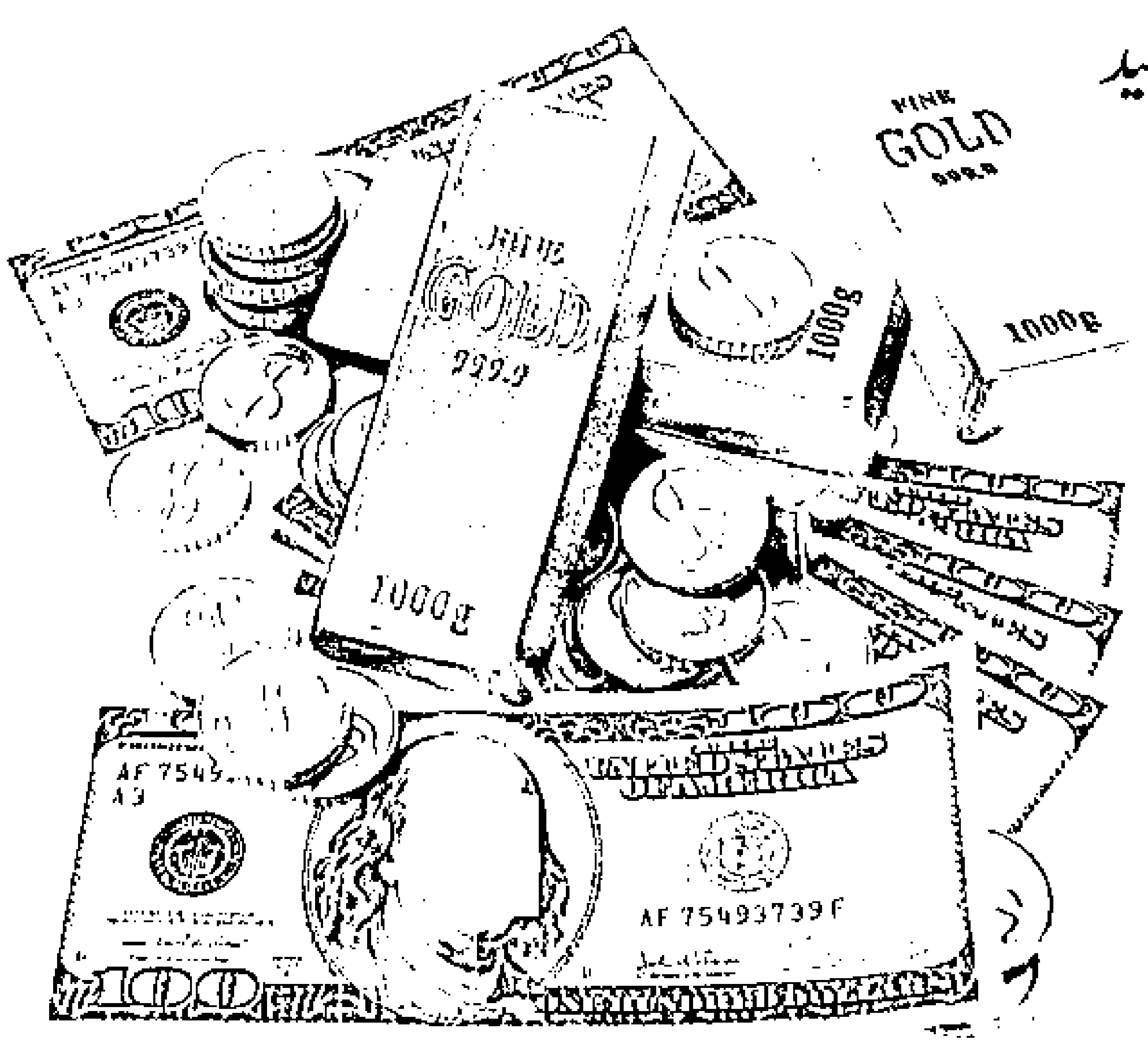

---

1 (ابو داؤد، اس کی سند صحیح ہے)

2 (احمد و طبرانی بسند صحیح)

Marfat.com

امام مسجد کے لئے سایہ عرش میں رہنے کا نسخہ

قیامت کے دن اللہ جل شانہ کے عرش عظیم کے سایہ تلے جن خوش نصیب لوگوں کو جگہ ملے گی ان میں وہ ائمہ مسجد بھی ہیں جو لوگوں کو پانچ وقت اللہ کے لئے نماز پڑھاتے ہوں اور اپنی زندگی اس نیک میں لگا دیں۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثَةٌ عَلٰی کُثْبَانِ الْمِسْکِ.... أُرَاهُ قَالَ: یَوْمَ الْقِیَامَةِ

ترجمہ: ''قیامت کے دن تین قسم کے لوگ کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے۔ انہیں اَلْفَزَعُ الْاَکْبَرُ (یعنی بڑی گھبراہٹ) خوف زدہ نہیں کرے گی اور نہ ہی ان کا حساب ہوگا''۔

① عَبْدٌ أَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِیْهِ

ترجمہ: ''ایک وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرتا ہے''۔

② وَرَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ

ترجمہ: ''دوسرا وہ آدمی جو لوگوں کی امامت کرتا ہے اور وہ اس سے راضی ہیں''۔

③ وَرَجُلٌ یُنَادِیْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ

ترجمہ: ''اور تیسرا وہ آدمی جو روزانہ پانچوں نمازوں کے لئے اذان دیتا ہے''۔

(رواہ الترمذی، کتاب البر، حدیث 1986، وشعب الایمان حدیث 2002، جلد 348/2)

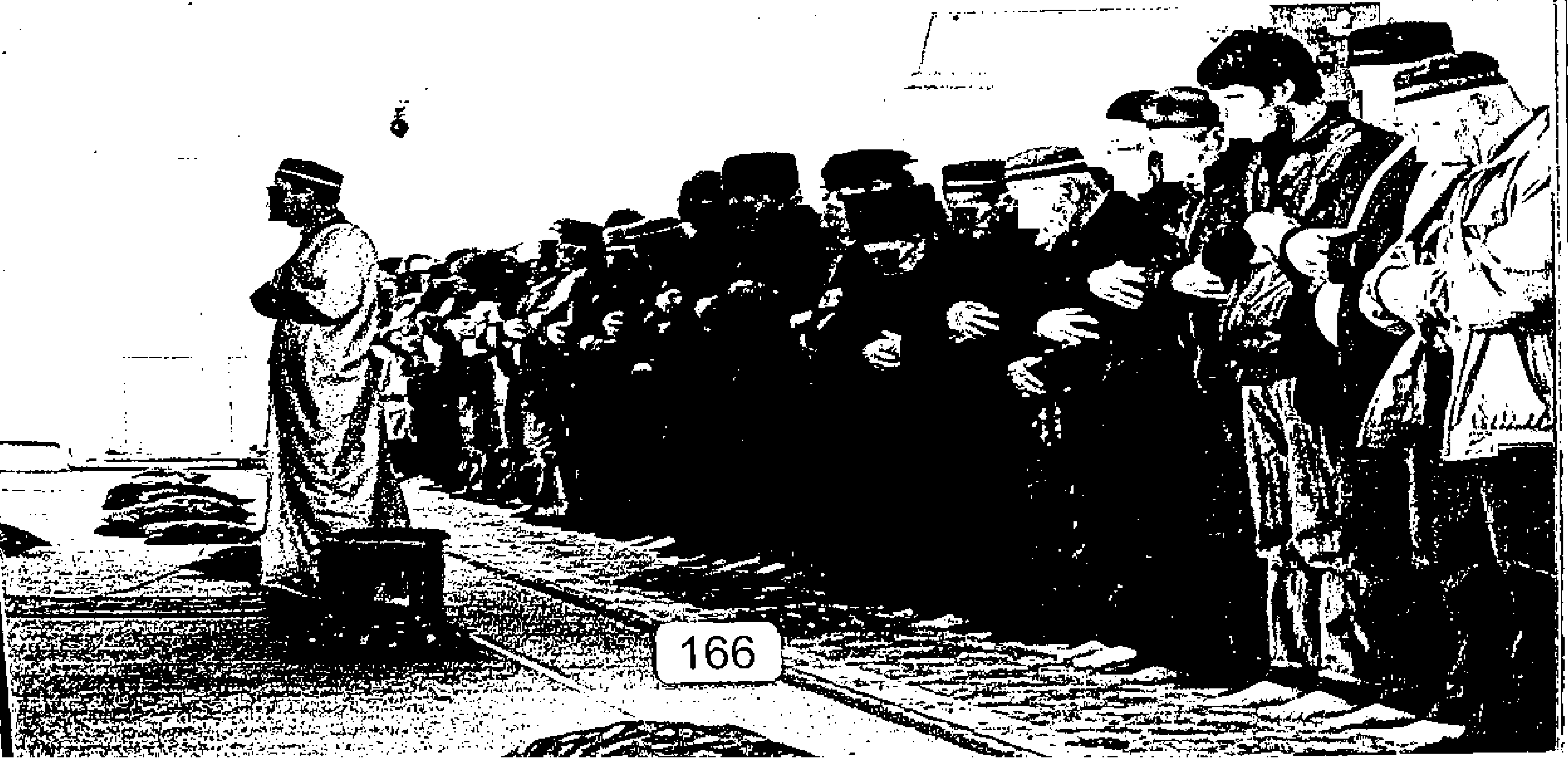

Marfat.com

لوگوں کی رضامندی کے بغیر نماز پڑھانا درست نہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ کس مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کے گھر میں بلا اجازت دیکھے اگر دیکھ لیا تو گویا وہ اس میں بلا اجازت داخل ہو گیا اور جو شخص بلا اجازت داخل ہوا اس نے اپنا عہد توڑ لیا اور کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اپنی طبعی حاجت کو روکتے ہوئے نماز پڑھے جب تک کہ فارغ نہ ہولے اور کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ کسی قوم کی امامت ان کی اجازت کے بغیر کرائے اگر ایسا کیا تو ان لوگوں کی نماز تو قبول ہو جائے گی مگر اس کی نماز مردود ہو گی اور امام دعاء کے لیے اپنی ذات کو خاص نہ کرے ایسا کیا تو لوگوں سے خیانت کرے گا۔ (تنبیہ الغافلین)

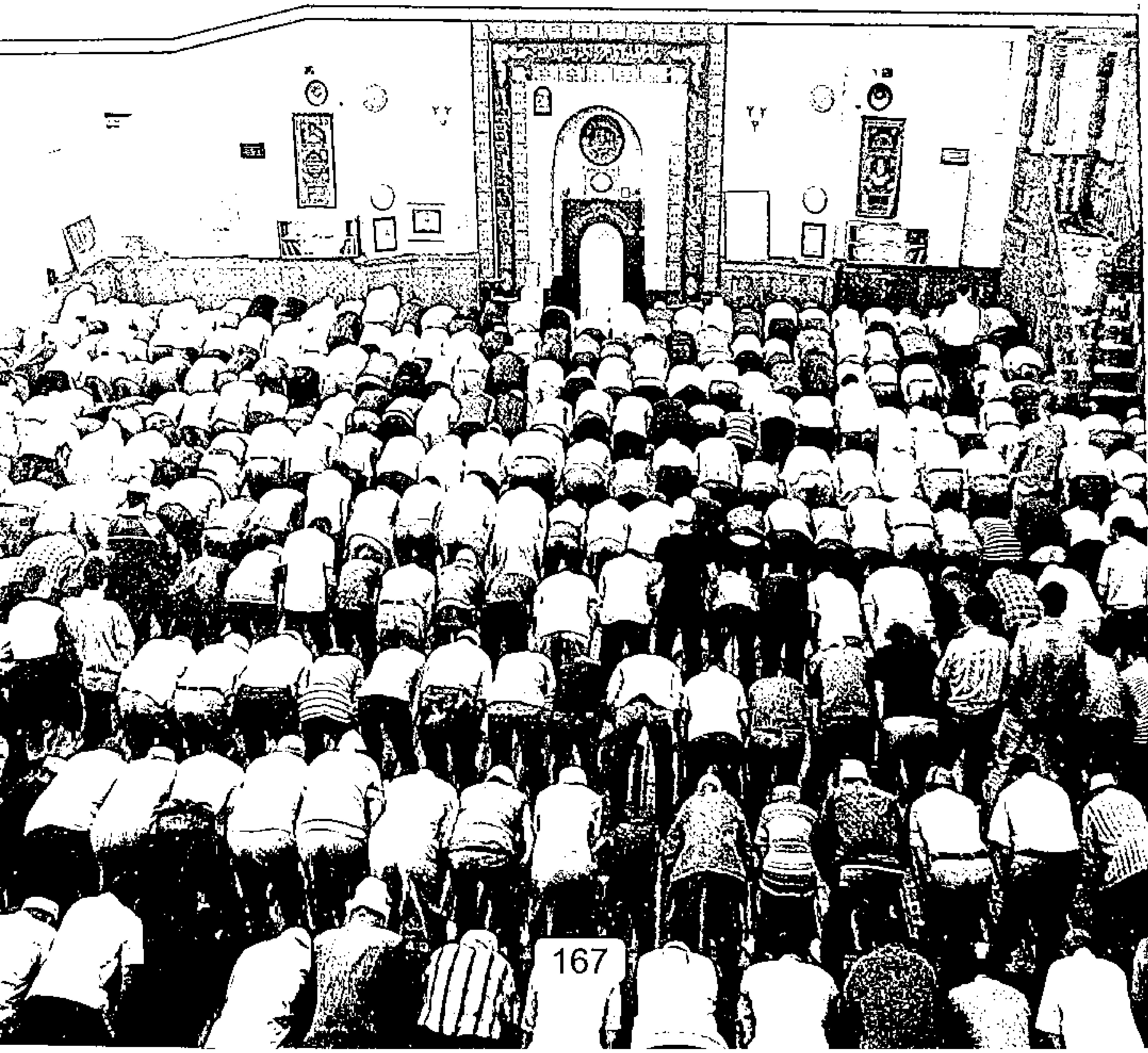

Marfat.com

رضائے الٰہی کے لیے امامت کرانے والا کستوری کے ٹیلے پر

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے: تین آدمیوں کو کوئی بڑی پریشانی یعنی (قیامت) بھی گھبراہٹ میں نہیں ڈالے گی اور نہ وہ حساب کی زد میں آئیں گے بلکہ وہ مخلوقات کے حساب کی تکمیل تک کستوری کے ٹیلے پر رہیں گے۔

رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ

ترجمہ: ''ان میں ایک وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر قرآن پڑھتا رہا''۔

وَأَمَّ بِهٖ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَذَكَرَ بَقِيَّةَ الْحَدِيْثِ

ترجمہ: ''مقتدیوں کی خوشی پر ان کی امامت کراتا رہا۔ انہوں نے باقی حدیث ذکر کی''۔

نور کے منبروں پر موتیوں کے قبوں تلے بیٹھنے والے حضرات

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب قیامت کا دن ہوگا تو نور کے منبر بچھائے جائیں گے جن پر موتیوں کے قبے ہوں گے۔ پھر ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا۔ کہاں ہیں فقہاء؟

اَيْنَ الْاَئِمَّةُ..؟.. وَأَيْنَ الْمُؤَذِّنُوْنَ؟

ترجمہ: ''کہاں ہیں امام؟ کہاں ہیں مؤذن؟ ان سے کہا جائے گا کہ ان منبروں پر بیٹھو! تم پر کوئی خوف اور ڈر نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں کے حساب سے فارغ ہو جائیں گے''۔

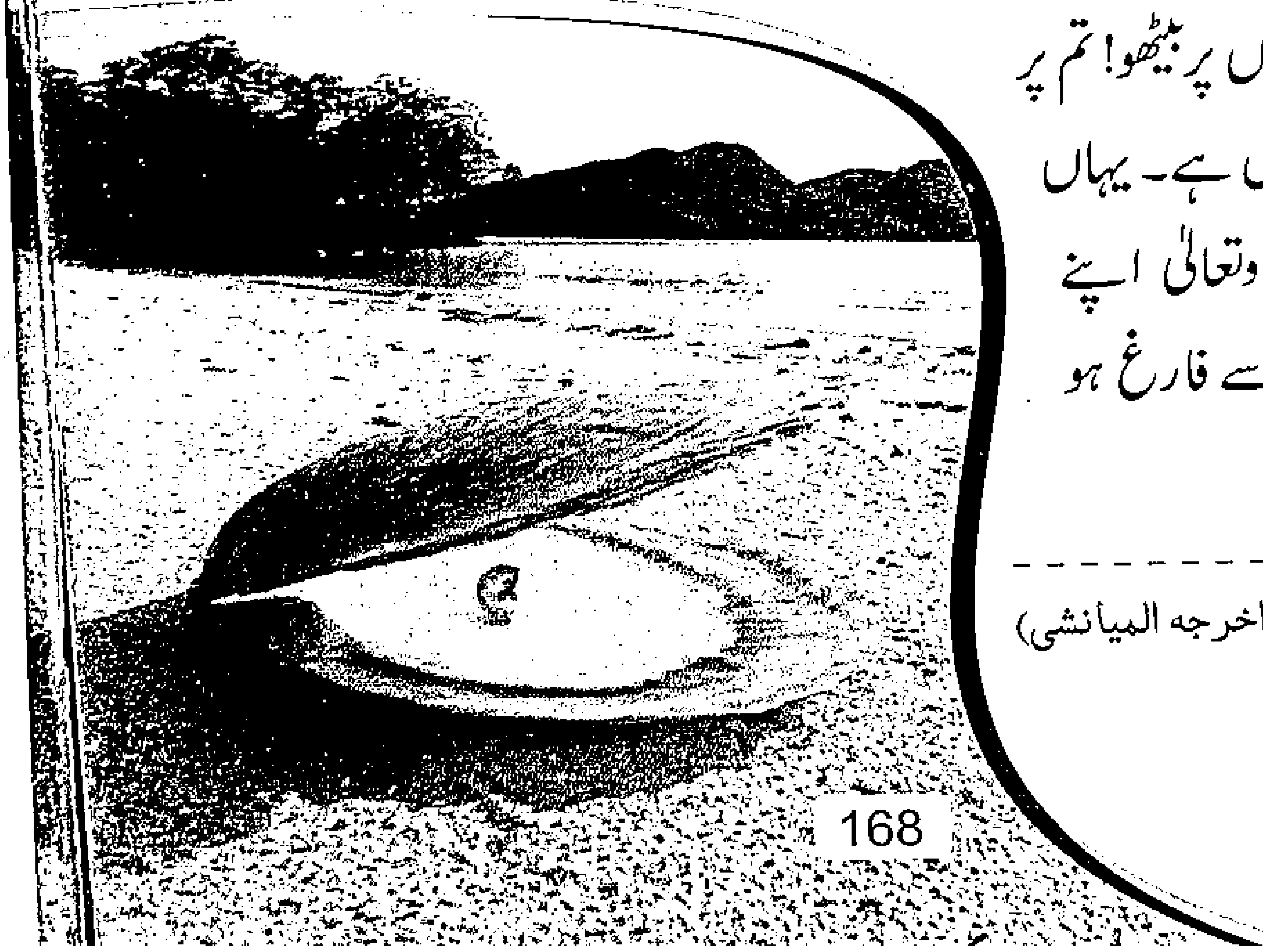

---

1 (مفتیان کرام) 2 (اخرجه الميانشي)

Marfat.com

ملازموں سے اچھا سلوک کرنے والے کیلئے سایہ عرش

روز محشر اللہ جل شانہ کے عرش کا ٹھنڈا اور آرام دہ سایہ جن نیک بخت بندوں کو نصیب ہوگا ان میں وہ مومن بندہ بھی ہے جو اپنے ملازموں سے اچھا سلوک کرنے والا ہو، انہیں بے جا مشقت میں نہ ڈالے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تین آدمی ایسے ہیں جن کو قیامت کا خوف دامن گیر نہ ہوگا، نہ ان کو حساب کتاب دینا پڑے گا! جب تک مخلوق اپنے حساب کتاب سے فارغ ہو وہ مشک کے ٹیلوں پر تفریح کریں گے۔

رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَاَمَّ بِهٖ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ

ترجمہ: ''ایک وہ شخص جس نے اللہ کے واسطے قرآن شریف پڑھا اور امامت کی اس طرح کہ مقتدی اس سے راضی رہے''۔

وَدَاعٍ يَّدْعُوْ اِلَى الصَّلَوٰتِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ

ترجمہ: ''دوسرا وہ شخص جو لوگوں کو نماز کیلئے بلاتا ہو (اذان دیتا ہو) صرف اللہ کے واسطے''۔

وَرَجُلٌ اَحْسَنَ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ وَفِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ مَوَالِيْهِ

ترجمہ: ''تیسرا وہ شخص جو اپنے رب سے بھی اچھا معاملہ رکھے اور اپنے مالک اور ماتحتوں سے بھی''۔

(جامع الترمذی، ابواب البر والصلة باب ماجاء فی فضل المملوك الصالح، الحدیث 1986، ص 1851، بدون لا یھولہ الفزع الاکبر)

Marfat.com

فائدہ: قیامت کی سختی، اس کی دہشت، اس کا خوف، اس کی مصیبتیں اور تکالیف ایسی نہیں کہ کسی مسلمان کا دل اس سے خالی ہو یا بے خبر ہو۔ اس دن میں کسی بات کی وجہ سے بے فکری نصیب ہو جائے یہ بھی لاکھوں نعمتوں سے بڑھ کر اور کروڑوں راحتوں سے افضل ہے پھر اس کے ساتھ اگر تفریح و تنعم بھی نصیب ہو جائے تو خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو یہ میسر ہو اور بربادی وخسران ہے ان بے حسوں کے لئے جو اس کو لغو بیکار اور اضاعت وقت سمجھتے ہیں۔ معجم کبیر میں اس حدیث شریف کے شروع میں روایت کرنے والے صحابی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اگر میں نے اس حدیث کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر سات مرتبہ نہ سنا ہوتا تو کبھی نقل نہ کرتا۔

(فضائل اعمال)

Marfat.com

دنیا سے بے رغبتی رکھنے والوں کے لئے سایہ عرش

قیامت کے دن اللہ جل شانہ کے عرش عظیم کا مبارک سایہ پانے والے خوش نصیبوں میں سے وہ مومن بھی ہیں جو دنیا میں رہتے ہوئے بھی دنیا سے دل نہ لگانے والے ہوں جن کی زندگی کا محور صرف اور صرف اللہ کی رضا اور آخرت کی کامیابی ہو چنانچہ حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

جُلَساءُ اللّٰهِ غدًا اَهلُ الوَرَعِ وَالزُّهدِ فِی الدُّنیا

ترجمہ: ''دنیا میں زہد وتقویٰ اختیار کرنے والے لوگ، کل (بروز قیامت) اللہ عزوجل کے قرب میں ہوں گے''۔ [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگ قیامت کے دن سیاہ کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے، یہ لوگ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے، اور ان حضرات کا حساب نہیں ہوگا:

① رَجُلٌ قَرَأَ القُرآنَ اِبتِغاءَ وَجهِ اللّٰهِ

ترجمہ: ''وہ شخص جس نے اللہ کی رضا کے لئے قرآن پاک پڑھا''۔

② وَرَجُلٌ نادی فِی کُلِّ یَومٍ وَلَیلَةٍ خَمسَ صَلَوٰاتٍ یَطلُبُ وَجهَ اللّٰهِ وَما عِندَهُ

ترجمہ: ''وہ شخص جس نے محض اللہ کی خوشنودی اور اس کی نعمتیں حاصل کرنے کے لئے روزانہ پنج وقتی نمازوں کی اذان دی''۔

وَرَجُلٌ اُبتُلِیَ بِالرِّقِّ فِی الدُّنیا فَلَم یُشغِلهُ ذٰلِکَ عَن طَلَبِ الآخِرَةِ

ترجمہ: ''وہ شخص جو دنیا میں غلامی میں مبتلا کیا گیا مگر اس کو اس غلامی نے طلب آخرت سے غافل نہ کیا''۔ [2]

---

1 (الجامع الصغیر، الحدیث 3597، ص219)

2 (أخرجه الطبراني في الصغير (124/2) 187. الزوائد (333,332/1)، والترغيب والترهيب 110/1)

Marfat.com

حضرت سیدنا سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! مجھے ان لوگوں کی بارے میں خبر دیجئے جو قیامت کے دن اللہ عزوجل کے قرب میں ہوں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل سے ڈرنے والے، عاجزی کرنے والے اور اللہ عزوجل کا کثرت سے ذکر کرنے والے قرب الٰہی عزوجل میں ہوں گے۔

اس نے پھر عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ لوگ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے؟

ارشاد فرمایا: نہیں۔

اس نے عرض کی: تو پھر جنت میں سب سے پہلے کون داخل ہوں گے؟

ارشاد فرمایا: ''فقراء (یعنی غریب لوگ) جنت کی طرف دوسرے لوگوں سے پہلے بڑھ جائیں گے، جنت کے فرشتے ان کی طرف نکل آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ ''حساب کی طرف لوٹ جاؤ (پھر جنت میں آنا)'' وہ کہیں گے: ''ہم کس چیز کا حساب دیں؟ اللہ عزوجل کی قسم! ہمارے پاس مال نہ تھا کہ اسے جمع کر کے رکھتے یا اس میں سے خرچ کرتے اور نہ ہم حاکم تھے کہ انصاف کرتے یا ظلم کرتے بلکہ ہمارے پاس اللہ عزوجل کا حکم آیا تو ہم نے اس کی عبادت کی یہاں تک کہ ہمیں موت نے آلیا''۔

(حلیۃ الاولیاء، الحدیث 11684، ج8، ص 152)

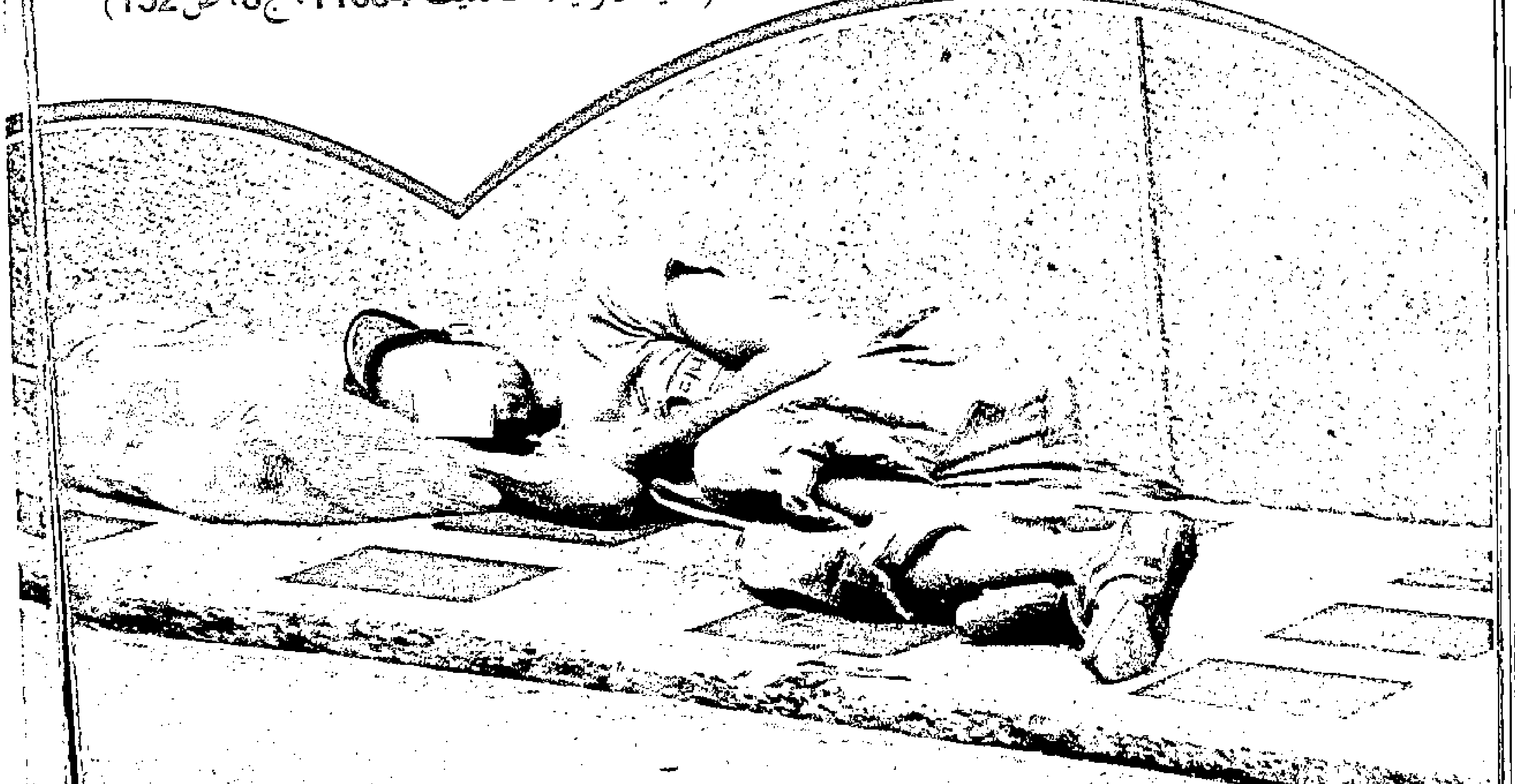

Marfat.com

اللہ کی نافرمانیاں دیکھ کر غم زدہ ہونے والا سایہ عرش میں

روز محشر جن خوش نصیب لوگوں کو عرش الٰہی کا پرسکون سایہ نصیب ہوگا ان میں سے ایک وہ مومن ہے جو اللہ کی نافرمانی ہوتے دیکھ کر غم و پریشانی میں مبتلا ہو جائے اور اس کا دل یہ حالات دیکھ کر کڑھتا رہے اور وہ ایسے لوگوں کی اصلاح میں لگ جائے۔ چنانچہ شعب الایمان میں یہ روایت لکھی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سایہ عرش میں رہنے والے خوش نصیبوں کے بارے میں بتلایا کہ ان میں سے ایک وہ شخص ہے کہ جب اللہ کی حرمتوں کو پامال کیا جائے تو اسے ایسا غصہ آئے جیسا چیتے کو آتا ہے۔

(شعب الایمان، ابن عساکر بحوالہ الفوائد 1/524)

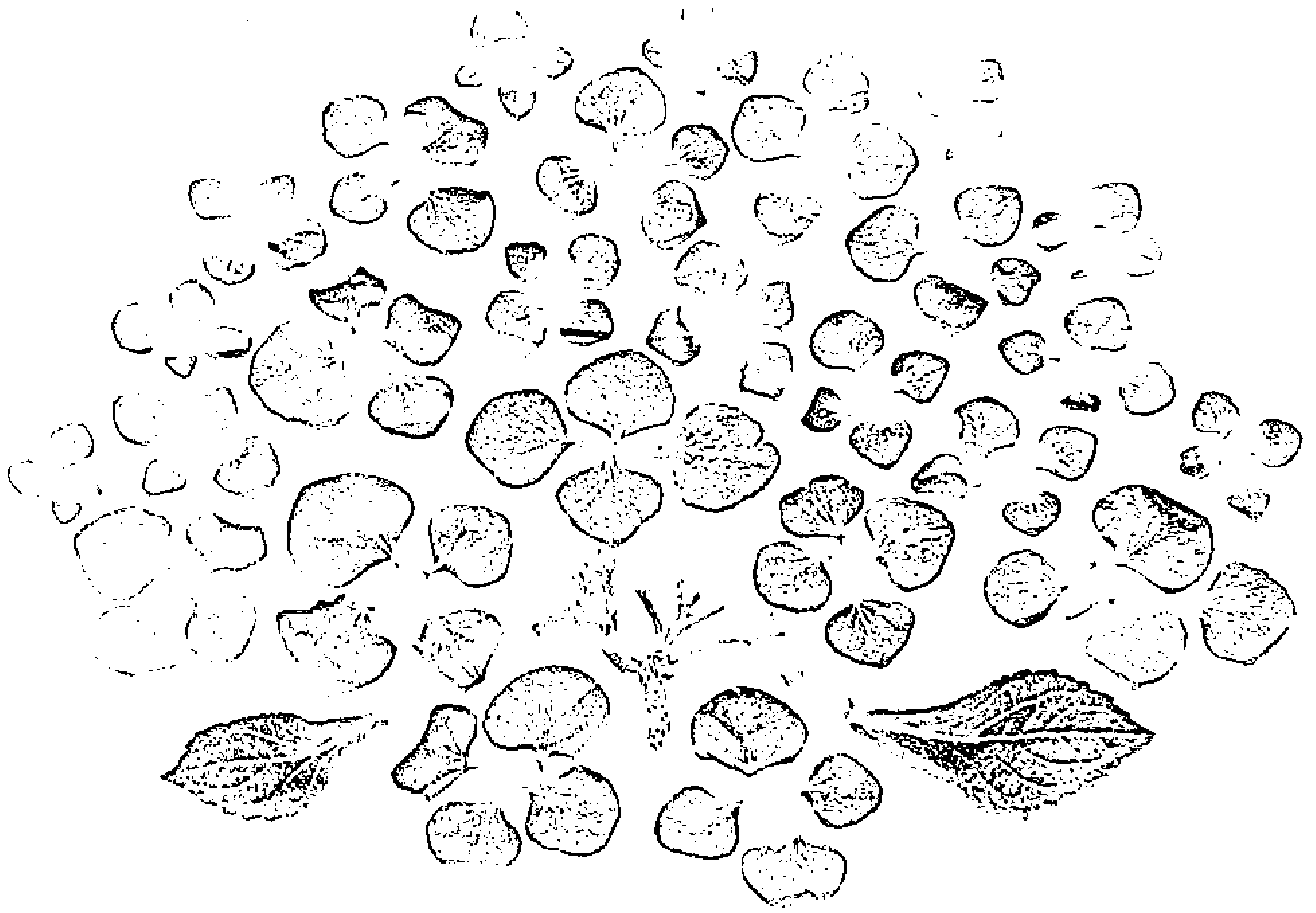

Marfat.com

اللہ کا ذکر کرنے والے قیامت کے دن سایہ عرش میں

قیامت کے دن اللہ پاک جن نیک بختوں کو اپنے عرش عظیم کا سایہ نصیب کریں گے ان میں سے وہ مومنین بھی ہیں جن کا دل وزبان 24 گھنٹے اللہ کی یاد سے منور رہتے ہوں اور کبھی اس سے غافل نہ ہوتے ہوں چنانچہ شعب الایمان میں یہ حدیث لکھی ہے کہ حضرت ابن مسعود

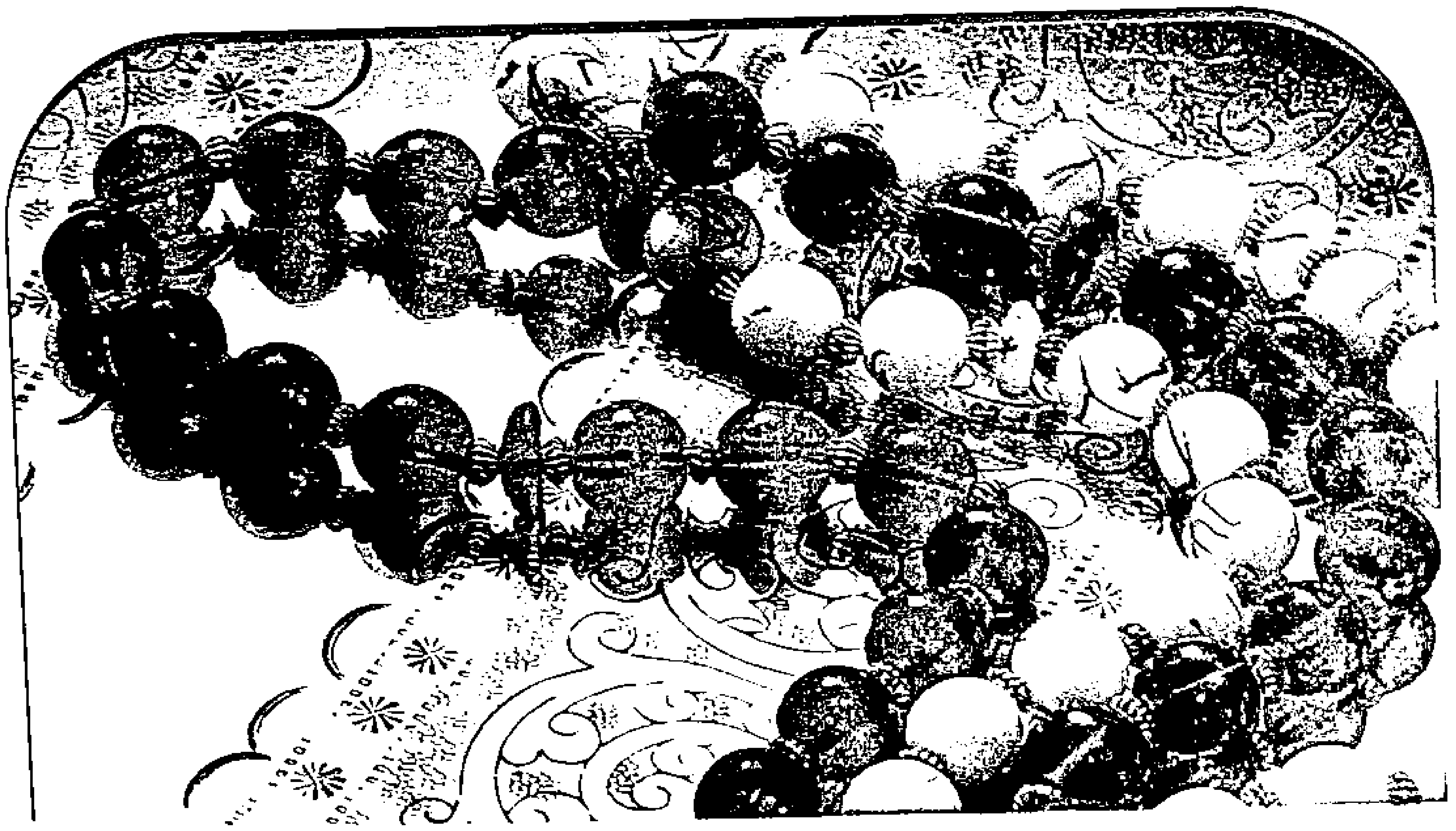

رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو سایہ عرش میں رہنے والے خوش نصیبوں کے بارے میں بتلایا ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو اللہ کے ذکر کی طرف اسی طرح پلٹتا ہو جسے گدھ اپنے گھونسلوں کی طرف پلٹتے ہیں۔

(شعب الایمان، تاریخ ابن عساکر والفوائد 524/1)

دوستو! اللہ کی یاد میں مست رہنے والے مسلمان کو قیامت میں تو عرش کا سایہ ملے گا ہی مگر دنیا میں اس کے سینے میں اللہ تعالیٰ ٹھنڈک وسکون پیدا کردیں گے، ائیر کنڈیشن سے صرف کھال ٹھنڈی ہوتی ہے دل ٹھنڈا نہیں ہوتا۔ دل ٹھنڈا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ پر فدا ہونے سے۔

دوستو! اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے دل میں آگ پیدا ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اسے یاد کرنے سے رحمت برستی ہے۔ جس سے دل مطمئن اور پرسکون ہوتا ہے۔

Marfat.com

ذاکرین پر انبیاء علیہم السلام اور شہداء بھی رشک کریں گے

حضرت عمر بن عتبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:
اللہ کی دائیں طرف، اور اللہ کی دونوں اطراف دائیں ہیں، کچھ حضرات ہوں گے جو نہ تو انبیاء علیہم السلام ہوں گے، نہ شہداء، ان کے چہروں کی چمک دیکھنے والوں کی نظر کو چندھیا دے گی، انبیاء علیہم السلام ان کی نشست اور اللہ سے قرب کی وجہ سے ان پر رشک کر رہے ہوں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ یہ حضرات کون ہوں گے؟.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

هُمْ جماع من نزاع الْقَبَائِلِ يَجْتَمِعُوْنَ عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ

ترجمہ: ''یہ لوگ مختلف قبائل کے ہوں گے، جو اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہوں گے''۔

فَيَنْتَقُوْنَ اَطَايِبَ الْكَلَامِ كَمَا يَنْتَقِىْ اٰكِلُ التَّمْرِ أَطَايِبَهٗ

ترجمہ: ''اور عمدہ کلام کو ایسے چن لیتے ہوں گے جس طرح سے کھجور کھانے والا شخص عمدہ کھجور چنتا ہے''۔ (اخرجه الطبرانی بسند جید)

Marfat.com

ذکر الٰہی رکنے پر جنت کے محل کی تعمیر روکی جاتی ہے

امام طبری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب آداب النفوس میں لکھتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ بے شک جنت کے محلات کی تعمیر ذکر الٰہی سے کی جاتی ہے جب بندے ذکر سے رک جاتے ہیں تو فرشتہ تعمیر (جنت) روک دیتے ہیں جب فرشتوں سے کہا جاتا ہے کہ یہ کام رک کیوں گیا؟ تو وہ جواب دیتے ہیں کہ یہ کام رکا رہے گا، یہاں تک کہ ہمارے پاس اس کا خرچہ آجائے۔

یعنی تعمیر جنت کے لیے میٹریل ذکر الٰہی ہے، جیسے کہ حدیث پاک میں ہے کہ:

اَلْجَنَّةُ قِيعَانٌ وَغِرَاسُهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ

ترجمہ: "یعنی جنت تو چٹیل میدان ہے اور اس کی شجر کاری سبحان اللہ وغیرہ ذکر سے ہوتی ہے"۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری

فرشتے ذاکرین کو اپنے پروں میں چھپا لیتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے مجالسِ ذکر کی تلاش میں گھومتے رہتے ہیں اور جب کوئی ایسی مجلس ملتی ہے وہیں بیٹھ جاتے ہیں اور ان (ذاکرین) کو اپنے پروں میں چھپا لیتے ہیں اس طرح فرشتے آسمان اور زمین کے درمیان فضا میں بھر جاتے ہیں جب ذکر کرنے والے ذکر سے فارغ ہوتے ہیں تو فرشتے آسمان پر واپس چلے جاتے ہیں۔

فائدہ: یہ دنیا میں نظارہ ہوتا ہے تاکہ آخرت کے نظارہ کی یاد تازہ ہو۔

---

1 (تذکرة القرطبی 324/2)

2 (صحیح مسلم مشکوۃ المصابیح)

Marfat.com

مسلمان کے دکھ درد کو دور کر کے سایہ عرش حاصل کیجئے

قیامت کے خوفناک دن وہ شخص بھی اللہ جل شانہ کے عرش کے سایہ میں ہوگا جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کی پریشانی کو دور کیا یا اس کے چہرہ پر خوشی لانے کا سبب بنایا اس کو کھانا کھلایا یا اس کو کپڑے پہننے کے لئے دیے یا اس کی بیٹی یا اس کی اپنی شادی میں مدد کی یا پھر اس کو مسائل سے نکلنے کا راستہ بتلایا ایسا شخص حضور اکرم ﷺ کے فرمان کی روشنی میں روز قیامت عرش کے سایہ میں ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: ''جس شخص نے کسی مسلمان سے دنیا کا کوئی دکھ دور کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا دکھ دور کریں گے یعنی اسے قیامت کی سختیوں اور دکھوں سے نجات عطا فرما دیں گے''۔

وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

ترجمہ: ''اور جس نے کسی تنگدست کے لئے آسانی پیدا کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں آسانی پیدا فرمائیں گے''۔

وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

ترجمہ: ''اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے''۔

Marfat.com

قیامت کے دن رنج وغم سے نجات پانے کا نسخہ

ایک اور حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مومن کو رنج وغم اور پریشانی سے نجات دے۔ اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن رنج وغم سے نجات دے گا۔ جو شخص کسی کی مشکلات کو حل کرے گا۔ اللہ عزوجل اس کی دنیا اور آخرت کے مشکلات کو حل کردے گا اور جو شخص اپنے بھائی کی اعانت اور مدد میں رہے گا اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں رہے گا۔ جو شخص علم کے راستہ میں چلے گا خدائے پاک اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دے گا۔[1]

محتاجوں کی ضرورت پوری کرنے والے لوگوں کی شان

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

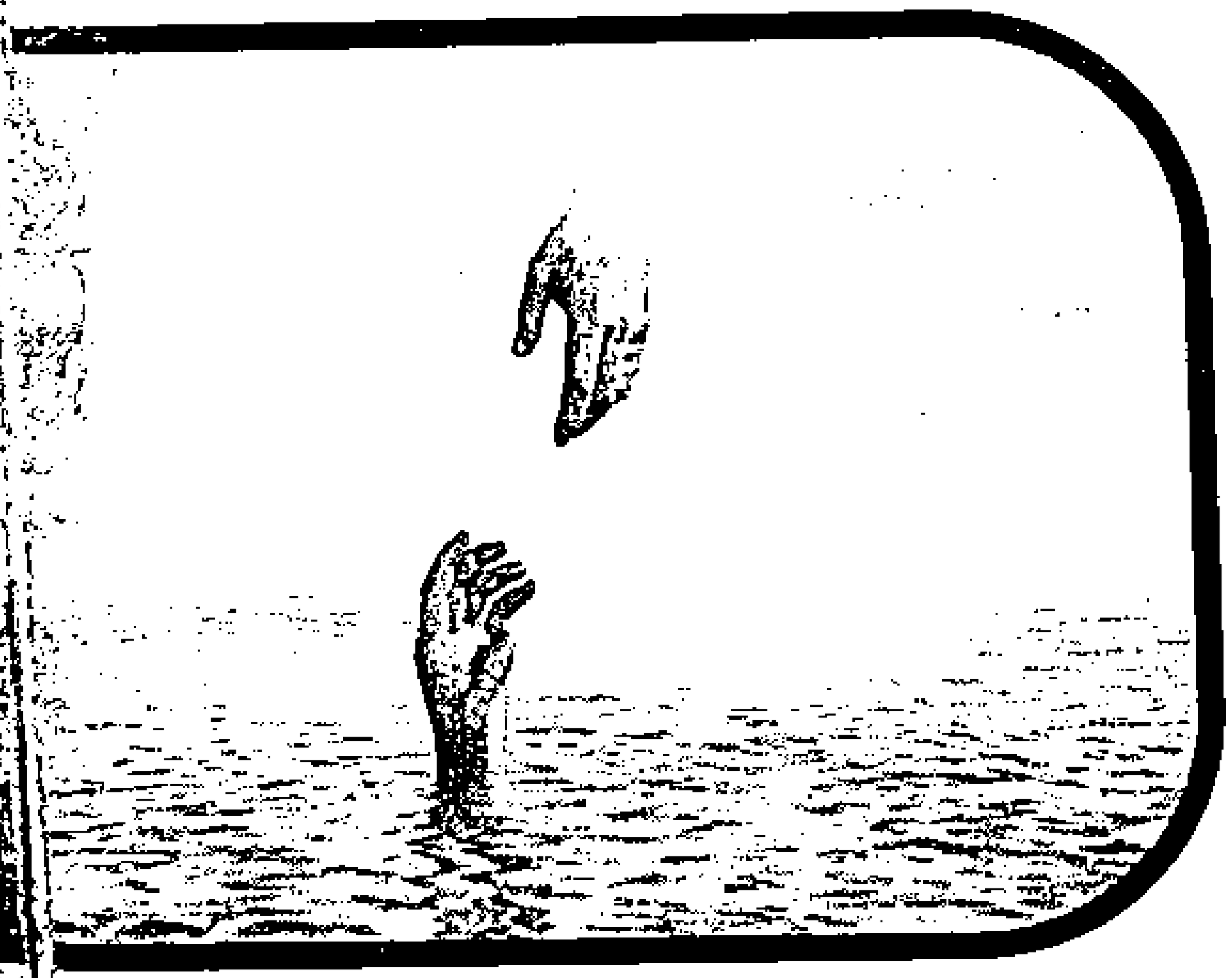

اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا اِسْتَخَصَّهُمْ بِنَفْسِهٖ بِقَضَاءِ حَوَائِجِ النَّاسِ

ترجمہ: ''اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بذات خود لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے مخصوص کیا ہے''۔

وَالٰى عَلٰى نَفْسِهٖ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ فِى النَّارِ

ترجمہ: ''اپنے نفس پر قسم کھائی ہے کہ ان کو دوزخ میں عذاب نہیں دے گا''۔

فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَلَسُوْا عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ يُحَادِثُوْنَ اللّٰهَ، وَالنَّاسُ فِى الْحِسَابِ

ترجمہ: ''جب قیامت کا دن ہوگا یہ لوگ نور کے منبروں پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے باہمی گفتگو کرتے ہوں گے جب کہ باقی لوگ حساب میں مصروف ہوں گے''۔[2]

---

1 (مسلم صفحہ 345، ترمذی صفحہ 94، کتاب البر ابن جوزی صفحہ 237، شمائل کبریٰ جلد چھارم، ص 295)

2 (رواہ أبونعیم فی الحلیة 225/3)

Marfat.com

بھوکے کو کھانا کھلانے پر عرش کا سایہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص میں تین اوصاف پائے جائیں اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے اور اسے جنت میں داخل کر دیتا ہے۔

رِفقٌ بِالضَّعِیفِ ترجمہ: ''کمزور سے نرمی''۔

وَالشَّفقَةُ عَلَی الوَالِدَینِ ترجمہ: ''والدین پر شفقت''۔

وَالاِحسَانُ اِلَی المَملُوکِ ترجمہ: ''غلام سے حسن سلوک''۔

اور تین کام ایسے ہیں جن کے کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اس دن جس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا اپنے عرش کا نصیب فرمائے گا۔

اَلوُضُوءُ فِی المَکَارِہِ ترجمہ: ''مشکل اوقات میں وضو کرنا''۔

وَالمَشیُ اِلَی المَسَاجِدِ فِی الظَّلاَمِ ترجمہ: ''اندھیروں میں مساجد کی طرف جانا''۔

وَاِطعَامُ الجَائِعِ ترجمہ: ''اور بھوکے کو کھانا کھلانا''.

(ترغیب 1/448 حدیث 7/141)

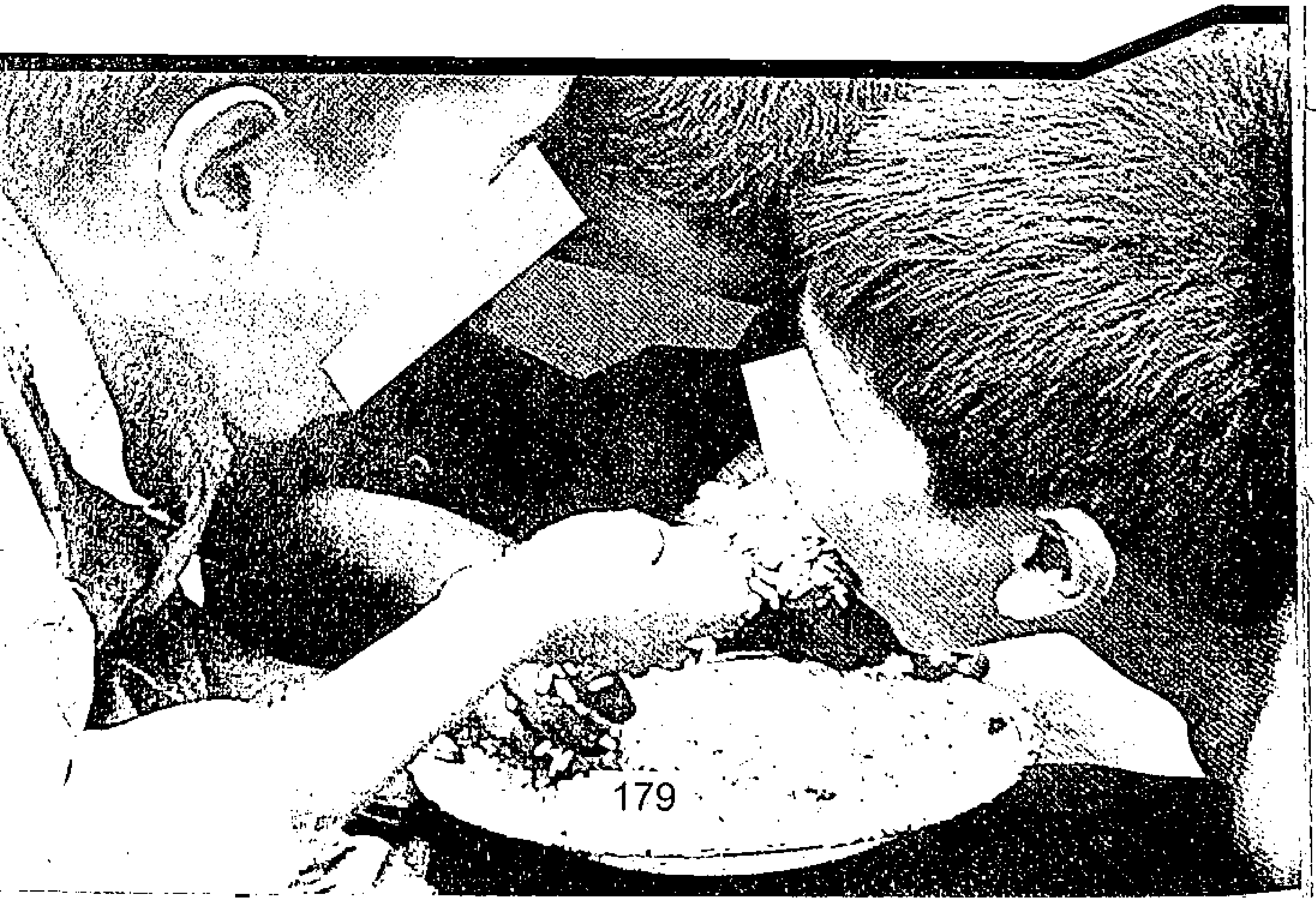

Marfat.com

نرم دل شخص عرش کے سایہ میں ہوگا

روزِ محشر جن خوش نصیبوں کو عرشِ رحمٰن کا مبارک سایہ نصیب ہوگا ان میں سے وہ مومن بھی ہوگا جو نرم دل اور رقیق القلب ہو پھر لوگوں پر شفیق اور مہربان ہو چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَقِيَهُ اللّٰهُ مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُظِلَّهُ بِظِلِّهٖ

ترجمہ: ’’جس شخص کو یہ بات اچھی لگے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جہنم کی گرمی اور تپش سے بچائے اور اپنے سایہ میں جگہ دے‘‘۔

فَلا يَكُنْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ غَلِيْظًا وَلْيَكُنْ بِهِمْ رَحِيْمًا

ترجمہ: ’’تو وہ مومنین کے حق میں سخت نہ ہو بلکہ اسے چاہئے کہ وہ رحم دل بنے‘‘۔

کمزور پر نرمی سے عرش کا سایہ ملے گا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ نَشَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ

ترجمہ: ’’تین خوبیاں جس شخص میں پائی جائیں اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کو اپنی رحمت کے سائے میں جگہ عطا فرمائیں گے اور اسے جنت میں داخل کر دیں گے‘‘۔

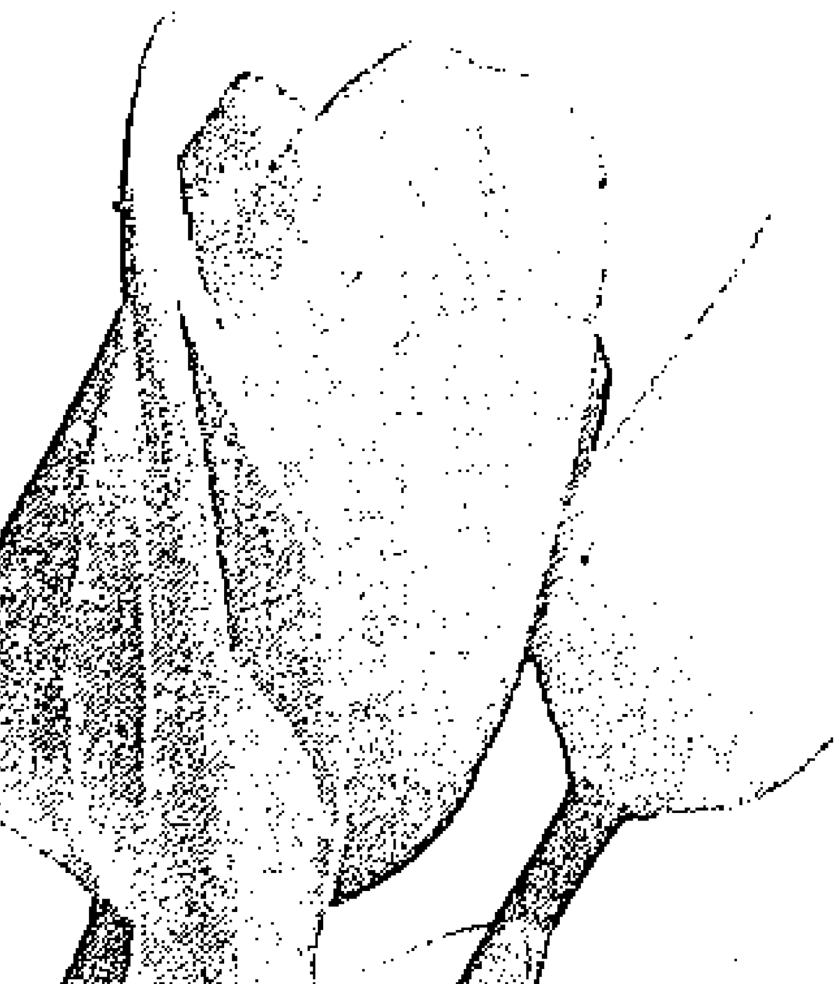

1. رِفْقٌ بِالضَّعِيْفِ

ترجمہ: ’’کمزوروں سے نرم برتاؤ کرنا‘‘۔

2. وَالشَّفَقَةُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ

ترجمہ: ’’والدین سے مہربانی کا معاملہ کرنا‘‘۔

3. وَالْاِحْسَانُ اِلَى الْمَمْلُوْكِ

ترجمہ: ’’اور غلام وماتحت سے اچھا سلوک کرنا‘‘۔

---

1 (کنز العمال، کتاب الاخلاق، الحدیث 5982، ج3، ص69، سایہ عرش کس کس کو ملے گا، ص45)

2 (رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب فيه أربعة أحاديث، رقم 2494)

Marfat.com

بردباری کے ساتھ خاموشی اختیار کرنے والا سایہ عرش

جو شخص سنجیدگی اور خاموشی اختیار کرنے کی عادت والا ہوگا وہ بھی قیامت کے روز عرش کے سایہ میں ہوگا، اس کے برخلاف جو شخص زیادہ بولنے والا ہوگا وہ زیادہ دل دکھانے والا کثرت سے جھوٹ بولنے والا اور قیمتی اوقات کو ضائع کرنے والا ہوگا ایسا شخص حضور کریم ﷺ کے فرمان کی روشنی میں جہنم میں جائے گا۔

چنانچہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سایہ عرش میں رہنے والے سات خوش قسمت لوگوں کی حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نماز کے اوقات کی حفاظت کے لئے سورج کا لحاظ رکھنا رکھنے والا اور علم کے ساتھ کلام اور بردباری کے ساتھ خاموشی اختیار کرنے والا بھی اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوگا۔

(کتاب الزاہی، ص 189 مصنف امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ والفوائد 1/517)

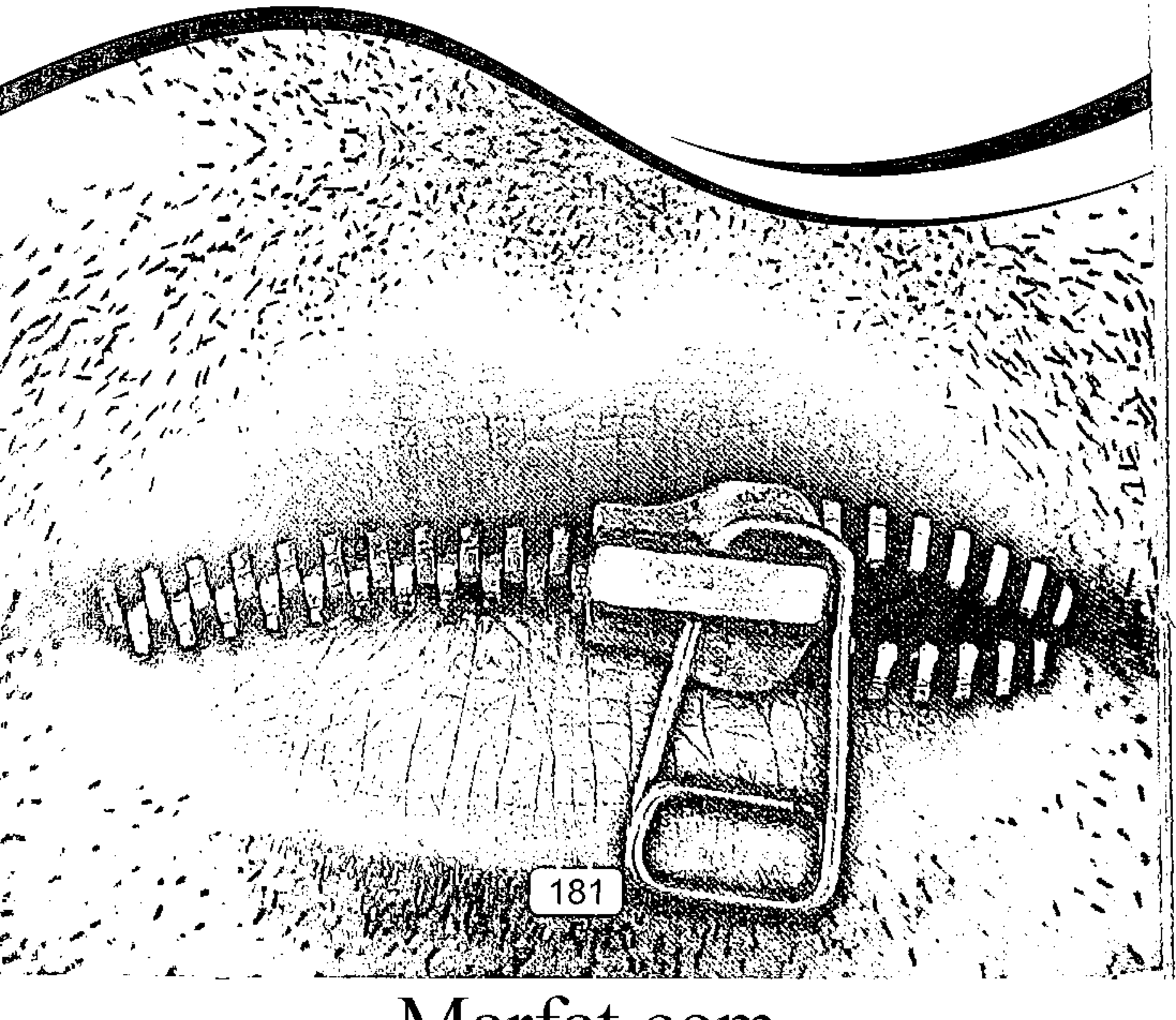

Marfat.com

خُوش نصیبؔ نمبر 34

خوف خدا کی برکت سے سایہ عرش

جولوگ اللہ سے ڈرتے ہیں، اس کے خوف کی وجہ سے حرام کاموں سے بچتے ہیں ایسے لوگوں کو روز قیامت عرش کا سایہ نصیب ہوگا۔

چنانچہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے میری عزت وجلال کی قسم! میں اپنے بندے پر دوخوف یا دوامن جمع نہیں کروں گا۔

اِذَا اَمِنَنِیْ فِی الدُّنْیَا اَخَفْتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ترجمہ: ''جو دنیا میں مجھ سے بے خوف ہوا میں قیامت میں اسے خوفزدہ کروں گا''۔

وَاِذَا خَافَنِیْ فِی الدُّنْیَا اَمِنْتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ترجمہ: ''جو شخص دنیا میں مجھ سے ڈرا تو میں اسے قیامت کے دن عرش کے سایہ میں جگہ دے کر امن دوں گا''۔ (اخرجہ ابن المبارك)

Marfat.com

اللہ سے ڈرنے والے کے لیے دو جنت ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ﴿64﴾

ترجمہ: ''اس شخص کے لئے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا، دو جنتیں ہیں''۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ﴿04﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ؕ﴿14﴾

ترجمہ: ''جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکتا رہا ہوگا اس کا ٹھکانہ جنت ہے''۔ 1

اللہ کے خوف سے آنسو بہانے والے کو عذاب نہیں ہوگا

فرمان نبوی ہے: مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى أُصِيْبَ الْاَرْضَ مِنْ دُمُوْعِهٖ

ترجمہ: ''جو اللہ کو یاد کر کے اللہ کے خوف سے اتنا روئے کہ اس کے آنسو زمین پر گریں''۔

لَمْ يُعَذَّبْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ: ''تو قیامت کے دن اسے عذاب نہیں دیا جائے گا''۔ 2

---

1 (سورۃ الرحمن، 46) 2 (حاکم، التوبۃ والانابۃ، باب لا یلج النار احد بکی من خشیۃ اللہ 4/260)

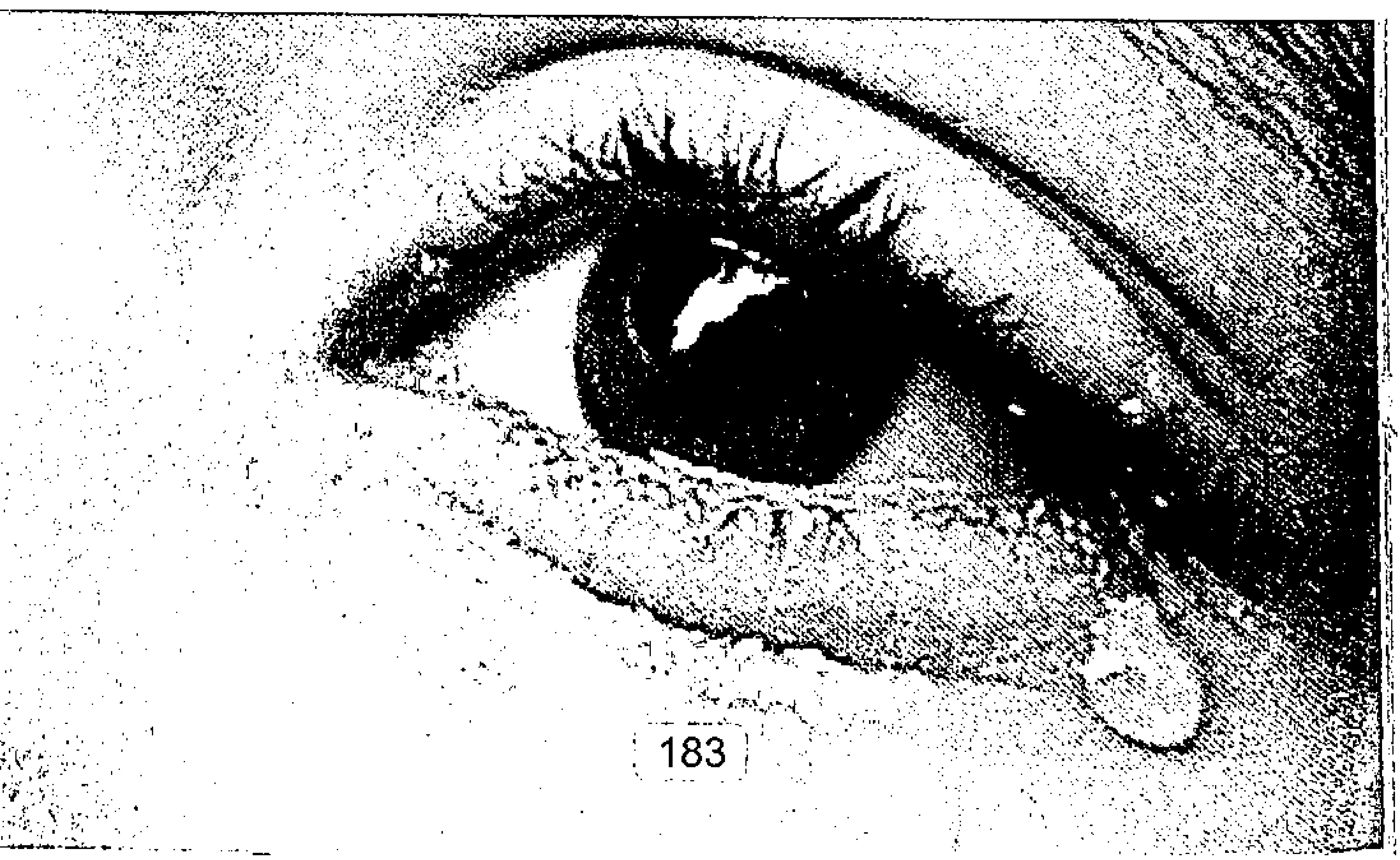

Marfat.com

تنہائی میں اللہ کو یاد کر کے رونے پر عرش کا سایہ نصیب ہوگا

روز قیامت اللہ تعالیٰ جن سات اشخاص کو اپنے عرش کا سایہ نصیب کرے گا ان میں ایک آدمی یہ ہے:

وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ

ترجمہ: ''وہ شخص جس نے اکیلے اور تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھیں بہہ پڑیں''۔ 1

خوف خدا میں اپنی راکھ بہانے والے کی بخشش

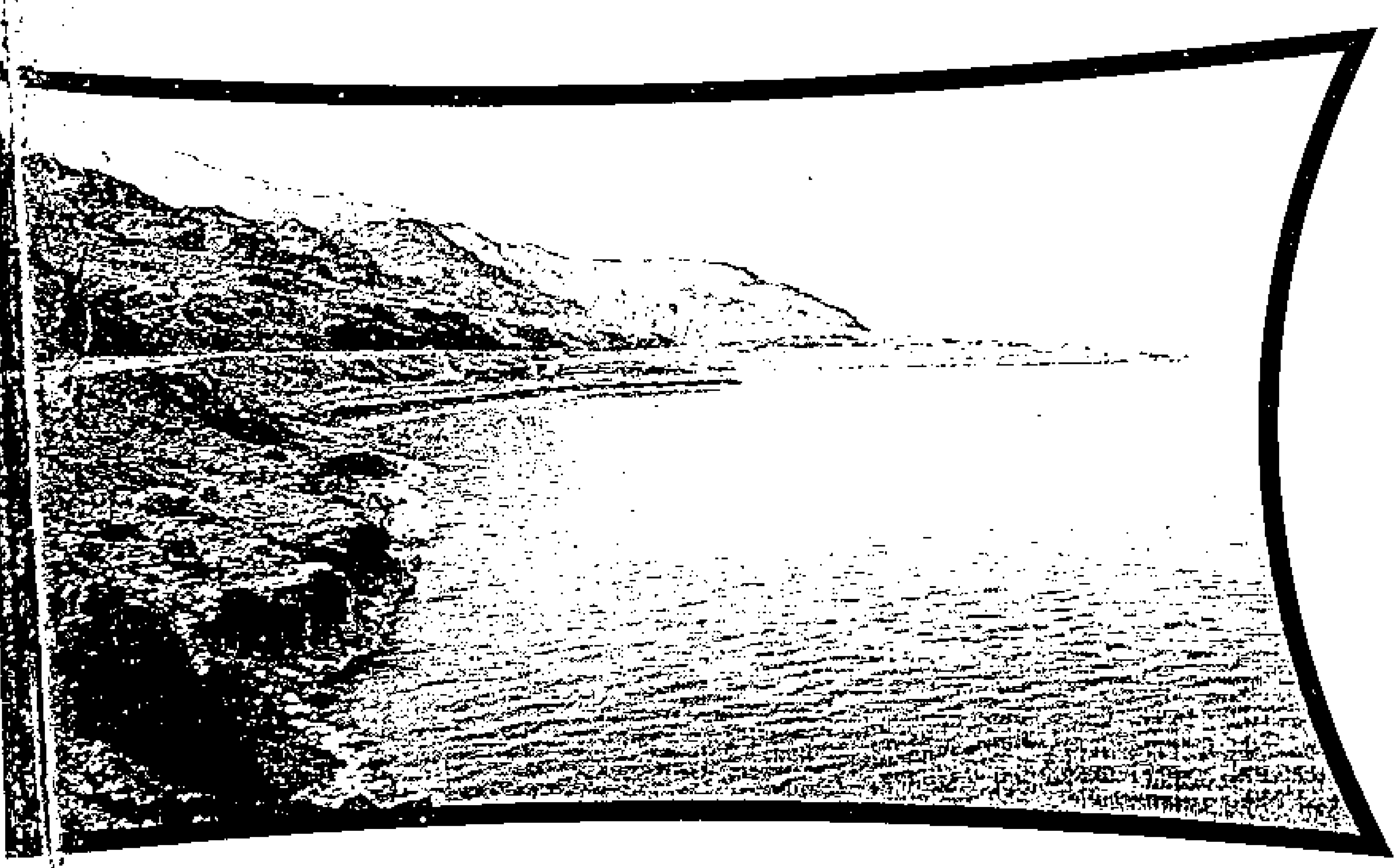

صحیح بخاری میں روایت موجود ہے کہ ایک آدمی ساری عمر ظلم وزیادتی اور گناہ کرتا رہا جب مرنے لگا تو اللہ کا ڈر اور خوف دل میں پیدا ہو گیا اپنے بیٹوں کو پاس بلا کر کہنے لگا میری لاش کو جلا کر راکھ بنا کر آدھی ہواؤں کے سپرد کر دینا اور آدھی راکھ سمندر میں بہا دینا انہوں نے ایسا ہی کیا۔

اللہ نے سمندر اور ہواؤں کو حکم دیا راکھ کو اکٹھا کر لیا گیا اس میں روح پھونک دی گئی اللہ تعالیٰ نے اس سے دریافت کیا تجھے کس چیز نے ایسا کرنے پر آمادہ کیا تھا؟ تو اس نے کہا اللہ تیرے ڈر اور خوف نے تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا اور بخش دیا۔ 2

---

1 (بخاری، الاذان، باب من جلس فی المسجد ینظر الصلاۃ وفضل المساجد: **660**)

2 (بخاری، احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل: **3452**)

Marfat.com

فرض نماز پڑھنے والوں کے لئے سایہ عرش

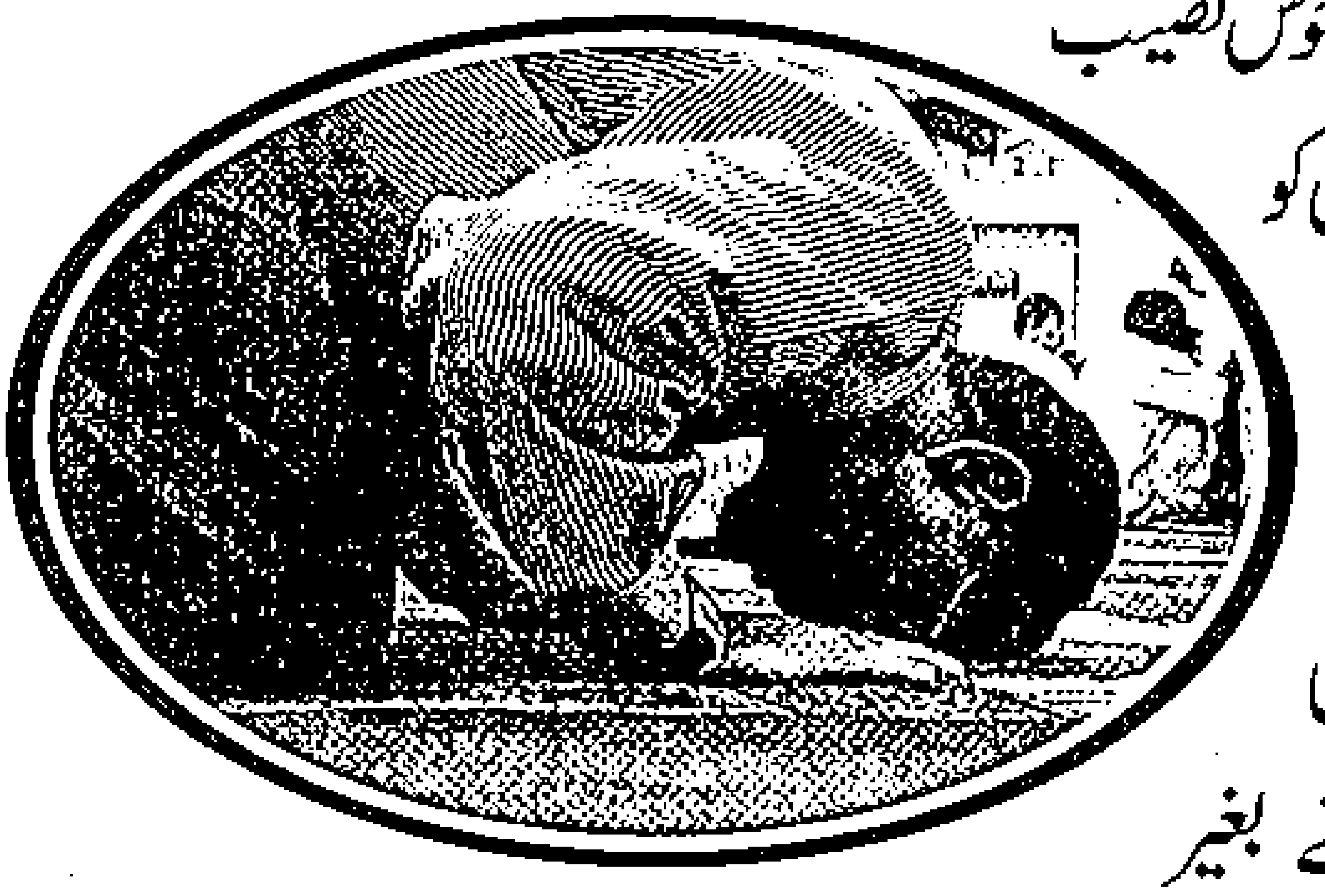

اللہ کے عرش کے سایہ میں رہنے والے خوش نصیب لوگوں میں ایک وہ شخص ہے جو پانچوں نمازوں کو پابندی کے ساتھ باجماعت ادا کرتا ہے، اسی پابندی جماعت کی وجہ سے ہمارے اسلاف میں سے بعض کا یہ حال تھا کہ **40** سال کی نمازوں میں سے ایک نماز بھی انہوں نے بغیر جماعت کے نہ پڑھی اسی طرح ایک اللہ والے جماعت کی نماز کے لئے مسجد کی طرف چلے تو دروازہ سے نمازیوں پر نگاہ پڑی تو دیکھا کہ نماز ہوچکی ہے تو اسے اتنا شدید غم ہوا کہ اس غم کی وجہ سے دل سے آہ نکلی تو اس آہ میں لوگوں نے خون کی بو کو محسوس کیا گویا کہ جماعت کے نکلے کا ایسا غم کیا کہ دل خون کے آنسو رونے لگا۔ بعض منافقین کا حال تو یہ ہے کہ جماعت کی نماز تو درکنار فرض نماز کا وقت بھی نکل جاتا ہے تو غم نہیں ہوتا۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ روز قیامت کی گرمی اور سختی میں سکون میں رہیں تو پانچوں نمازوں کا اہتمام کریں۔

چنانچہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

اللہ عزوجل اللہ تعالیٰ تین اشخاص کو اپنے سایۂ رحمت میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

1. امانت دار تاجر۔
2. عادل حکمران۔
3. دن میں سورج کی رعایت کرنے والا۔ (یعنی وقت میں نماز پڑھنے والا)۔

(کنز العمال، الحدیث **43252**، ج**15**، ص **346**)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین لوگ

حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک اللہ کے نزدیک محبوب ترین بندے، سورج اور چاند کی رعایت کرنے والے ہیں۔

تم نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ نہیں پڑھی

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبیداللہ القواریری کو کہتے

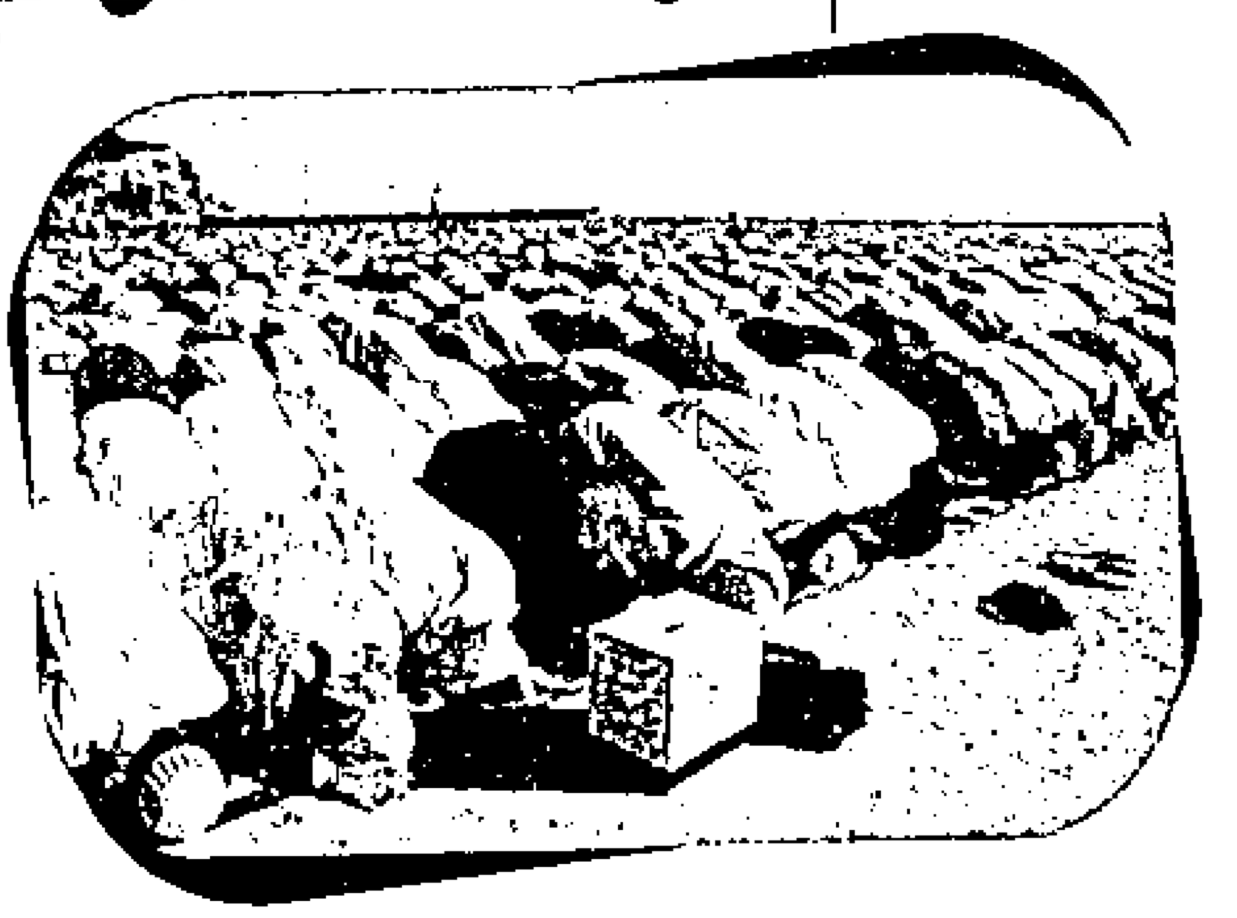

ہوئے سنا ہے کہ میری عشاء کی نماز کی جماعت کبھی فوت نہیں ہوئی تھی لیکن ایک دن ایسا ہوا کہ میرے پاس مہمان آ گیا میں اس کی خاطر مدارت کی وجہ سے مصروف ہو گیا سو میں گھر سے نکلا کہ بصرہ کے قبائل میں نماز ادا کروں تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ تو نماز پڑھ چکے تھے پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت تنہا نماز پڑھنے سے پچیس درجہ بڑھ کر ہے اور یہ بھی مروی ہے کہ جماعت کی نماز اکیلے پڑھنے سے ستائیس گنا زیادہ ثواب رکھتی ہے۔

پس میں گھر لوٹ آیا پھر میں نے اس دن عشاء کی نماز ستائیس دفعہ پڑھی پھر میں سو گیا۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں ایک گھڑ سوار قوم کے ساتھ ہوں اور ہم آپس میں ایک دوسرے سے گھڑ دوڑ میں مقابلہ کر رہے ہیں لیکن ان کے گھوڑے میرے گھوڑے سے آگے جا رہے ہیں۔ میں نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگانا شروع کی تاکہ ان سے جا ملوں تو ان میں جو سب سے پیچھے تھا اس نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا: تم اپنے گھوڑے کو مت تھکاؤ تم ہمارا ساتھ نہیں پکڑ سکتے۔ میں نے اس آدمی سے کہا کہ میں تمہارا ساتھ کیوں نہیں پکڑ سکتا؟ تو اس شخص نے پلٹ کر جواب دیا اس لئے کہ ہم نے عشاء کی نماز با جماعت ادا کی ہے اور تم نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا نہیں کی۔

---

1 (كتاب الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث 770، ص166)

2 (السير جلد11 ص 444، صحيح بخاری كتاب الاذان باب فضل صلاة الجماعة ج 645)

Marfat.com

میں مؤذن کی آواز پہ لبیک کیوں نہ کہوں

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے مؤذن کی آواز سنی اوران کی حالت یہ تھی کہ ان کی روح نکلنے والی تھی یعنی قریب المرگ تھے تو انہوں نے کہا کہ میرا ہاتھ پکڑو ان سے کہا گیا کہ تم تو بیمار ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اللہ کے داعی (مؤذن) کی آواز سنتا ہوں پھر میں اس پر لبیک نہ کہوں لوگوں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور ان کو مسجد تک پہنچا دیا۔ پس وہ امام کے ساتھ مغرب کی نماز میں شریک ہوگئے۔ سو انہوں نے مغرب کی ایک رکعت ادا کی پھر انتقال فرما گئے۔

محمد بن مبارک الصوری فرماتے ہیں کہ جب سعید بن عبدالعزیز سے نماز کی جماعت فوت ہو جاتی تو رونے لگتے۔

---

1 (السیر، جلد5 صفحہ 230)

2 (السیر، ج8 ص34)

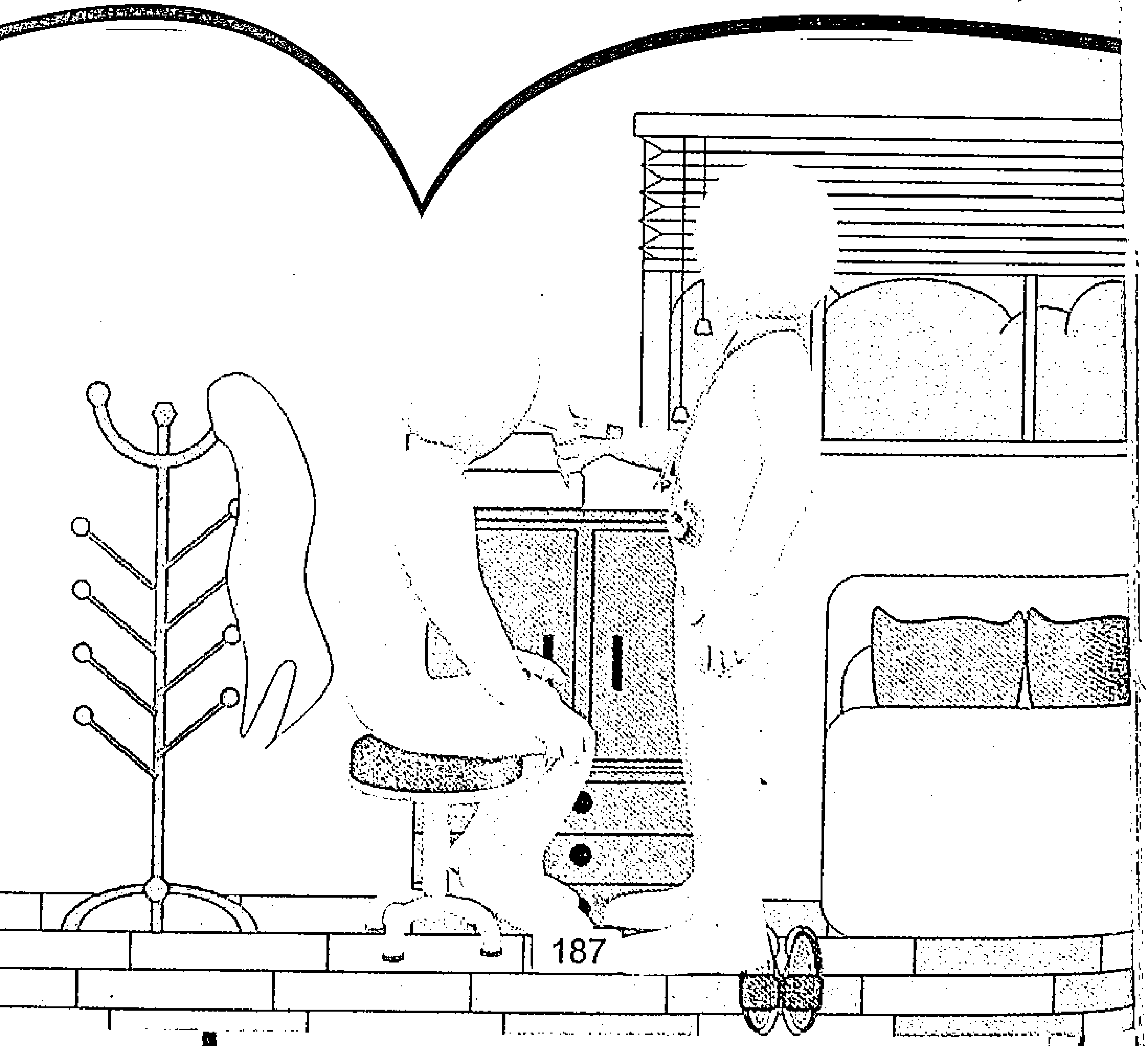

Marfat.com

داڑھی رکھنے پر سایہ عرش کی بشارت

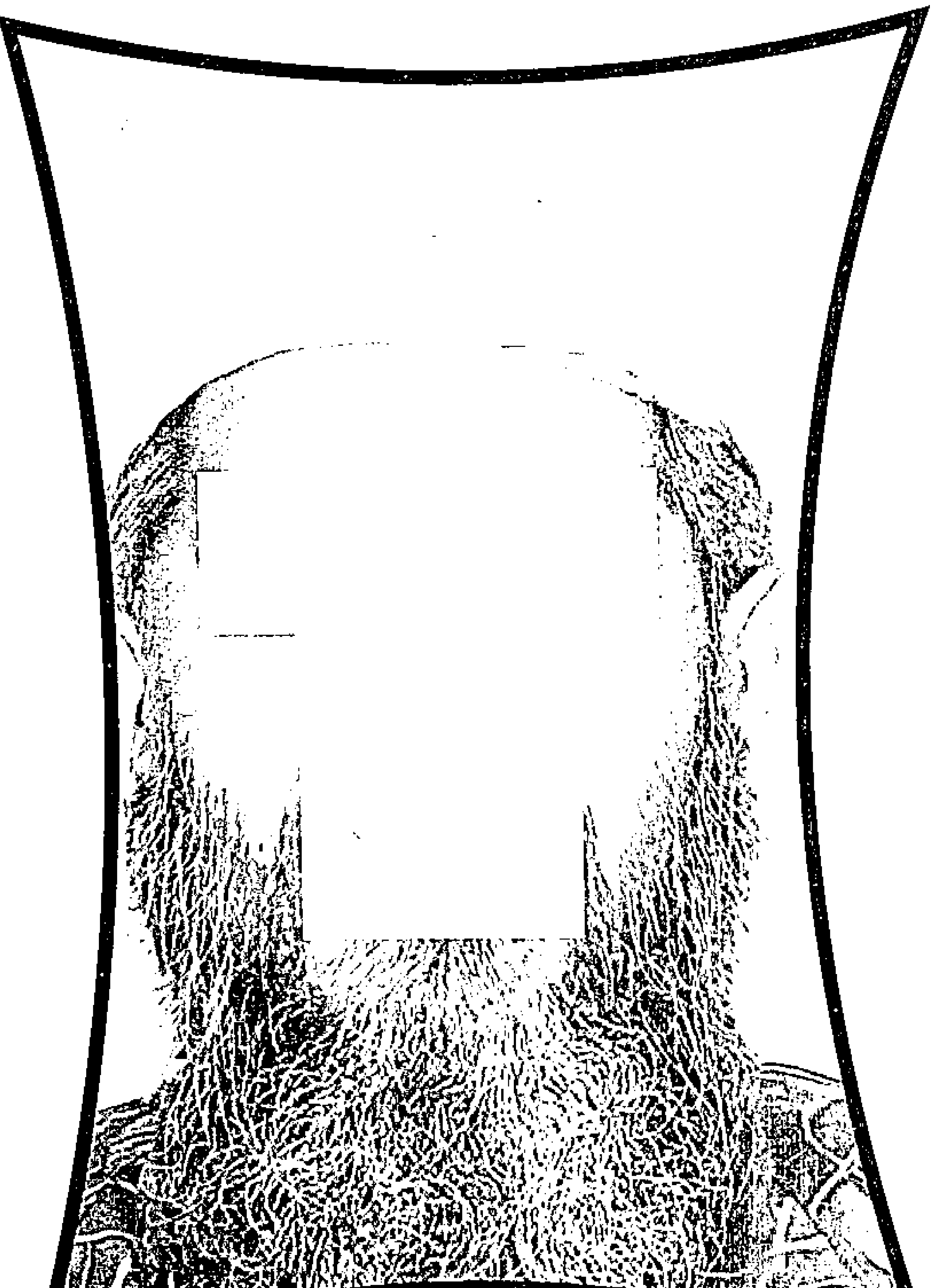

اللہ کے عرش کے سایہ میں رہنے والا خوش نصیب لوگوں کی ایک خاص قسم کا قرآن وحدیث دونوں میں ذکر ہے چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:....وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ....
اللہ کا عاشقؔ داڑھی رکھنے پر ساری دنیا کے انسانوں کی ملامت کی پروانہیں کرتا بلکہ رب کو راضی کرتا ہے ساری دنیا داڑھی رکھنے پر تنقید کرے مگر یہ عاشق کہتا ہے میں جان تو دے دوں گا مگر نبی ﷺ کی واجب سنت کا جنازہ نہیں نکالوں گا۔اسی لئے یادرکھیے اگر آپ بھی عرش کا سایہ حاصل کرنا چاہتے ہوتو آج ہی سے داڑھی رکھنے کا عزم کرلیں۔

یادرکھیے:''ببر شیر''(Lion) کی داڑھی ہوتی ہے اور''شیرنی''(Lioness) کی داڑھی نہیں ہوتی....یہ تو مذکر (Male)اور مؤنث(Female) کا امتیازی فرق کا سرٹیفکیٹ (Cirtificate)ہے۔

Marfat.com

قیامت کے دن تین قسم کے لوگ عرش کے سائے میں ہوں گے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذیشان ہے:

ثَلاثَةٌ يَتَحَدَّثُونَ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ اٰمِنِيْنَ وَالنَّاسُ فِي الْحِسَابِ

ترجمہ: ''تین اشخاص عرش کے سائے میں امن کے ساتھ گفتگو کرتے ہوں گے جب

کہ لوگوں کا حساب ہو رہا ہوگا''۔

① رَجُلٌ لَمْ تَأْخُذْهُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ

ترجمہ: ''وہ شخص جسے اللہ عزوجل کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی کوئی پروانہ ہو''۔

② وَرَجُلٌ لَمْ يَمُدَّ يَدَيْهِ اِلٰى مَالَا يَحِلُّ لَهُ

ترجمہ: ''وہ شخص جو اپنے ہاتھ کو حرام کی طرف نہ بڑھائے''۔

③ وَرَجُلٌ لَمْ يَنْظُرْ اِلٰى مَاحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ: ''وہ شخص جو ان چیزوں کی طرف نظر نہ کرے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اُس پر حرام کر رکھا ہے''۔

(کنزالعمال، کتاب المواعظ والرقاق، الحدیث 43246، ج 15، ص، 345)

فائدہ: مذکورہ حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ اللہ کا سچا باوفا بندہ نبی علیہ السلام کی سنت کو ہر صبح

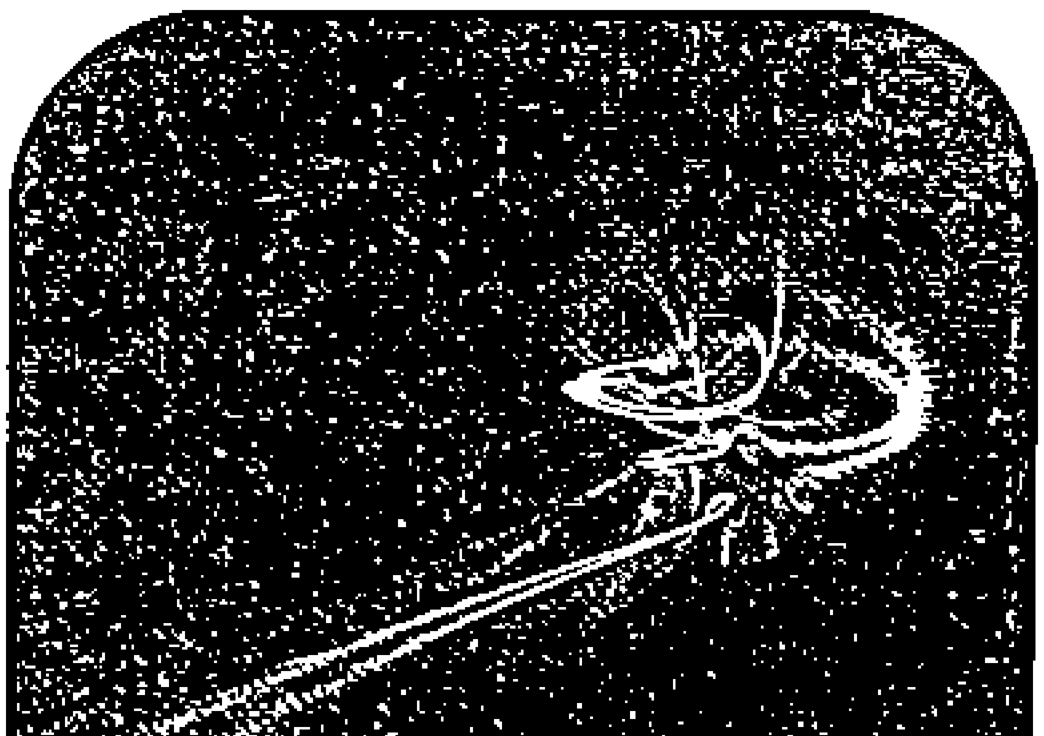

ذبح کر کے نالی میں نہیں بہاتا بلکہ اس سنت کو اپنے چہرہ پر سجائے رکھتا ہے جو لوگ اس ڈاڑھی کی سنت کا جنازہ نکالتے ہیں وہ سوچیں کہ روز قیامت حوض کوثر پر کس منہ سے پانی پینے جائیں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی اگر منڈھا دیکھ کر فرمایا میرے امتی تو نے میرے چہرہ جیسا چہرہ کیوں نہ بنایا تو اس سوال کا ہم کیا جواب دیں گے سوچیے اور غور کیجیے۔

اگر داڑھی کے رکھنے سے چہرہ برا لگتا
تو یہ میرے سرکار کی سنت نہ ہوتی

Marfat.com

زنا، رشوت اور سود سے بچنے پر سایہ عرش

روزِ محشر جن خوش نصیبوں کو عرشِ الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا ان میں سے وہ شخص بھی ہوگا جو زنا، رشوت اور سود خوری جیسے کبائر سے بچنے والا ہو کہ اللہ اور اس کے رسول نے ان افعال شنیعہ کے مرتکبین پر لعنت فرمائی ہے اور سود خور سے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اعلان جنگ فرمایا ہے ظاہر ہے جب ان کی سزا اتنی سخت ہے تو ان سے بچنے پر اجر وثواب بھی اتنا ہی عظیم الشان ہوگا۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کی: ''اے میرے رب عزوجل! حظیرۃ القدس (یعنی جنت) میں کون تیرے قرب میں رہے گا اور اس دن کون تیرے عرش کے سائے میں ہوگا جس دن تیرے (عرش کے) سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا؟''

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

''یہ وہ لوگ ہیں جن کی آنکھیں کبھی زنا کی طرف نہیں اٹھتیں، وہ اپنے مال میں سود کے طلب گار نہیں ہوتے اور وہ اپنے فیصلوں پر رشوت نہیں لیتے، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے خوشخبری اور اچھا ٹھکانا ہے۔''

(شعب الایمان، باب فی قبض الید...... الخ، الحدیث 5513، 1 ج4، ص392)

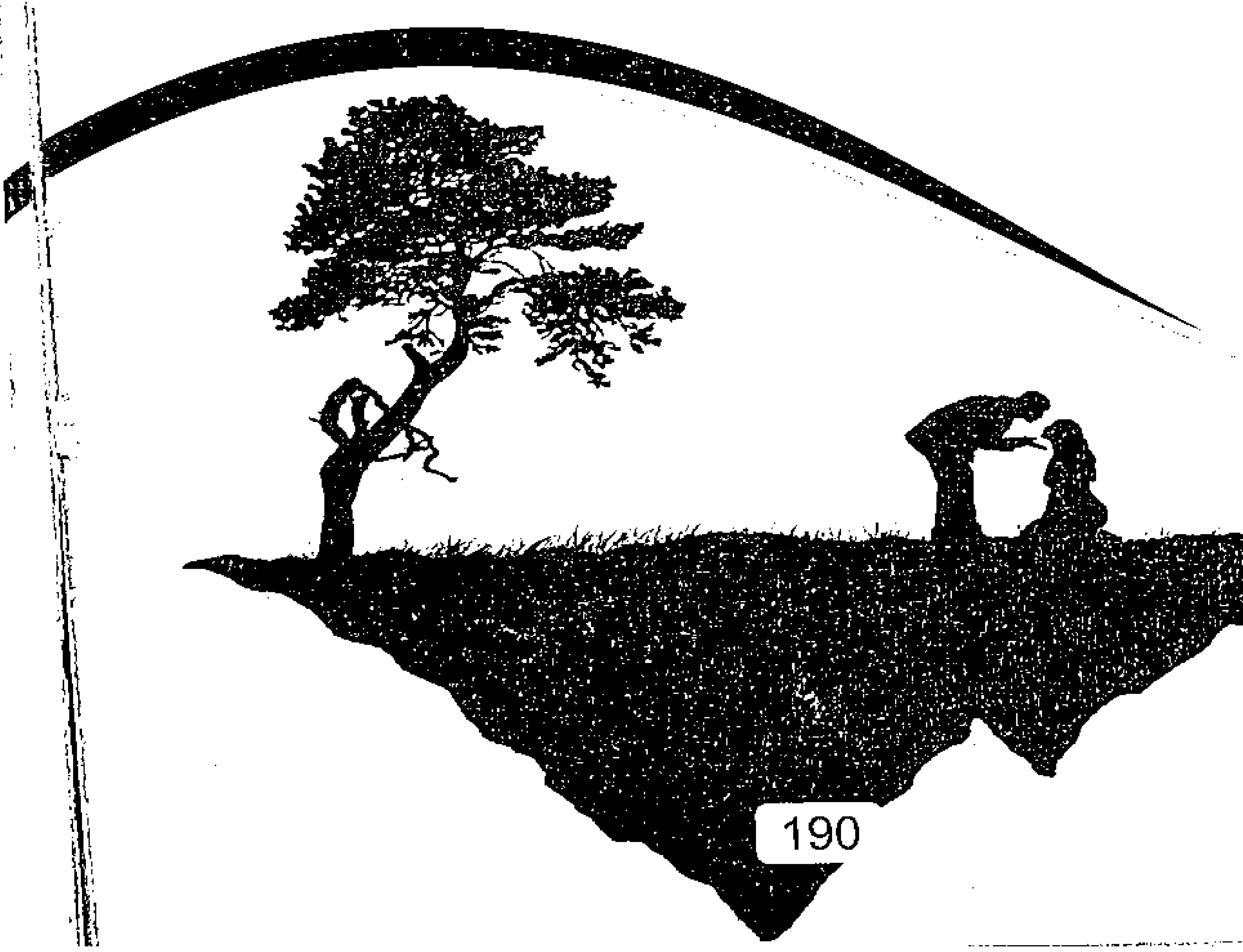

Marfat.com

زنا کا خیال دل میں نہ لانے والے کا اعزاز

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تین قسم کے لوگ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن گفتگو کریں گے"۔

❶ رَجُلٌ لَمْ يَمْشِ بَيْنَ الِاثْنَيْنِ بِمِرَاءٍ قَطُّ

ترجمہ: "وہ شخص جو دو آدمیوں کے درمیان کبھی تکبر سے نہ چلا ہو"۔

❷ وَرَجُلٌ لَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِزِنًا قَطُّ

ترجمہ: "وہ شخص جس نے اپنے دل میں کبھی زنا کرنے کا ارادہ نہ کیا"۔

❸ وَرَجُلٌ لَمْ يُخَلِّطْ كَسْبَهُ بِرِبًا

ترجمہ: "وہ شخص جس نے اپنی کمائی میں سود کی ملاوٹ نہ کی ہو"۔

مشک وعنبر کے ٹیلوں پر بیٹھنے والے لوگ

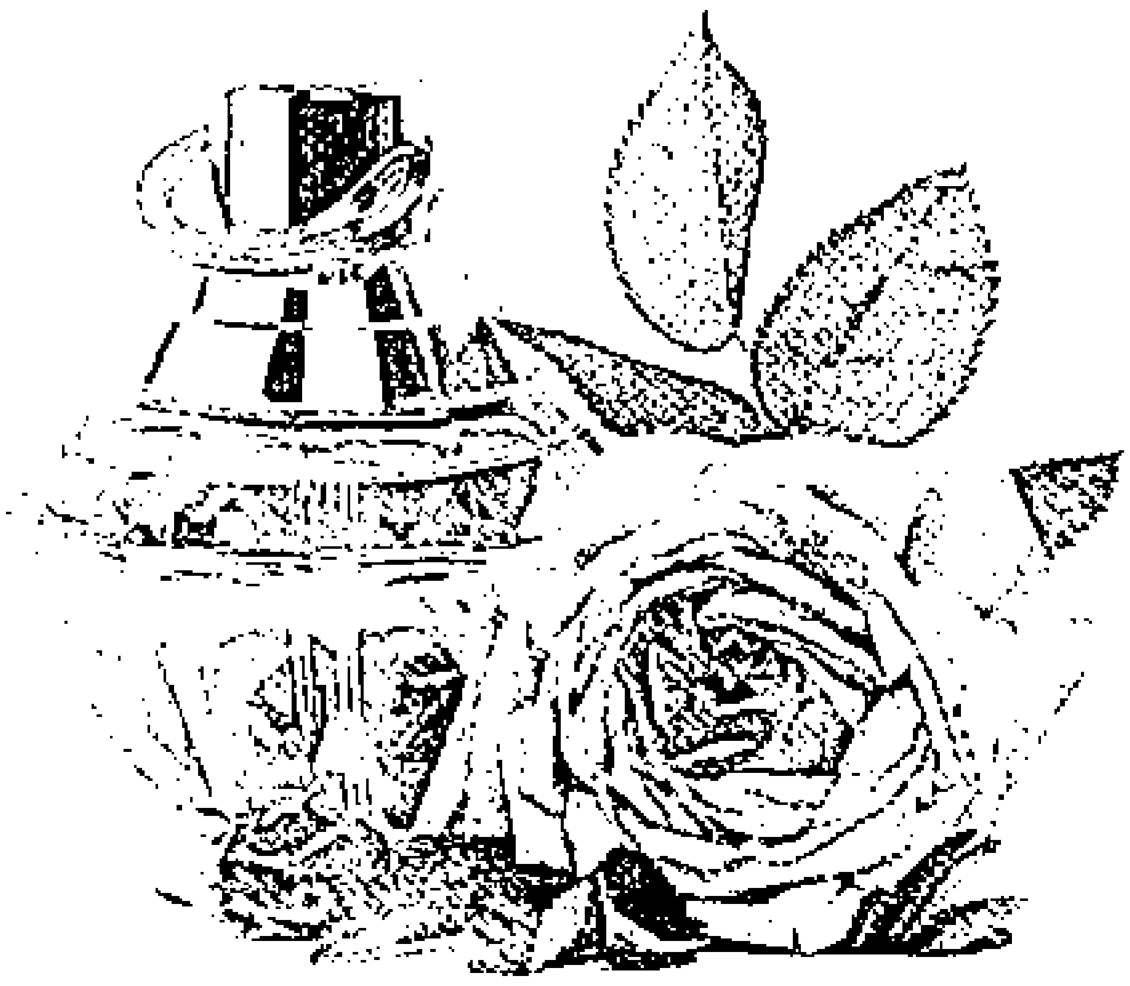

حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنے کانوں اور آنکھوں کو شیطانی مزامیر سے دور رکھتے تھے؟ ان کو دوسروں سے الگ کردو۔ پس انہیں مشک وعنبر کے ٹیلوں پر الگ کردیا جائے گا۔

پھر اللہ عزوجل فرشتوں کو حکم فرمائے گا کہ ان کو میری تسبیح، تحمید اور تہلیل سناؤ۔ تو وہ ایسی آواز میں تسبیح بیان کریں گے کہ سننے والوں نے اس جیسی سریلی آواز کبھی نہ سنی ہوگی۔

---

1 (البدور السافرة، 172)

2 (الزہد لابن المبارک، الجزء الرابع باب استماع اللهو، الحديث 43، ص 12 مختصرًا)

Marfat.com

کینہ، بغض چغلی سے پاک دل والے کیلئے سایہ عرش

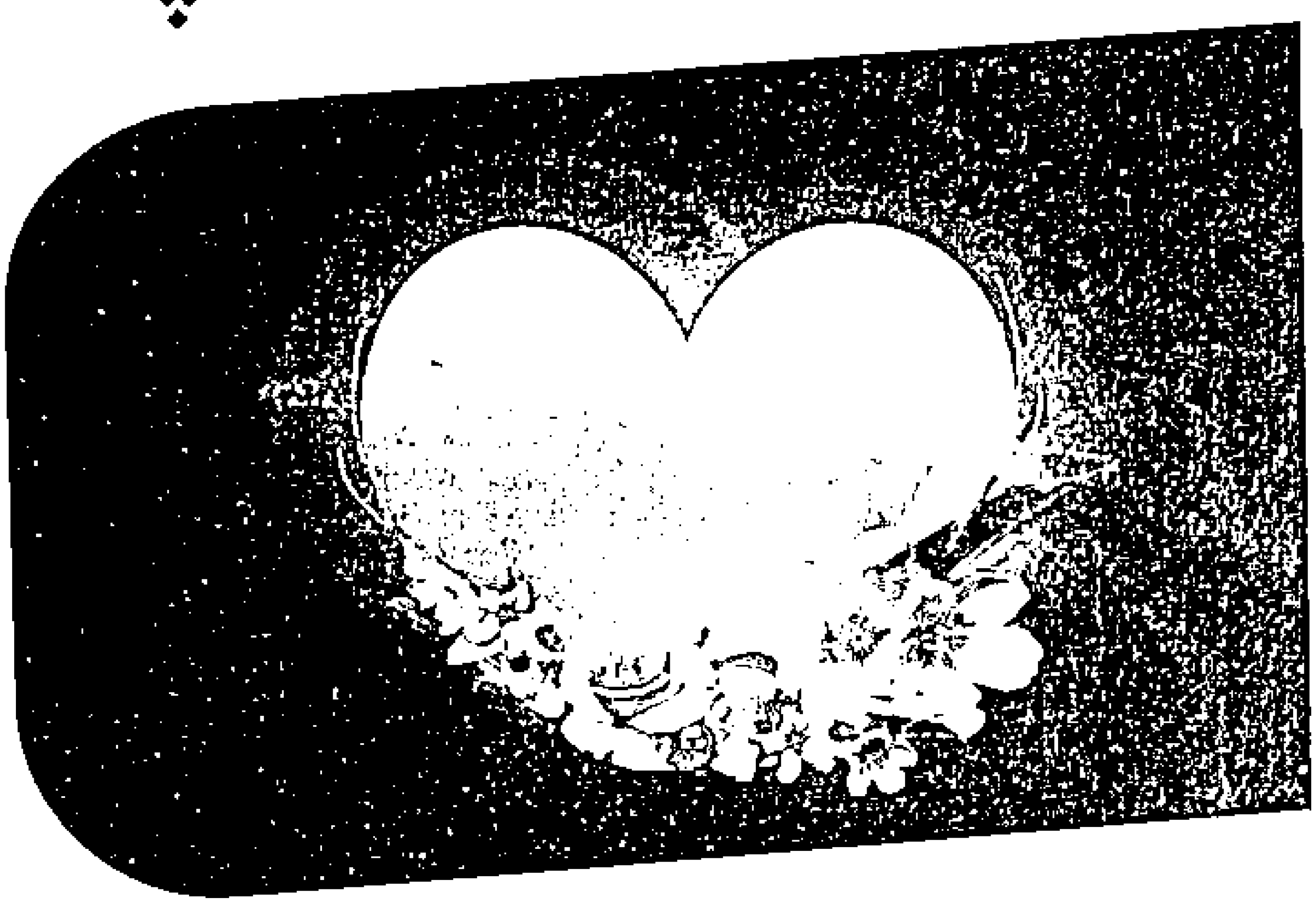

قیامت کے ہولناک ترین دن جن خوش نصیبوں کو عرش الٰہی کا مبارک سایہ نصیب ہوگا ان میں وہ مومنین بھی ہوں گے جو کینہ، بغض اور چغلی جیسی بری عادتوں سے پاک ہوں گے کیونکہ یہ بری عادتیں معاشرہ میں بڑی خرابیوں اور فتنہ وفساد کا موجب ہوتی ہیں جب کہ ان سے بچنا چین وسکون اور عافیت کا سبب بنتا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اللہ تبارک وتعالیٰ سے کلام کرنے لگے تو ایک شخص کو عرش الٰہی کے سایہ میں دیکھا تو آپ علیہ السلام کے دل میں اس شخص کے مرتبہ کو دیکھ کر رشک پیدا ہوا کہ ایسا مرتبہ مجھے ملتا تو اچھا تھا۔ آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے پروردگار اس شخص کا کیا نام ہے جو تیرے عرش کے سایہ میں نہایت آرام سے ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے نام سے کیا کام اور کیا غرض ہے۔ میں اس کے کام کو بتائے دیتا ہوں جس کی وجہ سے وہ عرش تلے ہے۔ یہ شخص تین کام کیا کرتا تھا:

1. كَانَ لَا يَحْسُدُ النَّاسَ عَلٰى مَا اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

ترجمہ: ''ایک یہ کہ لوگوں پر انعام خداوندی کو دیکھ کر حسد نہیں کیا کرتا تھا''۔

2. وَكَانَ لَا يَعُقُّ وَالِدَيْهِ

ترجمہ: ''دوسرے یہ کہ اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہیں کرتا تھا''۔

3. وَلَا يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ

ترجمہ: ''تیسرے یہ کہ لوگوں کی چغلی ایک دوسرے سے نہیں کرتا تھا''۔

تو ان تینوں برائیوں سے بچنے اور اچھے اوصاف کی وجہ سے یہ شخص عرش الٰہی کے سایہ کا مستحق ہوا۔

(احیاء العلوم وحلیۃ الاولیاء حدیث 5121 جلد 4/ 163 وشعب الایمان)

Marfat.com

جو لوگ بلا وجہ اپنے مسلمان بھائی کی طرف سے اپنے دل میں بغض وعناد اور کینہ کپٹ جما لیتے ہیں تو ایسے لوگوں کی بخشش نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ اس کمینہ حرکت کو چھوڑ دیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر پیر اور جمعرات کو انسانوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اسی دن میں سوائے مشرکین کے ہر ایک کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

اِلَّا امْرَأً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ شَحْنَآءُ

ترجمہ: ''لیکن جن دو آدمیوں کے درمیان کینہ کپٹ ہوتا ہے ان کی مغفرت نہیں فرماتا''

(فرشتوں کو حکم) فرماتا ہے:

اُنْظُرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا

ترجمہ: ''ان دونوں کو ابھی مغفرت سے چھوڑے رکھو یہاں تک کہ دونوں میل ملاپ اور آپس میں صلح کر لیں''۔ (مالک، مسلم)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شرک اور کینہ گناہ کے اعتبار سے دونوں برابر ہیں جن طرح مشرک کی بخشش نہیں ہے اسی طرح کینہ ور آدمی کی بھی مغفرت نہیں ہے اسی لئے پاک وصاف دل والا کینے سے پاک رہنے کی دعا مانگتا ہے جیسا کہ ابھی اوپر بیان کیا گیا ہے۔

Marfat.com

جنت میں کینہ وبغض نہیں ہوگا

جنت کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں جو لوگ ہوں گے آپس میں بھائی بھائی ہوں گے۔ وہاں بغض وکینہ کا گزر تک نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقَابِلِیْنَ

ترجمہ: ''اور ہم نے ان کے سینوں سے جو کینہ تھا نکال لیا اب وہ بھائی بھائی ہو کر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے''۔

دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ

ترجمہ: ''اور ہم نے ان کے سینوں سے جو کینہ تھا نکال لیا۔ نہریں ان کے نیچے بہتی ہوں گی''۔

ان آیتوں کے اشارے سے معلوم ہوا کہ جب تک بھائیوں میں کینہ رہے گا جنت کا ٹکٹ ہاتھ نہ آئے گا۔

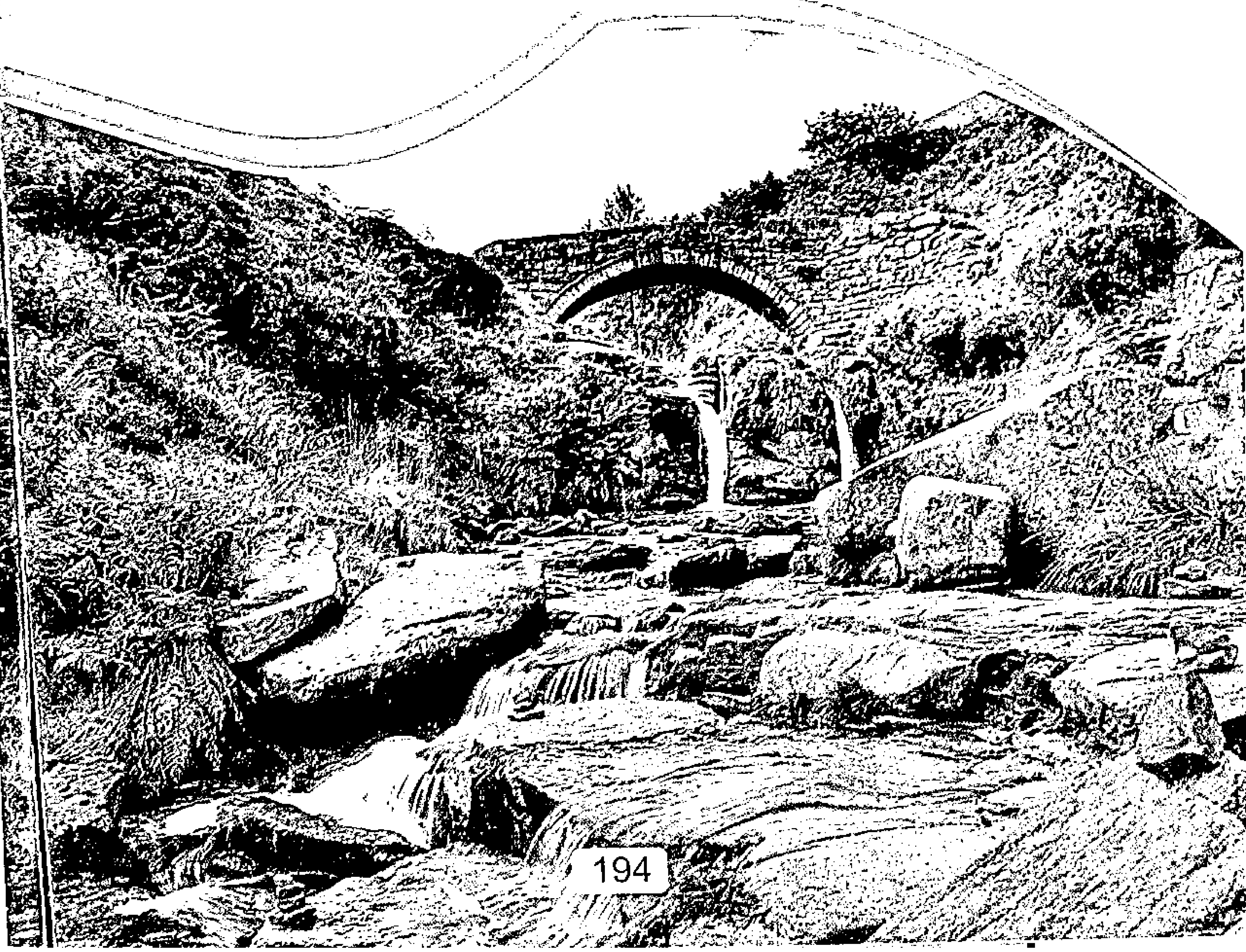

Marfat.com

بغض وکینہ سے متعلق تعلیم نبوی ﷺ کیا ہے؟

آنحضرت ﷺ نے جو ہم کو تعلیم دی ہے اس کا منشا یہ ہے کہ ہم کو دنیا ہی میں جنت کی زندگی بسر کرنی چاہیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَاتَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْ

ترجمہ: ''آپس میں مقاطعہ نہ کرو اور نہ ملاقات کے وقت ایک دوسرے سے منہ موڑو اور نہ کینہ بغض رکھو اور نہ حسد رکھو''۔

وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا

ترجمہ: ''اللہ کے بندے بن کر آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ''۔

تین دن سے زیادہ قطع کلامی جائز نہیں ہے

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

وَلَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثٍ

ترجمہ: ''اور کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے''۔ (مشکوۃ)

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی وجہ سے دو مسلمان بھائیوں میں کینہ کپٹ پیدا ہو گیا ہے۔ اور کسی وجہ سے وہ بات چیت چھوڑ دیں تو تین دن کے اندر اندر انہیں ملاپ کر لینا چاہیے تین دن سے زیادہ چھوڑے نہیں رکھنا چاہیے ورنہ ان کی کوئی نیکی قبول نہ ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو حسد، بغض عناد اور کینہ کپٹ جیسی مہلک برائیوں سے بچائے اور میل و محبت کے ساتھ ہمیشہ صراط مستقیم پر قائم رکھے۔ (...آمین...)

Marfat.com

کینہ سے پاک دل والا عرش کے سایہ میں ہوگا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے یہ درخواست کی کہ اے میرے رب تو مجھے ان لوگوں کے بارے میں بتادے جن کو تو اپنے عرش کے سایہ میں پناہ دے گا جس دن تیرے سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے:

هُمُ الطَّاهِرَةُ قُلُوْبُهُمْ الْبَرِيَّةُ اَيْدِيهِمْ الَّذِيْنَ يَتَحَابُوْنَ لِجَلَالِيْ

ترجمہ: ''جن کے دل پاک صاف اور ہاتھ پاؤں اور بدن صاف ستھرے ہوں جو میری ہی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں''۔

اَلَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرُوْا لِيْ وَاِذَا ذُكِرُوْا ذُكِرْتُ بِهِمْ

ترجمہ: ''جب میں یاد کیا جاتا ہوں تو وہ بھی یاد کیے جاتے ہیں اور جہاں ان کا چرچا ہوتا ہے تو میرا بھی ذکر اور چرچا ہوتا ہے''۔

اَلَّذِيْنَ يُسْبِغُوْنَ الْوُضُوْءَ فِي الْمَكَارِهِ

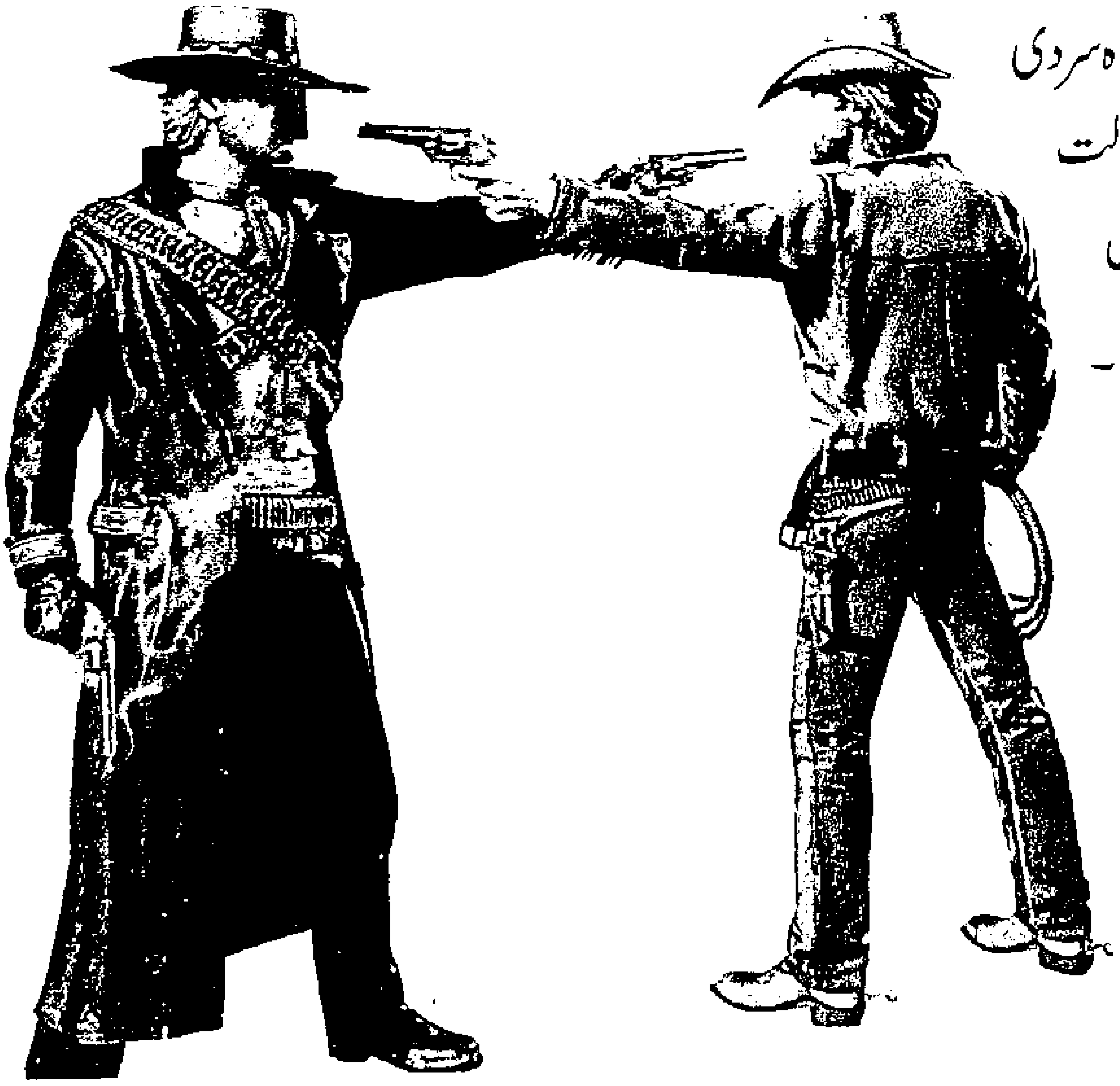

ترجمہ: ''وہ سردی اور تکلیف کی حالت میں پورا پورا کامل وضو کرتے ہیں''۔

Marfat.com

وَيَنِيبُوْنَ اِلٰى ذِكْرِىْ كَمَا يَنِيبُ النُّوْرُ اِلٰى وَكْرِهَا

ترجمہ: ''اور میرے ذکر کی طرف اس طرح مائل ہوتے ہیں جس طرح ہرن اپنے گھر کی طرف مائل ہوتا ہے''۔

وَيَغْضَبُوْنَ لِمَحَارِمِىْ اِذَا اسْتُحِلَّتْ كَمَا يَغْضَبُ النَّمِرُ اِذَا حَرَبَ

ترجمہ: ''اور میرے محارم کی توہین کی وجہ سے اس طرح غضبناک ہوتے ہوں جس طرح چیتا چھیڑ چھاڑ کے وقت غضبناک ہوتا ہے''۔

وَيَكْلِفُوْنَ بِحُبِّىْ كَمَا يَكْلِفُ الصَّبِىُّ بِحُبِّ النَّاسِ

ترجمہ: ''اور میری محبت میں اس طرح فریفتہ ہوتے ہیں جس طرح بچہ لوگوں کی محبت کی وجہ سے فریفتہ ہوتا ہے''۔

وَفِىْ رِوَايَةِ ابْنِ عَسَاكِرِ الَّذِيْنَ يَعْمُرُوْنَ مَسَاجِدِىْ فَيَسْتَغْفِرُوْنَنِىْ بِالْاَسْحَارِ

ترجمہ: ''اور ابن عساکر کی روایت میں یہ بھی ہے کہ میری مسجدوں کو آباد کرنے والے اور صبح کے وقت استغفار میں مشغول ہونے والے ہوں''۔

(مسند احمد والبدور السافرۃ)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے محبوب لوگ

حضرت سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام نے بارگاہ رب العزت میں عرض کی: اے میرے رب عزوجل! مجھے اپنی مخلوق میں سے اپنے محبوب بندوں کے بارے میں خبر دے تاکہ میں ان سے تیری خاطر محبت کروں... اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

① وہ بادشاہ جو لوگوں پر رحم کرتا ہے اور لوگوں کے حق میں اس طرح فیصلہ کرے جیسا اپنے حق میں فیصلہ کرتا ہے۔

② وہ شخص جسے اللہ عزوجل نے مال دیا تو وہ اس کو اللہ عزوجل کی رضا کے حصول اور اللہ عزوجل کی اطاعت میں خرچ کرے۔

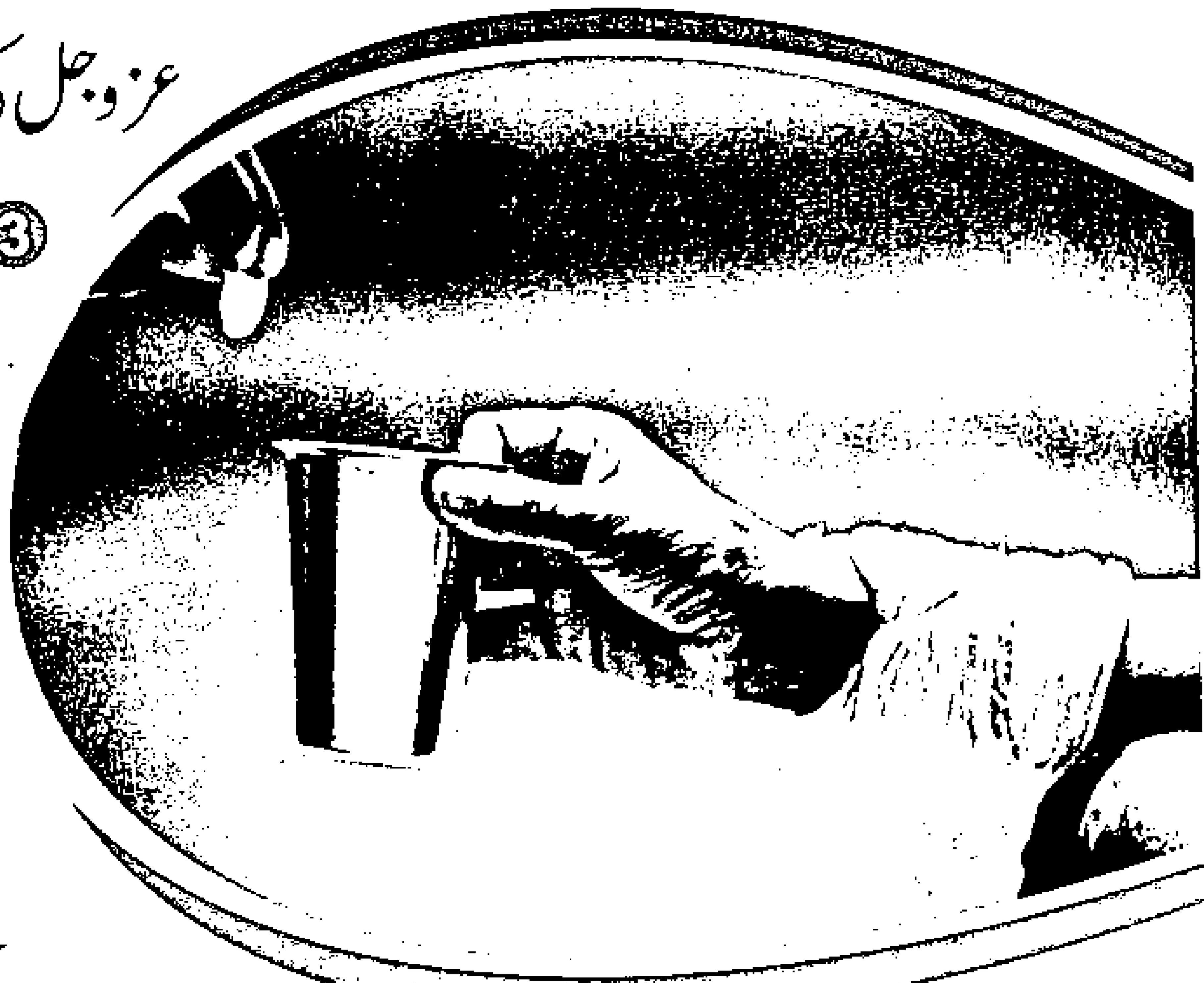

③ وہ شخص جس نے اپنی جوانی اور طاقت کو اللہ عزوجل کی عبادت میں فنا کر دیا۔

④ وہ شخص جس کا دل مساجد کی محبت کی وجہ سے انہی میں لگا رہتا ہے۔

⑤ وہ شخص جو کسی خوبصورت عورت سے ملے تو وہ عورت اسے اپنے آپ پر قدرت دے تو وہ اللہ عزوجل کے خوف کے سبب اس کو چھوڑ دے۔

⑥ وہ شخص جو جہاں بھی ہو یہ یقین رکھے کہ اللہ عزوجل میرے ساتھ ہے۔

⑦ وہ لوگ جن کے دل صاف اور کمائی پاک ہے وہ میری رضا کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں، میں ان کا ذکر کرتا ہوں اور وہ میرا ذکر کرتے ہیں۔

⑧ وہ شخص جس کی آنکھیں اللہ عزوجل کے خوف سے آنسو بہائیں۔

(الزہد لابن المبارک، باب توبۃ داؤد... الخ، الحدیث 471، ج1، ص 161)

Marfat.com

مسلمان کو کپڑے پہنانے پر سایہ عرش

سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت میں ہوگا، اللہ جل شانہ اس کی ضرورت میں ہوگا۔ جو شخص کسی مسلمان کے غم اور پریشانی کو دور کرے گا، اللہ جل شانہ قیامت کے دن اس کے غم و پریشانی کو دور کرے گا۔①

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جو بھوکے پیٹ کو کھانا کھلائے گا یا ننگے کو کپڑے پہنائے گا یا مسافر کو پناہ دے گا تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت کی ہولناکیوں سے پناہ دے گا۔②

---

① (بخاری جلد 1 صفحہ 330، مسلم)

② (طوسی فی عیون الاخبار)

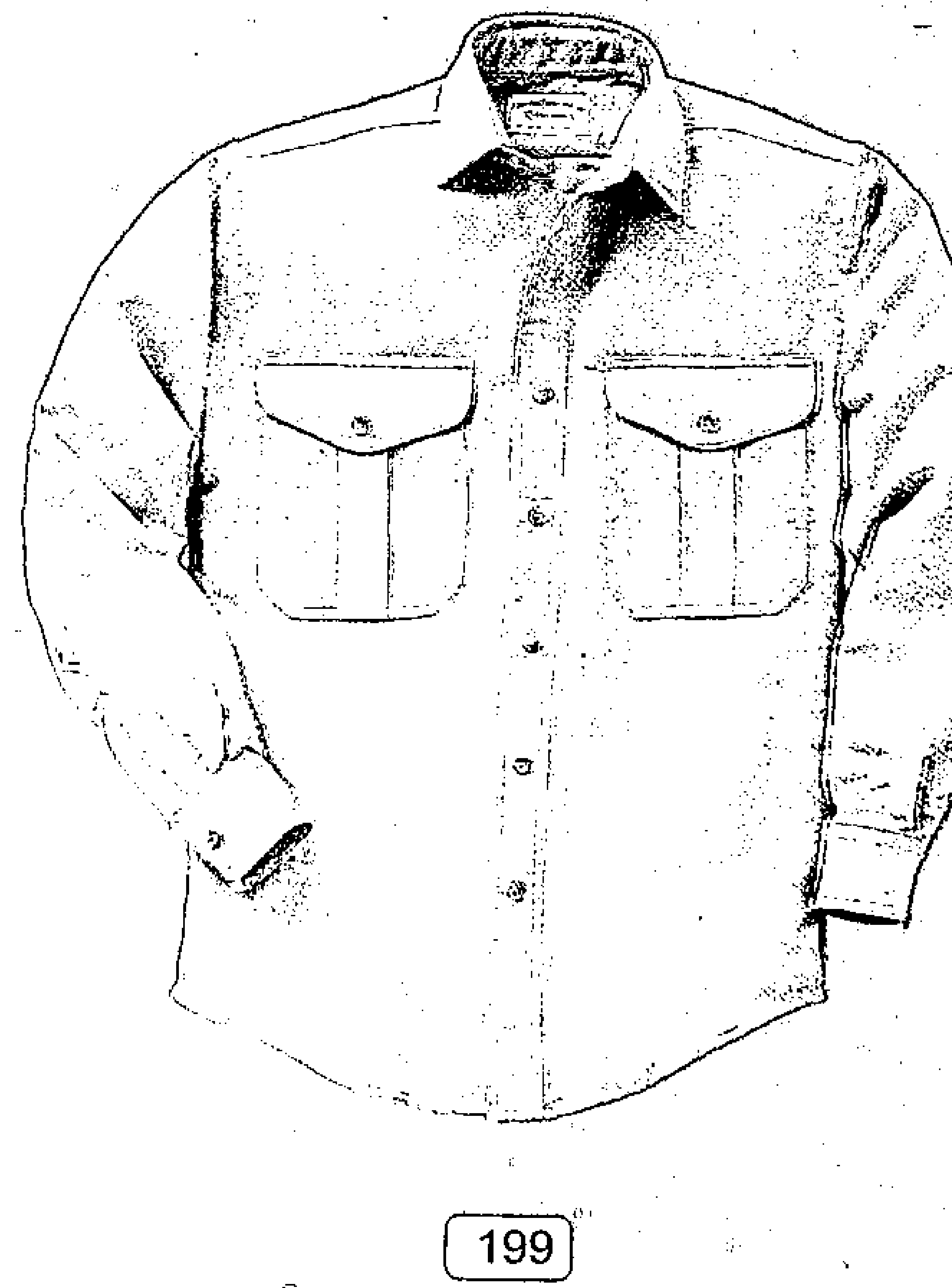

Marfat.com

بھوکے پیاسے کو کھانے اور پلانے کا ثواب

دوسری روایت میں ہے کہ جس مسلمان نے کسی برہنہ مسلمان کو کپڑا پہنایا، اللہ تعالیٰ اسے جنت کا لباس پہنائے گا، جس مسلمان نے کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جس مسلمان نے کسی پیاسے مسلمان کو سیراب کیا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں مہر شدہ شراب طہور پلائے گا۔ اجنبی مسکین کو صدقہ وخیرات دینے کی بہ نسبت رشتہ دار پر صدقہ کرنے میں دوہرا ثواب ہے، صدقہ اور صلہ رحمی کا الگ الگ ثواب۔

پوچھا گیا کونسا صدقہ افضل ہے؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہر اس رشتہ دار کو دینا جو تیرے لئے اپنے دل میں بغض وعداوت رکھتا ہے۔

آپ نے فرمایا جس نے کسی شخص کو دودھ استعمال کرنے کے لئے بکری وغیرہ دی تاکہ وہ اس کا دودھ استعمال کر کے اسے واپس کردے، یا قرض دیا یا سفر کا ساتھی دیا، اسے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے، مزید فرمایا کہ ہر قرض صدقہ ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ میں نے معراج کی رات جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا کہ صدقہ کا دس گنا اور قرض کا اٹھارہ گنا ثواب ہے۔

فرمایا جو کسی تنگدست کی مشکل آسان کردیتا ہے، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس پر آسانی کردیتا ہے۔

(مکاشفۃ القلوب 452)

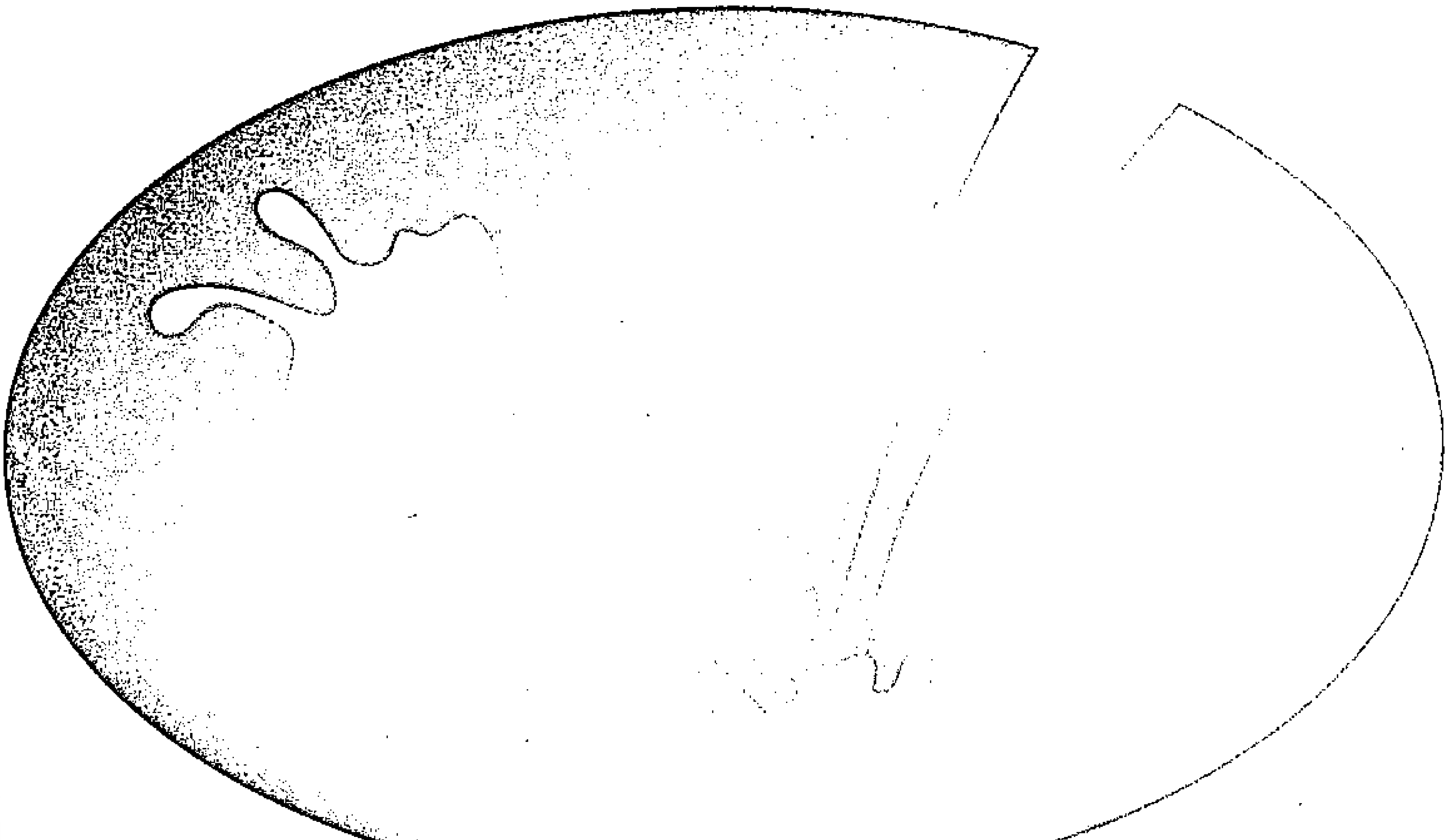

Marfat.com

مسلمان کو کھانا کھلانے پر سایہ عرش

جن نیک اعمال کی برکت سے قیامت کے سخت ترین دن اللہ جل شانہ کے عرش عظیم کا سایہ نصیب ہوگا، ان مبارک اعمال میں سے ایک کسی بھوکے مسلمان کو خالص اللہ کے لئے کھانا کھلانا بھی ہے۔ چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے کسی بھائی کو ایک میٹھا لقمہ کھلائے۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن حشر کی سختی سے محفوظ رکھے گا۔ 1

ضرورت مند کو ایک لقمہ کھلانے کا فائدہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ لَقَمَ أَخَاهُ لُقْمَةً حُلْوَةً صَرَفَ عَنْهُ مَرَارَةَ الْمَوْقِفِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: "جو شخص اپنے (ضرورت مند مسلمان) بھائی کو ایک میٹھا (یعنی غذا کا) لقمہ کھلائے گا اس سے قیامت کے دن (میدان محشر میں) کھڑے ہونے کی کڑواہٹ دور کردی جائے گی"۔ 2

---

1 (مکارم طبرانی صفحہ 373، شمائل کبریٰ جلد چہارم ص 527)

2 (أخرجه أبونعيم في الحلية 54/3، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد 85,86/4، وأورده ابن أبي حاتم في العلل 2432، والشوكاني في الفوائد المجموعة 182. وابن الجوزي في الموضوعات 29/3)

Marfat.com

مسلمان کو کھانا کھلانے والا جنتی ہے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور اکرم ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! کون سا اسلام بہتر ہے؟ ....آپ ﷺ نے فرمایا کھانا کھلانا اور ہر واقف اور اجنبی پر تمہارا اسلام کہنا!....سائل نے عرض کیا کہ مجھے ہر چیز کی حقیقت بتلائیے!....آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا ہے....پھر میں نے کہا کہ مجھے ایسے عمل کے متعلق بتائیے جس کے سبب میں جنت میں جاؤں؟ ....آپ ﷺ نے فرمایا: کھانا کھلا، سلام کیا کر، صلہ رحمی کر اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں، نماز پڑھ، تو جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہوگا۔

فرمان نبوی ﷺ ہے کہ اللہ کی عبادت کرو، مسکینوں کو کھلاؤ اور سلام کو عام کرو، بسلامت جنت میں جاؤ گے۔فرمان نبوی ہے کہ رحمت کے نزول کے اسباب میں سے مسلمان کا مسکین کو کھانا کھلانا ہے جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کھانے اور پینے سے سیراب کیا، اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ستر خندقوں کا فاصلہ کر دیتا ہے جن میں سے ہر ایک خندق پانچ سو سال کے سفر کی مسافت پر ہے۔

(مکاشفة القلوب 452)

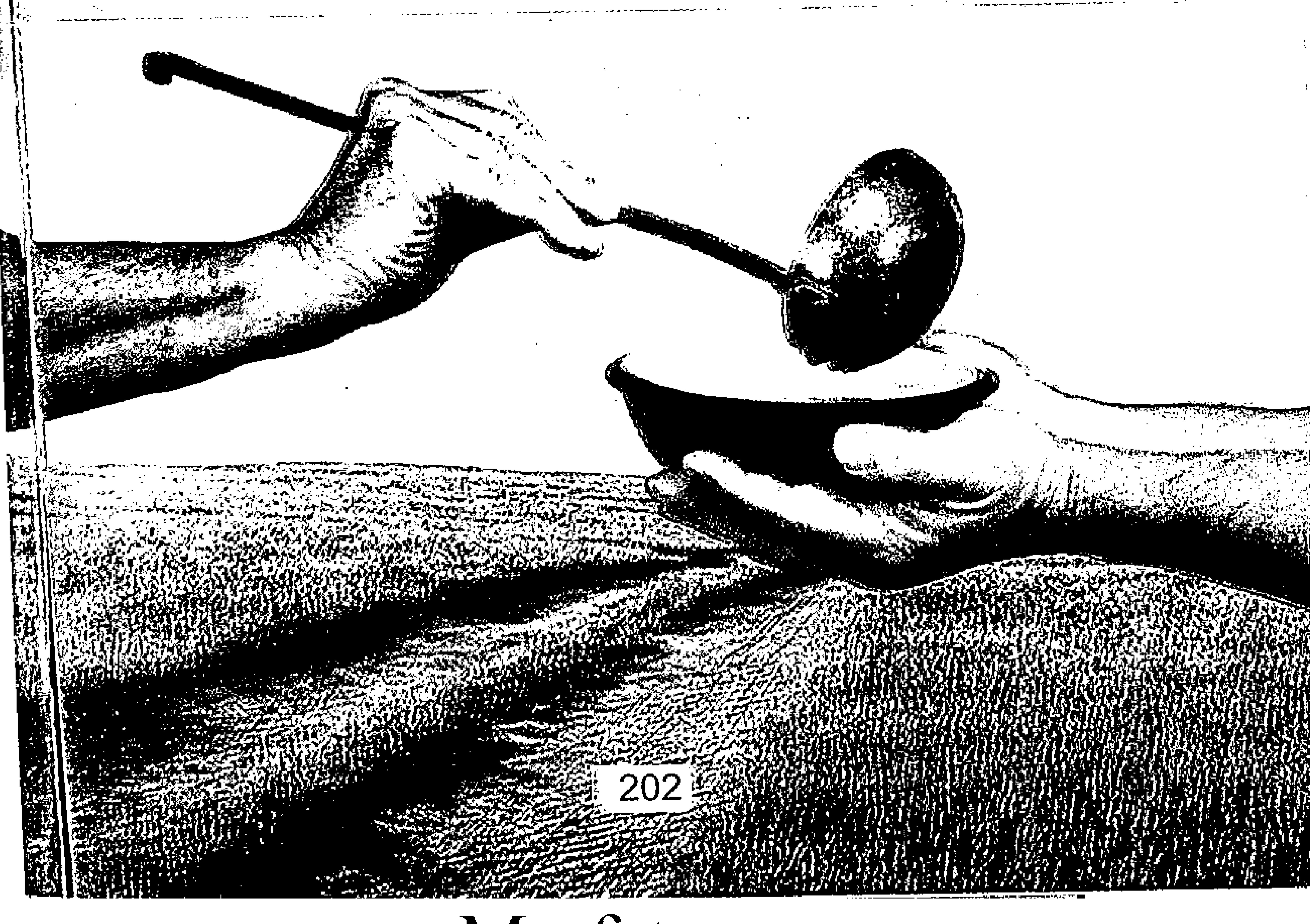

Marfat.com

پانی پلانے والے جہنمی کے لئے شفاعت

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ "قیامت کے روز جنتیوں میں سے ایک آدمی دوزخ والوں کی طرف جھانکے گا۔ دوزخ میں سے ایک آدمی اسے بلا کر کہے گا: يَا فُلاَنُ هَلْ تَعْرِفُنِيْ ترجمہ: "اے فلاں آدمی! کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟"۔

لَا وَاللّٰهِ مَا أَعْرِفُكَ مَنْ أَنْتَ؟

ترجمہ: "وہ کہے گا نہیں، اللہ کی قسم میں تجھے نہیں پہچانتا، تو کون ہے؟"۔

أَنَا الَّذِيْ مَرَرْتَ بِيْ فِي الدُّنْيَا فَاسْتَسْقَيْتَنِيْ شُرْبَةً مِنْ مَاءٍ فَسَقَيْتُكَ

ترجمہ: "وہ کہے گا: میں وہی شخص ہوں جس کے پاس سے تو دنیا میں گزرا تھا اور تو نے مجھ سے پینے کے لئے پانی کا ایک گھونٹ مانگا تھا، میں نے تجھے پانی پلایا تھا"۔

عَرَفْتُ .... وہ کہے گا: میں نے پہچان لیا۔ فَاشْفَعْ لِيْ بِهَا عِنْدَ رَبِّكَ

ترجمہ: "وہ دوزخی کہے گا: اس پانی کے بدلے اپنے رب کی ہاں میری سفارش کر"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا۔ کہے گا میں نے دوزخ کی طرف جھانکا تو دوزخیوں میں سے ایک آدمی نے مجھے بلایا اور کہا کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ میں نے کہا نہیں اللہ کی قسم میں تجھے نہیں پہچانتا، تو کون ہے؟

اس نے کہا میں وہی شخص ہوں جس کے پاس سے تو دنیا میں گزرا تھا۔ تو نے مجھ سے پانی کا ایک گھونٹ مانگا تھا اور میں نے تجھے پانی پلایا تھا۔ لہٰذا اپنے رب کے ہاں میری سفارش کر۔ میری سفارش اس کے حق میں قبول فرمالے۔

فَيَأْمُرُ بِهٖ فَيُخْرَجُ مِنَ النَّارِ

ترجمہ: "پھر (اللہ تعالیٰ) اس کے متعلق حکم جاری کرے گا اور اسے دوزخ سے نکال دیا جائے گا"۔

نوٹ: ابن ماجہ نے بھی تقریباً اسی طرح اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس میں دو اور آدمیوں کی سفارش کا اضافہ بھی کیا ہے۔ (سنن ابن ماجہ 1215/2)

Marfat.com

کھانا کھلانے والا جنتی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا ترجمہ: ''آج تم میں سے روزہ کس نے رکھا ہے؟''۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا

ترجمہ: ''آج تم میں سے مسکین کو کھانا کس نے کھلایا ہے؟''۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً ترجمہ: ''آج تم میں سے جنازے کے ساتھ کون گیا؟''۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا ترجمہ: ''آج تم میں سے مریض کی عیادت کس نے کی؟''۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا اجْتَمَعَتْ هٰذِهِ الْخِصَالُ قَطُّ فِي رَجُلٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ

ترجمہ: ''جس آدمی میں بھی یہ خوبیاں اکٹھی ہو جائیں، وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا''۔

(صحیح ابن خزیمة 304/3. صحیح ابن حبان (الاحسان)177/5)

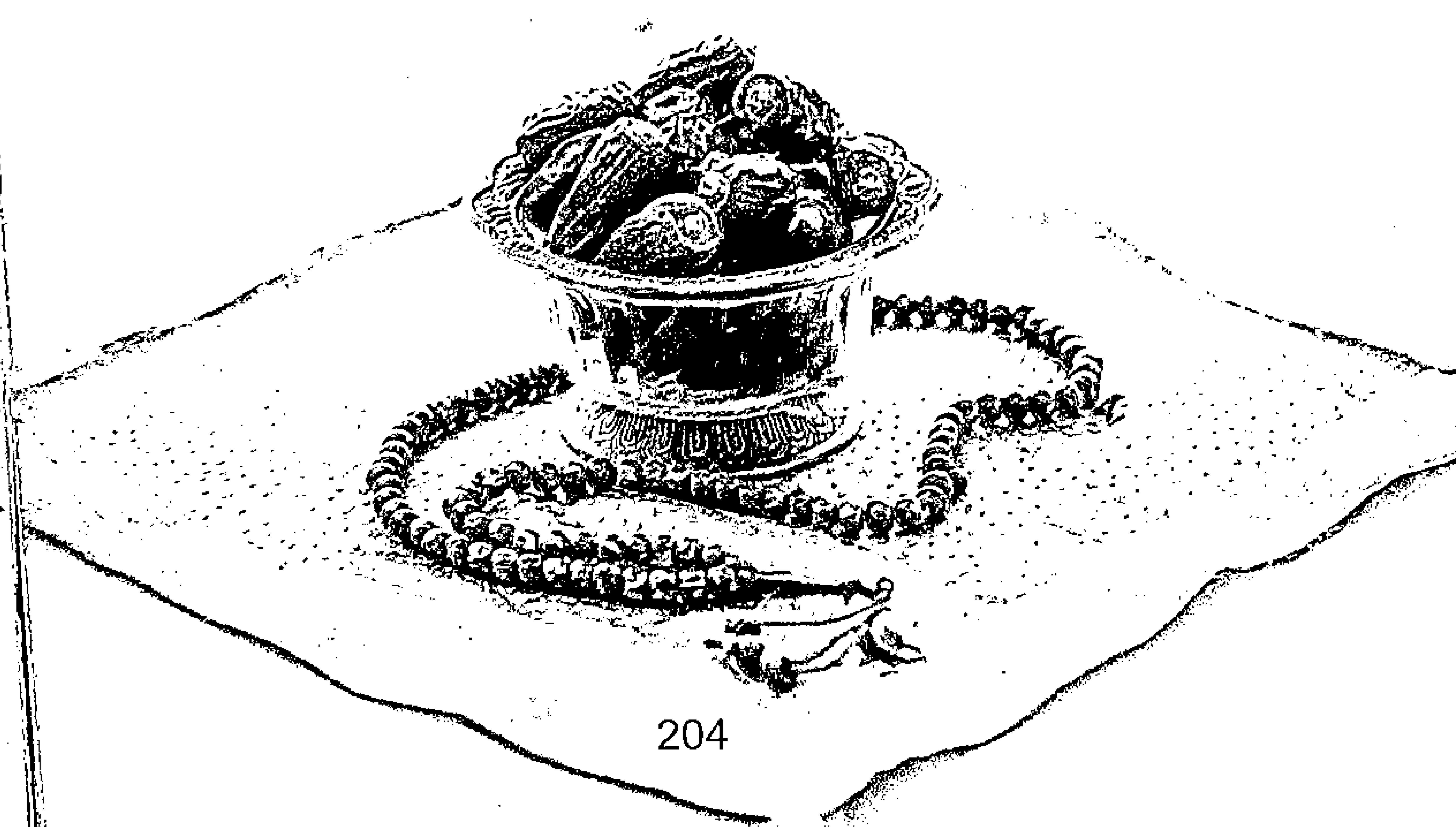

Marfat.com

قرآن میں کھانا کھلانے کی اہمیت وتاکید

رب تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ﴿۸﴾

ترجمہ: ''وہ اہل ایمان خدا سے محبت کی بنیاد پر یتیموں، مسکینوں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں''۔

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ

ترجمہ: ''کس چیز نے تم کو جہنم میں پہنچایا؟ وہ کہیں گے: ہم نماز پڑھنے والے نہیں تھے اور نہ مسکین کو کھانا کھلاتے تھے''۔

لوگوں کو کھانا کھلانا اللہ جل شانہ کے نزدیک بڑا ہی پسندیدہ ومحبوب عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے اوصاف کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ مسکینوں، یتیموں اور (کافر) قیدیوں کو اس (اللہ) کی محبت کی بنیاد پر کھانا کھلاتے ہیں۔

غیر مسلم قیدیوں کو بھی کھلانا بڑے ثواب کی بات ہے۔ سورہ دھر میں قیدیوں کے کھلانے سے مراد بدر کے کافر قیدی ہیں جن کو حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھلایا تھا۔ جب کافر کے کھلانے پر یہ ثواب ہے تو مومن کے کھلانے پر کس قدر ثواب ہوگا؟

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کریمہ کے تحت حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ذکر کیا ہے کہ اللہ نے قیدیوں کے کھلانا کھلانے کا حکم بیان کیا ہے جو مشرک تھے۔ تو پھر مسلمان بھائیوں کے کھانا کھلانے کا کیا حال (ثواب) ہوگا کہ وہ قابل احترام اور اس کے زیادہ مستحق ہیں۔

---

1 (سورۂ دھر) 2 (الدر المنثور جلد 8 صفحہ 371)

Marfat.com

مسافر کو گھر میں ٹھہرانے پر سایہ عرش

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا ٹھنڈا اور پر سکون سایہ جن خوش نصیب لوگوں کو عطا فرمائے گا ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو غریب الدیار مسافر کو اپنے گھر میں ٹھہرائے اور اس کا اکرام کرے۔ ایسے شخص کو روز محشر اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ نصیب ہوگا۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَشْبَعَ جَائِعًا أَوْ كَسَى عَارِيًا أَوْ اٰوٰى مُسَافِرًا

ترجمہ: ''جس نے بھوکے کو کھلایا یا ننگے کو پہنایا یا مسافر کو جگہ دی۔

عَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ أَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ اس کو روز قیامت کی ہولنا کیوں سے پناہ عطا کریں گے''۔

(التذکرة للقرطبی، 472/1)

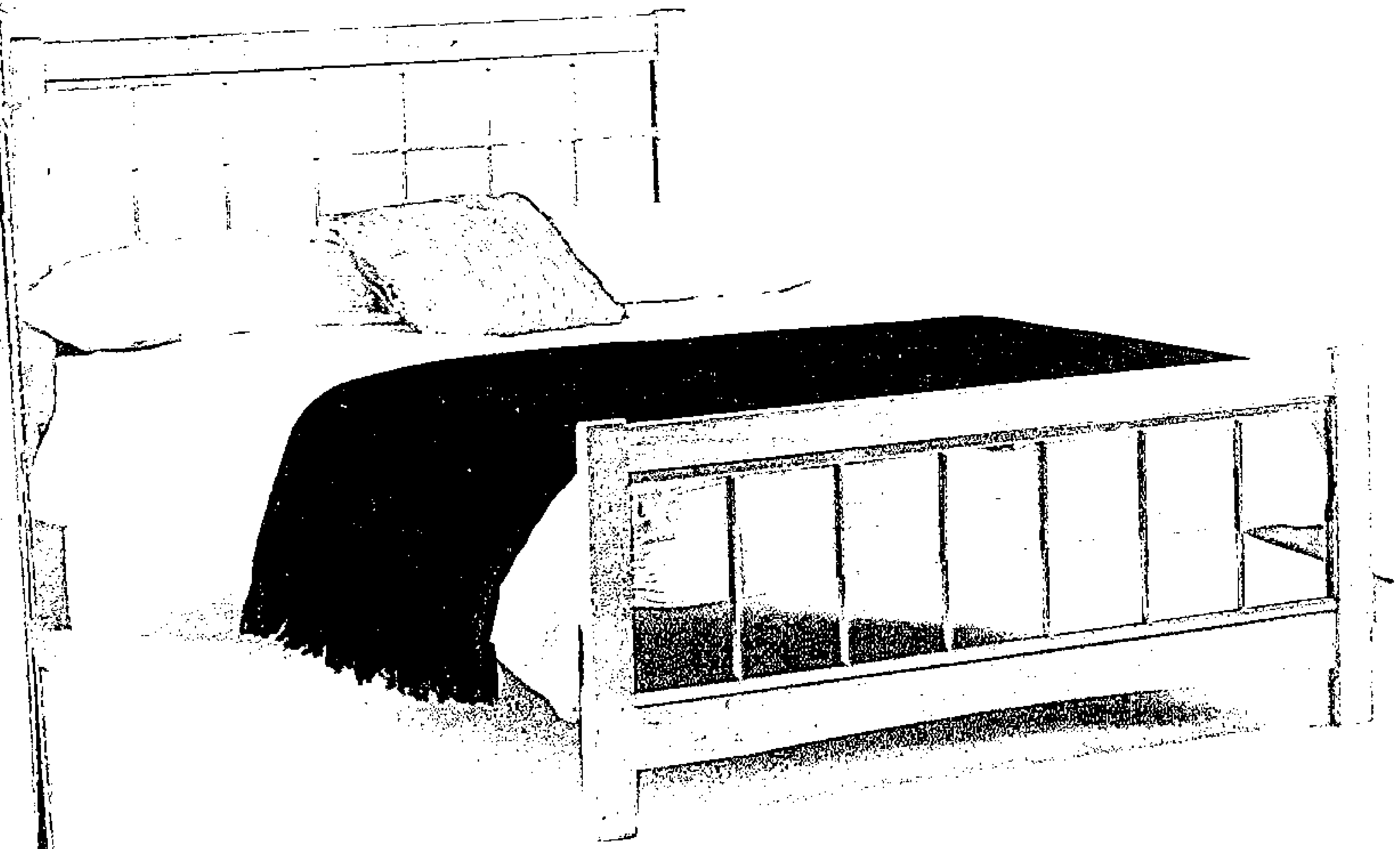

Marfat.com

جنت والدین کے قدموں کے نیچے ہے

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ ان خوش نصیب لوگوں کو بھی عطا فرمائے گا، جو اپنے والدین کی خدمت کرتے ہوں گے۔ حضور ﷺ کا ارشاد پاک ہے:

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاَبَوَیْنِ

ترجمہ: ''جنت ماں باپ کے قدموں کے نیچے ہے''۔

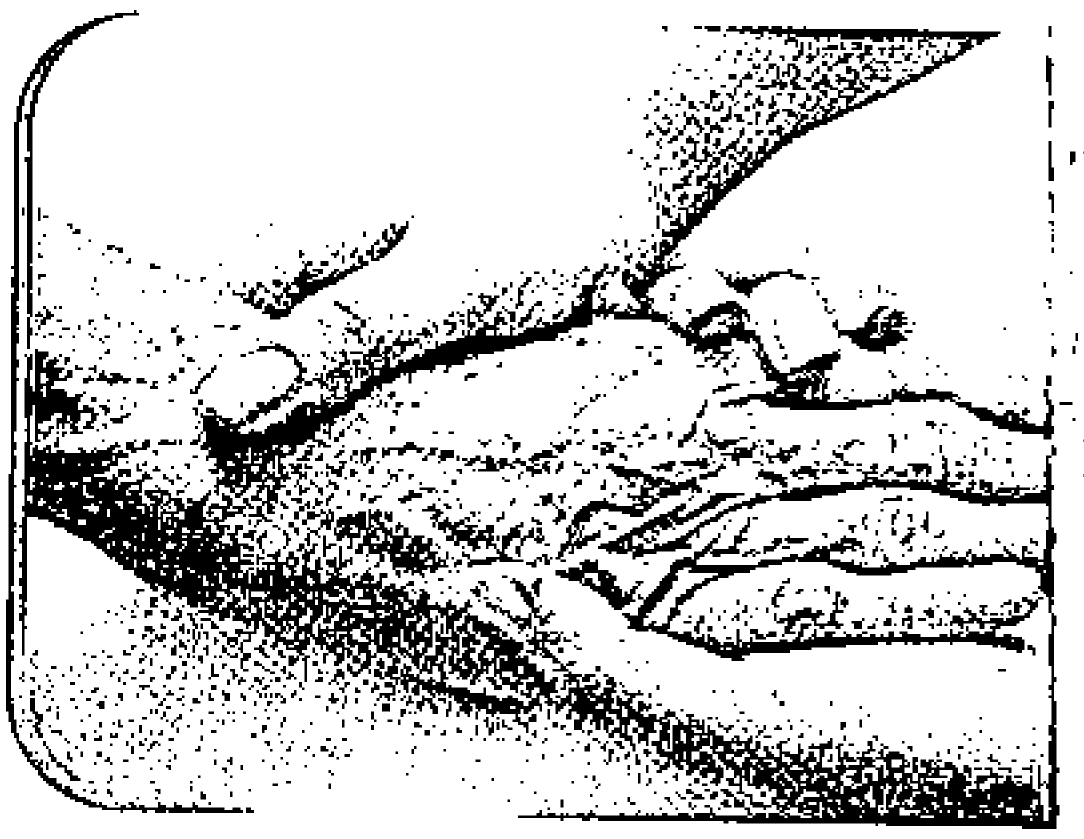

گھر بیٹھے حج مقبول کا ثواب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو ماں باپ کا فرمانبردار ہے اور وہ اپنے والدین کی طرف رحمت والفت کی نظر سے دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہر بار نظر کرنے کے عوض اس کے لئے ایک حج مقبول کا ثواب ضرور لکھ دیتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا خواہ ہر روز ہر بار دیکھنے پر؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اللہ تعالیٰ اس سے بھی بڑا اور پاک ہے۔

ماں باپ کی نافرمانی پر نقد سزا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام گناہوں میں سے اللہ جو گناہ چاہے گا معاف فرما دے گا سوائے ماں باپ کی نافرمانی کے کیونکہ زندگی میں مرنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ ماں باپ کی نافرمانی کی سزا دیتا ہے۔

حاکم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام گناہوں میں سے جس گناہ کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے معاف فرما دیتا ہے۔ سوائے ماں باپ کی نافرمانی کے کہ ماں باپ کی نافرمانی کی سزا تو مرنے سے پہلے زندگی ہی میں دے دیتا ہے۔ (مظہری)

Marfat.com

عرش کے نیچے بیٹھا ہوا شخص کون ہے؟

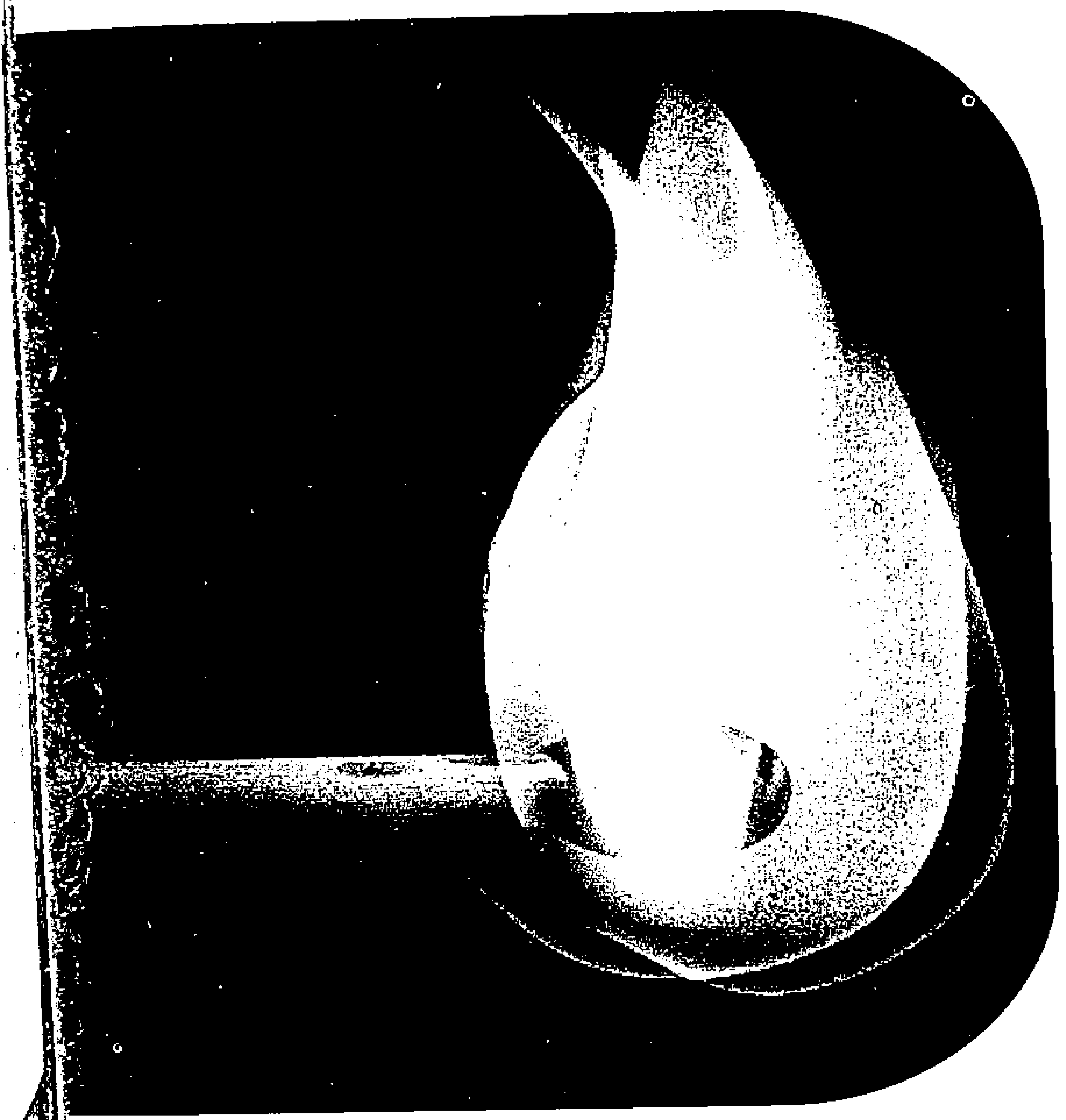

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا ٹھنڈا اور پرسکون سایہ جن خوش نصیب لوگوں کو عطا فرمائے گا، ان میں سے ایک یہ شخص بھی ہے۔

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل کی طرف جلدی کی تو ایک شخص کو عرش کے نیچے بیٹھے ہوئے دیکھا جس پر آپ علیہ السلام کو تعجب ہوا، آپ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے رب عزوجل! یہ کون ہے؟

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: میں یہ نہیں بتاتا کہ وہ کون ہے، بلکہ اس کی تین صفات کی خبر دیتا ہوں۔

① اللہ عزوجل نے اپنے فضل سے بندوں کو جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں یہ شخص ان پر حسد نہیں کرتا تھا۔

② اپنے والدین کی نافرمانی نہیں کرتا تھا۔

③ چغلی نہیں کھاتا تھا۔

(شعب الایمان، باب فی الاصلاح بین الناس..... الخ، الحدیث 11118، ج7، ص 497، بحوالہ: سایہ عرش کس کس پر ہوگا؟ ص 67)

Marfat.com

والدین سے حسن سلوک جہاد سے افضل عمل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟

فرمایا: فرض نماز اپنے وقت پر۔

میں نے عرض کیا: اس کے بعد؟

فرمایا: والدین کے ساتھ بہتر سلوک۔

میں نے عرض کیا: اس کے بعد؟

فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ۔ 1

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کے لئے روانگی کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟

اس نے عرض کیا: ہاں!

تو فرمایا ان کی خدمت میں کوشش کر، یعنی ان کی عزت وتکریم اور خدمت بجا آوری میں مشغول رہ۔ 2

---

1 (بخاری ومسلم)

2 (بخاری و مسلم، ابوداؤد و، ترمذی ونسائی)

Marfat.com

والدین کی خدمت ہجرت و جہاد (فرض کفایہ) سے بہتر ہے

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کے دست مبارک پر ہجرت اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں اللہ سے اجر پانے کے لئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیرے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے؟

اس نے عرض کیا: ہاں دونوں ہی زندہ ہیں۔

فرمایا: اللہ سے اجر چاہتا ہے؟

اس نے عرض کیا: ہاں۔

فرمایا: اپنے والدین کے پاس چلا جا، ان کو خوش رکھ، ان کی خدمت کر (یعنی ہجرت اور جہاد سے ان کی خدمت بہتر ہے)۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صحابی رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کیا مجھے جہاد کا شوق ہے لیکن قدرت نہیں ہے یعنی سامان جہاد نہیں ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تیرے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے؟

عرض کیا: ہاں، ماں زندہ ہے۔

ارشاد فرمایا: اللہ کی رضا کے لئے ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرو جب تم یہ کام کرلو گے تو پھر حاجی ہو، عمرہ کرنے والے بھی ہو اور مجاہد بھی ہو یعنی جب والدہ کا دامن اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کے باعث خوشی و مسرت سے بھردو گے تو تمہیں اتنا ثواب مل جائے گا جیسا کہ تم نے حج بھی کیا عمرہ بھی کیا اور جہاد بھی کیا۔

Marfat.com

طلحہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ ہے۔ فرمایا: تیری ماں زندہ ہے۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا اس کے پاؤں کو مضبوطی سے پکڑ لے جنت ان کے نیچے ہے۔ (طبرانی)

یعنی اس کی اطاعت و خدمت میں ہمہ تن منہمک ہو جا کہ یہی کام دخول جنت کا سبب ہے مطلب یہ ہے کہ جہاد تو تم جنت کے حصول کے لئے کرتے ہو وہ تو تمہاری ماں کے قدموں کے نیچے ہے تو دور کیوں جاتے ہو؟ ان کی خدمت کرو، ان کو راضی رکھو، انہیں خوش کرو جنت مل جائے گی۔ (ترہیب و ترغیب)

دنیا میں آپ جس کو دیکھیں کہ وہ دنیا و آخرت کی بھلائیوں سے مالا مال ہے تو یقین کرلیں کہ والدین کی اس کو دعائیں ہیں اے اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرما آمین۔ (دینی دسترخوان)

نوٹ: والدین کی خدمت یا کسی اور نیک عمل کا جہاد سے افضل ہونا اس وقت ہے جب جہاد فرض کفایہ ہو، جب جہاد فرض عین ہو جائے تو اس وقت یہ تمام اعمال سے افضل ہو جاتا ہے۔ اس وقت والدین اجازت نہ بھی دیں تب بھی میدان جہاد کی طرف نکلنا فرض عین ہے۔

Marfat.com

عرش کے نور میں ڈوبا ہوا شخص

حضرت ابومخارق علیہ رحمۃ اللہ سے مرسل روایت ہے کہ اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

معراج کی رات عرش کے نور میں نہائے ہوئے ایک شخص کے پاس سے میرا گزر ہوا،

میں نے کہا: یہ کون ہے؟ کیا کوئی فرشتہ ہے؟

عرض کی گئی: نہیں۔

میں نے دوبارہ کہا: کیا یہ نبی ہیں؟

عرض کی گئی: نہیں۔

تو میں نے کہا: تو پھر یہ شخص کون ہے؟

عرض کی گئی: یہ وہ شخص ہے دنیا میں جس کی زبان ذکر الٰہی عزوجل سے تر رہتی تھی، اس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا تھا اور اس نے کبھی بھی اپنے والدین کو برا نہیں کہا۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی الاکثار من ذکر ......الخ، الحدیث 2300، ج2، ص242 بحوالہ سایہ عرش کس کس کو ملے گا)

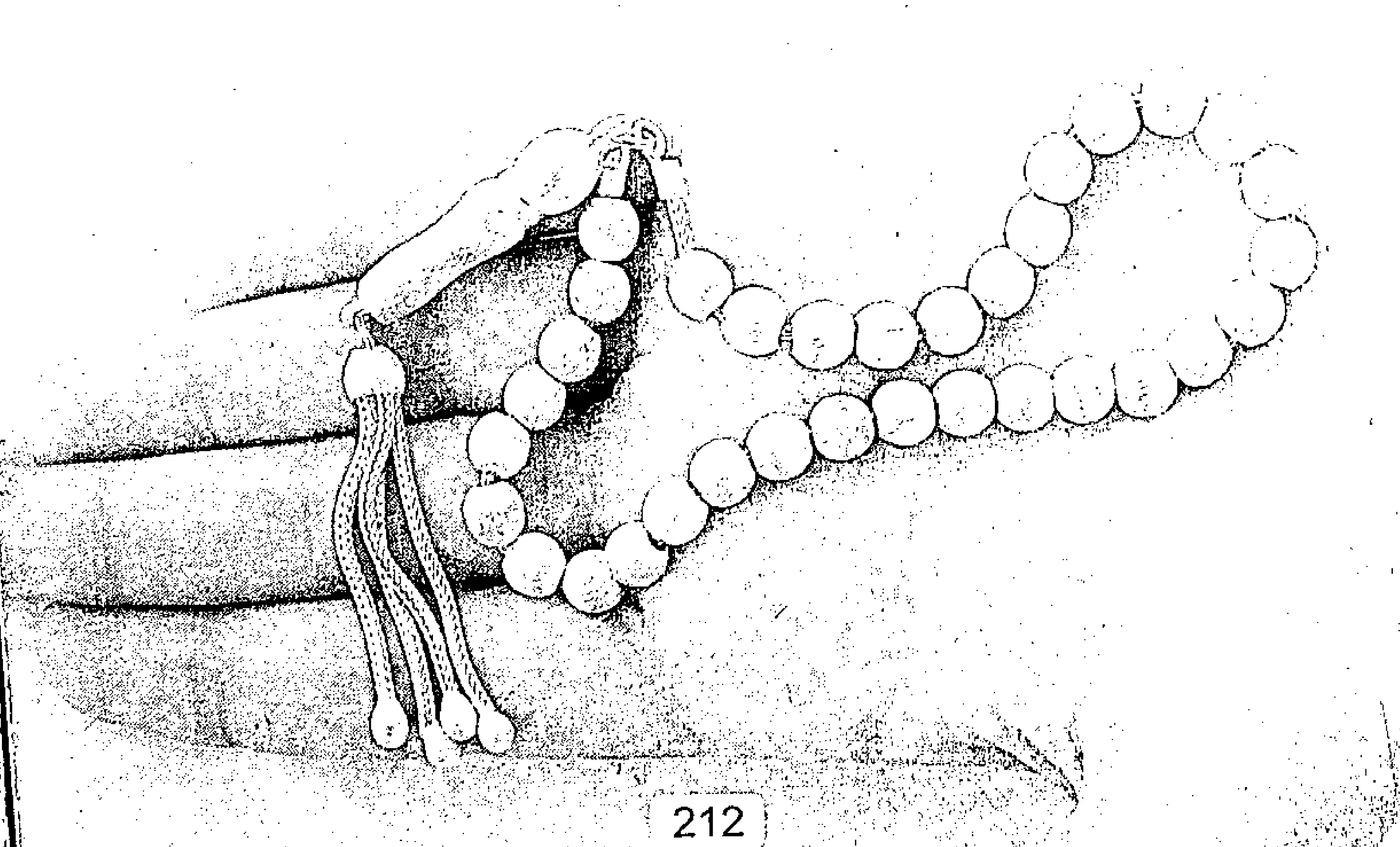

Marfat.com

تنہائی میں اللہ کو یاد کر کے رونے والے کیلئے سایہ عرش

وہ خوش نصیب لوگ جنہیں روز قیامت اللہ کے عرش کا ٹھنڈا دار سایہ نصیب ہوگا ان خوش نصیب لوگوں میں ایک وہ شخص ہے جو تنہائی اور خلوت میں اللہ کے خوف سے روئے۔اس کا دل نرم و پرسوز ہو۔ چنانچہ ایک موقع پر جناب نبی کریم ﷺ نے سایہ عرش میں رہنے والے سات خوش نصیب لوگوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ

ترجمہ: ''وہ شخص بھی اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے تلے ہی ہوگا جو تنہائی میں اسے یاد کر کے رو پڑے''۔ 1

فائدہ: تنہائی میں انسان کے اچھا اور برا ہونے کا پتہ چلتا ہے کہ وہ کتنا اللہ والا ہے۔

اللہ کو یاد کرنے والا جہنم میں نہیں جائے گا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

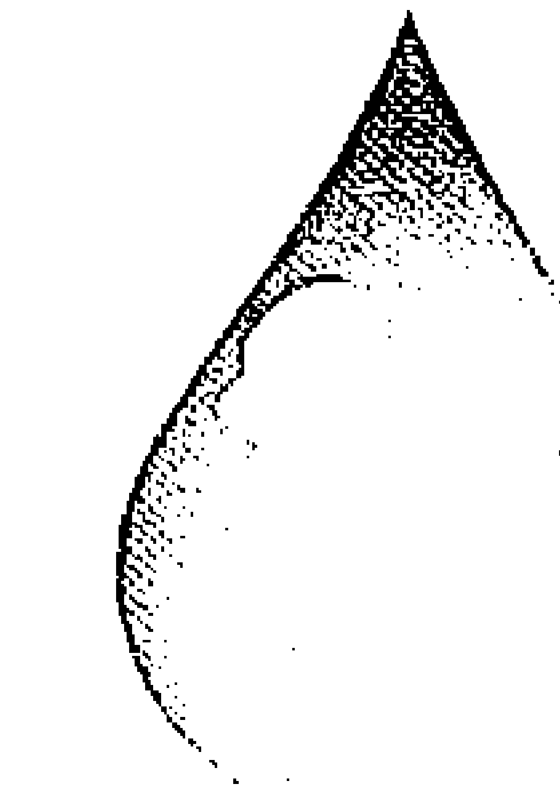

لَايَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کی خشیت سے رونے والا شخص جہنم میں نہیں جاسکتا تا آنکہ تھنوں سے نکلنے والا دودھ دوبارہ تھنوں میں داخل ہو جائے۔یعنی اس کا جہنم میں جانا ایسا ہی محال ہے''۔

وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ أَبَدًا

ترجمہ: ''اور کسی مسلمان کی ناک میں اللہ کی راہ میں پہنچنے والا گرد وغبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہوسکتا''۔ 2

---

1. (أخرجه البخاري في الصحيح برقم 6806 ومسلم في الصحيح برقم: 2380)

2. (رواه أحمد والترمذي وأبوداؤد والحاكم وسنده صحيح، راجع جامع الترمذي، كتاب الجهاد، رقم الحديث: 1632)

Marfat.com

اللہ کے خوف سے رونے والے پر جہنم کی آگ حرام ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَامِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوعٌ، وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

ترجمہ: ''جس مؤمن بندے کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو ٹپکیں۔ خواہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہی کیوں نہ ہوں''۔

ثُمَّ تُصِيبُ شَيْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهِ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ

ترجمہ: '' پھر ان آنسوؤں میں سے کچھ اس کے چہرے کو لگ جائے تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرمادے گا''۔

خشیت الٰہی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ مبارکہ ہے، بلکہ کائنات میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی خشیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔

صحیح بخاری میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک طویل حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مذکور ہے:

فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً

ترجمہ: ''یعنی اللہ کی قسم! ان (لوگوں) میں سب سے زیادہ اللہ کو جاننے والا اور سب سے زیادہ اس کا خوف رکھنے والا ہوں''۔

---

1 (سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، رقم الحديث: 4197)

2 (صحيح بخارى، كتاب الأدب، رقم الحديث: 6101)

Marfat.com

اللہ کے خوف سے رونے والی آنکھ کو آگ نہیں چھو سکتی

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی۔

عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ترجمہ: ''ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر کی وجہ سے رو پڑی''۔

وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

ترجمہ: ''اور دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ (جہاد) میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں رونا

جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تو:

وَفِي صَدْرِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ

ترجمہ: ''آپ کے سینے سے رونے کی وجہ سے اس طرح آواز نکلتی تھی، جیسے چولہے پر رکھی ہوئی ہنڈیا سے نکلتی ہے''۔

---

1 (رواه الترمذی، فضائل الجهاد، باب ماجاء فی فضل الحرس فی سبيل الله 1639، صحيح الجامع الصغير : 4113)

2 (سنن أبی داؤد، كتاب الصلاة، رقم :904، سنن ترمذی، ابواب الشمائل المحمدیه، رقم الحديث: 321)

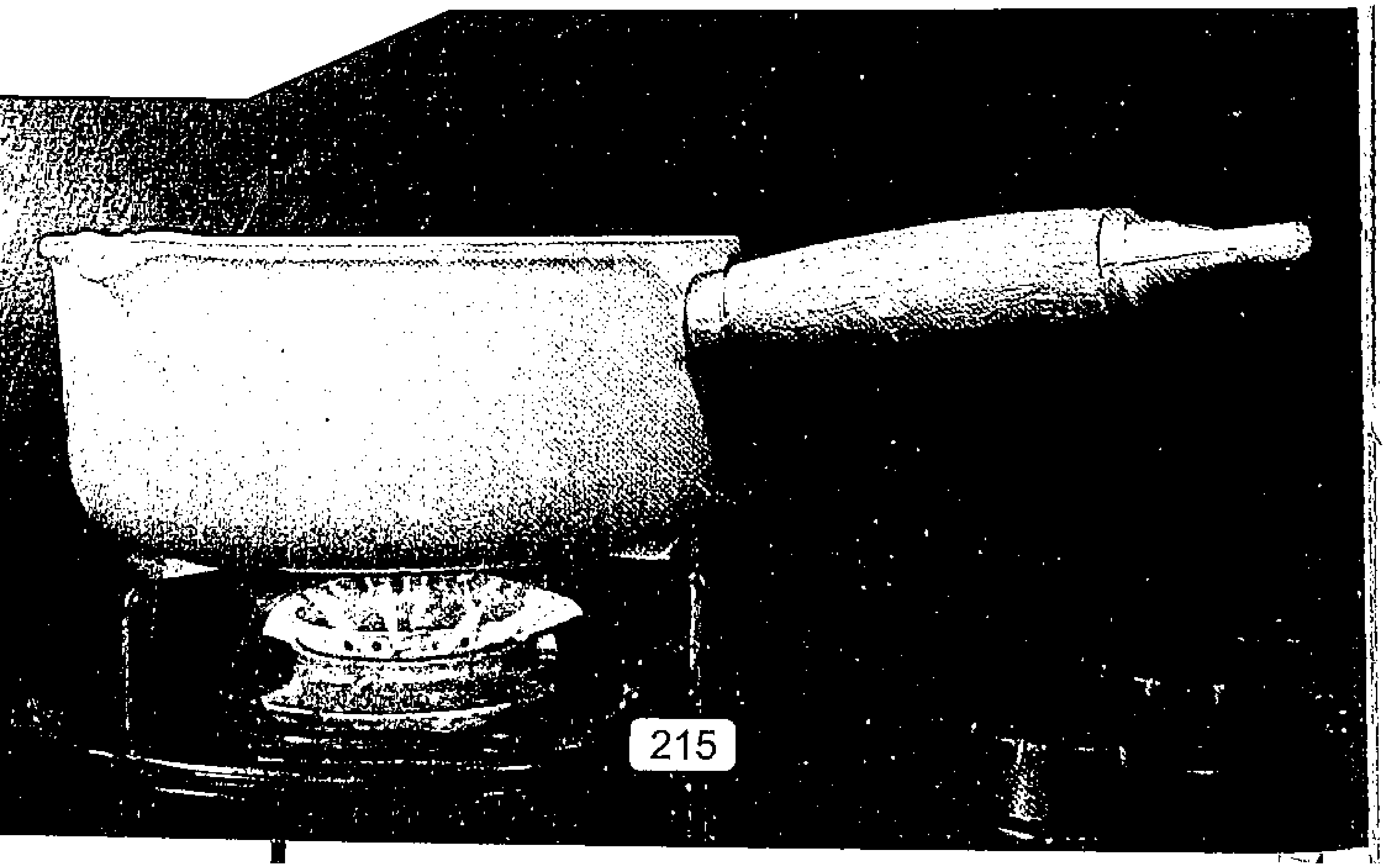

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خوف الٰہی کی انتہاء

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے:

یَااُمَّةَ مُحَمَّدٍ... وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَاأَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلاً

ترجمہ: ''اے امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو تم بہت زیادہ رونے لگو اور بہت کم ہنسو''۔

ایک حدیث میں ہے کہ:

وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ

ترجمہ: ''تم بستروں پر عورتوں سے لذت حاصل کرنا بھول جاؤ''۔

وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تُخَارُوْنَ اِلَى اللّٰهِ

ترجمہ: ''اور گھر والوں کو چھوڑ کر تم جنگلوں میں جانکلو اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مسلسل آہ وبکا کرتے رہو''۔

---

1 (صحیح بخاری، کتاب الایمان والنذور، رقم: **6631**)

2 (سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، رقم الحدیث: **4190**)

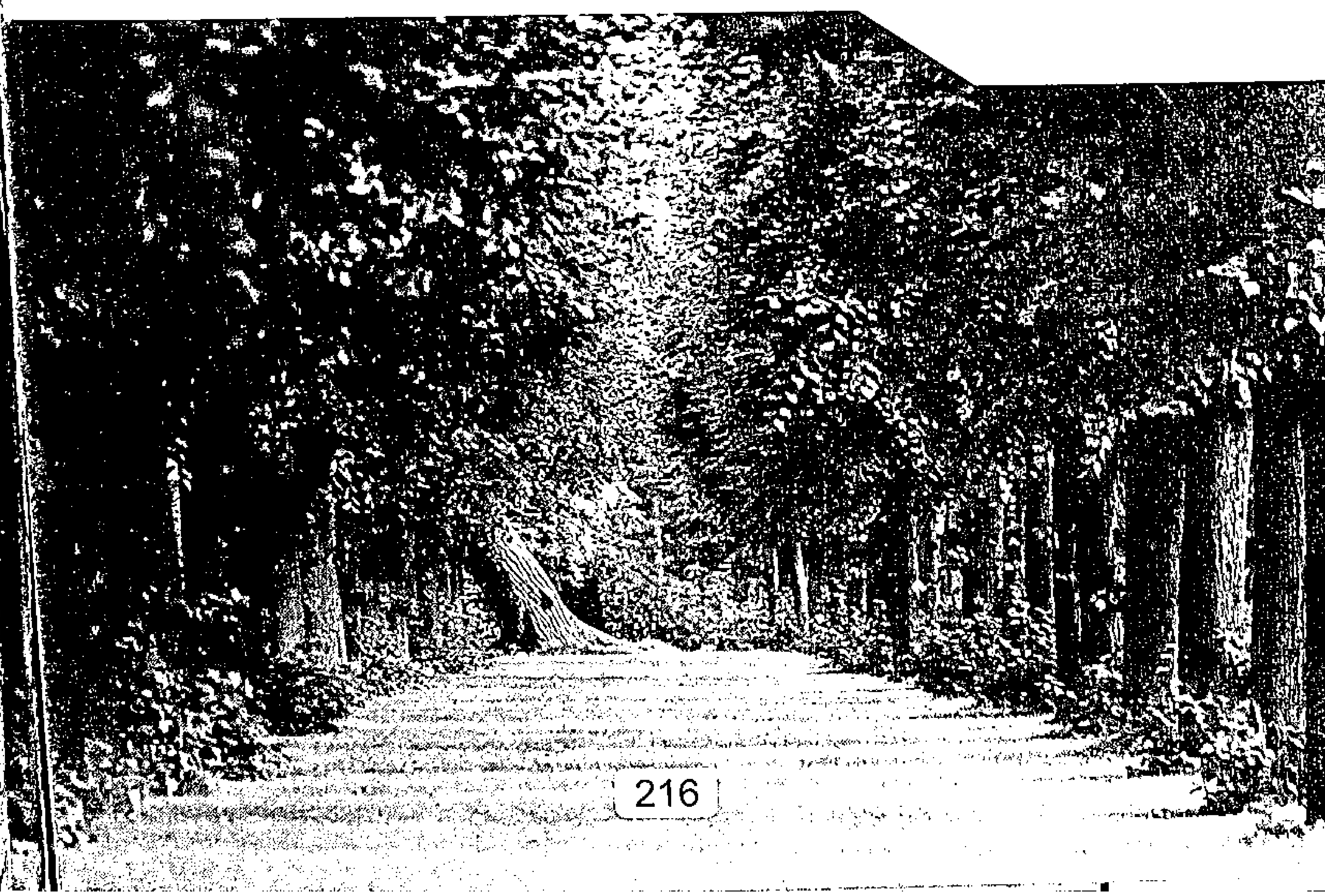

Marfat.com

حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ کا خوف خدا سے بے ہوش ہو جانا

حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے ساتھ باہر نکلے ہمارے ساتھ ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دریائے فرات کے کنارے ایک تنور کے پاس سے گزرے، جب اس کے اندر بھڑکتی ہوئی آگ دیکھی تو یہ آیت تلاوت کی:

إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا ﴿21﴾

ترجمہ: "جب جہنم کافروں کو دور سے دیکھے گی تو کافر جہنم کا چیخنا چنگھاڑنا سن لے گے"۔ 1

فَصَعِقَ يَعْنِى الرَّبِيعُ وَحَمَلُوهُ اِلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ فَرَابَطَهٗ عَبْدُاللّٰهِ اِلَى الظُّهْرِ فَلَمْ يُفِقْ

ترجمہ: "یہ سن کر ربیع بن خثیم رحمہ اللہ تعالیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے، لوگ انہیں چارپائی پر ڈال کر گھر لے گئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس (صبح سے لے کر) ظہر تک بیٹھ کر انہیں ہوش میں لانے کی کوشش کرتے رہے لیکن حضرت ربیع رحمہ اللہ تعالیٰ کو ہوش نہ آیا"۔ 2

---

1 (فرقان، آیت: 12)

2 (تفسیر ابن کثیر 415/3)

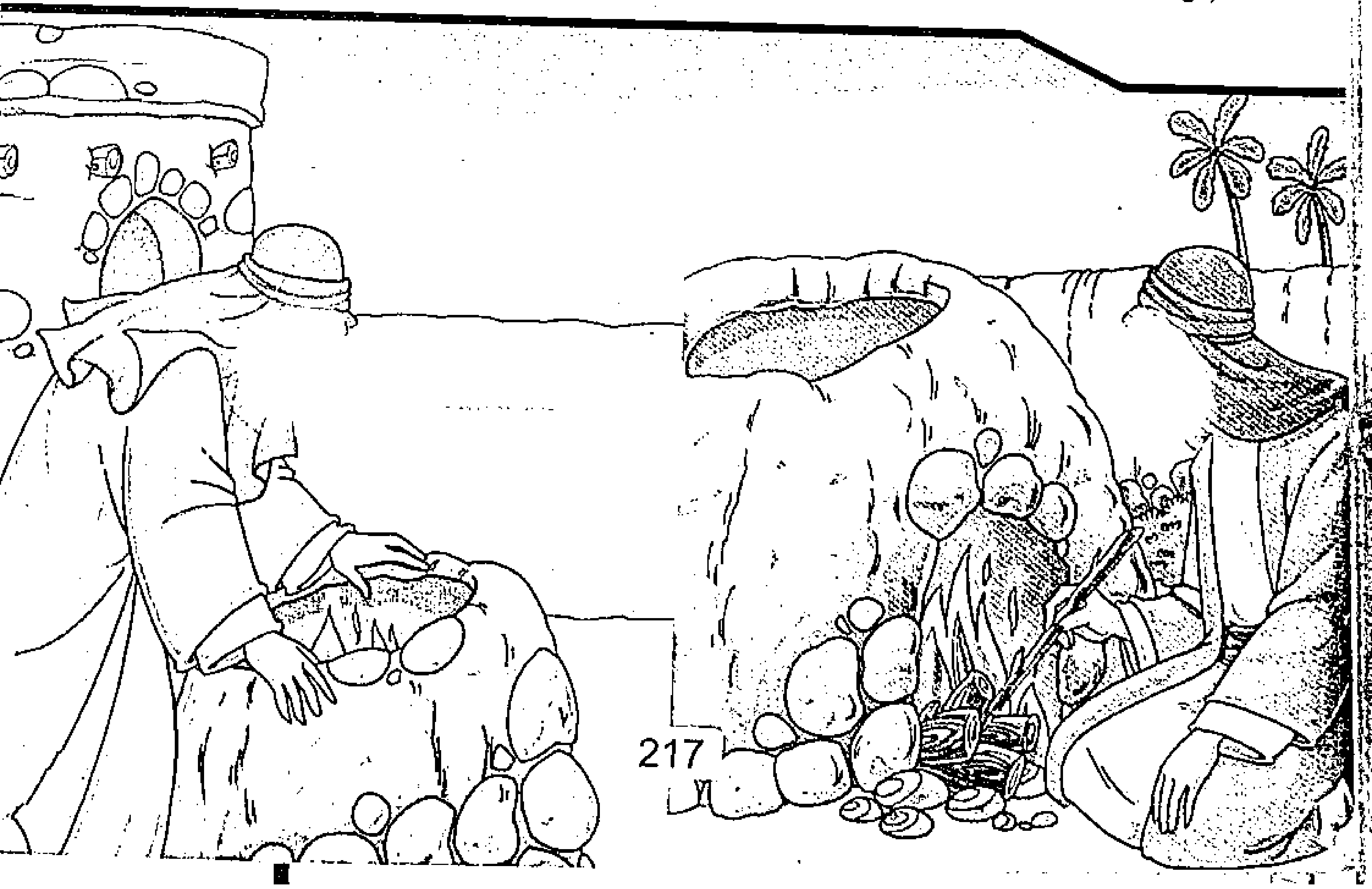

Marfat.com

خوش نصیب نمبر 42

سخت سردی میں وضو کرنے والے پر سایہ عرش

روز محشر عرش الٰہی کے ٹھنڈے سائے سے جو خوش نصیب لطف اندوز ہوں گے ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے جو سخت سردی میں اہتمام کے ساتھ مکمل وضو کرتا ہو چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سخت سردی میں (اللہ کی محبت میں نماز کے لئے) وضو کرنے والا اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوگا۔ 1

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (ایک مرتبہ) پانی منگوا کر وضو فرمایا پھر ہنسے اور اپنے ساتھیوں سے کہا مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کس چیز نے آپ کو ہنسایا، ساتھیوں نے کہا اے امیر المومنین بتلا دیجئے آپ کیوں ہنسے؟ فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ میں نے جیسا وضو کیا ایسا ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور ارشاد فرمایا مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے ہو آپ کو کس نے ہنسایا؟

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا آپ کیوں ہنسے؟ ارشاد فرمایا:

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا دَعَا بِوُضُوْءٍ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ خَطِيْئَةٍ اَصَابَهَا بِوَجْهِهٖ

ترجمہ: "جب بندہ پانی منگوا کر وضو شروع کرتا ہے جب چہرہ کو دھوتا ہے تو چہرے کے سارے گناہ اللہ تعالیٰ جھاڑ دیتا ہے"۔

فَاِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ كَانَ كَذٰلِكَ

ترجمہ: "جب دونوں ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ایسا ہی ہوتا ہے یعنی ہاتھوں کے گناہ صاف کر دیتا ہے"۔

وَاِذَا طَهَّرَ قَدَمَيْهِ كَانَ كَذٰلِكَ

ترجمہ: "جب پیروں کو دھوتا ہے تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ بزار کی روایت میں سر کے مسح کا بھی ذکر ہے کہ اس پر بھی سر کے گناہ معاف کر دیتا ہے"۔ 2

---

1 (جامع الصغير 2548)

2 (رواه احمد باسناد جيد، وأبويعلى، ورواه البزار باسناد صحيح)

Marfat.com

بچہ کی موت پر صبر کرنے پر سایہ عرش

روز قیامت اللہ عزوجل کے عظیم عرش کا سایہ جن لوگوں کو نصیب ہوگا، ان میں سے وہ مومن

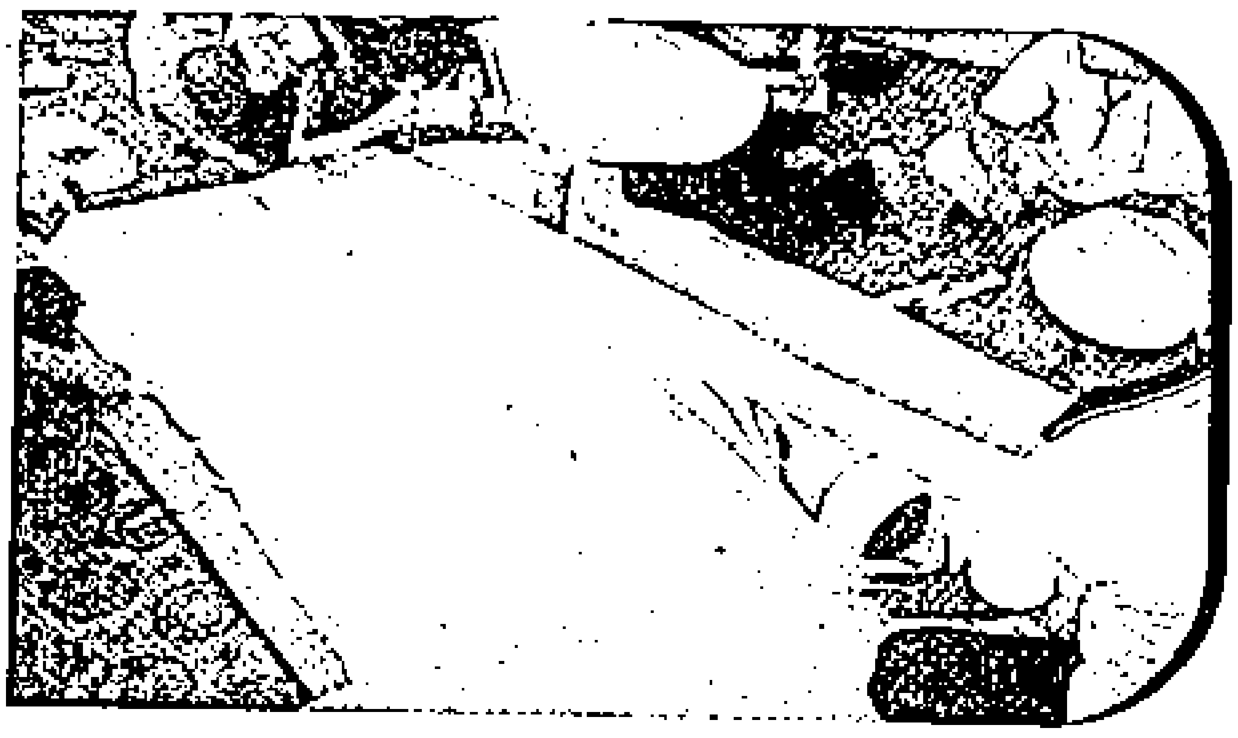

بھی ہے، جو اپنے بچہ کی موت پر صبر کرتے ہوئے اللہ کے فیصلے پر راضی رہے اور کوئی شکوہ شکایت نہ کرے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سیدنا موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی عزوجل میں عرض کی:

اے میرے رب عزوجل! جو عورت اپنے بچے کے فوت ہونے پر صبر کرے، اس کے لئے کیا جزا ہے؟.... اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

أَظَلَّهُ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلِّيْ

ترجمہ: ''میں اسے اپنے سایہ رحمت میں اس دن جگہ دوں گا جس دن میرے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا''۔

(الترغيب فی فضائل الاعمال وثواب ذلك لابن شاهين، باب فضل من تبع الجنازة مختصرا، الحديث 408، ج1، ص462)

یہ روایت خلیفہ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے رب عزوجل! جو عورت اپنے بچے کے فوت ہونے پر صبر کرے اس کی جزا کیا ہے؟ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: میں اسے اپنے عرش کی سائے میں رکھوں گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(عمل اليوم والليلة لابن السنی، باب تعزية اولياء الميت، الحديث 586، ص179)

یہی روایت حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں عرض کی:

اے میرے رب عزوجل! جو عورت اپنے بچے کے فوت ہونے پر صبر کرے اس کے لئے کیا جزا ہے؟ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: میں اسے اپنے سایہ رحمت میں اس دن جگہ دوں گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

Marfat.com

غم زدہ دل کے لئے سایہ عرش

قیامت کے دن جن لوگوں کو عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا۔ ان خوش نصیبوں میں سے ایک وہ شخص ہے، جو آخرت کے غم اور فکر میں گھل رہا ہو اسے ہر وقت یہ فکر دامن گیر ہو کہ میرا کیا انجام ہوگا؟ نیکوکاروں میں یا بدکاروں میں؟ چنانچہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

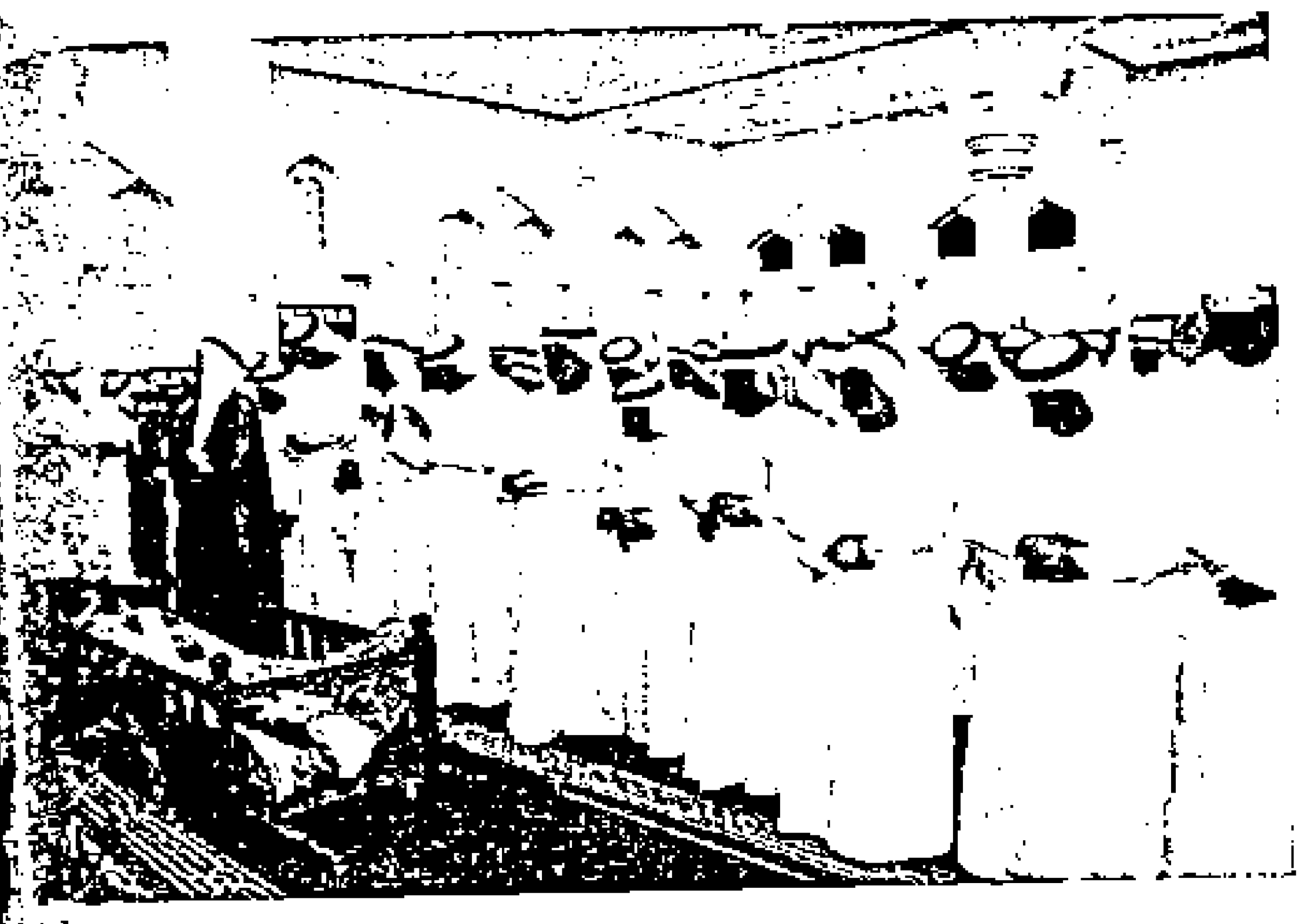

صَلِّ عَلَى الْجَنَائِزِ لَعَلَّ اللّٰهَ يَحْزُنُكَ

ترجمہ: ”جنازوں کی نماز پڑھا کر، شاید کہ اللہ تعالیٰ تجھے غم (آخرت) دے دے“۔

فَاِنَّ الْحَزِيْنَ فِيْ ظِلِّ اللّٰهِ

ترجمہ: ”کیونکہ غمگین اللہ تعالیٰ کے (عرش کے) سایہ میں ہوگا“۔

ایک اور روایت میں ہے کہ نماز جنازہ پڑھا کرو یہ تمہیں غمگین کرے گی اور غمزدہ (بروز قیامت) عرش کے سائے میں ہوگا۔ [1]

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی وصیت

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

اے میرے بھائی میں تجھے ایک وصیت کرتا ہوں جسے یاد رکھ لے، ہوسکتا ہے اللہ تجھے اس سے نفع دے قبروں کی زیارت کیا کر اس سے آخرت کی یاد تازہ ہوتی ہے، لیکن یہ دن میں کبھی بھی ہو کثرت سے نہ ہو اور مردوں کو غسل دیا کر اس لئے کہ ایسے جسم کے دیکھنے میں ایک بلیغ نصیحت ہے اور نماز جنازہ کی ادائیگی کیا کرو ہوسکتا ہے اس سے تیرا دل غم زدہ ہو بے شک غم زدہ دل والے اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے۔ [2]

---

1 (المستدرك، كتاب الرقاق باب ذر القبور...... الخ، الحديث 8011، ج5، ص 470)

2 (المرجع: صحيح وضعيف الجامع، تحقيق الا لباني: (ضعيف) انظر حديث: 2182 في ضعيف الجامع، السلسلة الضعيفة، رقم الحديث: 3663)

Marfat.com

روز قیامت بادل کے سائے میں موتیوں کی کرسیوں پر

قیامت کے روز عرش الٰہی کا سایہ جن خوش نصیبوں کو ملے گا ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے

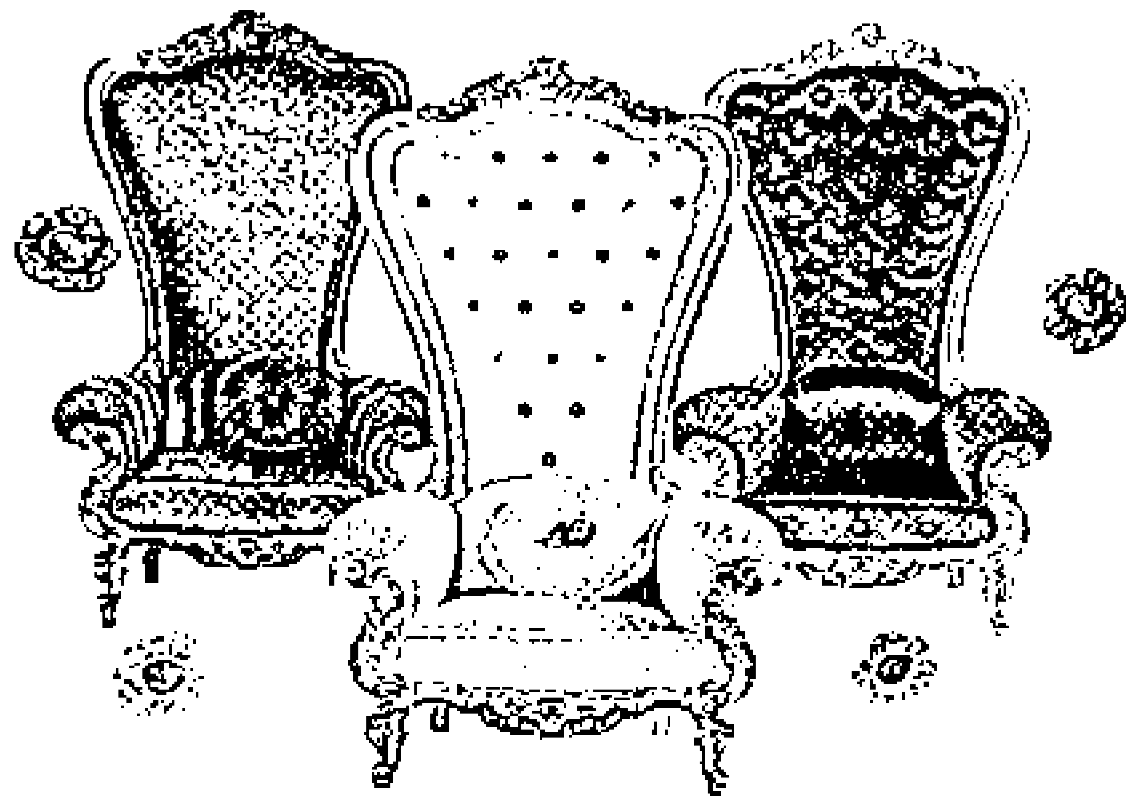

جو کامل مومن ہو جس کا ظاہر اور اس کا باطن ایک ہو چنانچہ حضرت خیثمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

قیامت کے دن انسان اپنے پسینے میں تیر رہا ہوگا یہاں تک کہ وہ پسینہ اس کی ناک تک پہنچ جائے گا.... تو حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا:

مومنین کے لئے موتیوں کی کرسیاں ہوں گی جن پر وہ بیٹھیں گے، ان پر بادلوں سے سایہ کیا جائے گا اور قیامت کا دن ان کے لئے دن کی ایک ساعت کے برابر ایک بار آنکھ جھپکنے کے برابر ہوگا۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کی سختیاں بہت زیادہ ہوں گی یہاں تک کہ کفار کو ان کا پسینہ لگام دے رہا ہوگا۔ ان سے عرض کیا گیا: تو مومنین کہاں ہوں گے؟

ارشاد فرمایا: سونے کی کرسیوں پر ہوں گے اور ان پر بادل سے سایہ کیا جائے گا۔ [1]

قیامت کے دن مومن بچے کہاں ہوں گے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن مومنین کے بچوں کو پیش کیا جائے گا، ان کا سینہ نکلا ہوا ہوگا، ان پر میدان حشر کی سختی پڑ رہی ہوگی اور وہ چیخ رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

يَاجِبْرِيْلُ اَظِلَّهُمْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِيْ فَيُظِلُّهُمْ

ترجمہ: ''اے جبرائیل! ان کو میرے عرش کے سایہ میں جگہ دے دو! چنانچہ انہیں عرش کے سایہ میں جگہ دے دی جائے گی''۔ [2]

---

1 (فتح الباری شرح البخاری، کتاب الرقاق، ج 11، ص 337)

2 (اخرجه الديلمی)

Marfat.com

فقر و فاقہ کو چھپانے پر سایہ عرش

روزِ محشر جن خوش نصیبوں کو عرشِ رحمٰن کا پرسکون سایہ نصیب ہوگا۔ ان میں سے وہ نادار مومن بھی ہے، جو اپنی فاقہ کشی کو اللہ کے لئے چھپائے نہ کسی کے آگے ہاتھ پھیلائے نہ کسی پر اپنی حالت ظاہر کرے حتیٰ کہ لوگ اس کی ظاہری حالت کو دیکھ کر اس کو مالدار اور غنی سمجھیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاقہ کش نادار اور بھوکے لوگ جو اسی فاقہ کشی کے زمانہ میں مر گئے:

اَلَّذِیۡنَ اِذَا غَابُوۡا لَمۡ یُفۡقَدُوۡا

ترجمہ: ''جو مجلس سے غائب رہیں تو انہیں غیر حاضر نہ سمجھا جائے۔ یعنی انہیں کوئی اہمیت ہی نہ دی جائے اور کوئی ان کے بارے میں پوچھنے کی زحمت گوارا نہ کرے''۔

وَاِذَا شَهِدُوۡا لَمۡ یُعۡرَفُوۡا

ترجمہ: ''اور جب حاضر رہیں تو پہچانے بھی نہ جائیں''۔

اَخۡفِیَاءٌ فِی الدُّنۡیَا مَعۡرُوۡفُوۡنَ فِی السَّمَآءِ

ترجمہ: ''دنیا میں روپوش اور پوشیدہ ہی رہیں لیکن آسمانوں میں (ان کی عبادت اور پرہیزگاری کے چرچے رہے) اور اسی وجہ سے وہ مشہور ہوں''۔

اِذَا رَاٰهُمُ الۡجَاهِلُ ظَنَّ بِهِمۡ سَقَمًا

ترجمہ: ''ان سے اور ان کے حالات سے ناواقف شخص انہیں دیکھے تو بیماری سمجھے''۔

وَمَا بِهِمۡ سُقۡمٌ اِلَّا الۡخَوۡفُ مِنَ اللّٰهِ

ترجمہ: ''حالانکہ انہیں خوفِ الٰہی کے علاوہ کوئی بیماری نہیں ہوتی''۔

یَسۡتَظِلُّوۡنَ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ یَوۡمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ

ترجمہ: ''ایسے لوگ قیامت کے روز عرشِ الٰہی کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا''۔

Marfat.com

اللہ عزوجل کے محبوب ترین بندے

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:
بے شک اللہ عزوجل کے محبوب ترین بندے وہ ہیں جو پرہیزگار اور لوگوں سے ایسے پوشیدہ ہیں کہ اگر غائب ہو جائیں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے اور اگر حاضر ہوں تو پہچانے نہ جائیں اور وہ ہدایت کے امام (یعنی نمونے اور مثالیں) اور علم کی کنجیاں (یعنی دروازے) ہوتے ہیں۔

(حلية الاولياء، مقدمة الكتاب، باب بسم الله...... الخ، ج1،ص12،حوالہ البدور السافرہ 175 و کنز العمال 63/7)

بھوکے رہنے کا اجر وثواب

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے نفس کو بھوکا اور پیاسا رکھ کر مجاہدہ کیا کرو کیونکہ اس کا اجر راہ خدا میں جہاد کرنے والے کا سا ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس گیا تو آپ کو میں نے بیٹھ کر نماز پڑھتے پایا۔

میں نے اس کا سبب پوچھا: آپ ﷺ نے فرمایا بھوک کے باعث۔ میں رو پڑا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: رو نہیں۔ کیونکہ بھوکے رہنے والے کو قیامت کی سختی نہ پہنچے گی، بشرطیکہ ثواب کی نیت ہو۔

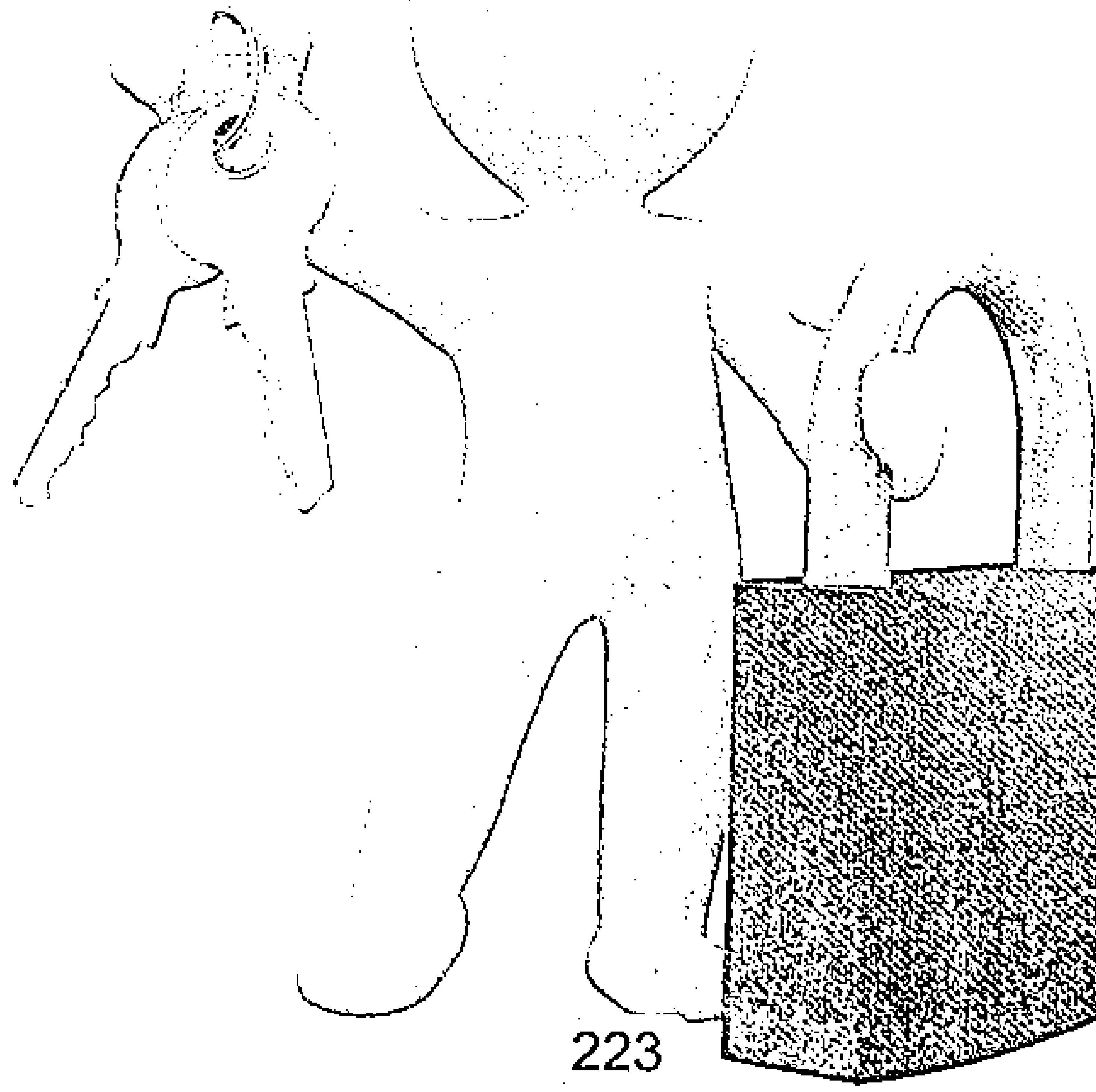

Marfat.com

اللہ کے نزدیک مبغوض شخص

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض وہ شخص ہے جو خوب کھاتا پیتا اور سویا رہتا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دن میں دو بار کھانا اسراف ہے اور اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔ اس کو بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امت کے برے لوگ

حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو رنگ برنگ کے کھانے کھائیں گے اور طرح طرح کی چیزیں پیا کریں گے اور قسم قسم کے کپڑے پہنیں گے اور خوب باتیں بنائیں گے وہ میری امت کے نہایت برے لوگ ہوں گے۔ اس کو طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

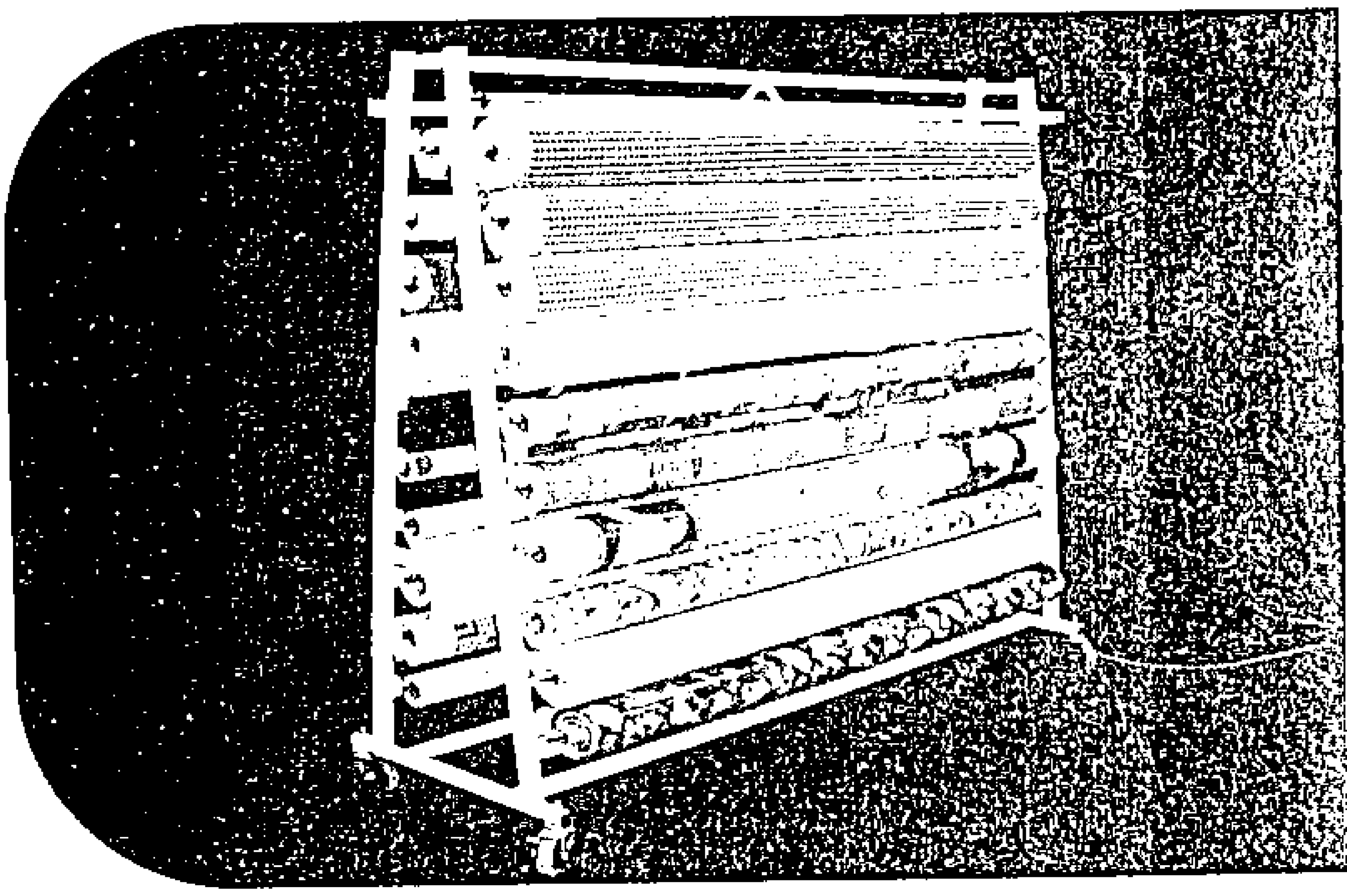

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا دنیا میں بھوکے رہنے والے ہی آخرت میں سیر ہوں گے اور حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دنیا میں سب سے زیادہ شکم سیر ہونے والے آخرت میں سب سے زیادہ دیر تک بھوکے رہیں گے اس کو ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(نزهة المجالس 474/1 تا 475)

شکم سیر ہو کر کھانے کا نقصان

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ''احیاء العلوم'' میں لکھا ہے کہ شکم سیر ہو جانے کے بعد بھی کھائے جانا برص کی بیماری کا باعث بنتا ہے۔

Marfat.com

کھانا ہضم ہونے کا نسخہ

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جو کھانے کے ضرر سے خوف کرتا ہوا سے "شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ" (الآیۃ) پڑھنا چاہئے۔

بعض حکماء نے بیان کیا ہے کہ جسے کھانے کے ضرر کرنے کا ڈر ہو یا چاہتا ہو کہ جلد ہضم ہو جائے تو تھوڑا علک البطم اور مصطگی ملا کر آگ پر چڑھا دے اس کے اوپر مرچ سیاہ اور دار چینی پیس کر ڈال دے اور سفوف بنا کر پھانک لے۔

شکم سیری ترک عبادت کا باعث ہے

حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام نے شیطان سے کہا کہ تجھے میری طرف سے کچھ حصہ ملا ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ میں نے ایک شب کھانے کو آپ کے لئے عمدہ بنا دیا تو آپ خوب سیر ہو کر کھا گئے اور اپنے معمول اور اوراد و وظائف سے پہلے ہی سو گئے۔ آپ نے کہا کہ خدا کی قسم اب سے کبھی میں شکم سیر ہو کر نہ کھاؤں گا۔ شیطان نے کہا: خدا کی قسم میں بھی کبھی کسی کی خیر خواہی نہ کروں گا۔ 1

زہریلا کھانے کے اثر سے بچنے کی دعا

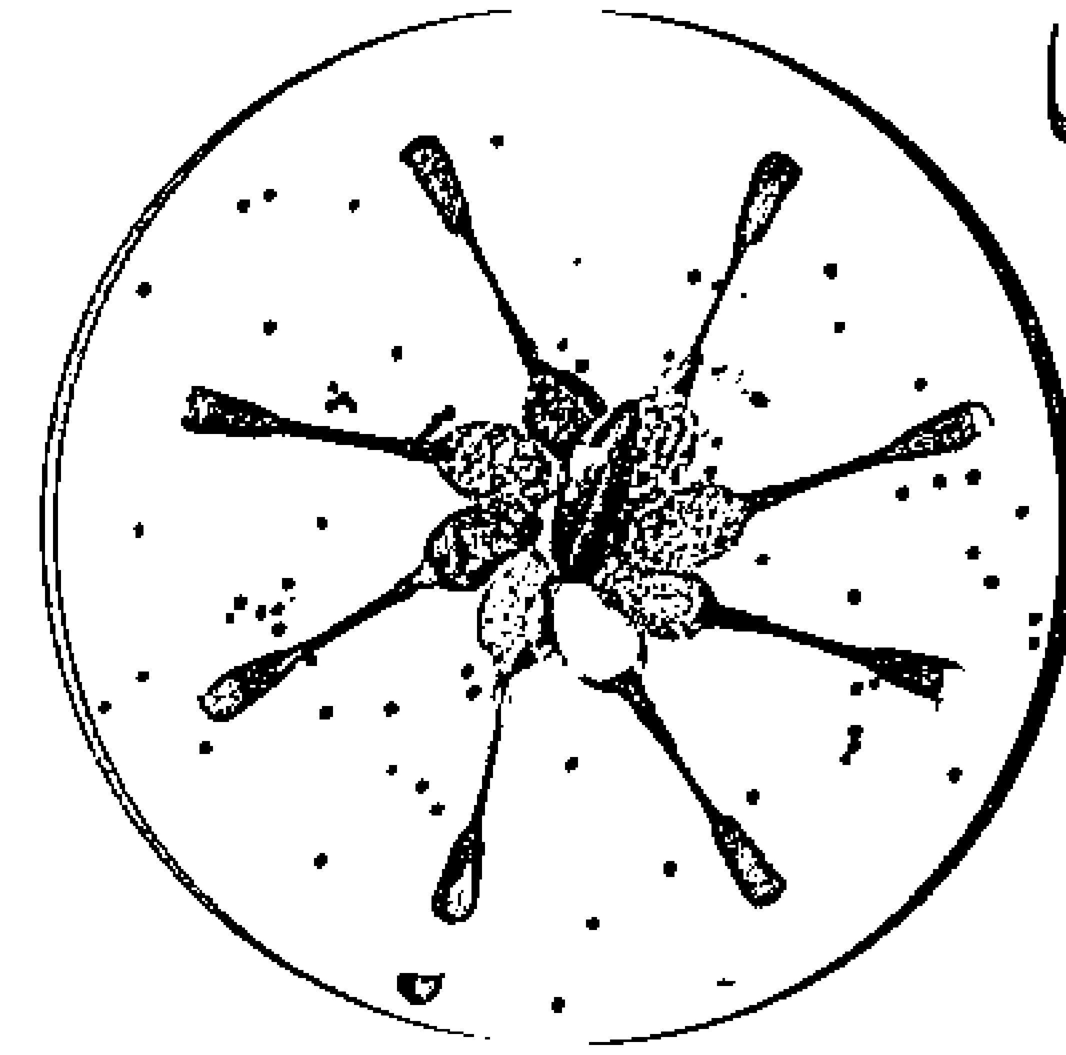

امام قزوینی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مفید العلوم و مبید الهموم میں (مصنف کتاب) نے دیکھا ہے کہ فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کھانے میں زہر ملا دیا کرتا تھا اس لئے آپ یہ پڑھ لیا کرتے تھے:

اَعُوْذُ بِالَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشَرِّهٖ

ترجمہ: "میں اللہ کی جو اپنی اجازت کے بغیر آسمان کو زمین پر گرنے سے روکتا ہے ہر اس چیز کے شر سے جس کو اس نے بنایا اور پیدا کیا ہے اور شیطان کے شر سے اور اس کے پھندے سے پناہ مانگتا ہوں"۔ 2

---

1 (احیاء العلوم 2/476)

2 (مفید العلوم و مبید الهموم)

Marfat.com

مقام ولایت بھوکا رہنے سے حاصل ہوتا ہے

حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ رات کے کھانے سے ایک لقمہ چھوڑ دینا مجھے قیام اللیل سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں بھوک بھی ہے جو سوائے اس کے جس سے محبت ہوتی ہے کسی کو نہیں عطا کرتا ہے۔ پھر فرمایا کہ دنیا کی کنجی شکم سیری ہے اور آخرت کی کنجی بھوک ہے۔

حضرت سہیل رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ میں طالب آخرت کے لئے شکم سیری سے زیادہ کسی چیز کو مضر نہیں سمجھتا ہوں۔ حضرت عبدالواحد بن زید نے کہا ہے کہ خدا کی قسم بھوک ہی کی بدولت لوگ بطور کرامت پانی پر چلے ہیں اور بھوک ہی کی بدولت ان کے لیے زمین کے فاصلوں کو لپیٹا اور محدود کیا گیا ہے... حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کو یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوا؟

انہوں نے جواب دیا کہ بھوک سے اور میں نے فتاویٰ تاتارخانیہ میں دیکھا ہے کہ جب شکم سیر آدمی کوئی نصیحت کی بات کہتا ہے تو اس کی بات نہیں مانی جاتی اور جب شکم سیر آدمی نصیحت سنتا ہے تو اس کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ 1

کھانا کھانے کے بعد کی دعا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کھانا کھا کر یہ پڑھتا ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ

ترجمہ: ''اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھ کو میری قوت و طاقت کے نہ ہوتے ہوئے بھی رزق دیا تو اللہ اس کے سب اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے''۔ 2

---

1 (نزهة المجالس 476/1)

2 (اس کو ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے... نزهة المجالس 477/1)

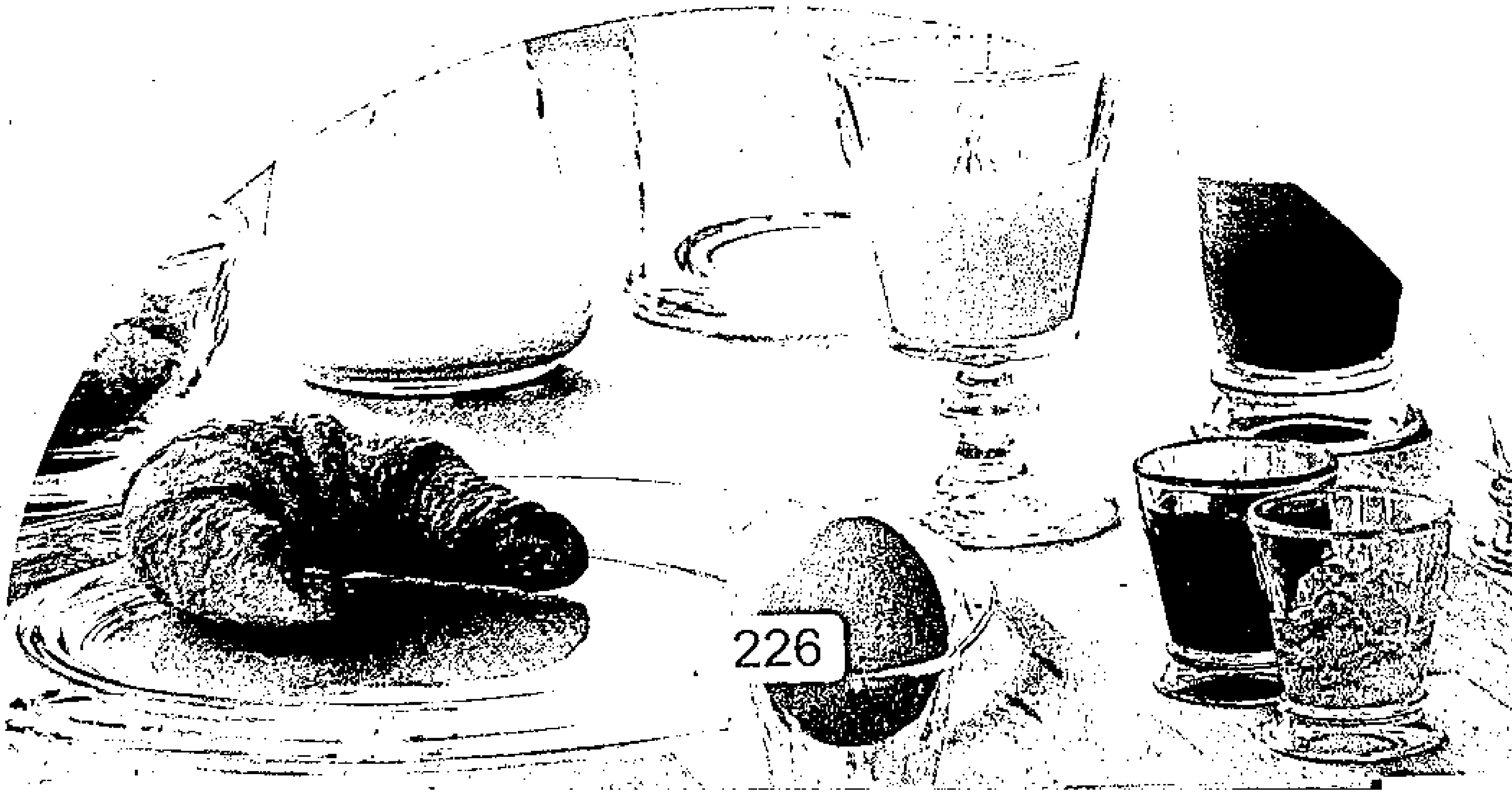

Marfat.com

علماء دین کے لئے سایہ عرش

روز محشر جن خوش نصیبوں کو عرش الٰہی کا ٹھنڈا سایہ نصیب ہوگا۔ ان میں سے وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے علم دین کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا ہوا ہے جو اپنی ساری زندگی ... قال اللہ قال الرسول ﷺ ... کہتے ہوئے گزار دیتے ہیں۔ دین سیکھ کر امت تک پہنچاتے ہیں اور انہیں نیک راہ پر لگاتے ہیں اور بری راہ سے بچاتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے لوگ قیامت کے دن عرش الٰہی کے سایہ میں ہوں گے:

① رَجُلٌ حَيْثُ تَوَجَّهَ عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ مَعَهٗ

ترجمہ: "ایک وہ شخص جو جہاں کہیں بھی ہو وہ اس بات کا ہمیشہ دھیان رکھے کہ اللہ اس کے ساتھ ساتھ ہے"۔

② رَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَأَةٌ اِلٰى نَفْسِهَا فَتَرَكَهَا مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

ترجمہ: "اور دوسرے وہ جسے کوئی عورت اپنے نفس کی طرف بلائے (یعنی بدکاری کی دعوت دے) تو اللہ کے خوف سے وہ اس کے خیال کو چھوڑ دے"۔

③ وَرَجُلٌ يُحِبُّ النَّاسَ لِجَلَالِ اللّٰهِ تَعَالٰى (طبرانی، دیلمی)

ترجمہ: "اور تیسرے وہ جو اللہ تعالیٰ کے احترام کی خاطر لوگوں سے محبت کرتا ہے"۔

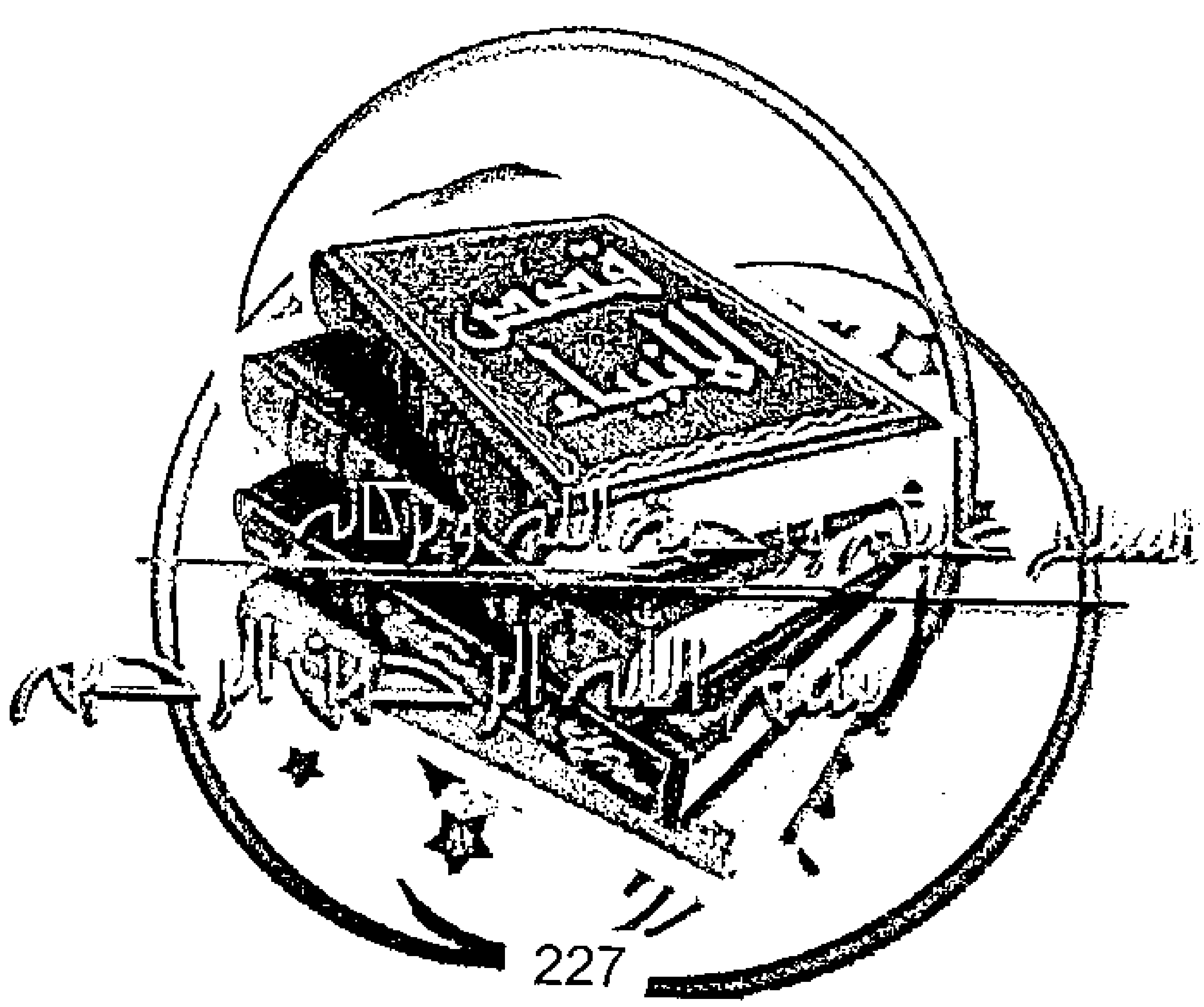

Marfat.com

قیامت کے دن علماء و مدرسین کا اکرام ہوگا

تین قسم کے لوگ جو عرش کے سائے میں ہوں گے۔ ان کے بارے میں یہ احادیث ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو:

وُضِعَتْ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ عَلَيْهَا قِبَابٌ مِنْ فِضَّةٍ مفضة بالدُّرِّ و الياقوت و الزمرد

ترجمہ: ''تو سونے کے تخت یا منبر بچھائے جائیں گے، ان پر چاندی کے قبے ہوں گے جن میں یاقوت، زمرد اور موتی جڑے ہوئے ہوں گے''۔

وَفُرِشَ عَلَيْهَا السُّنْدُسُ وَالْاِسْتَبْرَقُ

ترجمہ: ''ان پر سندس واستبرق (عمدہ ریشم) کی چادریں بچھی ہوں گی''۔

ثُمَّ يُجَاءُ بِالْعُلَمَاءِ فَيَجْلِسُونَ عَلَيْهَا

ترجمہ: ''پھر علماء کو لاکران پر بٹھادیا جائے گا، پھر ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا''۔

أَيْنَ مَنْ حَمَلَ إِلَى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عِلْمًا يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ

ترجمہ: ''کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم تک علم پہنچایا تھا؟''۔

اِجْلِسُوا عَلٰى هٰذِهِ الْمَنَابِرِ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ حَتّٰى تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ

ترجمہ: ''ان منبروں پر بیٹھو! تم پر کوئی خوف نہیں ہے یہاں تک کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ''۔

(اخرجہ ابونعیم ودارقطنی فی الافراد)

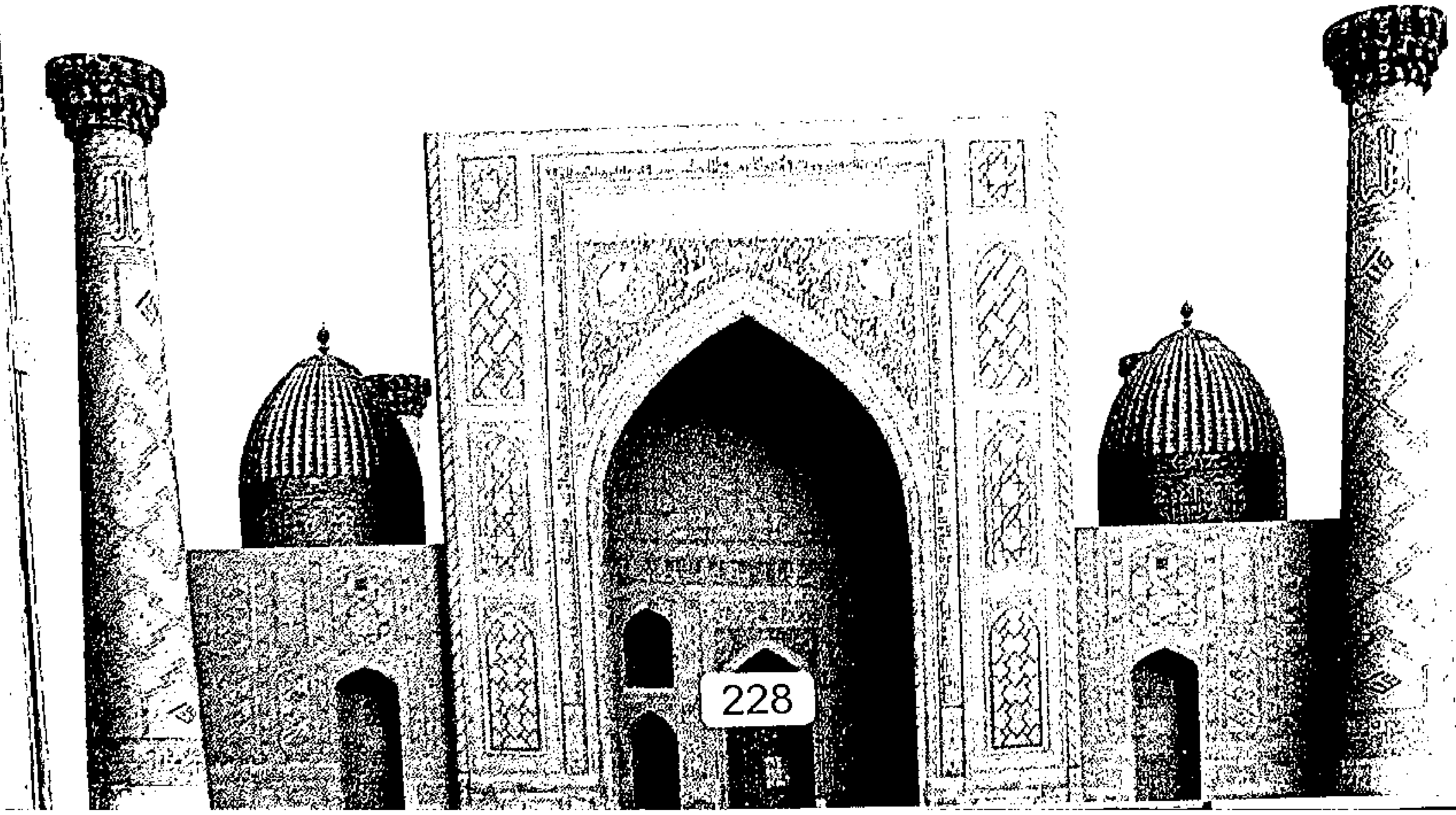

Marfat.com

دینی طالب علم دین کا شرف قبولیت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ جَاءَ أَجَلُهٗ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ

ترجمہ: ''جو شخص علم (دین) کی طلب میں تھا کہ موت آ گئی''۔

لَقِيَ اللّٰهَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ اِلَّا دَرَجَةُ النُّبُوَّةِ

ترجمہ: ''وہ اللہ تعالیٰ کو اس شان میں ملے گا کہ اس کے اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے درمیان صرف درجہ نبوت کا فاصلہ ہوگا''۔

اور یہ درجہ نبوت کا فاصلہ اتنا اعلیٰ ہے کہ چاہے علم دین کے طالب کا مرتبہ کتنا ہی بلند ہو جائے نبوت کے کسی ادنیٰ درجہ تک کبھی نہ پہنچ سکے گا کیونکہ ان دونوں کے درمیان لا انتہاء قسم کا فاصلہ ہے۔

(اورده الخطیب البغدادی فی تاریخ بغداد 78/3 ورواه الطبرانی فی الا وسط وفیه محمد بن الجعد وهو متروك كما فی مجمع الزوائد 128/1)

Marfat.com

بچوں کی پرورش کرنے والی بیوہ عورت کیلئے سایہ عرش

قیامت کے دن عرش الٰہی کا سایہ پانے والے خوش نصیبوں میں سے ایک ایسی بیوہ عورت بھی ہے جو اپنے بچوں کی پرورش میں اپنی عمر کا تمام حصہ گذارے اور دوسری شادی نہ کرے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ تین قسم کے لوگ قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

① وَاصِلُ الرَّحِمِ يَزِيْدُ اللّٰهُ فِيْ رِزْقِهٖ وَيَمُدُّ فِيْ اَجَلِهٖ

ترجمہ: ''صلہ رحمی کرنے والا، اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں بھی اضافہ کرتا ہے اور عمر میں بھی''۔

② وَامْرَاَۃٌ مَاتَ زَوْجُهَا وَتَرَكَ عَلَيْهَا اَيْتَامًا صِغَارًا فَقَالَتْ لَا اَتَزَوَّجُ اَقِيْمُ عَلٰى اَيْتَامِيْ حَتّٰى يَمُوْتُوْا اَوْ يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

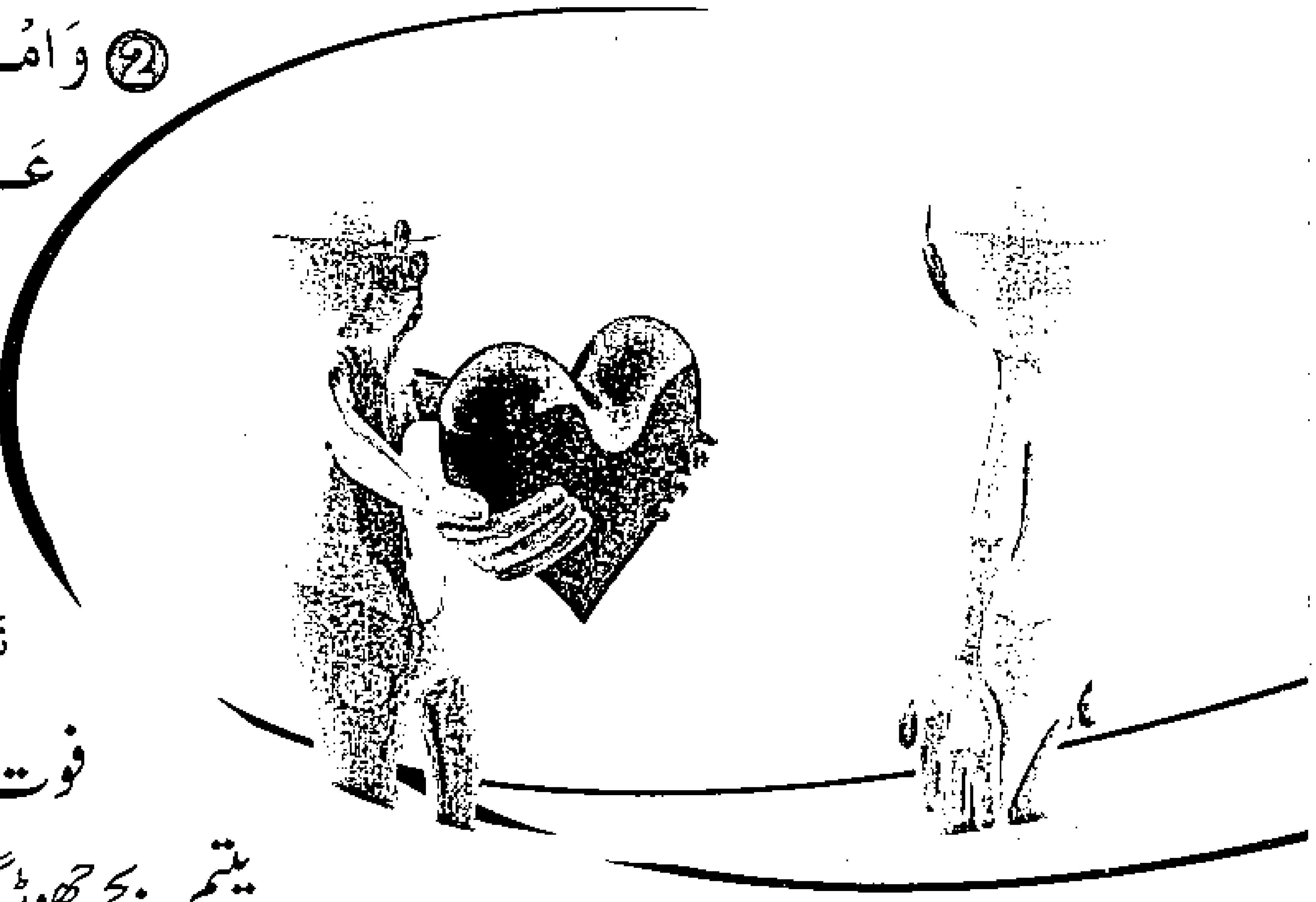

ترجمہ: ''وہ عورت جس کا خاوند فوت ہوگیا اور اس کے پاس چھوٹے یتیم بچے چھوڑ گیا، اس عورت نے کہا میں (اب دوسرا) نکاح نہیں کروں گی میں اپنے یتیموں کی پرورش کروں گی حتیٰ کہ (وہ قدرت خداوندی سے) فوت ہو جائیں یا ان کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے غنی کر دے''۔

③ وَعَبْدٌ صَنَعَ طَعَامًا فَاَضَافَ ضَيْفَهٗ وَاَحْسَنَ نَفَقَتَهٗ فَدَعَا عَلَيْهِ الْيَتِيْمَ وَالْمِسْكِيْنَ فَاَطْعَمَهُمْ بِوَجْهِ اللّٰهِ

ترجمہ: ''وہ مسلمان جس نے کھانا تیار کیا پھر اپنے مہمان کی مہمانی کی اور اس کی مہمان داری کو عمدہ سلیقے سے ادا کیا پھر اس (کے بچے ہوئے) کھانے پر یتیم اور مسکین کو بلایا اور اللہ کی رضا کے لئے ان کو کھلا دیا''۔ (اخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس (2/99) 356 وابو الشیخ)

Marfat.com

بچپن میں فوت شدہ بچے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا تھا، جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو اپنے بچے کو بھی ساتھ لے آتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تمہیں اس سے محبت ہے؟

انہوں نے عرض کیا: جی ہاں یا نبی اللہ! نیز انہوں نے یہ بھی عرض کیا کہ میں جیسے اس سے محبت کرتا ہوں، آپ سے بھی اللہ کے لئے ایسی ہی محبت کرتا ہوں۔ اس بات کو زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ وہ بچہ فوت ہو گیا... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

أَمَا تَرْضٰی اَنْ یَکُوْنَ اِبْنُکَ مَعَ اِبْنِیْ اِبْرَاهِیْمَ یُلَاعِبُهٗ تَحْتَ ظِلِّ الْعَرْشِ؟

ترجمہ: ''کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ تمہارا بیٹا میرے بیٹے ابراہیم کے ساتھ عرش کے سایہ میں کھیلے؟''۔

انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ (اخرجہ الطبرانی بسند رجالہ ثقات)

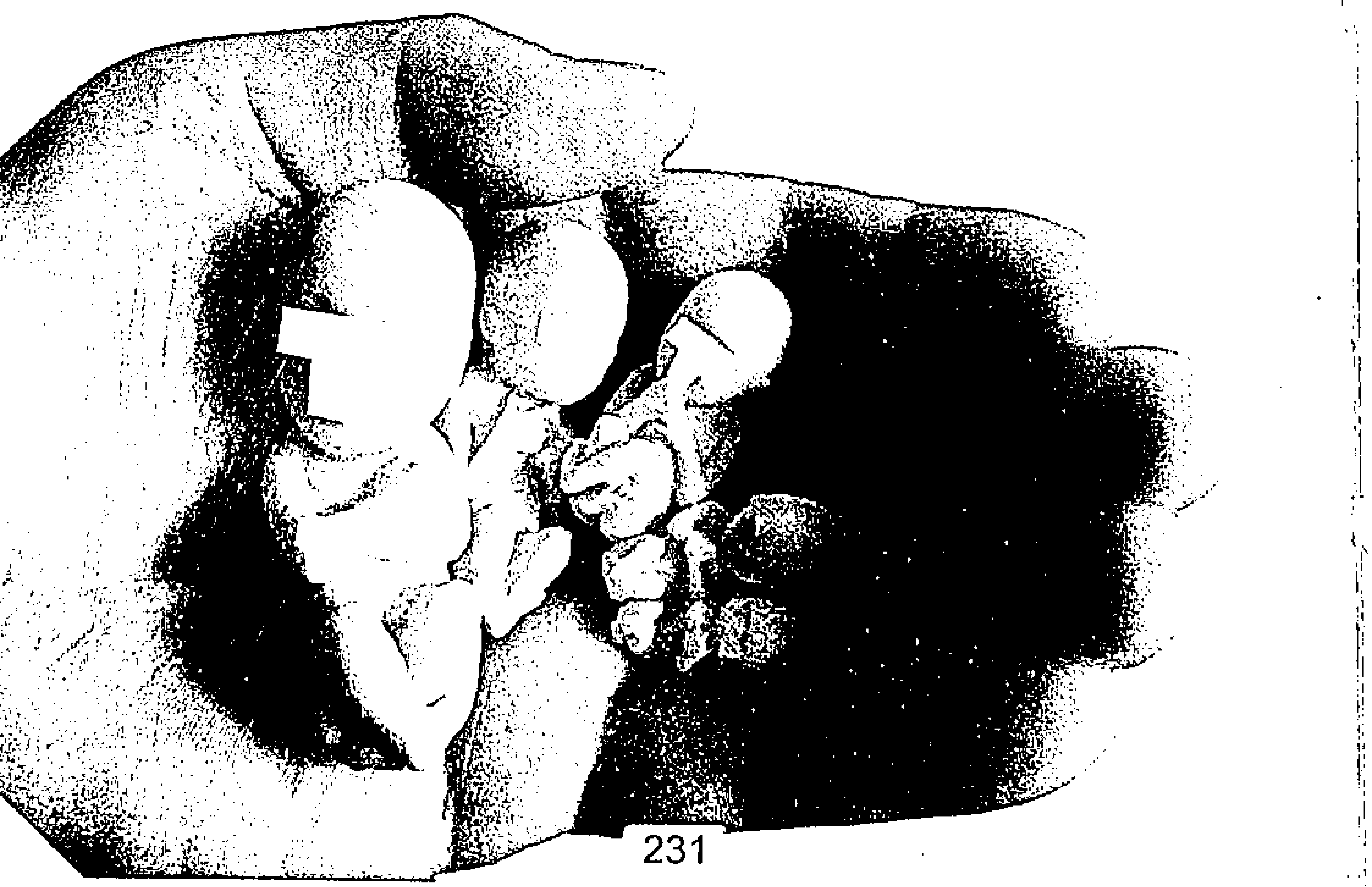

Marfat.com

یتیموں کی پرورش کرنے والی بیوہ جنت میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوگی

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کسی مسلمان کی تین بیٹیاں ہوں جن کی وہ دیکھ بھال کرتا رہا۔ حتیٰ کہ ان کا نکاح کردیا یا فوت ہوگئیں تو یہ بیٹیاں اس کے لئے دوزخ سے حجاب یعنی آڑ بن جائیں گی۔ ایک عورت نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دو بیٹیاں بھی؟

ارشاد فرمایا ہاں دو بھی نیز ارشاد فرمایا: میں اور وہ عورت جس کے چہرہ کا رنگ محنت اور کمائی میں بدل گیا ہو جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے اور اپنی مبارک انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا یعنی ایسی عورت جس کا خاوند مرگیا اور اس نے اپنی یتیم بچیوں کی دیکھ بھال کی خاطر کہیں نکاح نہیں کیا اور خود محنت کر کے انہیں پروان چڑھایا اور نکاح کردیا یا وہ فوت ہوگئیں۔ [1]

کسی بچے کو پیار کرنے کا صلہ

حضرت حارث بن یزید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: یہ بات مشہور تھی کہ جو مسلمان کسی مومنہ عورت کو اس کے بچے کی وجہ سے خوش کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن خوش کردیں گے۔ [2]

ماں اور بچے میں جدائی ڈالنے کا عذاب اور وبال

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَحِبَّائِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

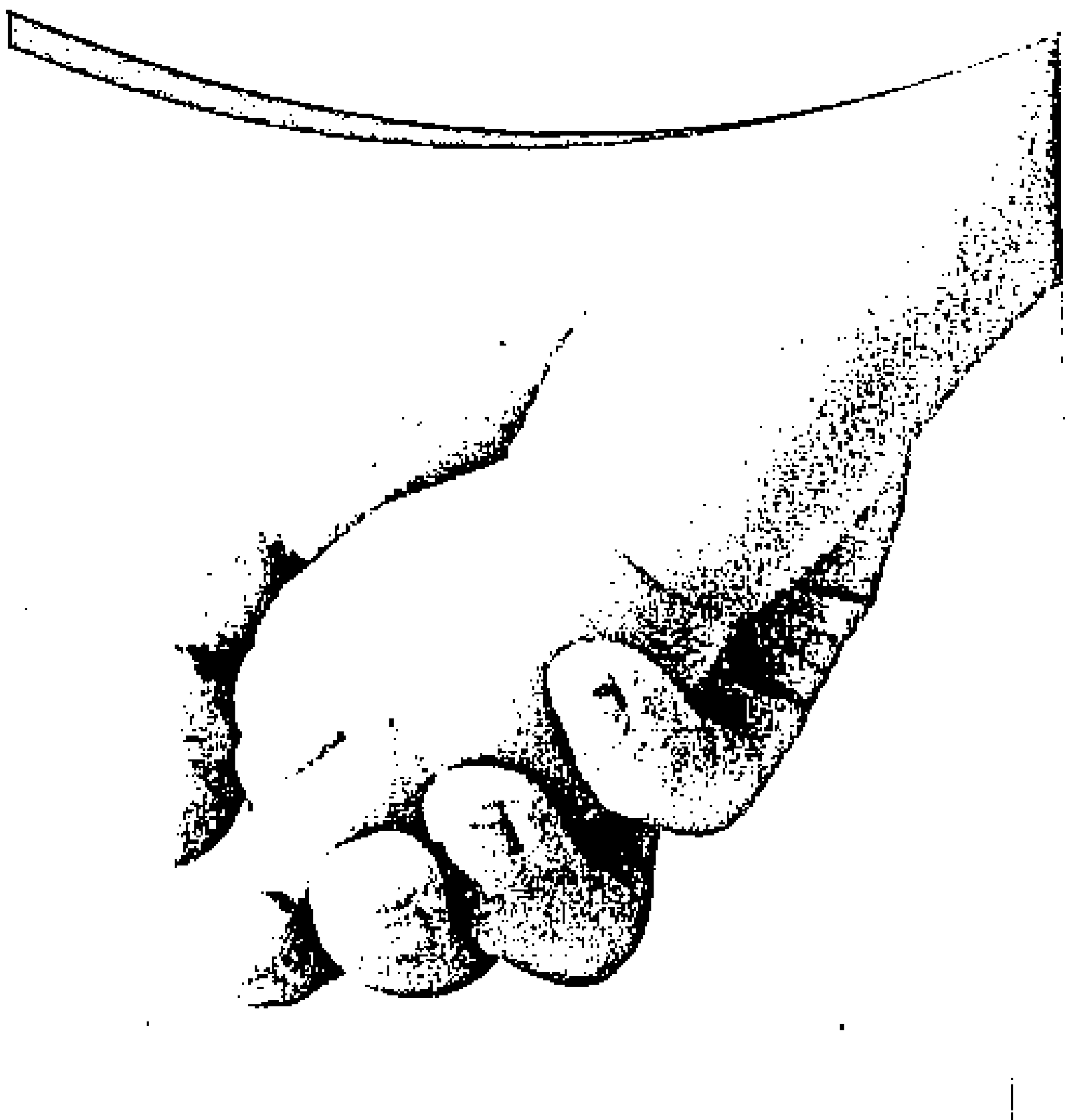

ترجمہ: ”جو شخص ماں میں اور اس کے بچے میں جدائی ڈالے گا، اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے دوستوں کے درمیان قیامت کے دن جدائی کردیں گے“۔ [3]

---

1 (تنبیہ الغافلین 378) 2 (اخرجہ ابن المبارک)

3 (اخرجہ الترمذی وحسنہ والحاکم وصححہ والدارقطنی)

Marfat.com

اہتمام سنت پر سایہ عرش

قیامت کے دن میں جن خوش نصیبوں کو عرش الٰہی کا ٹھنڈا سایہ نصیب ہوگا ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے جو سنت کا اہتمام کرنے والا ہو اور جس کی کوشش ہو کہ اس کی ۲۴ گھنٹے کی زندگی سنت نبوی کے مطابق گزرے۔ چنانچہ رحمت عالم ﷺ کا فرمان ہے: بروز قیامت عرش الٰہی کے سایہ کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا۔ تین قسم کے آدمی اس روز عرش الٰہی کے سائے تلے ہوں گے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا:

① وہ شخص جو میرے کسی امتی کی پریشانی کو دور کرے۔

② جو میری سنت کو زندہ کرے۔ ③ جو مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھے۔ 1

سنت سے محبت کرنے والا میرے ساتھ ہوگا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ:

وَمَنْ أَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ

ترجمہ: ''جس نے میری سنت کو محبوب رکھا اس نے مجھ کو محبوب رکھا''۔

وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّة

ترجمہ: ''اور جس نے مجھ کو محبوب رکھا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا''۔

فائدہ: اس ارشاد میں سنت اور آپ ﷺ کے طریقہ کو پسند کرنے اور اس پر اپنی عملی زندگی گزارنے والے اور آپ ﷺ کی سنتوں سے محبت رکھنے والے کو آنحضرت ﷺ سے محبت رکھنے کا سبب اور جنت میں حضور اکرم ﷺ کی رفاقت جیسی نعمت عظیم کے حصول کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔ 2

---

1. (مشکوۃ ج۔1ص۔30)

2. (افضل الصلوٰۃ علیٰ سید السادات)

Marfat.com

مرض پر صبر کرنے والے کے لیے سایہ عرش

قیامت کے دن عرش رحمٰن کا سایہ پانے والے خوش نصیبوں میں سے ایک وہ مومن بھی ہے جو بیماری پر اللہ کے لئے صبر کرے اس پر ثواب کی امید رکھے شکوہ نہ کرے بلکہ اللہ کے فیصلے پر راضی رہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا: بے شک (صبر کرنے والا) مریض عرش کے سائے میں ہوگا۔ [1]

نابینا ہو جانے پر جنت کی بشارت

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ عزوجل نے فرمایا: جب میں اپنے بندے کو اس کی دو پسندیدہ چیزوں یعنی آنکھوں کی آزمائش میں مبتلا کر دوں تو میں ان کے بدلے اسے جنت عنایت کرتا ہوں۔'' [2]

---

1 (روہ ابویعلی رقم 3416) 2 (صحیح بخاری (5653) کتاب المرض، باب فضل من ذهب بصرة)

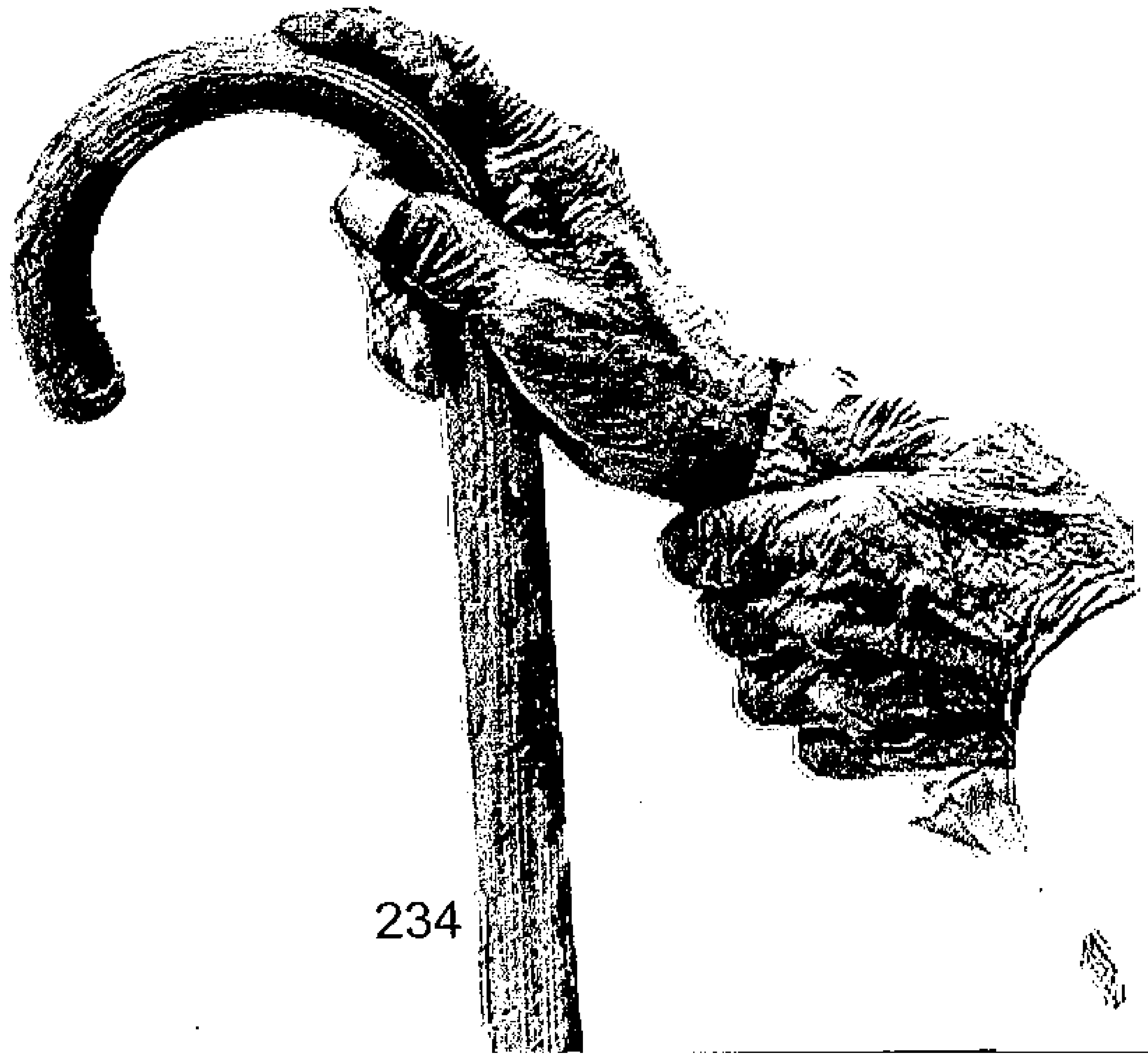

Marfat.com

بیماری گناہوں کو ختم کر دیتی ہے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب یا ام مسیّب نامی صحابیہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: کیا ہو گیا، کانپ کیوں رہی ہو؟
انہوں نے کہا بخار ہو گیا ہے اللہ اس کا کچھ نہ چھوڑے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار کو گالی نہ دو، یہ تو انسان کے گناہوں کو ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو ختم کرتی ہے۔ 1

سیدنا (عبداللہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا، میں نے آپ کے جسم کو ہاتھ لگایا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو تو سخت بخار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں مجھے تم میں سے دو آدمیوں کے برابر بخار ہوتا ہے۔
میں نے عرض کیا یہ اس لئے (ہوگا) کہ آپ کو دوہرا ثواب ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں، جب کسی مسلمان کو کوئی مرض یا کوئی اور تکلیف لاحق ہو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے گناہ ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتے ہیں۔ 2

---

1 (صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب ثواب المومن فیما یصیبه من مرض)

2 (صحیح بخاری (5667) کتاب المرض، باب شدة المرض، صحیح مسلم: سابقہ حوالہ)

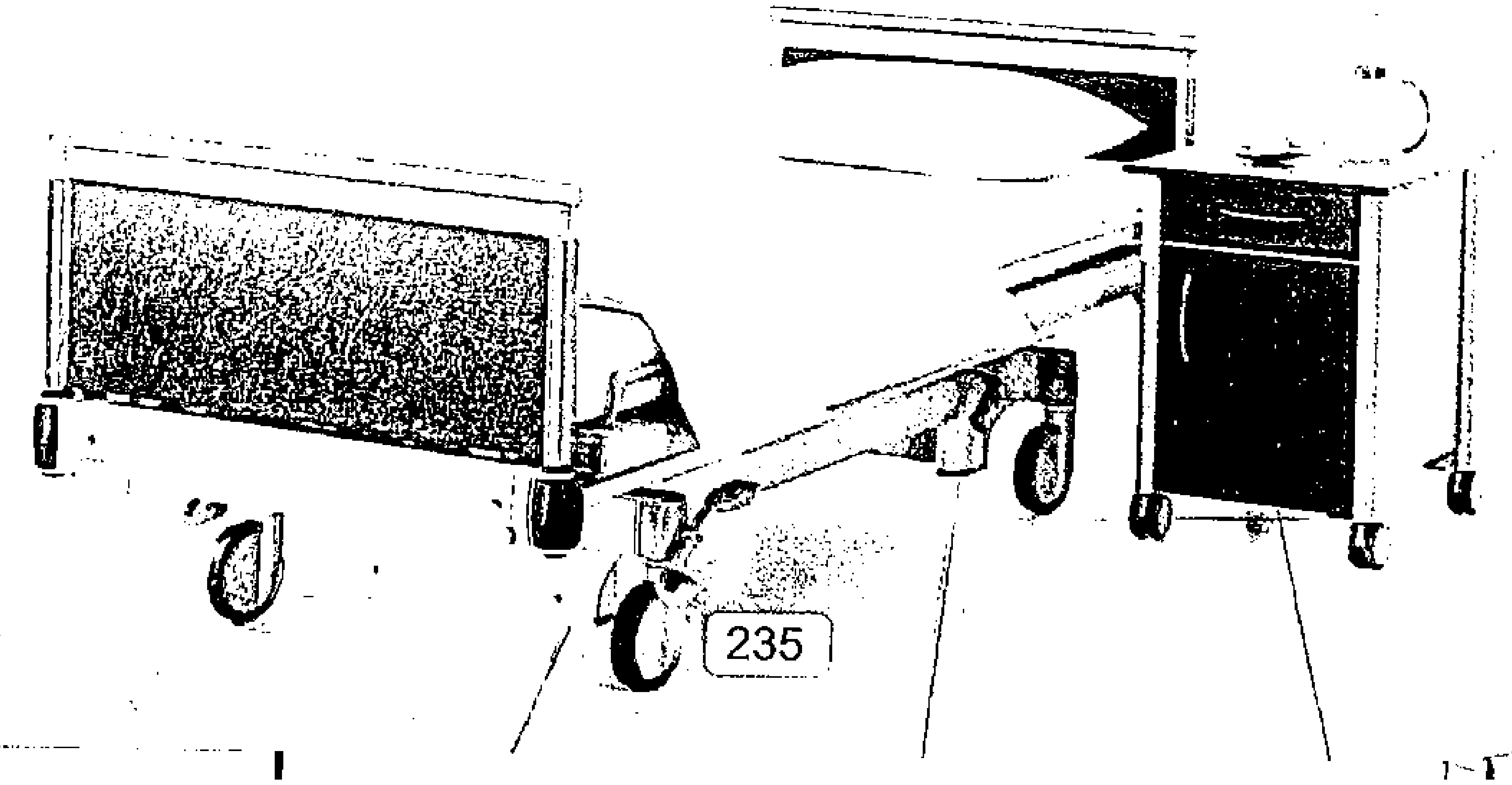

Marfat.com

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ... کہنے والوں کے لئے سایہ عرش

قیامت کے گرم ترین دن جب سورج شعلے برسا رہا ہوگا، اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے ٹھنڈے سائے میں جن خوش نصیبوں کو جگہ عطا فرمائے گا ان میں سے وہ مومنین بھی ہیں، جو... لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ ... کہنے والے ہوں گے اور پھر اس کے تمام تقاضوں پر عمل کرنے والے بھی ہوں گے چنانچہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ''اللہ عزوجل قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا:... لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ ... کہنے والوں کو میرے عرش کے سائے میں کردو بے شک میں ان سے محبت کرتا ہوں۔

کلمہ طیبہ جنت کی کنجی ہے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ کلمہ طیبہ ہی جنت کی کنجی ہے، جس کے پاس یہ کنجی ہوگی، جنت کا دروازہ کھول کر جنت میں داخل ہوجائے گا،

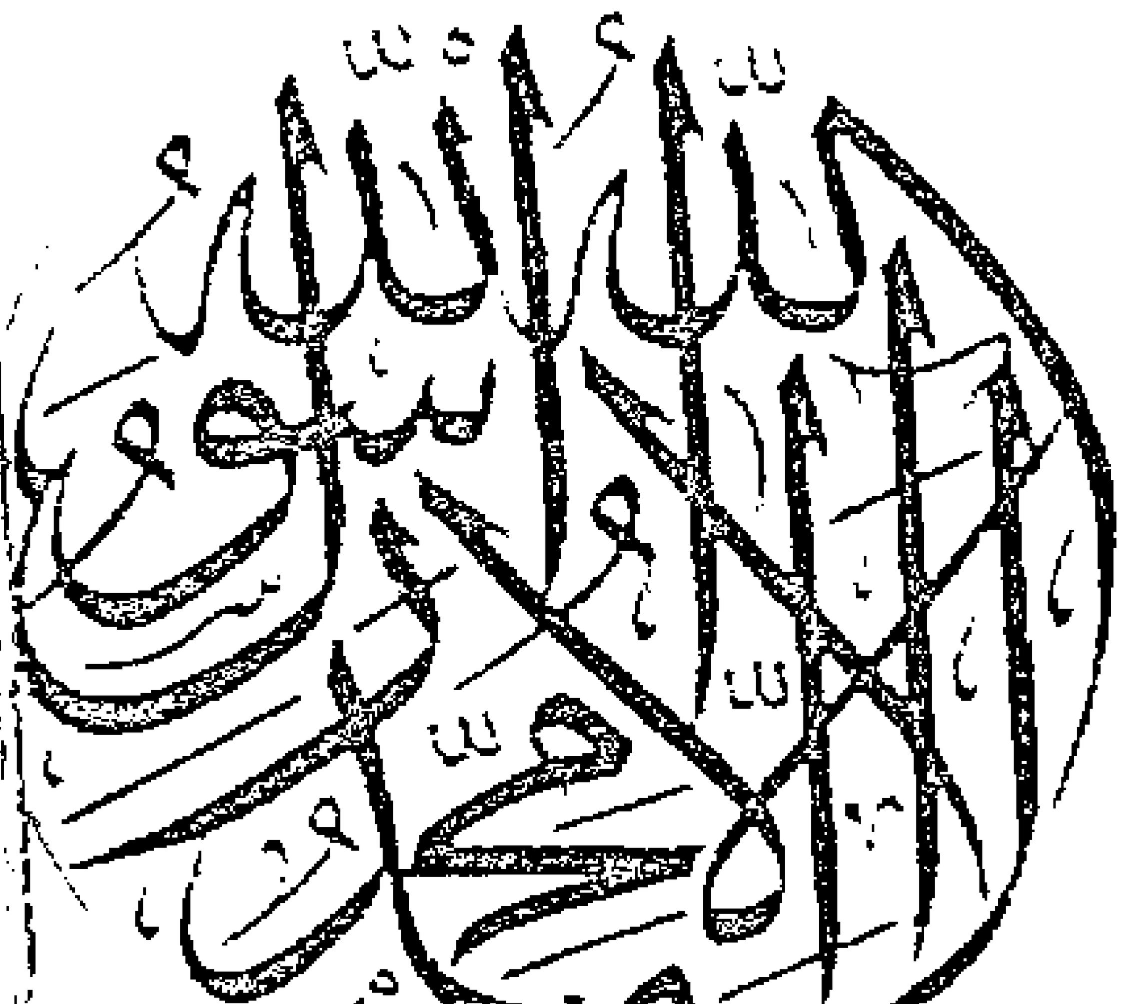

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ترجمہ: ''جنت کی کنجیاں لا الہ الا اللہ کی شہادت دینا ہے''۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ

ترجمہ: جو اخلاص سے... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ... کہہ لے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

کہا گیا، کہ اخلاص کیا ہے؟ فرمایا یہ ہے:

اَنْ تَحْجِزَهٗ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ

ترجمہ: ''جن چیزوں کو اللہ نے حرام کردیا ہے، ان سے باز رہے''۔

---

1 (فردوس الاخبار، حرف الیاء الحدیث 8115، ج2، ص 460) 2 (احمد، بزار، ترغیب)

3 (طبرانی، ترغیب)

Marfat.com

کلمہ طیبہ پر اسلام کی بنیاد قائم ہے

اسلام کی بنیاد جن پانچ چیزوں پر قائم ہے، ان میں سے سب سے پہلی چیز ہی کلمہ ہے،
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد ان پانچ ستونوں پر قائم ہے:

① شَہَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

ترجمہ: ''اس بات کی گواہی دینا، کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

② وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ

ترجمہ: ''نماز قائم کرنا''۔

③ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ

ترجمہ: ''زکوٰۃ ادا کرنا''۔

④ وَحَجِّ الْبَیْتِ

ترجمہ: ''بیت اللہ شریف کا حج کرنا''۔

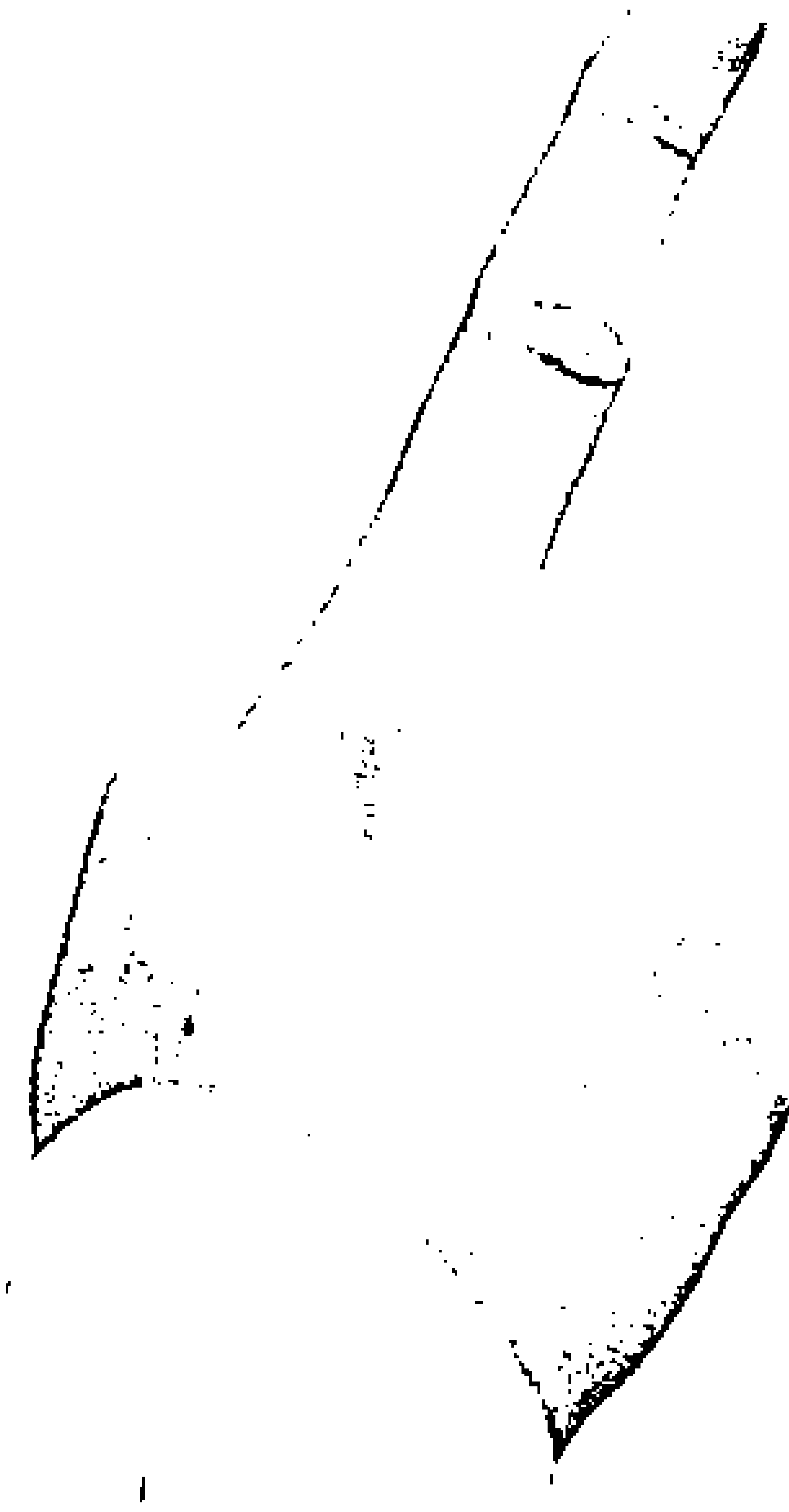

⑤ وَصَوْمِ رَمَضَانَ

ترجمہ: ''رمضان شریف کے روزے رکھنا''۔

وَالْجِہَادُ وَالصَّدَقَۃُ مِنَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ

ترجمہ: ''اور جہاد اور صدقہ نیک اعمال میں سے ہیں''۔

اس حدیث میں کلمہ طیبہ... لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ ... کو، اسلام کا پہلا رکن اعظم قرار دیا گیا ہے، اور اُسے اسلام کے باقی ارکان پر اسی لئے مقدم کیا گیا ہے، کہ اس کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔

---

1 (طبرانی، کنزالعمال) 2 (اسلامی خطبات 41/1)

Marfat.com

روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے والا سایہ عرش میں

قیامت کے ہولناک دن عرش کا سایہ دلانے والے اعمال میں سے ایک عمل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت بھی ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ مَاتَ فِیْ أَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بُعِثَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

ترجمہ: ''جو شخص حرمین شریفین (حرم مکہ اور حرم مدینہ) میں سے کسی ایک حرم میں بھی فوت ہوا اس کو قیامت کے دن (عذاب سے) محفوظ لوگوں میں سے اٹھایا جائے گا''۔

وَمَنْ زَارَنِیْ مُحْتَسِبًا کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

ترجمہ: ''اور جس نے محض ثواب کی نیت سے میری زیارت کی (یعنی میری قبر شریف پر حاضر ہوا) وہ قیامت کے دن میرے ساتھ عرش کے سایہ میں میرے پاس ہوگا''۔

(اخرجه البیقی فی الشعب (3/488) الحدیث (4151)، واورده الحافظ فی الدرالمنثور (1/237) وفی (2/55)

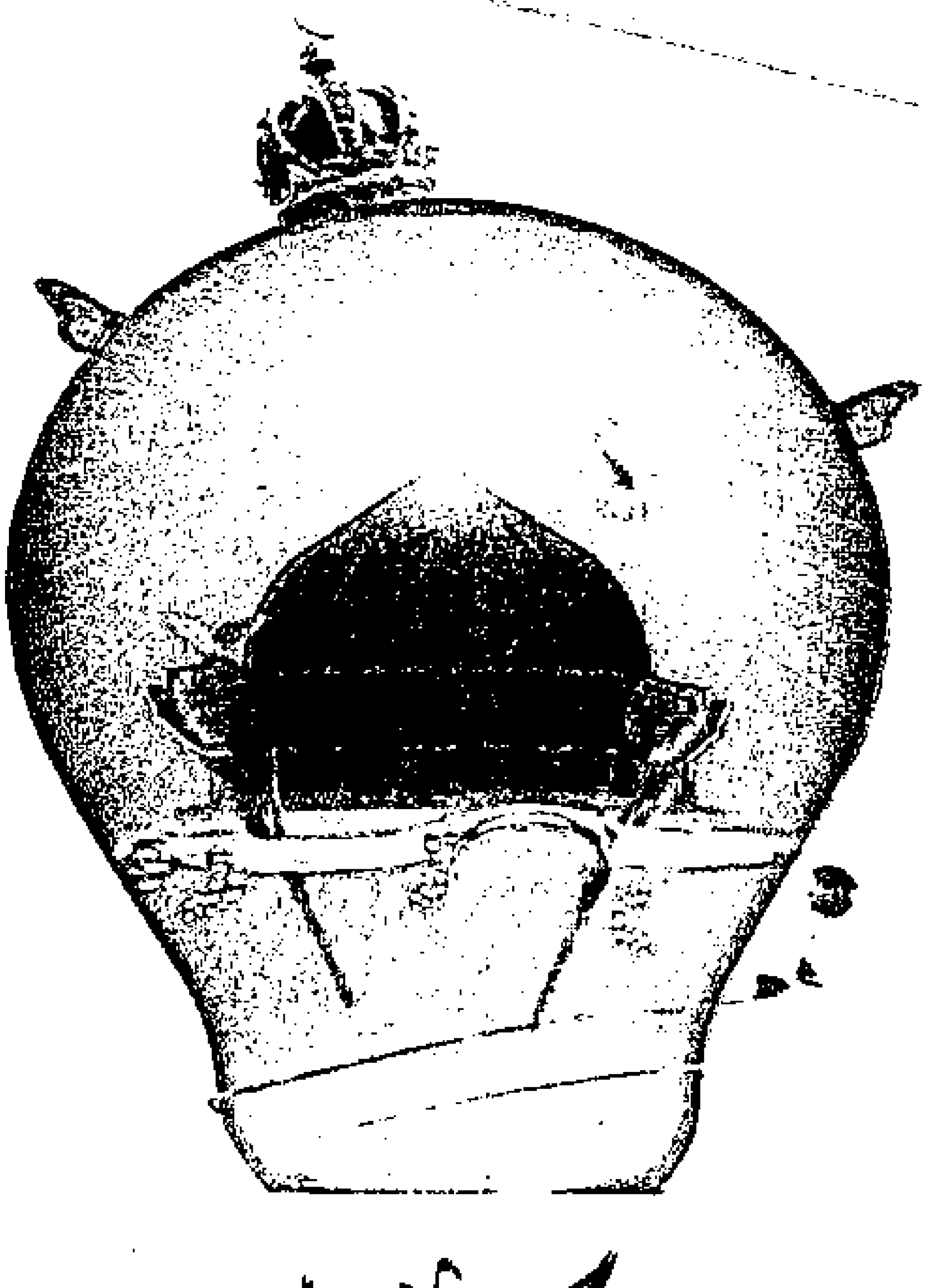

Marfat.com

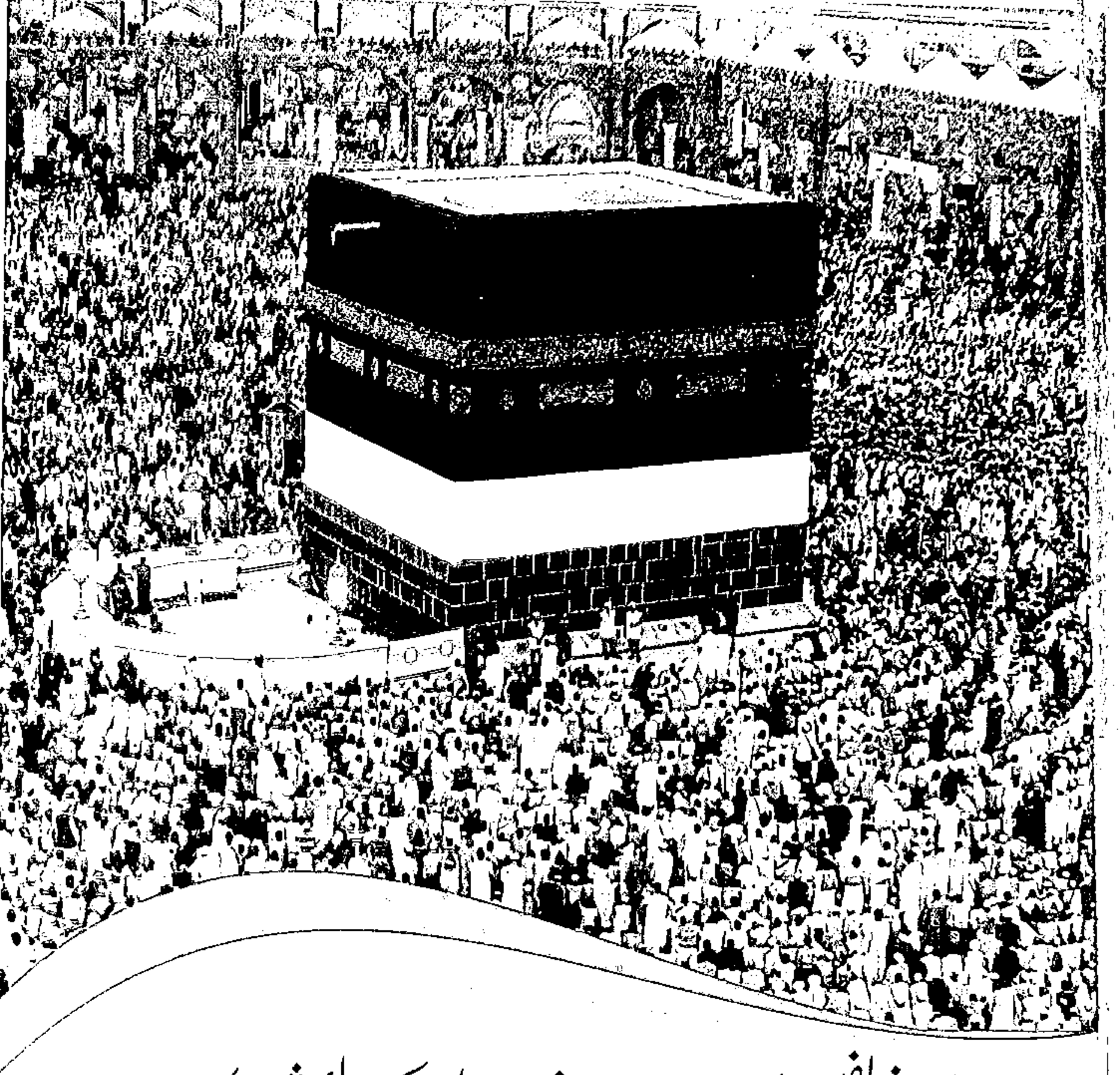

حرمین شریفین میں وفات پانے والے کے لئے شہید کا درجہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ مَاتَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ حَشَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْآمِنِيْنَ وَكُتِبَ لَهُ شَهِيْدًا وَشَفِيْعًا

ترجمہ: ”جو شخص حرمین (میں سے کسی حرم) میں فوت ہوا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت میں امن والوں میں اٹھائیں گے، اور اس کو شہید کے درجہ میں اور لوگوں کے لئے شفاعت کرنے والا لکھ دیا جائے گا“۔

(اخرجه الديلمي في مسند الفردوس (504/3) واورده ابن الجوزي في تذكرة الموضوعات (72) والسيوطي في اللآلي المصنوعة (72/2) والبدور معزيا للاصبهاني)

Marfat.com

تواضع اختیار کرنے پر سایہ عرش

روز محشر عرش الٰہی کا سایہ پانے والے نیک بخت لوگوں میں سے وہ شخص بھی ہوگا جو اللہ کے لئے تواضع، عاجزی اور انکساری کو اختیار کرتا ہے۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ

ترجمہ: ''جو شخص اللہ کے لئے تواضع اختیار کرتے ہوئے عمدہ لباس نہیں پہنتا، حالانکہ وہ اس کے پہننے کی استطاعت رکھتا ہے''۔

دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ اَيِّ حُلَلِ الْاِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا

ترجمہ: ''تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن سب مخلوقات کے سامنے بلائیں گے، اور اسے اختیار دے دیں گے کہ وہ ایمان کی پوشاکوں میں سے جسے چاہے پہن لے''۔

(اخرجہ الترمذی وحسنہ والحاکم حوالہ البدور السافرۃ 251)

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے آپ کو چھوٹا سمجھنے والے کو اللہ تعالیٰ روز قیامت میں سب کے سامنے بلا کر عزت عطا فرمائیں گے اس سے معلوم ہوا کہ جس شخص کو ایسی عزت دی جائے گی، یقینی طور پر ایسا شخص اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوگا۔ ایسا ہو نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ تواضع کرنے والے کو ایسی عزت دیں اور سایہ عرش نہ دیں یہ اللہ کی شان کے مناسب نہیں ہے۔

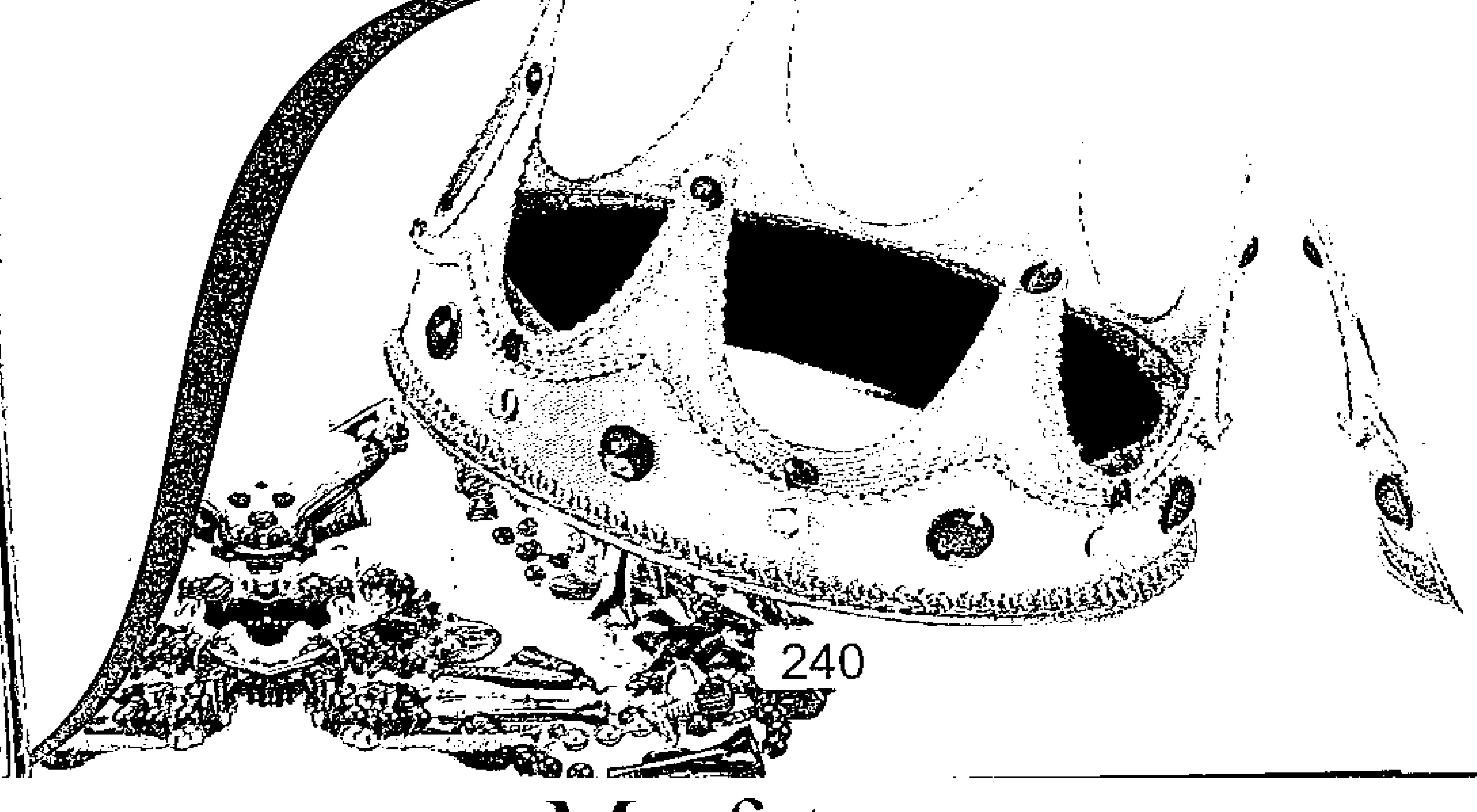

Marfat.com

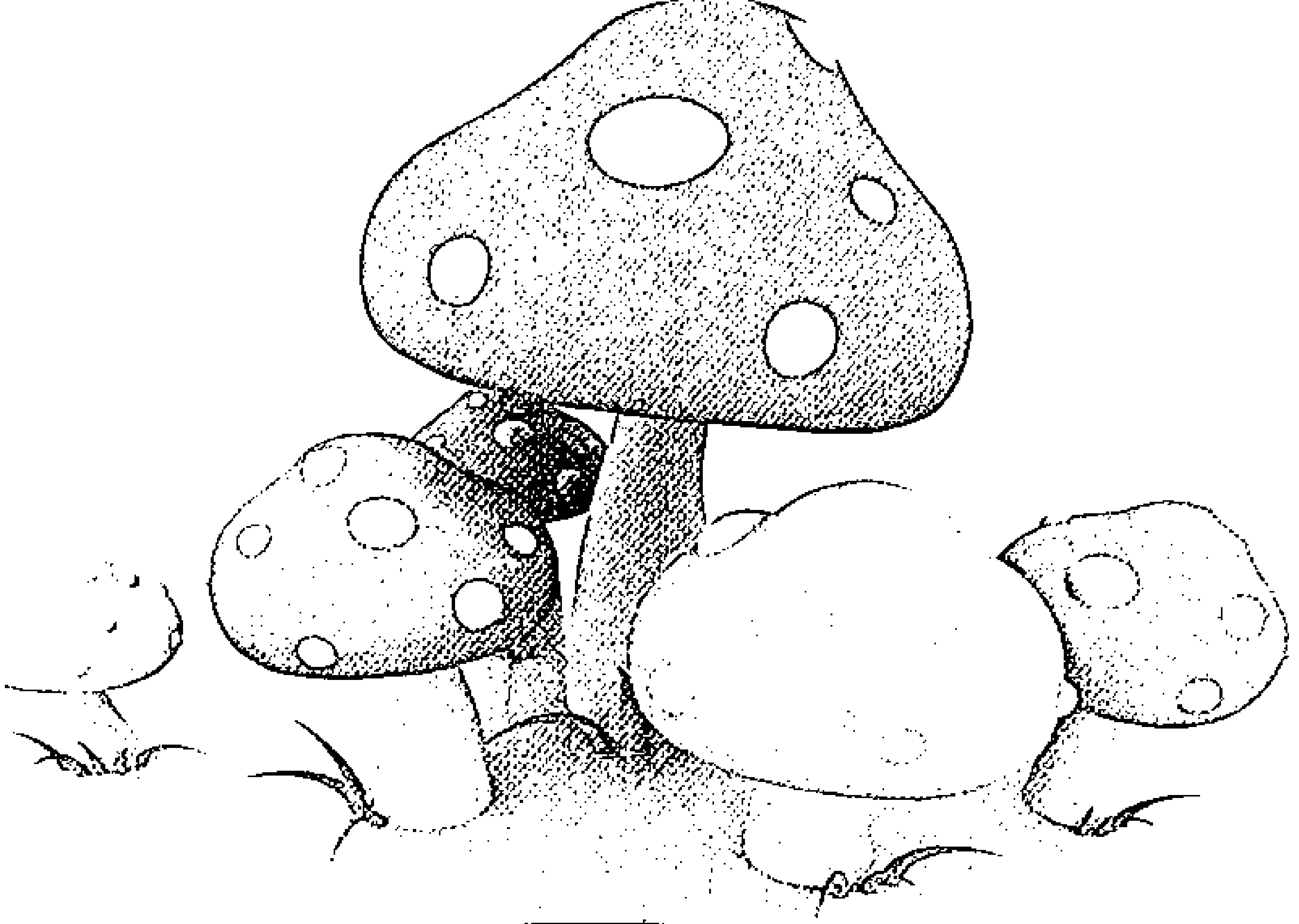

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بے مثال تواضع

اپنے آپ کو مٹانے کی بہترین مثال تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ملتی ہے، محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو صدیقیت کی بشارت دیتے ہیں، عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم میں ان کے تذکرے فرماتے ہیں، احد سے کہتے ہیں کہ احد! کیوں ہلتا ہے، تیرے اوپر صدیق ہے، اپنی حیات مبارکہ میں ان کو مصلّی پر کھڑا فرماتے ہیں، ہجرت کے وقت رفیق سفر بناتے ہیں وہ بالا جماع انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے افضل ہستی ہیں مگر اس سب کچھ کے باوجود صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی یہ حالت تھی کہ جب اپنے آپ پر نظر ڈالتے تو کانپ اٹھتے، رو پڑتے اور رو رو کر کہتے، کاش! میری ماں نے مجھے جنا ہی نہ ہوتا، کاش! میں کسی مومن کے بدن کا بال ہوتا، کاش! میں کوئی پرندہ ہوتا، کاش! میں گھاس کا کوئی تنکا ہوتا جسے کوئی جانور ہی کھا لیتا۔

ان کی بے نفسی کا یہ عالم تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا:

مَنْ اَرَادَ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی مَیِّتٍ یَمْشِیْ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی اِبْنِ اَبِیْ قُحَافَةَ

ترجمہ: ''جو شخص چاہے کہ زمین کے اوپر چلتی ہوئی کسی لاش کو دیکھے تو اس کو چاہئے کہ وہ ابو قحافہ کے بیٹے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ لے''۔

Marfat.com

لوگوں کے درمیان صلح کرانے والے کے لئے سایہ عرش

روزِ محشر عرش الٰہی کا سایہ پانے والے نیک بخت لوگوں میں سے وہ شخص بھی ہوگا جو لوگوں کے درمیان صلح کراتے ہوں۔

حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتی ہیں کہ وہ شخص جھوٹا شمار نہیں ہوتا جو دو افراد کے درمیان صلح کرانے کے لیے از خود کوئی اچھی بات کہہ دیتا ہے یا کسی کی طرف منسوب کر دیتا ہے نیز لوگوں میں مصالحت کرانا نبوت کے شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے اور ان میں لڑائی کرانا جادو کا ایک حصہ ہے۔

حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ثواب میں افضل وہ شخص ہے جو دنیا میں لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے اور قیامت میں اللہ تعالیٰ کا قرب ان لوگوں کو نصیب ہوگا جو لوگوں میں مصالحت کرواتے تھے۔ (تنبیہ الغافلین 547)

فائدہ: حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جو شخص لوگوں کے درمیان لڑائی جھگڑے ختم کرواتا ہے اسے روز قیامت اللہ کی نظر خاص، نظر رحمت، اور قرب خاص عطا کیا جائے گا اور ایسا ہو نہیں سکتا کہ جو شخص اللہ کا منظور نظر ہو جس پر اللہ کی نگاہ رحمت ہو اس کو سایہ عرش میں نہ رکھا جائے۔

ایسا سوچنا بھی اللہ کی شان عظمت وشان رحمت کے خلاف ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جھگڑوں کو ختم کرنے والا بھی روز قیامت عرش کے سایہ میں ہوگا۔

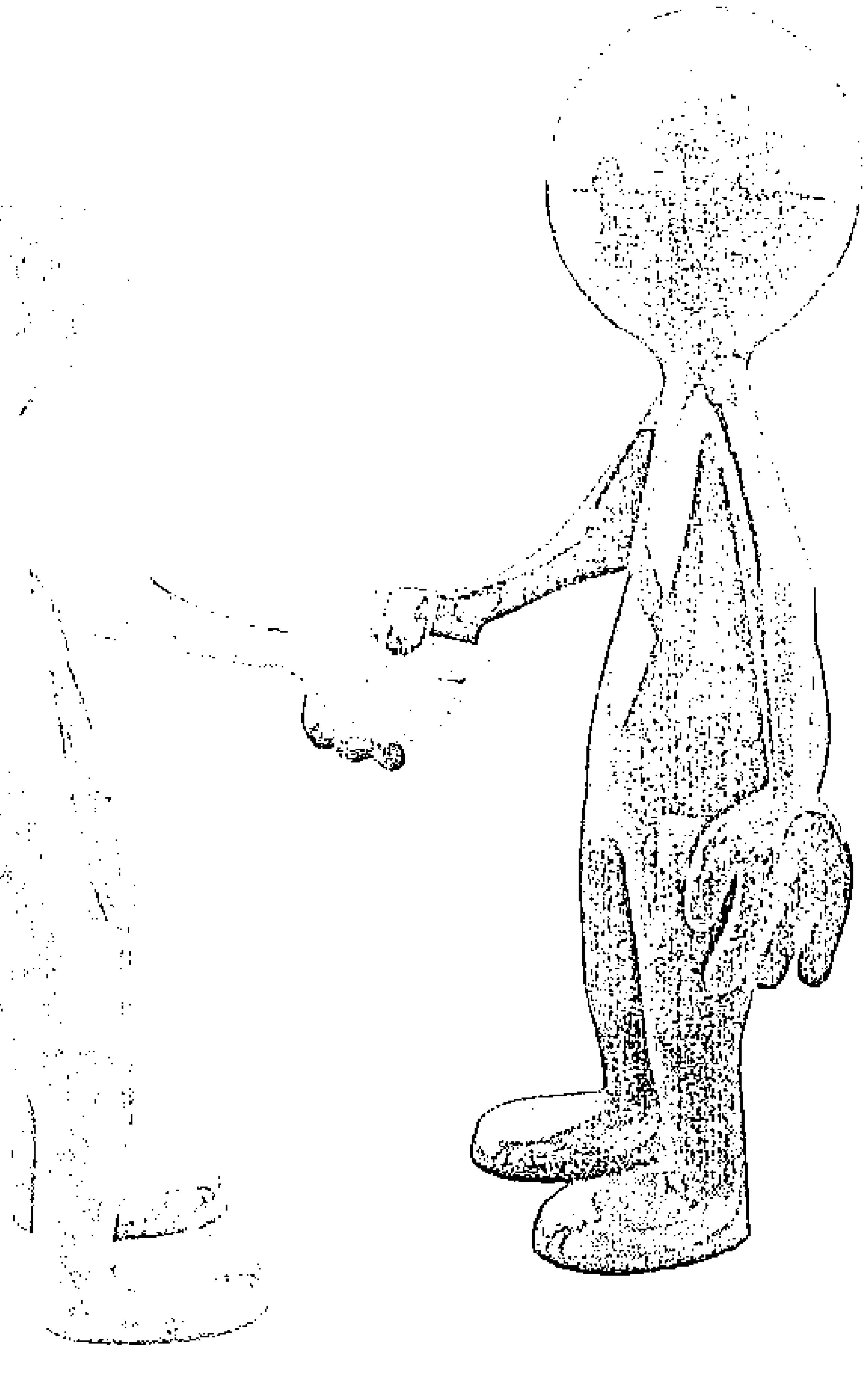

Marfat.com

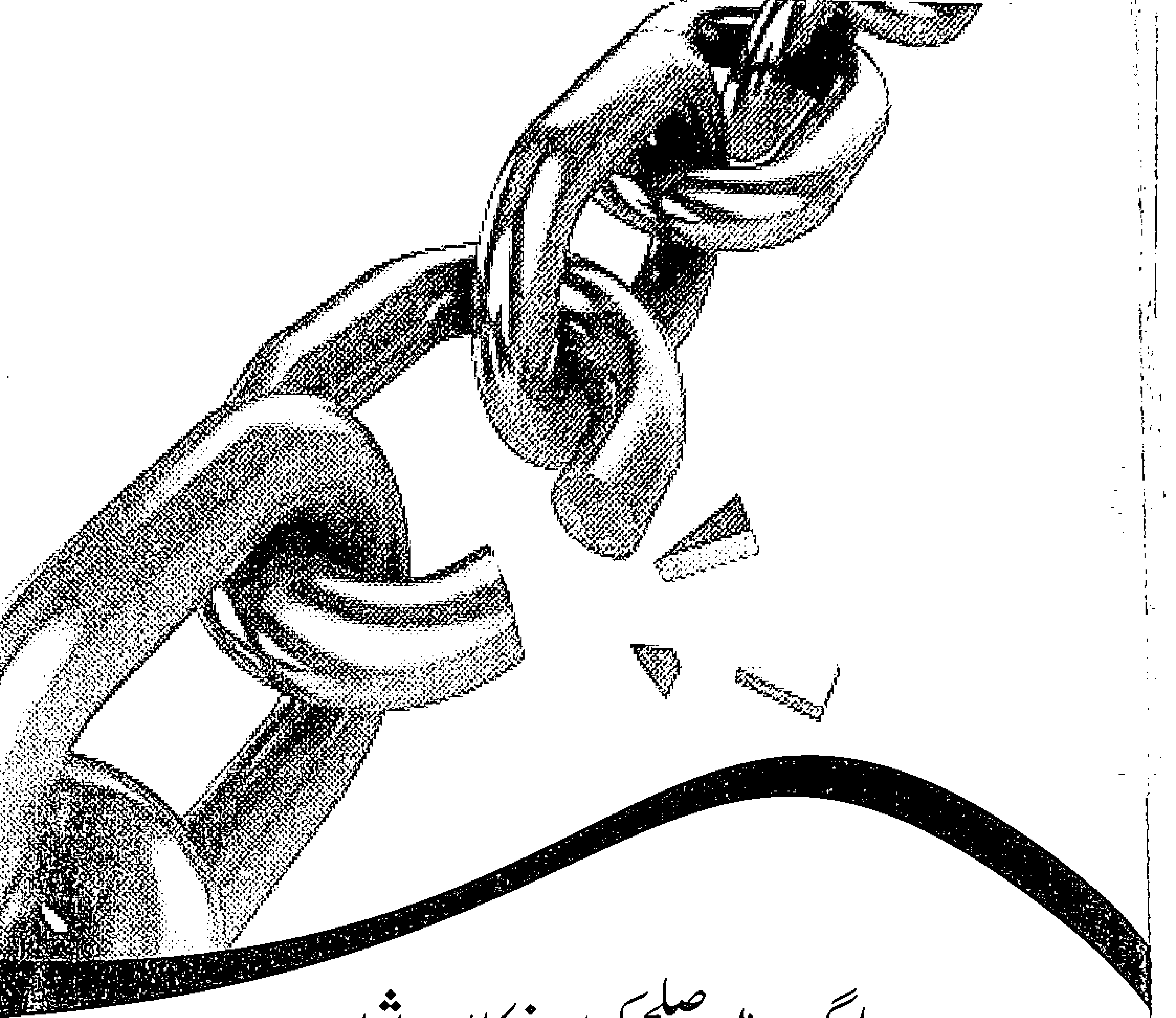

لوگوں میں صلح کرانے کا اجر وثواب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے میری رضا کے لئے باہم محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں آج انہیں اپنے سایہ میں جگہ دوں گا جب کہ اور کوئی سایہ نہیں ہے

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک میل چل کر بھی کسی مریض کی بیمار پرسی کرو اور کسی مسلمان بھائی کی ملاقات کے لئے دو میل تک بھی سفر کرو اور دو آدمیوں میں صلح کرانے کے لئے تین میل تک کا بھی سفر اختیار کرو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص دو آدمیوں میں صلح کراتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ایک ایک کلمہ پر جو وہ بولتا ہے ایک غلام آزاد کرنے کا اجر دیں گے۔ (تنبیہ الغافلین 548)

Marfat.com

ما أقبل عبد بقلبه إلى الله
إلا أقبل الله بقلوب المؤمنين إليه
حتى يرزقه ودهم

خوش نصیب نمبر 54

ہر وقت اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھنے پر سایہ عرش

قیامت کے روز سایہ عرش میں رہنے والوں میں سے ایک شخص وہ بھی ہوگا جو اس بات کا دھیان رکھے کہ اللہ اسے دیکھ رہا ہے وہ کھلے آسمان تلے ہو یا سات پردوں میں چھپا بیٹھا ہوا ہو اس کا کوئی عمل، کوئی حرکت، کوئی سوچ، کوئی خیال اور وسوسہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات علیم وخبیر سے پوشیدہ نہیں ہے اور وہ ہر چیز سے باخبر ہے تو جس شخص کو یہ دھیان نصیب ہوجائے تو اسے قیامت کے دن عرش الٰہی کا سایہ بھی نصیب ہوگا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے لوگ قیامت کے دن عرش آلٰہی کے سایہ میں ہوں گے۔

❶ رَجُلٌ حَيْثُ تَوَجَّهَ عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ مَعَهُ

ترجمۃ: ''ایک وہ شخص جو جہاں کہیں بھی ہو اسے اس بات کا دھیان ہو کہ اللہ اس کے ساتھ ساتھ ہے''۔

❷ دوسرے وہ شخص جسے کوئی عورت اپنے نفس کی طرف بلائے اور اللہ کے خوف سے وہ اس کے خیال کو چھوڑ دے۔

❸ اور تیسرے وہ شخص جو اللہ کے جلال وعظمت کے پیش نظر لوگوں سے محبت کرتا ہے یعنی اللہ والوں سے محبت کرتا ہے، وہ بھی کسی دنیوی غرض کی وجہ سے نہیں، خالص اللہ کیلئے ہے۔

(طبرانی، دیلمی)

Marfat.com

اللہ تو دیکھ رہا ہے

حضرت سیدنا اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اکثر رات کے وقت مدینہ منورہ میں گشت فرماتے تھے تاکہ اگر کسی کو کوئی حاجت ہو تو اسے پورا کریں، ایک رات میں بھی ان کے ساتھ تھا، آپ رضی اللہ عنہ چلتے چلتے اچانک ایک گھر کے پاس رک گئے، اندر سے ایک عورت کی آواز آ رہی تھی: ''بیٹی دودھ میں تھوڑا سا پانی ملا دو۔''

لڑکی یہ سن کر بولی: ''امی جان! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کیا حکم جاری فرمایا ہے؟''

اس کی ماں بولی: ''بیٹی! ہمارے خلیفہ نے کیا حکم جاری فرمایا ہے؟''

لڑکی نے کہا: ''امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ اعلان کروایا ہے کہ کوئی بھی دودھ میں پانی نہ ملائے۔''

ماں نے یہ سن کر کہا: ''بیٹی! اب تو تمہیں حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نہیں دیکھ رہے، انہیں کیا معلوم کہ تم نے دودھ میں پانی ملایا ہے، جاؤ اور دودھ میں پانی ملا دو۔''

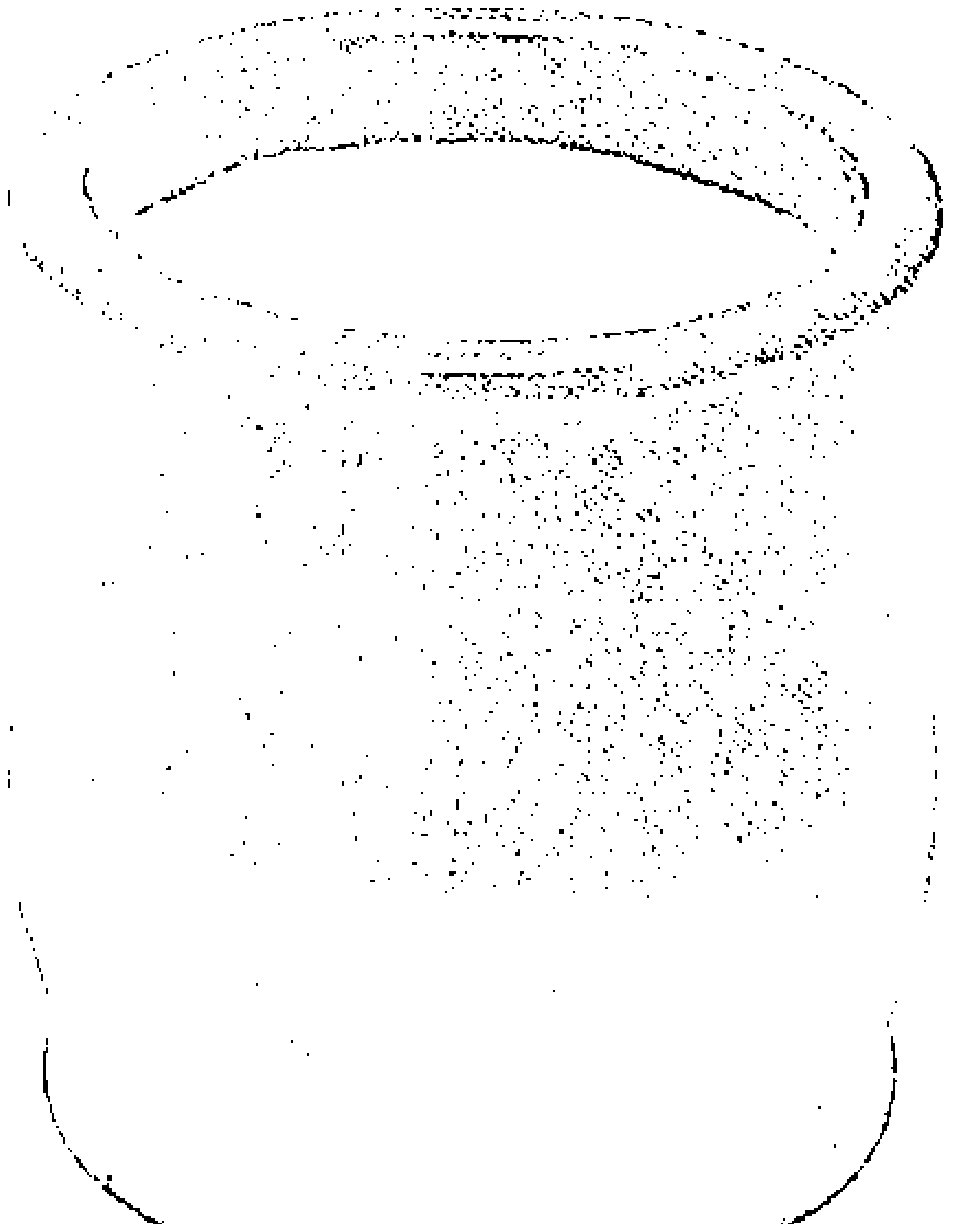

لڑکی نے یہ سن کر کہا: ''خدا عزوجل کی قسم! میں ہرگز ایسا نہیں کر سکتی کہ ان کے سامنے تو ان کی فرمانبرداری کروں اور ان کی غیر موجودگی میں ان کی نافرمانی کروں، اس وقت اگرچہ مجھے امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نہیں دیکھ رہے، لیکن میرا رب عزوجل تو مجھے دیکھ رہا ہے، میں ہرگز دودھ میں پانی نہیں ملاؤں گی۔''

Marfat.com

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ماں بیٹی کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو سن لی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: ''اے اسلم! اس گھر کو اچھی طرح پہچان لو۔ اے اسلم! اس گھر کی طرف جاؤ اور معلوم کرو کہ یہاں کون کون رہتا ہے؟ اور یہ بھی معلوم کرو کہ وہ لڑکی شادی شدہ ہے یا کنواری؟''

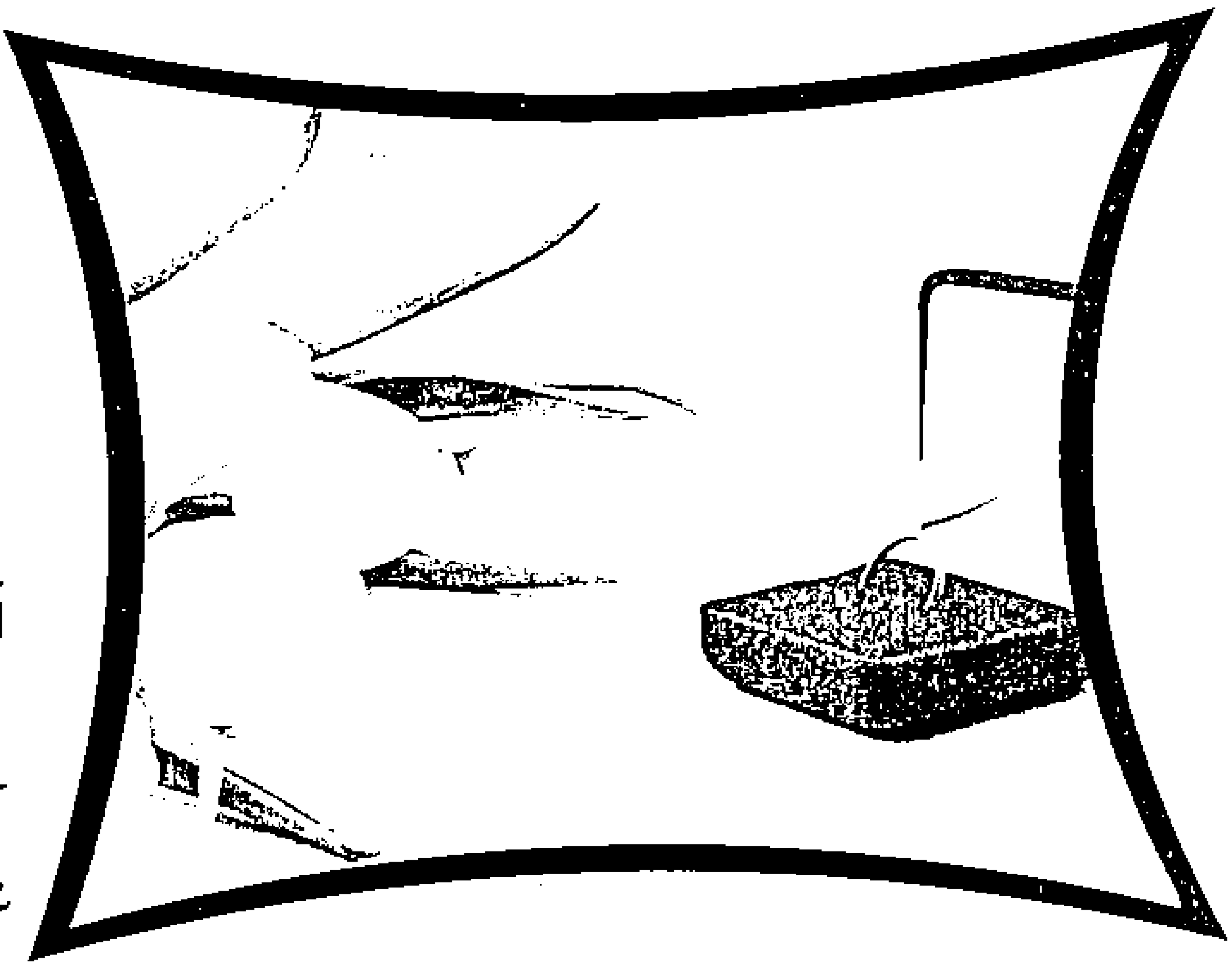

حضرت سیدنا اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس گھر کی طرف گیا اور ان کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ اس گھر میں ایک بیوہ عورت اور اس کی بیٹی رہتی ہے، اور اس کی بیٹی کی ابھی تک شادی نہیں ہوئی۔

معلومات حاصل کرنے کے بعد میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں ساری تفصیل بتائی۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میرے تمام صاحبزادوں کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔'' جب سب آپ رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی شادی کرنا چاہتا ہے؟'' حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما نے عرض کی: ''ہم تو شادی شدہ ہیں۔''

پھر حضرت سیدنا عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: ''ابا جان! میں غیر شادی شدہ ہوں، میری شادی کرا دیجئے۔''

چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس لڑکی کو اپنے بیٹے سے شادی کے لئے پیغام بھیجا جو اس نے بخوشی قبول کر لیا۔ اس طرح حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی شادی اس لڑکی سے ہو گئی اور پھر ان کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی جس سے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی۔''

(عیون الحکایات)

Marfat.com

سایہ عرش سے محروم ہونے والے 13 بدنصیب

جس طرح حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے روز قیامت عرش الٰہی کا سایہ دلانے والے اعمال اپنی امت کو بتلائے ہیں۔اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنی امت کو اس عظیم نعمت سے محروم کرنے والے اعمال سے بھی متنبہ فرمایا ہے۔مختلف احادیث میں ان بدنصیب لوگوں کا تذکرہ کیا گیا ہے،جن میں سے چند کا ہم یہاں ذکر کرتے ہیں تاکہ مسلمان ان اعمال بد سے بچنے کی کوشش کریں۔

Marfat.com

بدنصیب نمبر 1

عادل حکمران سے دھوکہ کرنے والا سایہ عرش سے محروم رہے گا

سایہ عرش سے محروم رہنے والوں میں سے ایک محروم، نیک اور عادل حکمران سے دھوکا کرنے والا شخص بھی ہے۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اَلْوَالِی الْعَادِلُ الْمُتَوَاضِعُ ظِلُّ اللّٰہِ رُمْحُہٗ فِی الْاَرْضِ

ترجمہ: ''عدل اور تواضع کرنے والا حاکم زمین میں اللہ کا سایہ اور نشان ہے''۔

فَمَنْ نَصَحَہٗ فِیْ نَفْسِہٖ وَفِیْ عِبَادِ اللّٰہِ أَظَلَّہُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ

ترجمہ: ''تو جس شخص نے اس عادل حاکم کے نفس اور اللہ کے بندوں کے حوالے سے اس کی خیر خواہی کی تو اللہ تعالیٰ اس کو اس دن اپنا سایہ عطا کریں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا''۔

وَمَنْ غَشَّہٗ فِیْ نَفْسِہٖ وَفِیْ عِبَادِ اللّٰہِ خَذَلَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ترجمہ: ''اور جس نے اس حاکم کی ذات اور اللہ کے بندوں کے حوالے سے اس سے دھوکا کیا تو اللہ قیامت کے دن اسے ذلیل ورسوا فرمائے گا''۔

(ابن ابی حاتم فی العلل (2788) وابو نعیم فی الحلیہ (130/5) الدر المنثور (369/1))

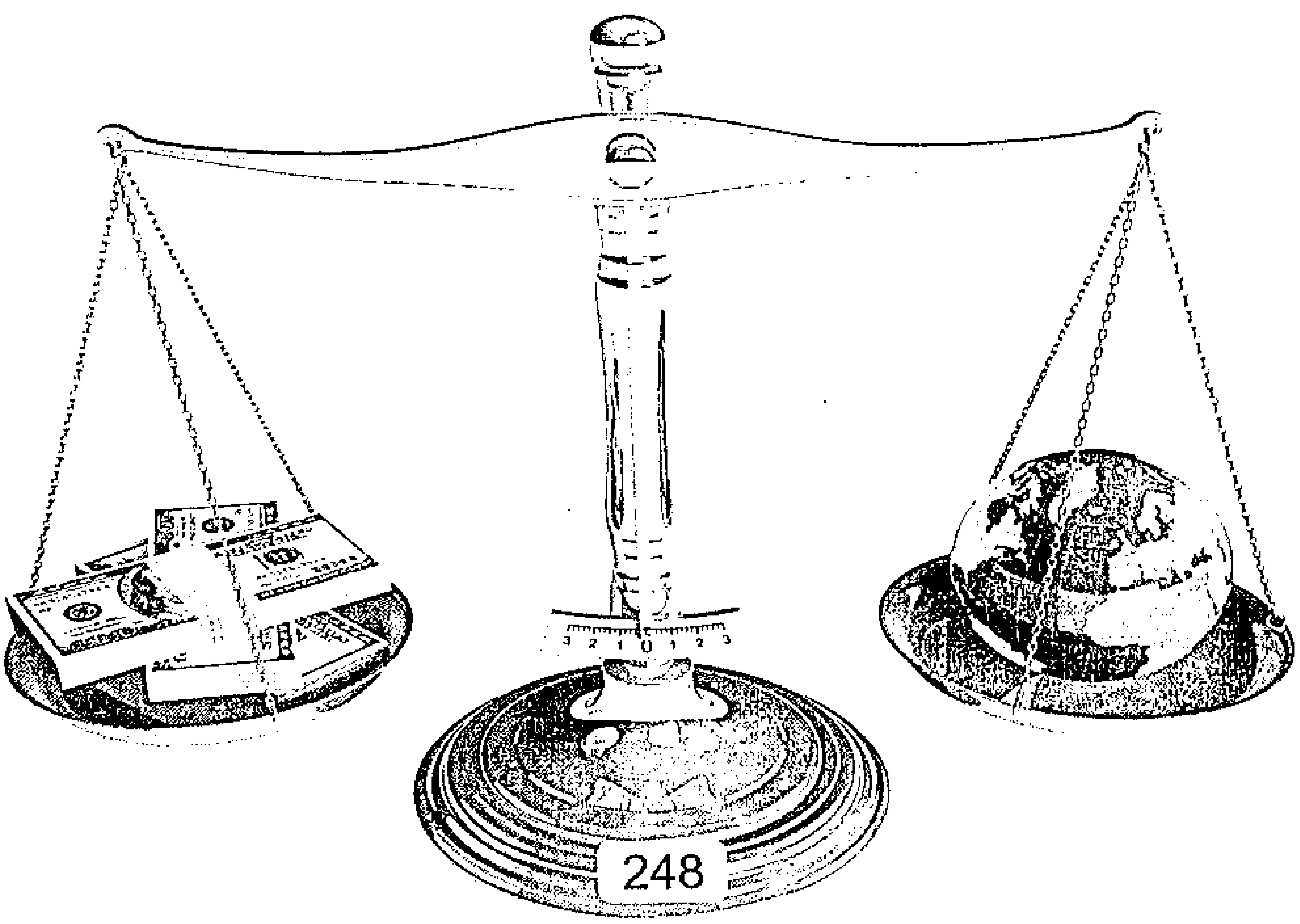

Marfat.com

بدنصیب نمبر 2

مسلمانوں کو ڈرانے والا سایہ عرش سے محروم

قیامت کے دن سایہ عرش سے محروم رہنے والوں میں سے ایک شخص وہ ہوگا جو مسلمانوں کو ڈرانے دھمکانے والا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اَخَافَ مُؤْمِنًا کَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا یُؤْمِنَهٗ مِنْ اِفْزَاعِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ

ترجمہ: ”جو شخص کسی مومن کو خوف زدہ کرے گا تو اللہ کے ذمے ہو جائے گا کہ وہ اسے قیامت کی گھبراہٹوں سے محفوظ نہ رکھیں“۔ 1

بدنصیب نمبر 3

والدین اور اولاد میں جدائی ڈالنے پر سایہ عرش سے محرومی

ماں باپ اور اولاد میں جدائی ڈالنا بدترین شقاوت اور بدبختی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی قبیح حرکت کرنے والے لوگ قیامت کے دن عرش کے سایہ سے محروم ہوں گے۔ چنانچہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جس نے ماں اور اس کے بیٹے یا بیٹی کو جدا کیا قیامت کے روز اسے اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں سے جدا کرے گا۔ 2

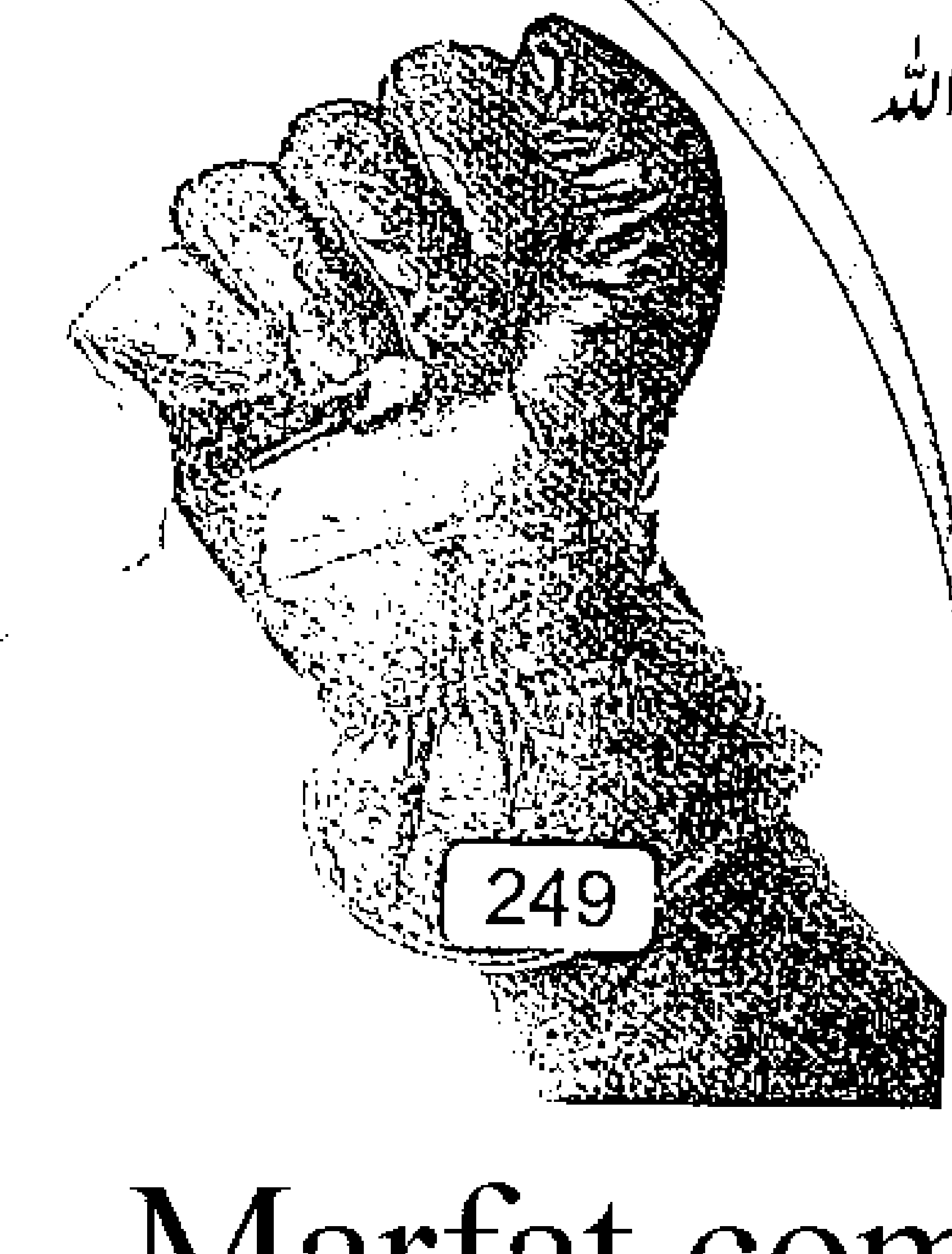

---

1 (اخرجہ الطبرانی)

2 (ترمذی)

Marfat.com

سود خور عرش کے سایہ سے محروم ہوگا

ان بدنصیبوں میں سے جو بروز قیامت عرش کے سایہ سے محروم رہیں گے ایک سود خور بھی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْمٰى قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا

ترجمہ: ''اور لائیں گے ہم اس کو قیامت کے دن اندھا، وہ کہے گا اے میرے رب! کیوں اٹھا لایا تو مجھ کو اندھا اور میں تھا دیکھنے والا''۔

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ

ترجمہ: ''جو لوگ کھاتے ہیں سود، نہیں اٹھیں گے قیامت کو، مگر جس طرح اٹھتا ہے وہ شخص کہ جس کے حواس کھو دیئے ہوں جن نے لپٹ کر''۔

(طٰہٰ: 125-124)

(سورۃ البقرۃ، صفحہ 275)

Marfat.com

قیامت کے دن سود خور کھڑا نہیں ہو سکے گا

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن نیک اور بد سبھی لوگ کھڑے ہو سکیں گے لیکن سود خور کھڑے نہیں ہو سکیں گے مگر اس شخص کی طرح جس کو شیطان نے چھو کر خبطی بنا دیا ہو۔[1]

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان گناہوں سے بچو جن کی مغفرت نہیں ہوگی۔ جس شخص نے کسی چیز کا دھوکہ کیا تو وہ اسے قیامت کے دن لائے گا اور سود خور کو قیامت کے دن مجنوں اور خبطی بنا کر اٹھایا جائے گا.... پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ

ترجمہ: ''جو لوگ کھاتے ہیں سود، نہیں اٹھیں گے قیامت کو، مگر جس طرح اٹھتا ہے وہ شخص کہ جس کے حواس کھو دیے ہوں جن نے لپٹ کر۔''[2]

---

1 (اخرجه عبدالرزاق في تفسيره)   2 (سوة البقرة، صفحه 275)

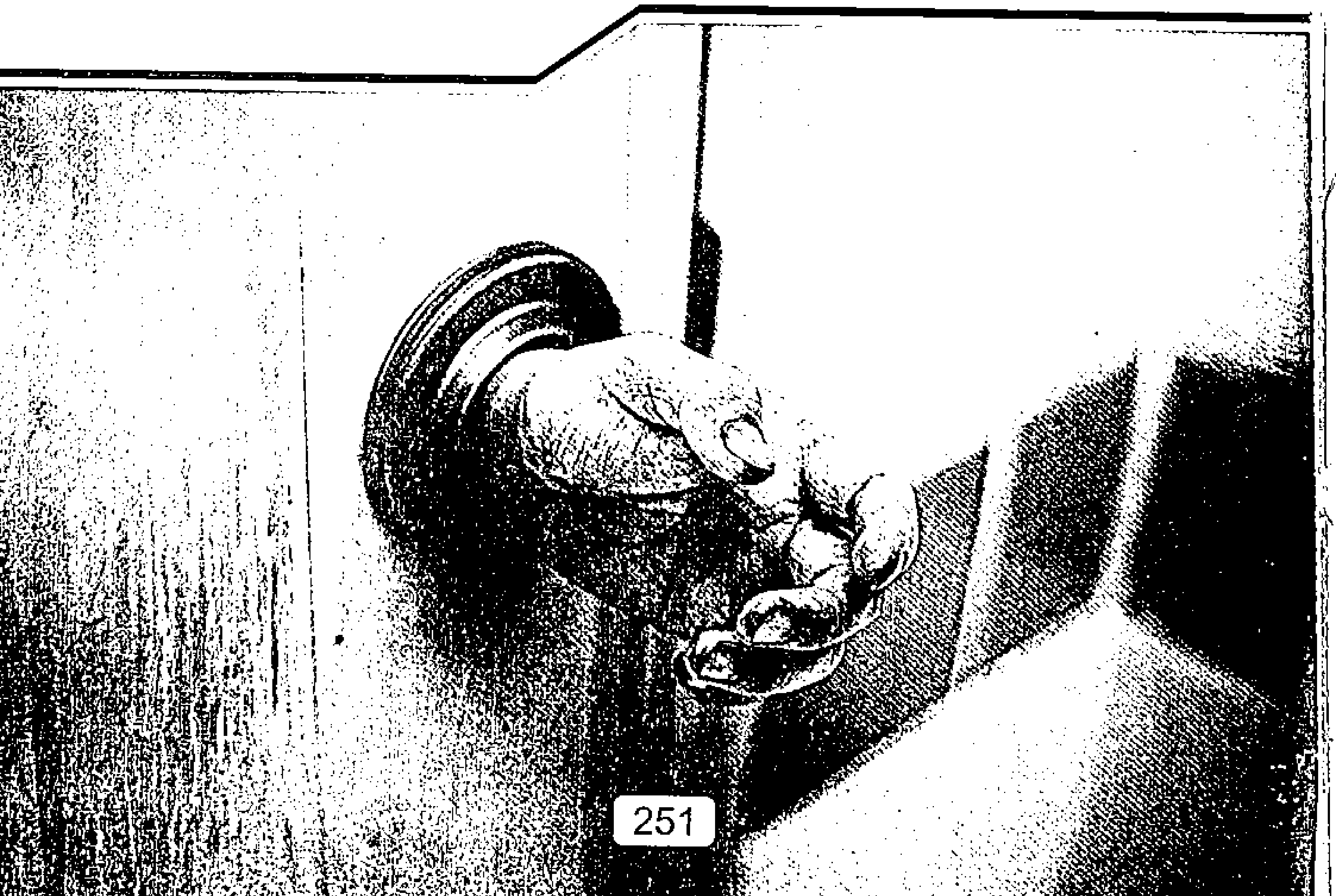

Marfat.com

یتیم کا مال کھانے والا

سایہ عرش سے محروم رہنے والے بدنصیبوں میں سے ایک بدنصیب وہ ہوگا جو یتیم کا مال کھانے والا ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یَبۡعَثُ اللّٰہُ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ قَوۡمًا مِنۡ قُبُوۡرِھِمۡ تاجج اَفۡوَاھُھُمۡ نَارًا

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک قوم کو ان کی قبروں سے نکالیں گے تو ان کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہوں گے''۔

عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہوں گے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡیَتٰمٰی ظُلۡمًا اِنَّمَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِھِمۡ نَارًا (نساء:10)

ترجمہ: ''جو لوگ کھاتے ہیں مال یتیموں کا ناحق، وہ لوگ اپنے پیٹوں میں آگ ہی بھر رہے ہیں''۔

(اخرجه ابن ابی شیبة فی مسنده وابن ابی حاتم وابویعلی وابن حبان)

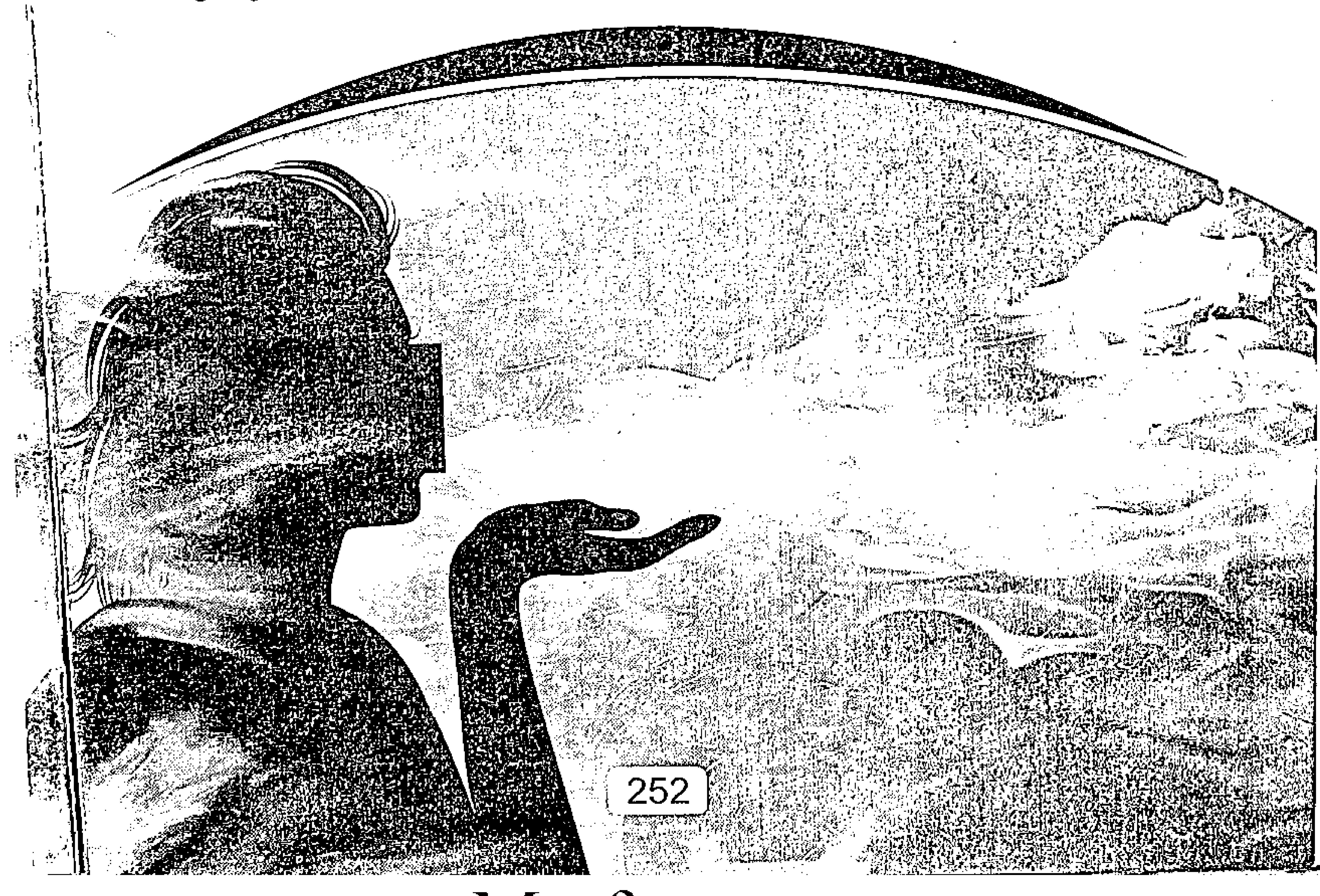

Marfat.com

بدنصیب نمبر 6

قرآن بھولنے والا

ان بدنصیبوں میں سے ایک بدنصیب جو قیامت کے ہولناک دن عرش کے سایہ سے محروم رہے گا ایک قرآن کو بھولنے والا بھی ہے چنانچہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَامِنْ رَجُلٍ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَنَسِيَهٗ

ترجمہ: ''جس شخص نے بھی قرآن سیکھا پھر اس کو بھول گیا''۔

لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ يَلْقٰى وَهُوَ اَجْذَمُ

ترجمہ: ''تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حال میں پیش ہوگا کہ اسے کوڑھ کی بیماری لاحق ہوگی''۔

بدنصیب نمبر 7

بلا وجہ بیعت توڑنے والا

ان بدنصیبوں میں سے ایک بدنصیب جو قیامت کے دن عرش کے سایہ سے محروم رہے گا ایک بلا وجہ بیعت کو توڑنے والا بھی ہے چنانچہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ نَاكِثٌ بَيْعَةً

ترجمہ: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملا کہ وہ بیعت کر کے اُسے توڑنے والا تھا''۔

لَقِيَهٗ وَهُوَ أَجْذَمُ

ترجمہ: ''تو وہ اللہ تعالیٰ کو اس حالت میں ملے گا کہ اسے کوڑھ کی بیماری لاحق ہوگی''۔

---

1 (اخرجه احمد و ابو داؤد)

2 (اخرجه ابن ابی حاتم فی السنة)

Marfat.com

بدنصیب نمبر 8

تکبر کرنے والا بھی سایہ عرش سے محروم ہوگا

ان بدنصیبوں میں سے ایک اور بدنصیب شخص جو عرش کے سایہ سے محروم ہوگا، ایک متکبر بھی ہے۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَبْعَثُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاسًا فِيْ صُوْرَةِ الذَّرِّ

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کچھ لوگوں کو چیونٹیوں کی صورت میں اٹھائیں گے''۔

يَطَأُهُمُ النَّاسُ بِاَقْدَامِهِمْ

ترجمہ: ''جنہیں لوگ اپنے پیروں تلے روندتے ہوں گے''۔

پوچھا جائے گا کہ ان چیونٹیوں کی جسامت والوں نے کیا جرم کیا ہے؟ تو بتایا جائے گا:

اَلْمُتَكَبِّرُوْنَ فِي الدُّنْيَا

ترجمہ: ''یہ دنیا میں تکبر کرتے تھے''۔ (اخرجه البزار)

Marfat.com

متکبر لوگوں کی سزا

حضرت عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمْثَالَ الذَّرِّ فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ

ترجمہ: ''قیامت کے دن متکبروں کو چیونٹی کی جسامت کے برابر انسانی شکل میں اٹھایا جائے گا''۔

يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ

ترجمہ: ''ہر طرف سے ان پر ذلت چھائی ہوگی''۔

يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُوْلَسَ

ترجمہ: ''انہیں بولس نامی جہنم کے قید خانہ کی طرف لے جایا جائے گا''۔

تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ

ترجمہ: ''وہاں وہ آگ دہک رہی ہوگی جو سب آگوں کا مرکز ہوگی''۔

يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةَ الْخَبَالِ

ترجمہ: ''انہیں جہنمیوں کا پسینہ ''طینۃ الخبال'' پلایا جائے گا''۔

(اخرجه الترمذی والنسائی)

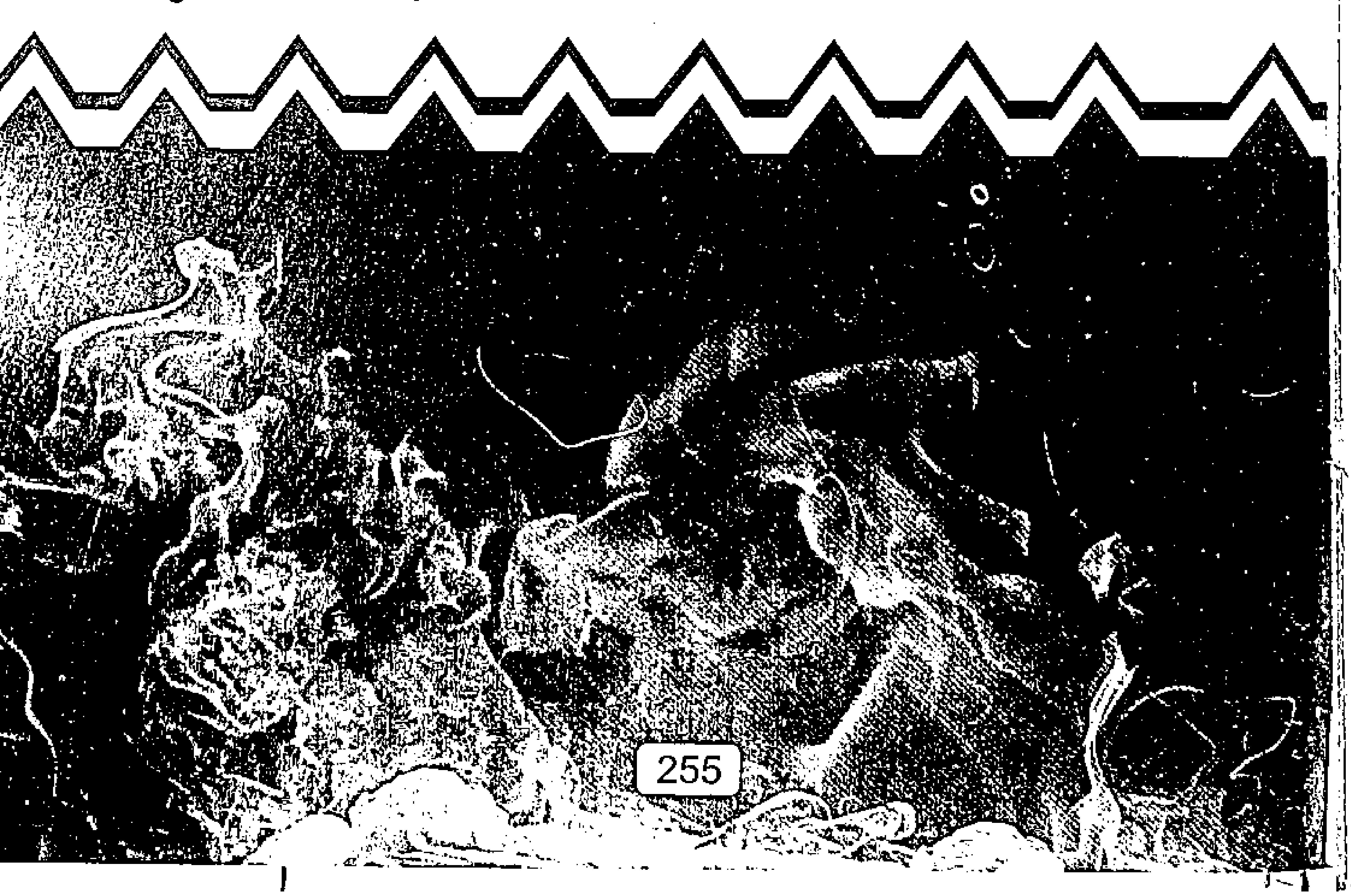

Marfat.com

متکبرین کو انسان، جنات اور چوپائے اپنے پیروں تلے روندیں گے

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ الْمُتَکَبِّرِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ صُوْرَۃِ الذَّرِّ

ترجمہ: ''اللہ تبارک وتعالیٰ متکبرین کو چیونٹیوں کی صورت میں قیامت کے دن اٹھائیں گے''۔

لِھَوَانِھِمْ عَلَی اللّٰہِ

ترجمہ: ''کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کی کچھ وقعت نہیں''۔

یَطَؤُھُمُ الْاِنْسُ الْجِنُّ وَالدَّوَّابُ بِاَرْجُلِھَا

ترجمہ: ''انہیں انسان، جنات اور چوپائے اپنے پیروں تلے روندیں گے''۔

حَتّٰی یَقْضِیَ اللّٰہُ بَیْنَ عِبَادِہٖ

ترجمہ: ''یہاں تک کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دیں گے''۔

(اخرجہ ابن عدی)

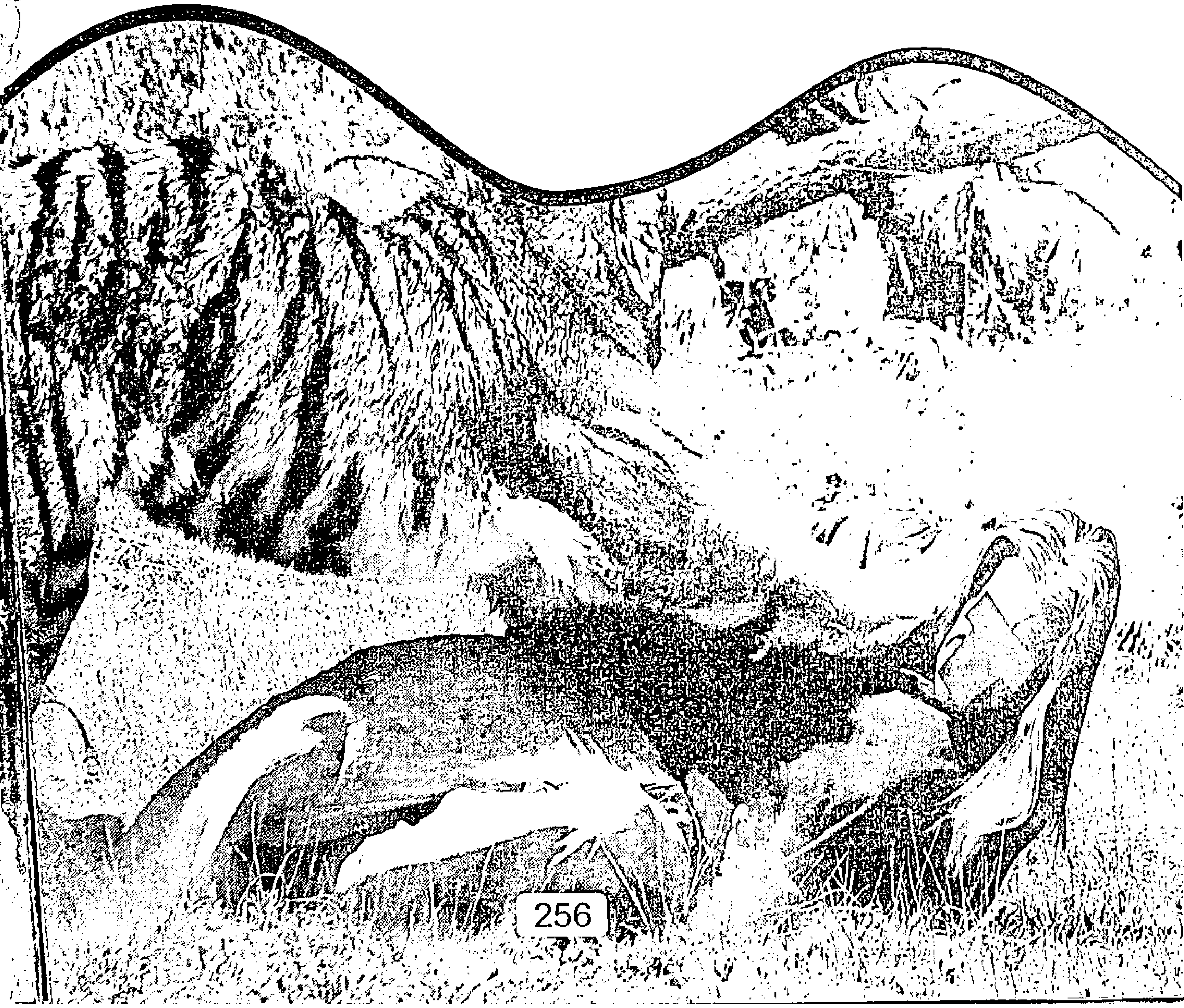

Marfat.com

بلا ضرورت مانگنے والا سایہ عرش سے محروم ہوگا

ان بدنصیبوں میں سے ایک بدنصیب جو عرش کے سایہ سے محروم ہوگا ایک بلا ضرورت سوال کرنے والا بھی ہے۔ چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من سأل وله ما يغنيه

ترجمہ: ”جو شخص اس حالت میں سوال کرے کہ اس کے پاس اتنا موجود ہو کہ اس کی ضرورت ہو سکتی ہو“۔

جاء يوم القيامة وفي وجهه كدوح وخموش

ترجمہ: ”تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا چہرہ عیب دار اور خراش دار ہوگا“۔

Marfat.com

قیامت کے دن بھکاری کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ہوگا

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مایزال الرّجل یسأل حتی یأتی یوم القیامۃ ولیس فی وجھہٖ مزعۃ لحم

ترجمہ: ''بھکاری قیامت کے دن اس حال میں پیش ہوگا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ہوگا''۔ 1

بھیک مانگنے والا قیامت کے دن بدصورت اور قبیح چہرے کے ساتھ آئے گا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من سأل من غیر فاقۃ نزلت أو عیالٍ لا یطیقھم

ترجمہ: ''جس نے فاقہ میں مبتلا ہوئے بغیر اور اہل خانہ کی کفالت کی عدم طاقت کے بغیر دست سوال دراز کیا''۔

جاء یوم القیامۃ بوجہ لیس علیہ لحم

ترجمہ: ''وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت نہ ہوگا''۔ 2

---

1 (اخرجہ الشیخان)

2 (اخرجہ البیہقی)

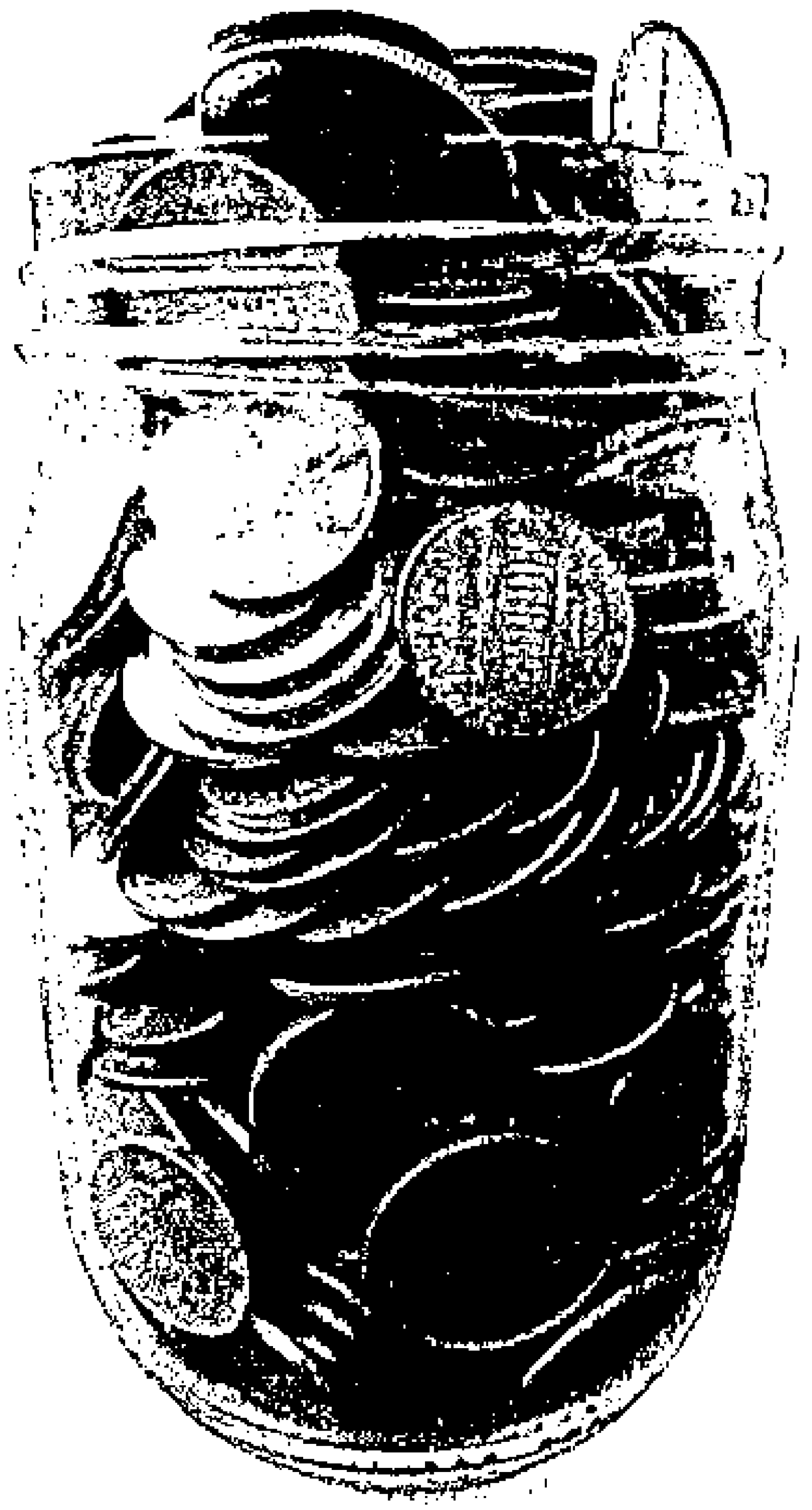

Marfat.com

بدنصیب نمبر 10

قرآن کو کمائی کا ذریعہ بنانے والا

ان بدنصیبوں میں سے ایک بدنصیب جو عرش کے سایہ سے محروم ہوگا۔ قرآن کو کمائی کا ذریعہ بنانے والا بھی ہے۔ چنانچہ حضرت زاذان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

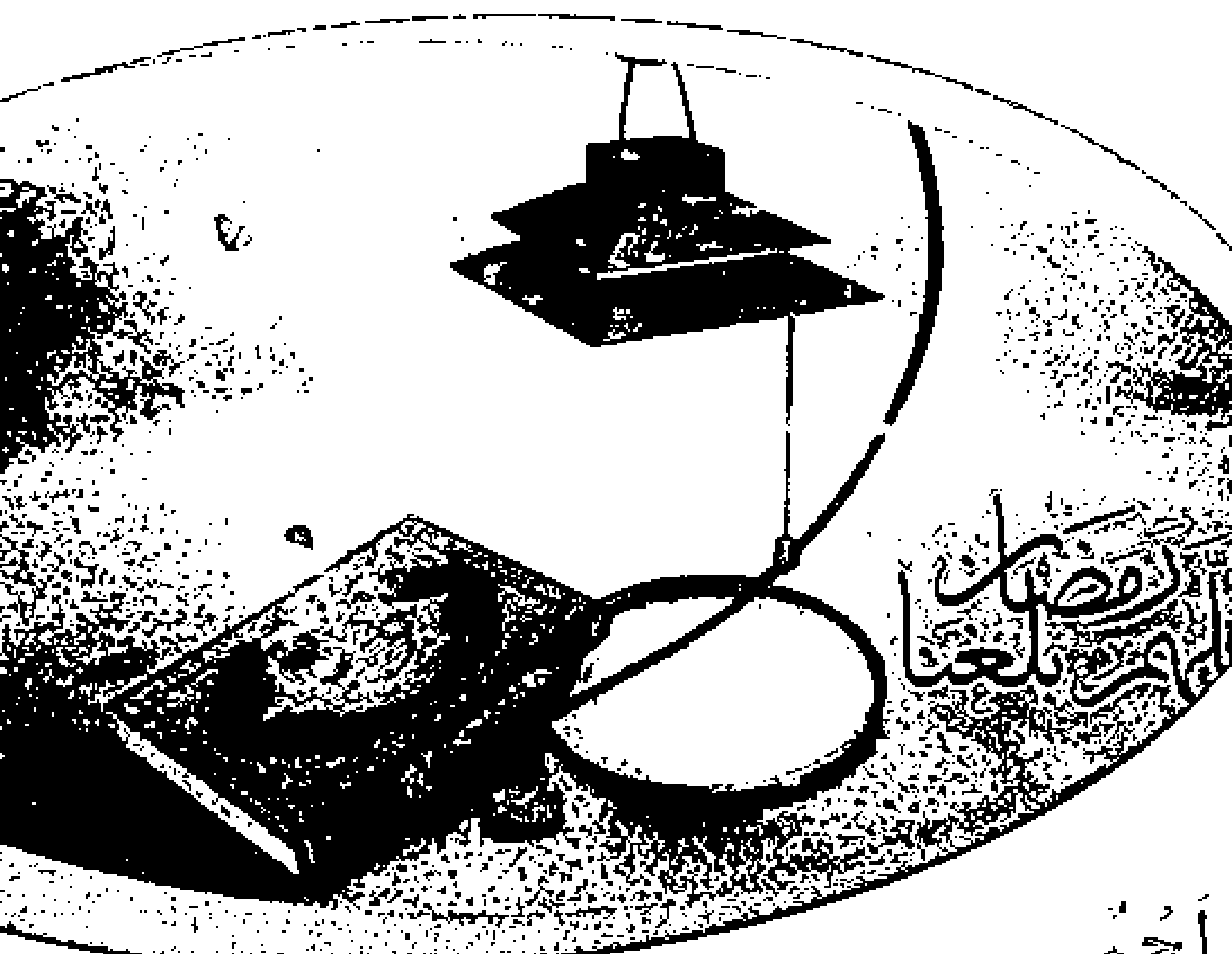

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَسْتَاكِلُ بِهِ النَّاسَ

ترجمہ: ''جس نے قرآن پاک سیکھا اور اسے کمائی کا ذریعہ بنایا''۔

جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ

ترجمہ: ''تو قیامت کے دن اس کے چہرے پر ہڈیاں ہی ہوں گی، گوشت نہیں ہوگا''۔ [1]

بدنصیب نمبر 11

قبلہ رخ تھوکنے والا

وہ بدنصیب اور بدقسمت لوگ جو عرش کے سایہ سے محروم ہوں گے ان میں سے ایک قبلہ رخ تھوکنے والا بھی ہے۔ چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَفَلَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ

ترجمہ: ''جس نے قبلہ رخ تھوک پھینکا''۔

جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَفْلُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ

ترجمہ: ''وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ وہ تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگا ہوا ہوگا''۔ [2]

---

1 (اخرجہ ابونعیم)

2 (اخرجہ ابو داؤد وابن خزیمة وابن حبان)

Marfat.com

بدنصیب نمبر 12

زمین غصب کرنے والا

وہ بدنصیب اور بدقسمت جو عرش کے سایہ سے محروم ہوں گے ان میں سے ایک ناجائز طریقے سے دوسروں کی زمین پر قبضہ کرنے والا بھی ہے چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنْ أَرْضٍ

ترجمہ: ''جس شخص نے ایک بالشت برابر بھی کسی کی زمین غصب کی''۔

طُوِّقَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ

ترجمہ: ''تو قیامت کے دن اسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا''۔ 1

بدنصیب نمبر 13

راستہ کو اپنے مکان میں شامل کرنے والا

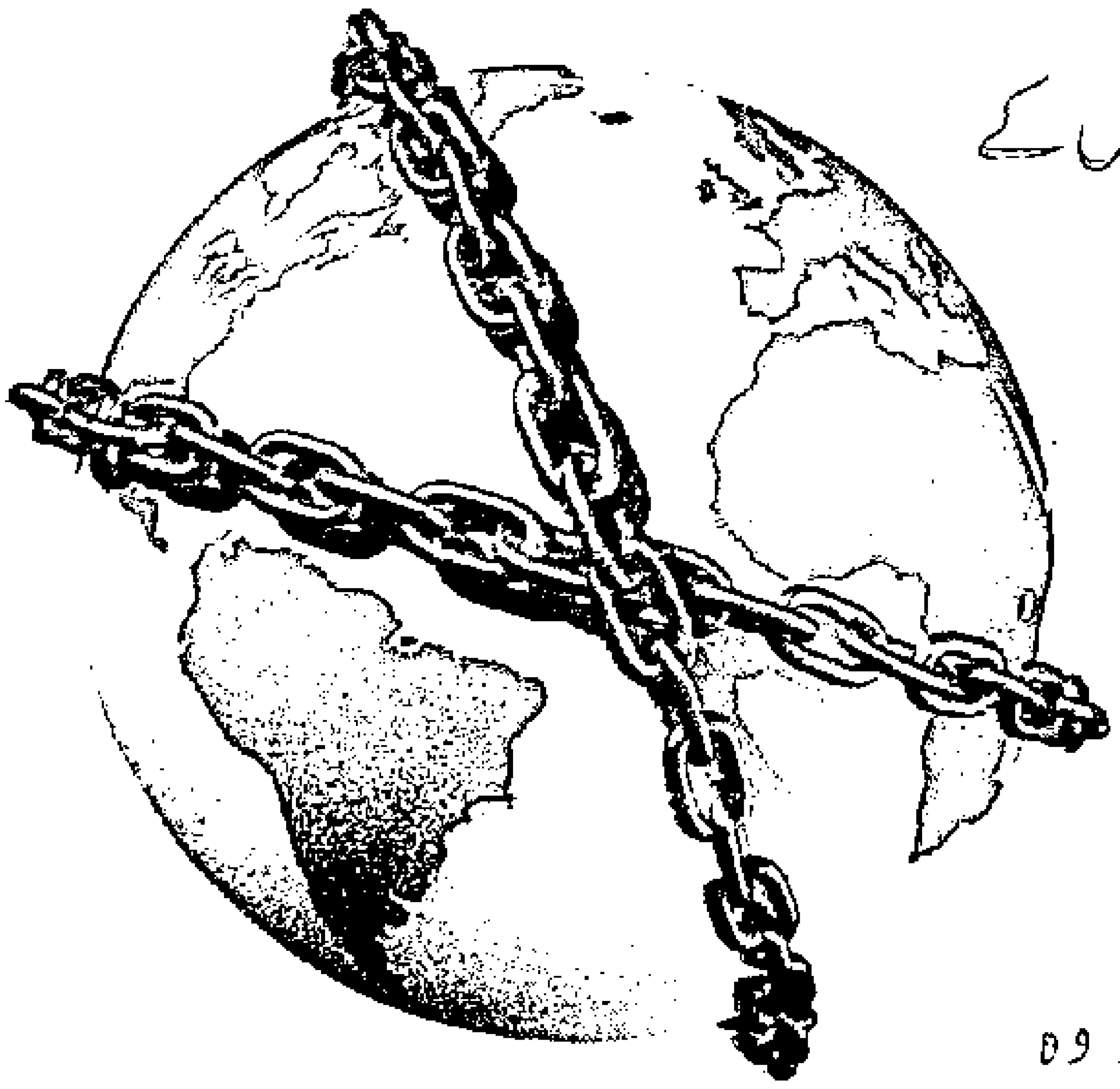

وہ بدنصیب اور بدقسمت لوگ جو عرش کے سایہ سے محروم ہوں گے ان میں سے ایک راستے کو اپنے مکان میں شامل کرنے والا بھی ہے۔ چنانچہ حضرت حکم بن حارث اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جس نے مسلمانوں کے راستے میں سے ایک بالشت پر بھی قبضہ کیا تو وہ قیامت کے دن اسے لائے گا اور اسے سات زمینوں کا وزن اٹھانا پڑے گا''۔ 2

---

1 (اخرجه الشيخان)

2 (اخرجه الطبرانی، بحوالہ آخرت کے عجیب حالات)

Marfat.com

20 انمول خوبصورت نادر تصویری البم کا یادگار تحفہ

Marfat.com

25 خوبصورت
4 کلر کتابیں
علامات قیامت
عذاب الٰہی
انمول جواھرات
فتنہ دجال اور نزول حضرت عیسیٰ
مایوسی
بہترین کون؟
گناہوں
گناہ گارو اللہ سے ڈرو
افضل
حج کا ثواب دلانے والے 27 اعمال
25 قابل فخر لوگ
50 یادگار واقعات
سایہ عرش
بے حساب ثواب دلانے والے 170 اعمال
جنت
میزان کو بھاری کرنے والے 35 اعمال
بہترین معاوضہ پانے والے
www.maktabaarsalan.com
مکتبہ ارسلان
قرآن محل مارکیٹ، دکان نمبر 6 اردو بازار کراچی۔
رابطہ: 0333-2103655

Marfat.com

مولانا ارسلان بن اختر کی دیگر تالیفات

Marfat.com

15 خوبصورت پاکٹ سائز کتابیں

4 کلر پرنٹنگ

Marfat.com